مجمع البرکات

شرح

دلائل الخیرات

شارح

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

ترتیب ونظرثانی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

(دانشجو، خانہ فرہنگ ایران، کراچی)

ناشر

عطاری پبلشرز

دفتر نمبر 1، المصطفیٰ ٹیرس، سولجر بازار، کراچی

نام کتاب ______ مجمع البرکات شرح دلائل الخیرات

شارح ______ شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی 80980

ترتیب وتدوین ______ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

حروف سازی وتصحیح ______ الرضا پبلی کیشنز کراچی،

تزئین وآرائش ______ ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

ٹائٹل ڈیزائننگ ______ الریحان گرافکس، (موبائل: 0300-2809883)

سن اشاعت ______ ۱۴۲۶ھ اپریل 2005ء

صفحات ______

ہدیہ

ناشر

عطاری پبلشرز، کراچی

دفتر نمبر 1، المصطفیٰ ٹیرس، سولجر بازار، کراچی

فون: 7235350 - 7235051

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

☆

فقیر کو جہاں اللہ تعالیٰ نے کثرت تصانیف کی توفیق سے نوازا ہے وہاں بعض تصانیف کے بارے میں آزمائش وابتلاء بھی فرمائی ہے۔ اگرچہ یہ فقیر ناکارہ اس لائق نہیں لیکن کریم کی مرضی جو چاہے کرے۔ منجملہ ان کے ایک یہی شرح دلائل الخیرات بھی ہے۔ فقیر سے حضرت پیر طریقت الحاج محمد رضا فریدی صاحب نے دلائل الخیرات شریف کی شرح کی اشاعت کا بھی وعدہ فرمایا تھا۔ فقیر نے اسے نہ صرف تیار کرلیا بلکہ اس کی کتابت بھی کرالی۔ حضرت فریدی صاحب امریکہ چلے گئے اور فرما گئے کہ ان شاء اللہ آئندہ ماہ صیام کے بعد اس کی اشاعت کی باری آئے گی فقیر چونکہ اردو ادب سے ناآشنا ہے اسی لئے فرقت کو غنیمت سمجھ کر ایک فاضل کو اسے اردو ادب میں ڈھالنے کیلئے کتابت شدہ مسودہ بھیج دیا لیکن بدقسمتی سے موصوف اپنی مصروفیات میں اس کی اردو کی تصحیح کے بجائے سرے سے مسودہ ہی گم بیٹھے۔!

اسی سال ۱۴۲۲ھ کے اعتکافِ مسجد نبوی شریف کے دوران حضرت فریدی صاحب نے شرح دلائل الخیرات کی طرف پھر توجہ مبذول کرائی۔ فقیر نے اعتکافِ مسجد نبوی شریف سے فراغت پاتے ہی بہاولپور پہنچ کر از سر نو مضامین جمع کر کے چند دنوں میں اسے تیار کرلیا۔ اور اس مرتبہ فاضل جلیل ادیب رضویات حضرت مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صاحب مدظلہ العالی سے نظر ثانی کی درخواست کی جو

انہوں نے حسب سابق قبول فرمائی۔ مولائے کریم ان کو خوب نوازے۔ فقیر کے تصنیفی کاموں میں بھرپور تعاون فرماتے ہیں۔ مسودہ کی نقل وصفائی میں ان کی ارادت مند شمائلہ وارث اور فوزیہ امام نے تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

اب یہ شرح دلائل الخیرات، عطاری پبلشرز کراچی کی طرف سے شائع ہورہی ہے، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس کے فیوض وبرکات سے خوب مالا مال فرمائے۔ (آمین)

" وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ علیہ النبیہ الکریم. وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین"

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲ شوال المکرّم ۱۴۲۴ھ، بہاول پور۔ پاکستان

شرح اسماء الحسنٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح اسماء الحسنٰی

چونکہ ہمارے اوراد میں حزب الاوّل کوشروع کرنے سے پہلے اسماء الٰہیہ کا ورد ہوتا ہے۔اسی لئے ہم نے اپنی مرتب کردہ دلائل الخیرات میں اس کا آغاز اسماء الٰہیہ سے کیا اسی لئے "اسماء الحسنٰی" کی شرح بھی سب سے پہلے لکھی جارہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

"وللّٰه الاسماء الحسنى"

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے اسماء غیر منتہی ہیں لیکن احادیث صحیحہ میں صرف ننانوے (۹۹) پر اکتفا کیا گیا ہے اور اس کے بے شمار فوائد وفضائل ہیں۔فقیر نے اس کی دو شرحیں لکھی ہیں۔

مختصر و مفصل، تفصیل ان میں دیکھئے، یہاں مختصراً چند فضائل عرض کئے جاتے ہیں۔

ھُوَ

(اسم ذات باری تعالیٰ ہے)

اہل تحقیق نے اسے اسم اعظم کہا ہے اور یہ خاص ترین اسم ہے۔اسمائے باری تعالیٰ سے اور اسمائے حسنٰی میں سب سے پہلے واقع ہوا ہے اگر کوئی شخص ۲۹ مرتبہ "ھُو" کہے تو آتش دوزخ اس پر حرام ہوگی۔جس کا دل آخرت کے انجام سے لرزاں وترساں ہو "اللہ ھُو" کا ذکر کرے، حشر میں مطمئن ہوگا۔حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''اگر کوئی شخص روز پنجشنبہ کو روزہ رکھے اور چینی کے پیالے پر لاالــہ الاھو لکھ کر آب باراں یا آب چشمہ سے دھو کر روزہ افطار کرے مرض نسیاں ختم ہو جائے جو یاد کرے کبھی نہ بھولے مسحور کو پلائے سحر دفع ہو اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔ دشمنوں پر مظفر و منصور ہو ہر اچھے برے کی نظر میں مقبول القول ہو ہر دلعزیز ہو''

مجلس میں بارہ ہزار مرتبہ یا اللہ ھُو کہے کہ جن وانس وحوش وطیور و جملہ مخلوقات مسخر و مطیع ہوں پرند و چرند درندانس کرنے لگیں خواص اشیاء وعلوم مخفیات منکشف ہوں۔

اللہ

(یہ نام اسم ذات ہے اور تمام صفات الٰہیہ کا جامع ہے)

جو کوئی اس پاک نام کو روزانہ ہزار بار پڑھے تو اس کے شکوک وشبہات دور ہو کر دل میں احکام الٰہیہ کا یقین پیدا ہو جائے گا اور اگر ہر نماز کے بعد سو مرتبہ (۱۰۰) پڑھے تو اس کا دل برے خیالات اور گناہوں سے صاف ہو جائے گا۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(بخشنے والا۔ مہربان)

جو کوئی نماز کے بعد سو بار الرحمٰن الرحیم پڑھے تو حق تعالیٰ غفلت بھول اور سختی اس کے دل سے دور فرمائے گا اور جو کوئی ہر روز سو مرتبہ الرحیم پڑھے تو تمام مخلوق اس پر مہربان ہوگی۔

المَلِکُ

(حقیقی بادشاہ کہ دونوں جہان اس کے قبضہ قدرت میں ہیں)

جوکوئی الملک القدوس ہمیشہ پڑھے اگر وہ بادشاہ ہے تو حق تعالیٰ اس کی بادشاہی کو باقی رکھے گا اور بادشاہ نہ ہو تو اس کا نفس اس کا فرمانبردار ہو جائے گا۔ عزوجاہ کے لئے پڑھے تو مجرب ہے۔

اَلْقُدُّوْسُ

(نہایت پاک اور تمام عیوب سے منزہ)

جوکوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑھے گا تو اس کا دل صاف ہو جائے گا اور جو کوئی نماز کے بعد القدوسُ السبّوح روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے تو فرشتہ صفت ہو جائے گا۔ دشمنوں سے پناہ حاصل کرنے کیلئے بھاگنے کے وقت جس قدر ہو سکے پڑھے۔ اگر مسافر راستے میں اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو کبھی عاجز و درماندہ نہ ہوگا۔ اگر تین سو انیس بار میٹھی چیز پر پڑھ کر دشمن کو کھلائے تو دشمن دوست ہو جائے گا۔

اَلسَّلَامُ

(صاحب سلامت اور بے عیب)

جوکوئی اس اسم مبارک کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیمار پر پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے گا۔ اگر اس کو ہمیشہ پڑھا کرے تو کبھی اس پر خوف طاری نہ ہوگا۔

اَلْمُؤْمِنُ

(دنیا اور آخرت میں مخلوق کو امن و امان دینے والا)

جوکوئی اس اسم کو پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے محفوظ اور امن میں رکھے گا۔ کوئی اس پر غلبہ نہ پا سکے گا۔ جوکوئی اس کو زیادہ پڑھا کرے تو مخلوق اس کی فرمانبردار ہو جائے گی۔

اَلْمُھَیْمِنُ

(سب کا نگہبان بمعنی الرقیت)

اس اسم کی خاصیت یہ ہے کہ کلمہ

"سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح"

کو روٹی پر لکھ کر کھلائے یا کھائے تو آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔ سلامتی کے
بواب مفتوح ہونگے لیکن لکھنے سے پہلے اس کے اعداد "۱۸۵" بار کے مطابق ان
کلمات کو پڑھے۔

اَلْعَزِیْزُ

(حکم میں غالب اور اس پر کوئی غلبہ نہ پا سکے)

جو شخص چالیس روز تک اکتالیس مرتبہ پڑھے۔ وہ غنی اور مخلوق میں عزیز ہوگا اور
للہ اسے مخلوق میں کسی کا محتاج نہ بنائے گا۔

اَلْجَبَّارُ

(بگڑے کام بنانے والا)

اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اسے دوسو بار مسبجات عشر پڑھنے کے بعد صبح
شام پڑھتا رہے تو وہ سفر وحضر میں ظالمین اور افتراء پردازوں کے ظلم وافتراء سے
محفوظ رہے گا۔ (نوٹ) مسبجات وعشر فقیر کے اوراد وظائف میں دیکھئے

اَلْمُتَکَبِّرُ

(ہر ایک سے بے نیاز، بزرگ وبلند)

اسم اللہ تعالیٰ کی جمع صفات پر دلالت کرتا ہے اور ہر نقص کی نفی کی طرف مشعر ہے۔

جو شخص اس اسم مبارک کو منکوحہ کے جماع سے پہلے دس مرتبہ پڑھ کر جماع
کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک اور متقی بچہ عطا فرمائے گا۔ ہر کام سے پہلے کثرت سے
پڑھا جائے تو مراد حاصل ہوگی۔

اَلْخَالِقُ

(پیدا کرنے والا)

خلق سے ہے اس کا معنی تقدیر (مقدر کرنا اسی سے ہے) احسن الخالقین اور بمعنی
ازسرنو شے کا پیدا کرنا۔ جیسے خلق الانسان من نطفۃ وغیرہ جو شخص اسے سات روز مسلسل
سو مرتبہ پڑھے جمیع آفات سے سلامت رہے گا یہاں تک کہ قبر کی زمین بھی اس پر تنگی
نہ کرے گی۔

اَلْبَارِئُ

(وہ ذات جس نے تمام موجودات کو مصور و مرتب فرمایا)

جو شخص اسے ہفتے میں سو بار پڑھے مرنے کے بعد اسے ریاضِ قدس کی طرف
لے جایا جائے گا۔

اَلْمُصَوِّرُ

(مخلوق کی صورت گری کرنے والا)

جس کی عورت بانجھ ہو تو وہ سات روزے رکھ کر افطار کے وقت اکیس بار اس
اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے بیوی کو پلائے۔ انشاء اللہ نیک فرزند پیدا ہوگا۔

اَلْغَفَّارُ

(بندوں کے گناہ بخشنے والا)

جو شخص اسے جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھا کرے اس کی مغفرت کا اثر ظاہر

اَلْقَھَّارُ

(غالب کے تمام عالم اس کی قدرت کے مقابلہ میں عاجز اور مغلوب ہے)

جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دنیا کی
بت اٹھا دے گا۔ اس کے دل میں خدا کی محبت اور شوق پیدا ہوگا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

اَلْوَھَّابُ

(بلا معاوضہ بہت دینے والا)

جو شخص فقر و فاقہ کی وجہ سے پریشان ہو اگر پابندی سے اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا
ہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ اس کو ایسی نجات دے گا کہ وہ حیران رہ
ئے گا۔ اگر نماز چاشت کے بعد کوئی شخص سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کر کے سجدہ میں
ات بار اس اسم کو پڑھے تو مخلوق سے بے نیاز ہوگا۔ حصول مدعاء کیلئے رات کے
ت گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھا کر سو بار اس اسم کو پڑھے۔
شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ فراغیٔ رزق کے لئے صبح کی نماز کے بعد
ن سو بار پڑھنا مفید بتلایا گیا ہے۔ اول اور آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور
خر میں دعا کریں۔

اَلرَّزَّاقُ

(روزی پیدا کرنے اور مخلوقات کو پہنچانے والا)

اگر کوئی طلوع صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں
ں دس دس بار اس اسم کو پڑھے تو اس گھر میں افلاس نہ ہوگا' چاہئے کہ داہنے کونے

سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رہے۔

اَلْفَتَّاحُ

(رزق اور رحمت کے دروازوں کا کھولنے والا)

جو کوئی فجر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر ستر بار اس اسم کو پڑھے تو اس
قلب منور ہوگا۔

اَلْعَلِيْمُ

(کھلی اور چھپی چیزوں کا جاننے والا)

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ ذکر کرنے کے بع
جو شخص سو بار ''یا عالم الغیب'' پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ علوم ظاہر فرما دے گا۔

اَلْقَابِضُ

(بندوں کی روزی یا ان کا دل تنگ کرنے والا' روح کا قبض کرنے والا)

جو کوئی اس اسم کو چالیس روز چار لقموں پر لکھ کر کھالے تو قبر کے عذات سے او
بھوک سے محفوظ رہے گا۔

اَلْبَاسِطُ

(بندوں کی روزی یا ان کا دل کشادہ کرنے والا)

جو کوئی سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر دل میں دس بار پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیرے ت
انشاء اللہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ نیز ہر نماز کے بعد بہتّر (۷۲) بار پڑھنا فراغیٔ دولت
کیلئے مفید بتایا گیا ہے۔

اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ

(کافروں کا اپنے نزدیک سے پست کرنے والا اور مومنوں کا بلند کرنا والا اپنے قریب ان کی نیک بختی کی وجہ سے)

جوکوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں ستر (70) بار الخافض
ے تو دشمن پر فتح پائے گا۔ جو شخص چودھویں شب کو آدھی رات کے وقت ہر مہینہ سو
لرافع'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق سے برگزیدہ' تونگر اور بے احتیاج
ے گا۔

اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ

(بندوں کو دونوں جہاں میں عزت اور ذلت دینے والا)

جوکوئی المعز کو دوشنبہ یا جمعہ کی رات بعد نماز مغرب ایک سو چالیس بار پڑھے تو
ں کی نظروں میں اس کی ہیبت و عزت ظاہر ہوگی اور وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں
ے گا' جوکوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو پچھتر (۷۵) بار ''المعذل'' کو پڑھے
رہ میں جا کر دعا کرے کہ ''اے اللہ فلاں ظالم کے شر سے امن دے'' تو اللہ تعالیٰ
کے شر کو دفع کرے گا۔

اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

(سننے اور دیکھنے والا)

جو شخص جمعرات کے دن اسے پانچ سو مرتبہ پڑھا کرے مستجاب الدعوات ہو جائیگا۔

اَلْبَصِیْرُ

جو شخص اسے نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھتا رہے اس کی بصیرت کی آنکھ کھل جائے

گی اور اسے قول و فعل صالح پر توفیق بخشے گا۔

اَلْحَکَمُ

(حاکم، فیصلہ کرنے والا)

جوشخص اسے آدھی رات کے وقت دلجمعی اور طہارت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس
کے دل کو اپنے اسرار کا محل و مقام بنائے گا۔

اَللَّطِیْفُ

(بندوں پر احسان و کرم اور نیکی و نرمی کرنے
والا یعنی بندوں کی ہر مشکل آسان کرنے والا)

جوشخص اسے ایک سو بیس مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر مشکلات آسان
کرتا ہے اور اس کے جملہ امور درست فرماتا ہے۔

اَلْخَبِیْرُ

(ہر شے سے آگاہ)

جوشخص چاہے کہ خواب میں عجیب کیفیت دیکھے یہ آیت

"افلایعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر"

نو مرتبہ پڑھ کر سوئے۔

اَلْحَلِیْمُ

(وہ ذات جو انتقام لینے میں جلدی نہ کرے)

جوشخص اسے کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں ملا کر اپنے کسب کے آلات پر چھڑکے تو
حرفت و صنعت میں برکت ہوگی۔

اَلْعَظِیْمُ

(وہ ذات کہ اس کی کہنہ تک پہنچنا ناممکن ہو)

جوتپ والے کیلئے تین بار لکھ کر اس کے گلے میں ڈالے شفایاب ہوگا۔

اَلْغَفُوْرُ

(بہت بخشنے والا)

تپ والا لکھ کر یا لکھوا کر روٹی کے ٹکڑوں میں جذب کر کے کھالے تو شفا ہوگی۔

اَلشَّکُوْرُ

(وہ ذات جو تھوڑے عمل پر بہت عطا فرمائے)

جو شخص اس اسم کو اکتالیس بار دم کر کے آنکھ پر ملے تو آنکھ کی روشنی کی کمی تیزی
بدل جائے گا۔

اَلْعَلِیُّ

(بلند ذات)

جو کوئی اسے ہمیشہ پڑھے تو وہ اگر ذلیل ہو تو بزرگی پائے گا۔

اَلْکَبِیْرُ

(ایسا بڑا کہ اس سے بڑا کوئی اور ہونے کا تصور بھی نہیں کرسکتا)

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے گا تو بزرگ اور عالی قدر ہو جائے گا اگر حکام اور
یان ملک اس کو پابندی سے پڑھا کریں تو سب لوگ ان سے ڈریں اور ان کی سب
کلات حل ہو جائیں گی۔

اَلْحَفِیْظُ

(عالم کا نگاہ رکھنے والا' ضائع ہونے اور آفتوں سے)

جس شخص کو ڈوبنے' جلنے یا زخمی ہونے کا اندیشہ ہو یا اس کو پریوں کا وہم ہو گیا ہو یا حرام نگاہوں سے ڈرتا ہو اس اسم کو اپنے بازو پر باندھے تو انشاء اللہ ان چیزوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

اَلْمُقِیْتُ

(غذا دینے والا)

اگر کسی غریب کو دیکھے یا خود غریب ہو جائے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روئے تو سات بار خالی آبخورہ پر اس اسم کو پڑھ کر دم کرے' پھر اس میں پانی ڈال کر خود پیئے یا دوسرے کو پلائے' انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔ اگر روزہ دار کو روزہ سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو پھول پر دم کر کے سونگھے تو اتنی قوت حاصل ہو جائے گی کہ روزہ پورا کر سکے۔

اَلْحَسِیْبُ

(ہر حال میں کفایت کرنے والا یا قیامت میں بندوں سے حساب لینے والا)

جو کوئی دشمن' چور' برے ہمسایہ یا نظر بد لگنے سے ڈرتا ہو تو آٹھ دن صبح و شام ستر بار یہ اسم پڑھے ''حسبی اللہ الحسیب'' اور پنج شنبہ سے شروع کرے۔ حق تعالیٰ اس کو ان چیزوں کے شر سے بچائے گا۔

اَلْجَلِیْلُ

(بزرگ قدر)

جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا یا دھو کر پیئے گا

تمام مخلوق اس کی تعظیم وتوقیر کرے گی۔

اَلْكَرِيْمُ

(بخشش کرنے اور گناہوں کو بغیر کسی سفارش کے بخشنے والا)

جو کوئی اپنے بستر پر لیٹ کر اس اسم کو پڑھے اور پڑھتے پڑھتے سو جائے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''اکرمک اللّٰہ'' یعنی خدائے تعالیٰ تم کو مکرم اور معزز کرے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی وجہ سے ان کے نام کے بعد ''کرم اللّٰہ وجہ'' لکھا جاتا ہے۔

اَلرَّقِيْبُ

(مخلوقات کا نگہبان مصیبتوں اور ایذا دینے والی چیزوں سے)

زن وفرزند ومال پر سات مرتبہ پڑھ کر ان کے گرد دم کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب دشمنوں اور آفتوں سے امن میں رہیں گے۔

اَلْمُجِيْبُ

(بے چاروں کی دعا کا قبول کرنے والا اور پکارنے والوں کو جواب دینے والا)

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھ کر دعا کرے تو اس کی دعا انشاء اللہ قبول ہوگی اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بلاؤں سے مامون رہے گا۔

اَلْوَاسِعُ

(فراغ علم والا کہ اس کی نعمت سب کو پہنچے)

جو کوئی اس اسم اعظم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو قناعت اور برکت عطا فرمائے گا۔

اَلْحَكِيْمُ

(استوار کار اور حقائق اسرار کا جاننے والا)

جس کسی کو کوئی اہم کام پیش آئے جس کا سرانجام دینا مشکل ہو تو اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ کام آسان ہو جائے گا۔

اَلْوَدُوْدُ

(فرمانبرداروں کا دوست رکھنے والا یا اپنے دوستوں کے دلوں میں محبوب)

اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو تو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کر کے دونوں کھالیں، انشاء اللہ تعالیٰ موافقت ہو گی۔

اَلْمَجِیْدُ

(ذات افعال میں بزرگ)

جسے جزام ہو وہ چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھے۔ افطار کے وقت کثرت سے پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے شفاء ہو گی۔ جس کی لوگوں میں عزت نہ ہو وہ اسے نوے بار پڑھ کر پی لیا کرے تو عزت نصیب ہو گی۔

اَلْبَاعِثُ

(مُردوں کو زندہ کرنے والا)

جو اپنا دل زندہ کرنا چاہے تو سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھے تو دل بیدار ہو گا۔

اَلشَّھِیۡدُ

(بندوں کے ظاہر و باطن پر آگاہ)

جسے اولاد صالح کی خواہش ہو تو صبح کے اوقات ہاتھ ہاتھ پر رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے اکیس بار ''یاشہید'' کہے۔ حق تعالیٰ اس کی اولاد کو نیک بنا دے گا۔

اَلۡحَقُّ

(کل سلطنت کے لائق)

جس کا اسباب جاتا رہا ہو وہ کاغذ کے چاروں کونوں پر یہ اسم لکھ کر کاغذ کے درمیان گمشدہ اسباب کا نام لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھ کر نظر کر کے اس کا واسطہ دے گمشدہ اسباب پا جائے گا یا اس میں سے کچھ پا جائے گا۔ اگر قیدی آدھی رات کو ننگا سر کر کے ایک سو آٹھ بار پڑھے قید سے خلاصی پائے گا۔

اَلۡوَکِیۡلُ

(بندوں کا کارساز)

اگر بجلی یا آگ یا پانی یا تند ہوا سے خوف ہو تو اس اسم کا ورد کرے' امان پائے گا' اگر خوف کی جگہ پر بہت زیادہ پڑھے' نڈر اور بے باک ہوگا اور عصر کے وقت سات بار پڑھے پناہ میں رہے گا جو اسے بکثرت ورد کرے اللہ اس کے کاموں کا ذمہ دار ہوگا اسے اس کی خواہشوں پر نہ چھوڑے گا کہ خود برے کاموں سے بچ سکے' دس (۱۰) بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے اور لکھ کر پانی میں دھو کر پیئے برے کام سے نجات پائے گا۔

اَلْقَوِیُّ

(قوت والا)

جس کا دشمن قوی ہو کہ اس کے دفع سے عاجز ہو تو تھوڑا خمیری آٹا لے کر اس کی ایک ہزار ایک سو چنے کے برابر یا کم زیادہ گولیاں بنا کر ایک گولی پر ''یا قوی'' کہہ کر دشمن کے دفع کی نیت سے مرغ کے آگے ڈالے یہاں تک کہ تمام اس طرح ختم کرے اللہ اس کے دشمن کو مقہور و مغلوب کر دے گا۔ اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑھے گا اس کا نسیان جاتا رہے گا۔

اَلْوَلِیُّ

(اہل ایمان کا مددگار اور دوست رکھنے والا)

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے گا مخلوق کے دلوں کی باتوں پر آگاہ رہے گا اور خدا کا ولی ہوگا۔ جس کی بیوی اس کی سیرت سے خوش نہ ہو جس وقت اس کے آگے جانا چاہے یا نزدیک ہو اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو صلاحیت دے گا۔

اَلْحَمِیْدُ

(ہر بات میں قابل تعریف)

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے گا پسندیدہ افعال اور حمیدہ خصال ہوگا۔ جس پر فحش و بدزبانی غالب آئے اور اس سے نہ بچ سکے ''الحمید'' پیالہ پر لکھے۔ بعض نے کہا ہے کہ سو بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالے سے پانی پیا کریں، فحش گوئی سے امان پائے گا۔

اَلْمُحْصِیُ

(ہر چیز کو اس کا علم گھیرنے والا، سب مخلوقات کی گنتی اس کے نزدیک ظاہر ہے)

میں اس کے لئے آسانی ہوگی' کہتے ہیں کہ جو شخص اس نام کو کثرت سے پڑھے گا غلطی سے بچا رہے گا۔

اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِدُ

(پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارہ پیدا کرنے والا)

جس شخص کی بیوی حاملہ ہو اور اسقاط حمل کا اندیشہ ہو تو اپنی انگشت شہادت اس کے پیٹ پر پھیرے اور نوے مرتبہ ''المبدی'' پڑھے تو انشاء اللہ حمل ساقط نہ ہوگا۔ ''المعید'' اگر کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ واپس آجائے یا اس کی خبر معلوم ہو تو گھر کے سب آدمی سو جانے کے بعد ''المعید'' کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر بار پڑھے اور ''یامعید رد علی فلاناً'' سات دن کے اندر یا وہ واپس آجائے گا یا اس کی کوئی اطلاع مل جائے گی۔

اَلْمُحْیِي

(دلوں کو نور ایمان سے منور کرنے والا' مخلوقات کے اجسام میں حیات دینے والا)

جس کسی کو درد' رنج یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو اس اسم کو سات بار پڑھے' انشاء اللہ ان چیزوں سے محفوظ رہے گا۔

اَلْمُمِیْتُ

(اجسام کو مارنے والا اور دل کو غفلت اور نادانی سے مارنے والا)

جو شخص اپنے نفس پر قادر نہ ہو تو سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو اتنا پڑھے کہ سو جائے' حق تعالیٰ اس کے نفس کو تابع فرمادے گا۔

اَلْحَیُّ

(زندہ، سب کے پہلے اور سب کے بعد)

اگر بیمار اس اسم کو بہت پڑھے یا کوئی پڑھ کر اس پر دم کرے تو انشاءاللہ صحت ہوگی۔

اَلْقَیُّوْمُ

(قائم رہنے والا اپنی ذات وصفات میں مخلوقات کی خبر لینے والا)

جو شخص سحر کے وقت اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دلوں میں اس کا تصرف زیادہ ہوگا اور خلوت میں زیادہ پڑھنے والا تونگر ہو جائے گا۔

اَلْوَاجِدُ

(غنی اور بے پروا کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں)

کھانے کے وقت اس اسم کو پڑھنے سے کھانا پیٹ میں نور ہو جائے گا۔

اَلْمَاجِدُ

(بزرگ)

(نوٹ)۔اس کا درس عمل ''العظیم'' میں دیکھ لیا جائے۔

جو کوئی خلوت میں اس اسم کو اس قدر پڑھے کہ بے خودی طاری ہو جائے تو اس کے قلب پر انوار الٰہیہ ظاہر ہونگے۔

اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ

(یگانہ و یکتا اپنی صفات وذات میں)

جو شخص تنہائی کی وجہ سے پریشان ہو تو اس اسم مبارک کو ایک ہزار ایک بار پڑھے

انشاءاللہ پریشان نہ رہے گا اور بارگاہ حق کا مقرب ہو جائے گا' طلب فرزند کیلئے اس اسم کولکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ فرزند عطا فرمائے۔

اَلصَّمَدُ

(بے پروا کہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں)

جو شخص کچھ رات رہے صبح کے وقت یا آدھی رات کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے تو حال وقال (کردار وگفتار) میں سچا ہو جائے گا اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہوگا۔ کثرت سے پڑھنے پر بھوک سے محفوظ رہے گا اور بحالت وضو پڑھے تو بے نیاز اور بے پرواہ ہوگا۔

اَلْقَادِرُ

(قدرت والا)

اگر وضو کے وقت ہر ہاتھ دھوتے وقت ''القادر'' پڑھتا جائے تو کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہ ہوگا۔ کوئی دشمن اس پر فتح نہ پائے گا' اگر کوئی مشکل پیش آئے اکتالیس بار پڑھے وہ کام آسان ہو جائے گا۔

اَلْمُقْتَدِرُ

(قدرت ظاہر کرنے والا)

اگر یہ اسم ہوشیاری کے ساتھ پڑھتا رہے تو غفلت دور ہوگی جو سوکر اٹھتے وقت یہ اسم بیس بار پڑھے تو اس کے ہر کام میں خدا کا فضل حاصل ہوگا اور جو اسے روزانہ بیس بار پڑھے گا اللہ کی رحمت میں رہے گا۔

اَلْمُقَدِّمُ

(اپنے دوستوں کو عزت کے ساتھ آگے بڑھانے والا)

جو جنگ کے معرکہ میں اس اسم کو پڑھے گا یا اپنے پاس رکھے گا اسے کوئی زخم اور غم و رنج نہ پہنچے گا جو اسے بکثرت پڑھے اطاعت الٰہی میں اس کا نفس مطیع ہوگا جو اسے نو مرتبہ شیرینی پر دم کر کے جسے کھلائے وہ اس سے محبت کرے گا۔

اَلْمُؤَخِّرُ

(دشمنوں کو پیچھے ہٹانے والا)

جو شخص کسی نماز کے بعد اس اسم کو سو بار پڑھے گا محبت حق کے سوا اس کا دل قرار نہ پائے گا۔ جو روزانہ سو بار پڑھے اس کا ہر کام بہ نیک انجام سرانجام پائے گا جو اکتالیس بار پڑھے گا اس کا نفس مطیع ہوگا جو بکثرت پڑھے گا اس کا دشمن مقہور و مغلوب ہوگا جو اڑتالیس دنوں تک روزانہ تین ہزار بار پڑھے گا پھر جو چاہے گا پائے گا۔

اَلْاَوَّلُ

(بلا ابتداء سب سے پہلے)

جسے فرزند نہ ہوتا ہو چالیس بار روزانہ اکتالیس دن بعد نماز عشاء پڑھے مراد پوری ہوگی۔ فرزند یا کوئی شے غائب ہو یا تونگری یا کوئی حاجت ہو تو چالیس شب جمعہ ہر شب کو بعد نماز عشاء ہزار بار پڑھے تمام حاجات پوری ہونگی۔ جو روزانہ گیارہ بار پڑھے گا تمام مخلوق اس پر مہربان ہوگی جو سو بار پڑھا کرے گا اس کی بیوی اس سے محبت کرے گی۔

اَلْاٰخِرُ

(بلا انتہا سب کے بعد)

جس کی عمر آخر کو پہنچے اور کوئی عمل پلے نہ ہو وہ اس اسم کا ورد رکھے عاقبت بخیر ہو گی، جو کسی جگہ جائے اور اس اسم کو پڑھ لے تو وہاں عزت و توقیر پائے گا، جو دفع دشمن

یئے پڑھے گا تو کامیاب ہوگا۔

اَلظَّاھِرُ

(اپنی صفات کے ساتھ آشکار)

جو اسے اشراق کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں
ن کرے گا۔ اگر زائد بارش وغیرہ کا خطرہ ہو تو کثرت سے پڑھے امان ہوگی۔ اگر
ر کی دیوار پر لکھے تو وہ سلامت رہے گی' جو سرمے پر گیارہ بار پڑھ کر سرمہ آنکھ میں
ئے' لوگ اس پر مہربان ہوں گے' جو جمعہ کے دن پانچ سو بار پڑھے گا اس کا باطن پُر
ور دشمن مغلوب ہوگا۔

اَلْبَاطِنُ

(وہ ذات جو ہر وہم وگمان سے مخفی ہو)

جو کوئی تینتیس (۳۳) بار پڑھے گا اسرار الٰہیہ کا محرم راز ہوگا۔ اگر اس کی
مت کرے یعنی ہر نماز کے بعد (۳۳) بار پڑھے گا تو جو بھی اسے دیکھے گا وہ اس
محبت کرے گا جو کوئی اپنے دل یا زبان سے ساٹھ بار عشاء یا صبح یا کسی نماز کے بعد
رے گا' صاحب باطن اور واقف اسرار الٰہی ہوگا اور جو کسی کے ہاں امانت سپرد
ے یا زمین میں دفن کرے اور اسم "باطن" لکھ کر اس کے ساتھ رکھ دے تو کوئی بھی
ت نہ کر سکے گا' جو روزانہ اسّی بار کسی نماز کے بعد پڑھے گا واقف اسرار الٰہی ہوگا۔

اَلْوَالِیُ

(کارساز و مالک)

جو کوئی اپنا یا کسی دوسرے کا گھر بارش وغیرہ اور کسی آفت سے محفوظ رکھنا چاہے تو

اسم ''والی'' ایسے آبخورے پر کہ جو پانی سے استعمال شدہ نہ ہو اور کورا ہو اس پر لکھ
پڑھے پھر اس میں پانی بھر کر درو دیوار پر چھڑک دے' وہ گھر سلامت رہے گا' اگر تس
کی نیت سے گیارہ بار پڑھے گا تو وہ آدمی اس کا مطیع ہوگا۔ کوئی اپنا یا کسی اور کا گھر ہ
وبربادی سے بچانا چاہے تو تین سو بار یہی اسم پڑھے وہ گھر محفوظ ہوگا۔

اَلْمُتَعَالِیْ

(بہت بلند)

جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے گا جو مشکل ہوگی وہ آسان ہوگی۔ جو بد
عورت ایام ماہواری میں اس اسم کو بکثرت پڑھے گی' وہ اپنی بدفعلی سے نجات پائے
جو شخص اتوار کی شب غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو تین بار پڑھے
جو دعا کرے گا قبول ہوگی۔

اَلْبَرُّ

(ذاتی طور پر کسی پر احسان کرنے والا)

جو کوئی ہوا و ہوس کی آفات سے ڈرتا ہو وہ یہ اسم پڑھے تو وہ بے فکر ہو جائے
چھوٹے بچے پہ اسم سات بار پڑھ کر اللہ کے سپرد کر دے تو وہ تا بلوغ محفوظ رہے گا
کوئی زنا یا شراب خوری میں مبتلا ہو تو ہر روز اس کو سات بار پڑھے تو اس کے دل کو
باتوں کی طرف رغبت نہ ہوگی۔

اَلتَّوَّابُ

(توبہ قبول کرنے والا)

جو کوئی اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے اللہ اسے سچی

نصیب فرمائے اور جو کوئی اس کی کثرت کرے اس کے کام درست ہوتے اور اس کے
نفس کو طاعت الٰہی میں سکون حاصل ہو۔

اَلْمُنْتَقِیْمُ

(کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا ساتھ عذاب کے)

جو کوئی دشمن کی مقاوت پر قادر نہ ہو اور ان سے ظلم کا بدلہ نہ لے سکے تو تین جمعہ
تک اس اسم کو کثرت سے پڑھے اس کے دشمن خوش ہو جائیں (مہربان ہو جائیں)
اور ایک روایت میں ''المنعم'' بھی آیا ہے وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔

اَلْعَفُوُّ

(گناہوں اور تقصیرات سے درگزر کرنے والا)

جس کسی کے گناہ بہت ہوں وہ اس اسم کو بلا ناغہ پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے تمام
گناہ بخش دے گا۔

اَلرَّؤُفُ

(مہربان)

کسی مظلوم کو ظالم کے پھندے سے چھڑانے کیلئے اس اسم کو دس بار پڑھے تو وہ
ظالم اس کی سفارش کو قبول کرے گا اور جو کوئی اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کا دل
مہربان ہو جائے اور تمام آدمی اس پر مہربان ہوں۔

مَالِکُ الْمُلْکِ

(جہاں کا خداوند)

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(بزرگی اور بخشش والا)

جوکوئی اس نام کو یعنی ''مالک الملک'' کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا، تو نگر ہو جائے اور کوئی حاجت اور مشکل لوگوں کی طرف نہ رہے اور یہی خاصیت ''ذوالجلال والاکرام'' کی ہے۔

اَلْمُقِیْطُ

(عدل کرنے والا)

جوکوئی اس اسم کو سو بار پڑھے' شیطان کی بدی اور اس کے وسوسہ سے مامون رہے اور اگر سات سو بار پڑھے تو جو مقصود رکھتا ہو وہ حاصل ہو۔

اَلْجَامِعُ

(لوگوں کو جمع کرنے والا قیامت میں)

جس کسی کے اہل واقارب متفرق ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت بعد غسل آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی بند کر لے پھر اپنے ہاتھ منہ پر ملے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ان کے درمیان اجتماع ہو جائے۔

اَلْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ

(ہر چیز سے بے پرواہ اور بے نیاز کرنے والا جس کو چاہے)

جوکوئی کسی بیماری یا بلاء میں گرفتار ہو' اپنے بدن کے ہر جوڑ (عضو) یعنی منہ اور آنکھ اور کان اور ناک اور ہاتھ' پاؤں وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر ''الغنی'' کو پڑھے پھر ہاتھ اتار لے۔ حق تعالیٰ اس کی بلا دفع کرے اور جوکوئی ہر روز ستر بار پڑھے اس کے مال میں برکت ہو اور کسی وقت محتاج نہ ہو اور جوکوئی اسم ''المغنی'' کو دس جمعہ تک بلا ناغہ ہر جمعہ کو ہزار دفعہ پڑھے' خلق سے بے پرواہ ہو۔ دوسرا طریقہ گیارہ بار درود شریف اول وآخر اور ''یامغنی'' گیارہ سو گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کرنا تمناء ظاہر و باطن کیلئے نہایت مفید ہے۔

اَلْمَانِعُ

(باز رکھنے والا ہلاک ونقصان کا دین ودنیا میں بندوں سے)

اگر میاں بیوی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو تو جس وقت بچھونے پر جائے اس
اسم کو بیس مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ اس غصہ کو رفع کرے بعض روایتوں میں "المعطی"
بھی آیا ہے جو کوئی "یا معطی السائلین" بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہ ہو۔

اَلضَّارُّ النَّافِعُ

(ضرر پہنچانے والا جس کو چاہے اور فائدہ پہنچانے والا جس کو چاہے)

جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہنچ جائے ہر جمعہ کی رات کو اسم "الضار" کو سو
بار پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو اس مقام پر ثابت قدمی عنایت فرمائے اور کو اہل قرب کے
مرتبہ پر پہنچے اور جو کشتی میں سوار ہو اور ہر روز "النافع" کو پڑھتا رہے۔ کوئی آفت
اس کو نہ پہنچے اور ہر کام کے شروع میں اگر اکتالیس بار "النافع" کہہ لیا کریں تو سب
کام اس کے خاطر خواہ انجام ہوں۔

اَلنُّوْرُ

(روشن کرنے والا زمین اور آسمان کا ستاروں سے اور مومنوں
کے دل کا نور معرفت اور طاعت سے)

جو کوئی جمعہ کی رات کو سات دفعہ سورہ نور را اور ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے
اس کا دل منور ہو گا اور اگر صبح کے وقت اس کا پڑھنا لازم کرے تو اس کا دل ہمیشہ
روشن رہے۔

اَلهَادِیُ

(راہ دکھانے والا)

جوکوئی ہاتھ اٹھا کرآسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو بہت پڑھے اور بعد کو چہر
پر ملے معرفت والوں کا مرتبہ پائے۔

اَلْبَدِیْعُ

(عالم کا پیدا کرنے والا بدون مثال کے)

جس کسی کو کوئی غم یا مہم پیش آئے تو ستر بار (اور ایک روایت میں ہزار بار) "یـ
بـدیـع السـمٰوٰت والارض" پڑھے تو وہ مہم کفایت کو پہنچے۔ اگر وضو سے اس قد
پڑھے کہ سو جائے تو جو کچھ چاہے خواب میں معلوم ہو جائے۔

اَلْبَاقِیُ

(ہمیشہ رہنے والا)

جوکوئی جمعہ کی رات کو سو بار پڑھے اس کے تمام عمل قبول ہوں اور کسی سے اس
رنج وسختی نہ پہنچے اور دشمن کے دفع کرنے کو اور دکھ رنج اور بیماریوں کے دور ہونے
اس کو کثرت سے پڑھا کرے۔

اَلْوَارِثُ

(باقی بعد فناء موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا)

جوکوئی ہر روز آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت اس اسم کو سو بار پڑھے کوئی ر
وسختی اس کو نہ پہنچے اور جب وفات پائے تو حق سبحانہ وتعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے۔

اور کہتے ہیں کہ جو کوئی اس کو کثرت سے پڑھے اپنے زمانے کے لوگوں سے فائق ہو۔

اَلرَّشِیْدُ

(عَالَم کا رہنما)

جس شخص کو اپنے کام کی تدبیر سوجھائی نہ دے تو اس اسم کو مغرب و عشاء کی نماز کے درمیان ایک ہزار بار پڑھے جو کچھ صواب اور بہتر ہوگا وہ اس پر ظاہر ہوگا۔

اور اگر باقاعدہ ہر روز اس کا ورد کرے تو اس کی مہمات کامیاب ہوں اور کاروبار دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔

اَلصَّبُوْرُ

(بردبار کہ گناہوں کا عذاب کرنے میں عجلت نہیں کرتا)

اگر کسی کو رنج یا درد یا مشقت پیش آئے تو اس اسم کو ایک ہزار بیس بار پڑھے اطمینان باطن حاصل ہو اور خوف و ہراس سے نجات ملے۔

اور اگر ہر روز پڑھا کرے تو حاسدوں اور دشمنوں سے گزند پہنچنے کا کھٹکا نہ رہے اور عزت نصیب ہو۔

☆ــــــــ☆ــــــــ☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح دعاء الافتتاح

☆

شارح دلائل الخیرات علامہ محمد بن مہدی فاسی رحمہ اللہ مطالع المسرات میں لکھتے ہیں کہ مصنف دلائل الخیرات نے اس دعا کا ابتداء بسم اللہ شریف سے استعانت کے طور اور حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر عمل فرمایا ہے مصنف مطالعہ المسرات رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس دعاء کو درود پاک سے ابتداء حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے برکت حاصل کرنا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس کلام میں اللہ کا ذکر اور اس کے بعد مجھ پر درود شریف نہ ہو وہ برکت سے محروم ہے۔"

اِلٰهِیْ بِجَاهِ نَبِیِّکَ الخ

اس دعاء میں شفاعت بالوجاہۃ کا ذکر فرما کر معتزلہ کا رد کیا ہے، جن کے دور حاضر میں نجدی، وہابی پیروکار ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی شفاعت کا اذن بخشا ہے۔ نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی۔ اہلسنت اسی لئے اب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع سمجھ کر آپ سے فریاد و استغاثہ کرتے ہیں جو نجدیوں اور وہابیوں کے نزدیک شرک اکبر ہے۔

☆——☆——☆

شرح مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح مقدمہ

☆

الحمد للہ مصنف رحمہ اللہ نے ''بسم اللہ شریف'' کے بعد ''حمد'' کا ذکر کیا ہے تا کہ اللہ کی واجب حمد کا کچھ حق ادا کیا جا سکے۔

قال الشیخ الخ یہ عبارت مصنف دلائل الخیرات کے کسی شاگرد و مرید نے اور مصنف دلائل الخیرات رحمہ اللہ کے حالات فقیر نے اپنی مرتب دلائل الخیرات کے مقدمہ میں تفصیل سے لکھے ہیں۔

ایمان ـــــ لغت میں بمعنی تصدیق اور شرع میں جن کے امور کے متعلق معلوم ہو کہ رُسل کرام علی نبینا و علیہم السلام اللہ کی طرف سے لائے ہیں' انہیں تسلیم کرنا اور صدق دل سے یقین کرنا اور کامل تصدیق وہ سمجھی جائے گی جب ان امور پر عمل کیا جائے۔

اسلام میں عجز و انکساری اور فرمانبرداری کرنا' یہ اس وقت صحیح ہے کہ جب احکام اسلامیہ کو قبول کر کے ان پر عمل کیا جائے۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الخ ـــــ علماء کرام فرماتے ہیں خطبہ اور ہر امر مطلوب سے پہلے اللہ کی حمد اور درود و سلام پڑھنا لکھنا مستحب ہے۔

سوال۔ مصنف رحمہ اللہ پہلے بھی صلوٰۃ و سلام لکھ آئے ہیں اب دوبارہ کیوں؟

جواب۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ امتی کو چاہئے کہ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھے

اَسْتَنْقَذَنَا ـــــ ہمیں نجات دی' اس جملہ میں اعتراف ہے کہ نبی کریم ﷺ

کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے ہمیں شرک وغیرہ سے نجات بخشی۔

اَوْثَان ـــــ وثن کی جمع ہے' وہ مجسمہ جو پتھر' گچ یا لکڑی ودیگر اجسام ارضیہ کو تراش کر بنایا گیا ہو۔

صنم ـــــ وہ تصویر جس کا اپنا کوئی جسم نہ ہو' جیسے فوٹو' ہر دونوں شرعاً حرام ہیں لیکن دور حاضرہ کے ٹیڈی مجتہدین فوٹو کو جائز قرار دے رہے ہیں' جس کی وہ آخرت میں سزا پائیں گے' تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''اسوء التعزیز۔''

چار اشعار عربی

یہ کسی ورد میں شامل نہیں' صرف سالک کو نفس کی شرارت کا علاج بتایا گیا ہے' اس کے علاج بے شمار ہیں لیکن بہترین علاج درود شریف کی کثرت ہے۔

بالخصوص دلائل الخیرات شریف کا وظیفہ نہ صرف نفس کی شرارت کا علاج ہے بلکہ اس پر مداومت کی جائے تو روحانی ترقی کے علاوہ دارین کی فلاح و بہبود نصیب ہوتی ہے جیسا کہ تجربہ شاہد ہے یہی وجہ کہ اس کی تلاوت ہر سلسلہ کے مشائخ میں مروج ہے' فقیر نے اس کے فوائد وفضائل اپنی مرتبہ دلائل الخیرات کے مقدمہ میں تفصیل سے لکھے ہیں' اس دلائل الخیرات کے حضرت پیر طریقت الحاج زائر مدینہ ومعتکف مسجد نبوی شریف پیر محمد رضا صاحب فریدی مدظلہ' کراچی (حال امریکہ) نے کئی ایڈیشن مختلف سائز میں ہزاروں کی تعداد میں طبع کرا کر مفت شائع فرمائے ہیں۔ فجزاه الله خير الجزاء بجاء حبيبه المصطفى ﷺ۔

وعلى آله الخ

آل محمد (ﷺ) آل انسان کے اہل وعیال اور متبعین اس عموم میں اولیاء امت

وعلمائے ملت بھی آل میں شامل ہیں اصحاب رسول (ﷺ) جس نے حضور علیہ السلام
کی دور نبوت میں زیارت کی اور اسلام قبول کیا اگر ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھا او
آپ کی خدمت میں کلمہ اسلام پڑھا' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بہت بڑی شان
ہے۔ کتب اسلامیہ ان کے فضائل وکمالات سے بھری پڑی ہے۔

النجباء

نجیب کی جمع ہے۔ بمعنی کریم اور بلند اخلاق۔

البررہ

بارّ کی جمع ہے نیک کام کرنے اور برائیوں سے بچنے والا وبعد اسکی اصل عبارت

"مهما يكن من شى بعد حمد الله الخ"

لیکن مطالع المسرات میں ان کے اور وجوہ بھی بتائے ہیں ان میں سے ایک
ہے کہ بعد کا عامل اخرج محذوف ہے۔ اب معنی یہ ہوا کہ حمد وصلوٰۃ کے بعد غرض کی طرف
نکل کھڑا ہو۔ محذوفۃ اسانید کی سند محدثین کے نزدیک متن حدیث تک پہنچانے وا
طریقے کو بیان کرنا ہے۔ اسانید سند کی جمع ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے سندات اس لے
محذوف کردی ہے تاکہ آسانی ہو اور یہ طریقہ دور حاضر میں عام ہے کہ عربی سے ار
ترجمہ کے وقت اسانید محذوف کردیئے جاتے ہیں۔ اس سے کسی کو وہم وشک بھی نہیں
ہوتا کہ اسانید محذوف ہوگئیں تو احادیث قابل نہ رہیں لیکن مخالفین کو ایک بہانہ مل گیا
کہ جس حدیث کی سند نہ ہو اسے وہ ماننے کو تیار نہیں حالانکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر سندا
محذوف ہوں اور حذف کرنے والا ثقہ اور معتبر ہو تو وہ حدیث قابل عمل ہوتی ہے لیکن
منکرین کو کون سمجھائے اور مصنف رحمہ اللہ سے بڑھ کر ثقہ اور معتبر اور کون ہوسکتا ہے ہا

نکرین کے نزدیک صاحب دلائل الخیرات غیر معتبر ہیں۔ یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی کی دلیل ہے ورنہ صاحب دلائل الخیرات ایسے کامل ولی ہیں کہ جن کی کرامات ان کے وصال کے بعد بھی ظاہر ہوتی رہیں، تفصیل دیکھئے فقیر کی مرتب دلائل الخیرات کا مقدمہ۔

وَهِيَ مِنْ اَهَمِّ الْمُهِمَّاتِ الخ

مہمات مہمۃ کی جمع ہے، بمعنی وہ چیز جس کی شدید حاجت ہو اور اس کی افادیت کے پیش نظر طلبگار کوشش کرے اور واقعی درود شریف کا ورد یونہی ہے، جیسے صاحب دلائل الخیرات رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔

دلائل الخیرات

دلائل دلیل کی جمع ہے بمعنی رہبر اور گائیڈ، یہاں پر درود شریف مراد ہے جو اس کتاب میں درج ہے۔ الخیرات بمعنی ہر فضیلت، یہاں مختلف درود شریف مراد ہیں۔

شَوَارِقِ

''شوارق'' شارق کی جمع ہے، بمعنی طلوع ہونے والے اب معنی یہ ہوا ''طلوع ہونے والے انوار'' اور انوار سے مراد وہ درود شریف جو کتاب میں بیان کئے گئے ہیں۔

لطیفہ ــــ الحمد للہ دلائل الخیرات بہترین درودوں کا مجموعہ ہے اور اس کی کثرت سے تلاوت صرف اہلسنت کو نصیب ہے اور نجدی، وہابی اس دولت سے نہ صرف محروم ہیں بلکہ وہ اپنی بدقسمتی سے دلائل الخیرات کے ایسے دشمن ہیں جیسے یہودی قرآن پاک کے دشمن ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر، آزما کر دیکھئے کہ حرمین طیبین پر مسلط نجدی حکومت کے کارندے دلائل الخیرات پڑھنے والے کو مجرم قرار دے کر گرفتار کر لیتے ہیں اور دلائل الخیرات چھین کر ردی اور گندی جگہوں پر پھینک دیتے ہیں

حالانکہ دلائل الخیرات میں صرف اور صرف مختلف دورد شریف ہیں اور بس، یادرہے کہ اپنے نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا صرف اور صرف ہم خوش نصیب امتیوں کو نصیب ہے' ورنہ امم سابقہ کے بارے میں امام قسطلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم تک کوئی روایت نہیں پہنچی کہ امم سابقہ اپنے انبیاء علیہم السلام پر درود شریف بھیجتی تھی یا نہ۔ (مطالع المسرات)

فَصْل فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

درود شریف کے بے شمار فضائل وفوائد ہیں۔اس کے متعلق اتنی ان گنت کتابیں مطبوعہ وغیر مطبوعہ موجود ہیں کہ جن کا شمار ناممکن سا ہے۔اہل دل کیلئے یہ فضائل وفوائد بھی کافی ہیں جو مصنف رحمہ اللہ نے کتاب دلائل الخیرات شریف میں بیان فرمائے ہیں ہاں جو بدقسمت سندات کے چکر میں ہے وہ خود بھی محروم ہیں دوسرے مسلمانوں کو بھی شک وشبہ میں ڈالتا ہے' اس کا مرض لاعلاج ہے اہل اسلام بھائیوں سے اپیل ہے کہ ان چکر بازوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ یقین کریں کہ درود شریف کے فضائل وفوائد یونہی ہیں جیسے مصنف دلائل الخیرات رحمہ اللہ نے بیان فرمائے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر فقیر تبرک کے طور پر چند ضروری باتیں عرض کرتا ہے۔

فضائل درود شریف

درود شریف کے فضائل بے شمار ہیں برکت کے طور پر چند فضائل ملاحظہ ہوں۔

نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ السلام پر ھد یہ دُرود وسلام بھیجنا افضل ترین عبادت' خوشنودی رب العزۃ عزوجل کا ذریعہ اور اجر عظیم ومغفرت سیات کا وسیلہ ہے۔ اللہ کریم جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

"ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی 'یا یھا الذین امنو صلوا علیه وسلموا تسلیماً"

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں اور اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (الاحزاب)

فوائد۔۔۔۔۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو سوا درود شریف کے۔ دوسرا یہ کہ تمام فرشتے بغیر تخصیص ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں' تیسرا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت الٰہی کا نزول ہماری دعا پر موقوف نہیں۔ جب کچھ نہ تھا تب بھی رب تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درود شریف پڑھنا رب سے بھیک مانگنے کے لئے ہے' جیسے فقیر داتا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیک مانگتا ہے۔ ہم حضور کی خیر مانگ کر بھیک مانگتے ہیں۔ چوتھا یہ کہ حضور ہمیشہ زندہ ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں' جواب دیتے ہیں کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے' جیسے نمازی' سونے والا' پانچویں یہ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ رب تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ ہی درود شریف بھیجتے ہیں۔

انتباہ۔۔۔۔۔ اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس بھی زبان میں جس بھی صیغہ سے درود و سلام بھیجیں جائز اور باعث ثواب ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ صلوٰۃ و سلام کے الفاظ عربی ہی ہوں اور اس کے صیغے ماثور ہی ہوں بلکہ اگر کوئی مسلمان اپنی طرف سے صلوٰۃ و سلام کے صیغے وضع کر لے تو اس کی اسے اجازت ہے' ہاں ماثور صیغے اولیٰ ہیں۔ واللّٰہ اعلم بالصواب

نکتہ ـــــــ امام ابولیث سمرقندی فرماتے ہیں۔

اگر درود شریف میں اس کے سوا اور کوئی ثواب نہ ہوتا کہ درود بھیجنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہوتا ہے تو پھر بھی کوئی عقل مند درود شریف بھیجنے میں غفلت نہ کرتا چہ جائے کہ درود شریف بھیجنے میں گناہوں کی معافی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ جب آپ یہ جاننا چاہیں کہ حضور اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجنا سب سے افضل عبادت ہے، تو آپ اس آیت کریمہ میں غور کریں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں اور ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو"

کیونکہ باقی سب عبادتوں میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ان کے بجالانے کا حکم دیا ہے۔ مگر درود شریف کا حکم دینے سے پہلے خود درود بھیجا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ درود شریف سب سے افضل عبادت ہے (نزہتہ الناظرین)

احادیث مبارکہ

(۱) ـــــــ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "جو مجھ پر ایک بار درور بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔" (مسلم شریف)

(۲) ـــــــ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ "تمہارے بہترین دنوں میں سے ایک جمعے کا دن ہے، سو تم اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا! یا رسول اللہ ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم خاک ہو جائے گا، فرمایا! اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیئے ہیں"۔ (نسائی شریف)

(۳) ـــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر جمعہ کی رات

جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر دس
ں نازل کرتا ہے (بیہقی شریف)

(۴)۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ''جو مجھ پر جمعہ کے روز اسّی
۸) بار درود بھیجے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(۵)۔۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ''جمعہ کے روز مجھ پر
رت درود بھیجو کہ جمعے کے دن فرشتے حاضری دیتے ہیں اور تم میں سے کوئی مجھ پر
د نہیں بھیجتا مگر اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔''

(۶)۔۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''ہر جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو
نکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ سو تم میں سے جو کوئی
پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔ اس کا درجہ میرے زیادہ قریب ہوگا۔'' (جامع صغیر)

(۷)۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ''مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ
رات کثرت سے درود بھیجو۔ سو جو کوئی ایسا کرنے میں قیامت کے دن اس کیلئے گواہ
سفارشی ہوں گا''۔ (جامع صغیر)

(۸)۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ
را مجھ پر درود و سلام بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے اور دو گنا چوگنا ثواب
ہے۔''

(۹)۔۔۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اللہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر رکھا ہے
س کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے۔ پس جو شخص بھی مجھ پر
مت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود
پاتا رہے گا کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

بھیجا ہے''۔ (القول البدیع بحوالہ فضائل درود شریف)

فائدہ ـــــــ ان احادیث مبارکہ میں نہ صرف درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا
بلکہ بکثرت درود و سلام بھیجنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ بالخصوص جمعۃ المبارک کی رات
اس کے دن میں بکثرت درود اور سلام بھیجنے کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔ یہی وجہ
کہ ہم اہل سنت و جماعت بکثرت درود اور سلام بھیجتے ہیں۔ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسا
تثویب میں صلوٰۃ سلام' جلسوں میں نعت خوانی سے پہلے' تقریروں کی ابتداء میں' جلو
میلاد النبی ﷺ کے دوران اور نماز جمعہ کے فوراً بعد بکثرت درود وسلام پڑھتے ہیں
مولوی محمد زکریا دیوبندی کی کتاب ''فضائل درود شریف'' میں ہے علامہ سخاوی نے ا
زین العابدین سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سن
ہونے کی علامت ہے یعنی سنی ہونے کی علامت ہے۔

الحمدللہ یہ علامت آج کے دور میں صرف اہل سنت میں پائی جاتی ہے اس لئے در
تاج' درود لکھی' درود ہزارہ' درود مستغاث شریف' دلائل الخیرات' حزب البحر وغیرہا' مجمو
ہائے درود شریف جس کثرت سے سنی حنفی پڑھتے ہیں اس طرح دوسرے نہیں پڑھتے

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ازالہ وہم ـــــــ دیوبندی یوں تو سنی بنتے ہیں مگر دیکھا جائے تو وہ متعدد موا
میں پڑھے جانے والے صلوٰۃ وسلام پر بدعت کا فتویٰ جڑتے ہیں۔ اذان سے پہ
اور بعد صلوٰۃ وسلام اور بالخصوص صلوٰۃ وسلام بصیغہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
ان لوگوں کے نزدیک مذموم و بدعت ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک' مولوی اشرف علی
تھانوی کی کتاب ''زادالسعید'' میں ہے ''درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت
اعضاء کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رس
ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں' قابل

ک ہے"۔(فضائل درود شریف)

انتباہ——یہ سراسر بہتان ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اہل سنت نماز جمعہ کے بعد حلقہ باندھ کر جو صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اس میں کوئی شخص اپنے اعضاء کو حرکت نہیں دیتا بلکہ ہر شخص دست بستہ ادب سے کھڑے ہو کر عقیدت ومحبت سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے اور بالخصوص یہ شعر اسی حالت کی عکاسی کیلئے پڑھا جاتا ہے

دست بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام

پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام

دیوبند کے حکیم الامت کی جہالت ملاحظہ ہو کہ درمختار کا فتویٰ تو سلام کے وقت اعضاء کو حرکت دینے والوں کے متعلق ہے۔ یہ کھینچ تان کر دیوبندی حکیم الامت صاحب نے اہل سنت پر چسپاں کر دیا۔ پھر درمختار میں تو درود وسلام کے ترک کرنے کے حکم دینے کے بجائے ہاتھوں کو لہرانے اور اعضاء کو حرکت دینے کو جہل بتایا مگر تھانوی صاحب نے سرے سے ہی صلوٰۃ وسلام ہی کو قابل ترک بنا دیا۔

ان غریبوں سے کون پوچھے کہ اگر کوئی شخص نماز مکروہ طریقہ پر ادا کرے تو اسے یہ تو نہیں کہا جائے گا کہ تم نماز ہی پڑھنا چھوڑ نا دو۔ اگر یہ تھانوی صاحب صحیح سنی ہوتے تو یہ فتویٰ دیتے کہ جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام تو پڑھو مگر اعضاء کو حرکت نہ دو۔ مگر اپنی وہابیت سے مجبور تھے اسی لئے قابل ترک کا حکم لگایا' اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

ذکر روکے' فضل کاٹے' نقص کا جویاں رہے

پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی!

الحمدللہ ہم اہل سنت ہر مقام اور ہر موقع پر کثرت سے درود وسلام پڑھتے ہیں اور

یہی ہمارے سنی ہونے کی علامت ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی
توفیق عطافرمائے۔ (آمین)

قرآن مجید ــــــ درود وسلام کے فضائل میں صرف ایک ذیلی آیت ہی کافی
ہے اللہ تعالیٰ صرف اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا''

''اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور سلام بھیجو''

فائدہ ــــــ'' یا ایھا الذین امنو'' اس خطاب میں نبی کریم ﷺ کی عزت کے
طفیل اس امت کی عزت افزائی ہے کہ انہیں وصف ایمان کے ساتھ پکارا گیا اور ان کا
فعل ان کی طرف منسوب اور ان کیلئے ثابت کیا گیا۔ پہلی امتوں کو ان کی کتابوں میں
''یایھا المساکین'' (اے مسکینو) سے پکارا گیا ہے۔ ان دونوں خطابوں میں زمین
وآسمان کا فرق ہے' اس خطاب سے تمام ایمان دار انسان اور غیر انسان داخل ہیں' جو آپ
کی ملت میں داخل ہونے کے پابند ہیں۔ (مطالع المسرات)

صَلُّوْا عَلَیْہِ ــــــ اس حکم میں بھی اس امت کا اعزاز ہے کہ پہلے انہیں بتایا
گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں' پھر انہیں حکم دیا کہ تم
بھی درود بھیجو اور اس میں حصہ دار بن جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر تم بھی حبیب پاک
ﷺ پر درود بھیجو۔

فائدہ ــــــ اس میں اختلاف ہے کہ یہ امر وجوبی ہے یا استحبابی۔ صاحب
مطالع المسرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء نے اس امر کو وجوب پر محمول کیا ہے
حافظ ابوعمرو بن عبدالبر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے' نہ صرف ابن جریر طبری کی رائے
ہے کہ یہ امر استحباب کیلئے ہے حضرت قاضی عیاض وغیرہ نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا

ہے۔ ممکن ہے ان کی مراد یہ ہو کہ ایک دفعہ سے زائد مستحب ہے' ورنہ انہوں نے خود جماع کی مخالفت کی ہے' کیونکہ فی الجملہ (خواہ ایک دفعہ ہو) اس کے واجب ہونے پر تفاق ہو چکا ہے' یہ بھی ممکن ہے کہ استحباب سے مطلق طلب صادق مراد ہو' جو وجوب ور استحباب دونوں کو شامل ہے (یعنی استحباب کا معروف معنی مراد نہیں جو وجوب کے مقابل ہے' بلکہ عام معنی مراد ہے جو وجوب کو بھی شامل ہے)۔

درود شریف کے وجوب کی تحقیق

☆

درود شریف کے واجب ہونے میں نو (۹) قول ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔فی الجملہ واجب ہے' تعداد متعین نہیں ہے' کم از کم ایک دفعہ پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا' یہ قاضی ابوالحسن بن قصار مالکی کا قول ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔درود شریف کی کثرت بغیر کسی معین مقدار کے واجب ہے' یہ قاضی ابوبکر بن بکیر مالکی کا قول ہے۔

(۳)۔۔۔۔۔جب بھی نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا جائے' درود پاک واجب ہے' یہ امام طحاوی اور احناف کی ایک جماعت' امام حلیمی اور شافعیہ کی ایک جماعت کا قول ہے' امام لخمی مالکی اور ابن بطہ حنبلی کا یہی قول ہے' ابن عربی مالکی نے فرمایا' اس قول میں بہت ہی احتیاط ہے۔

(۴)۔۔۔۔۔ہر مجلس میں ایک دفعہ واجب ہے' اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی دفعہ ذکر ہو۔ یہ قول امام ابوعیسیٰ ترمذی نے بعض اہل علم سے نقل کیا۔

(۵)۔۔۔۔۔ہر دعا میں واجب ہے۔

(۶)____ کلمۂ توحید کی طرح عمر بھر میں ایک دفعہ واجب ہے' نماز میں ہو یا نماز سے باہر' یہ ابوبکر رازی حنفی کا قول ہے۔

(۷)____ نماز میں جگہ کے تعین کے بغیر واجب ہے' یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

(۸)____ التحیات میں واجب ہے۔ یہ امام شعبی اور اسحٰق بن راہویہ سے منقول ہے۔

(۹)____ نماز کے قعدہ اخیر میں تشہد اور سلام کے درمیان واجب ہے۔ یہ حضرت امام شافعی اور ان کے متبعین کا قول ہے' ابن المواز مالکی کا بھی یہی قول ہے۔ ابن عربی نے احکام میں اسے صحیح قرار دیا لیکن ابومحمد بن ابی زید نے فرمایا کہ غالباً ابن المواز کا مذہب یہ ہے کہ فی الجملہ واجب ہے' بالخصوص نماز میں واجب نہیں' حضرت ابن المواز سے یہ بھی روایت کہ نماز میں سنت ہے' ابن عربی نے سراج المریدین میں اور ابن حاجب نے مختصر الاصول میں اس کو صحیح قرار دیا۔ لہٰذا درود پاک تعداد کے تعین کے بغیر کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

حضرت ابن عطیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر ہر وقت درود بھیجنا واجب کے قریب ان موکدہ سنتوں سے ہے' جن کے ترک کی گنجائش نہیں اور جن سے وہی شخص غفلت برتے گا جو خیر سے خالی ہو

درود پڑھنا کہاں کہاں مستحب ہے

☆

اس کی تفصیل تو فقیر نے رسالہ فضائل ومسائل میں کر دی ہے۔ چند یہاں عرض کرتا ہوں۔ یاد رہے بعض مواقع ایسے ہیں جن میں درود پاک کے مستحب ہونے کے بارے میں نص وارد ہے' ان میں سے چند یہ ہیں' جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات' بعض نے

ہ اتوار اور جمعرات کا اضافہ کیا' کہ تینوں کے بارے میں نص وارد ہے۔ صبح اور شام
ے وقت، مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت' روضہ مُبارکہ کی زیارت کے وقت' صفا
ر مروہ پر' پہلے التحیات میں کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے' لہٰذا
د پاک مستحب ہے یا واجب۔ حضرات شافعیہ نے اس کی تصریح کی ہے اور مالکیہ
ے نزدیک آخری التحیات میں دعا سے پہلے' خطبہ جمعہ اور دوسرے خطبوں میں' مؤذن
اجابت (مؤذن کے ساتھ وہی کلمات کہنے) کے بعد' اقامت کے وقت' دعا کی
راء' درمیان اور آخر میں' شافعیہ کے نزدیک دعائے قنوت کے بعد اور تکبیرات عیدین
ے درمیان' نماز جنازہ میں' تلبیہ سے فارغ ہو کر' ملاقات کے وقت' رخصت ہوتے
ت' وضو کے وقت' جب کان بجنے لگیں' جب کوئی چیز بھول جائے' ایک قول کے مطابق
ینک آنے پر، وعظ اور تبلیغ علم کے وقت' حدیث شریف پڑھنے سے پہلے اور بعد میں'
فتاء اور اس کا جواب لکھتے وقت' ہر مصنف' مدرس' درس دینے والے' خطیب' پیغام
ح دینے والے' شادی کرنے والے اور نکاح پڑھانے والے کے لئے' رسائل میں'
م اللہ شریف کے بعد' بعض حضرات کتاب کو ختم بھی درود شریف پر ہی کرتے ہیں' تمام
م امور سے پہلے' نبی اکرم ﷺ کا ذکر کرنے یا ذکر شریف سننے کے وقت یا لکھنے کے
ت' ان حضرات کے نزدیک جو اس وقت واجب قرار نہیں دیتے' حضرت امام حسن
ری' امام شعبی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نفلی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
ریف ہو تو درود پاک مستحب ہے' نبی اکرم ﷺ کے ذکر شریف کے وقت درود شریف
ھنے کے بارے میں بہت حدیثیں وارد ہیں' امام سخاوی نے کہا' اظہر یہ ہے کہ واجب
ہے' کواشی نے فرمایا کہ ادب اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ
لم کا ذکر مبارک ہو تو درود شریف پڑھا جائے۔ (مطالع)

روحانی غذا

☆

حقیقت یہ ہے کہ درود شریف مؤمن کی روحانی غذا ہے جو اس کی کثر
کرے اس کے اثرات دل کو منور کرنے اور ہمت کو بلند کرنے پر تجربہ شاہد ہے
یہاں تک کہا گیا ہے کہ جسے مرشد نہ ملے' وہ درود پاک بکثرت پڑھے۔ ی
طریقت کا کام دے گا اور اس کے قائم مقام ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ درود پاک روح اعتدال اور بندے کے کمال اور تکمیل کا ج
ہے' نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر ہے اور رسول اکرم ﷺ
کا بھی ذکر ہے' جب کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں۔ اسی
اذکار کی مداوت کی بدولت معاصی سے اجتناب حاصل ہوتا ہے اور ایسی نورانیت می
آتی ہے' جو اوصاف ذمیمہ کو جلا دیتی ہے اور طبیعت میں گرمی اور حرارت پیدا کرتی
اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک بھیجنے سے طبیعت کی حرارت دور ہوتی ہے اور نفوس
قوت حاصل ہوتی ہے' کیونکہ یہ پانی کی طرح ہے' لہٰذا اس اعتبار سے بھی یہ تربی
کرنے والے شیخ کا کام دیتا ہے۔

درود پاک کی کرامات

اس کی بے شمار کرامات ہیں' ہم دس کرامات پر اکتفاء کرتے ہیں' ابن فرحون قرطب
اپنی کتاب میں فرماتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجنے میں دس کرامتیں ہیں۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

(۲)۔ نبی مختار ﷺ کی شفاعت۔

(۳)۔ ملائکہ کرام کی اقتداء۔

(۴)۔ منافقین اور کفار کی مخالفت۔

(۵)۔ جرائم اور گناہوں کی معافی۔

(٦) ضرورتوں اور حاجتوں کو برآنا۔

(۷) ظاہر و باطن کی نورانیت۔

(۸)۔ جہنم سے نجات۔

(۹)۔ جنت کا داخلہ۔

(۱۰) رب رحیم وغفار جل مجدہ کا سلام'

درود پاک بھیجنے کے فوائد

اس کے بے شمار فوائد ہیں' ہم چند فوائد عرض کرتے ہیں۔

حدائق الانصار فی الصلوٰۃ وسلام علی النبی المختار ﷺ میں پانچواں حدیقہ ان فوائد وثمرات کے بیان میں ہے' جو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود پاک پیش کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱)ــــ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کہ نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجو۔

(۲)ــــ نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت۔

(۳)ــــ فرشتوں کی موافقت

(۴)ــــ بارگاہ رسالت میں ایک دفعہ درود شریف پیش کرنے والے کو دس رحمتوں کا ملنا۔

(۵)——اس کے دس درجوں کا بلند کرنا۔

(۶)——اس کے حق میں دس نیکیوں کا لکھا ہونا۔

(۷)——دس گناہوں کا معاف کیا جانا۔

(۸)——دعا کے مقبول ہونے کی امید۔

(۹)——درود پاک نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

(۱۰)—— گناہوں کی بخشش اور عیوب کی پردہ پوشی کا سبب ہے۔

(۱۱)——مقاصد کے پورا ہونے کا سبب ہے۔

(۱۲)——نبی اکرم ﷺ کے تقرب کا ذریعہ ہے۔

(۱۳)——یہ صدقہ کے قائم مقام ہے۔

(۱۴)——حوائج کے برآنے کا سبب ہے۔

(۱۵)——بندے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود بھیجنے کا سبب۔

(۱۶)——درود شریف پڑھنے والے کی طہارت اور پاکیزگی کا سبب ہے۔

(۱۷)——موت سے پہلے جنت کی بشارت ملنے کا سبب ہے۔

(۱۸)——روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے۔

(۱۹)——بارگاہ رسالت سے جواب ملنے کا سبب ہے۔

(۲۰)—— بھولی ہوئی چیزوں کے یاد آنے کا سبب ہے۔

(۲۱)—— مجلس کی پاکیزگی اور قیامت کے دن اس مجلس کے باعث حسرت نہ ہونے کا سبب ہے۔

(۲۲)——خاتمہ بخیر کا سبب ہے۔

(۲۳)—— نبی اکرم ﷺ کے ذکر شریف کے وقت درود شریف پڑھنے سے

تہمت بخل سے بچ جائے گا۔

(۲۴)۔۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف سن کر درود شریف نہ پڑھنے والے کے لئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائب وخاسر ہونے کی دعا فرمائی ہے اس سے بچ جائے گا۔

(۲۵)۔۔۔۔۔ درود شریف پڑھنے والے کو درود پاک جنت کے راستے پر لے آئے گا اور ترک کرنے والے کو اس سے دور کر دے گا۔

(۲۶)۔۔۔۔۔ درود پاک کی بدولت مجلس کے اس تعفن سے محفوظ رہے گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کا ذکر نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

(۲۷)۔۔۔۔۔ درود پاک اس کلام کی تکمیل کا سامان ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے شروع کیا جائے۔

(۲۸)۔۔۔۔۔ پل صراط پر سے بخیریت گزر جانے کا سبب ہے۔

(۲۹)۔۔۔۔۔ درود پاک پڑھنے سے آدمی جفا کاری کی حدود سے نکلا جاتا ہے۔

(۳۰)۔۔۔۔۔ اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ درود شریف پڑھنے والے کی عمدہ تعریف زمین وآسمان کے درمیان القا فرماتا ہے۔

(۳۱)۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب ہے۔

(۲۳)۔۔۔۔۔ برکت کا سبب ہے۔

(۳۳)۔۔۔۔۔ نبی اکرم ﷺ کی محبت کی زیادتی اور دوام کا سبب ہے اور یہ وہ امر ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

(۳۴)۔۔۔۔۔ درود شریف پڑھنے والے کیلئے نبی اکرم ﷺ کی محبت کا سبب ہے۔

(۳۵)۔۔۔۔۔ بندے کی ہدایت اور دل کی حیات کا سبب ہے۔

(۳۶)۔۔۔۔بارگاہ رسالت میں درود شریف پڑھنے والے کی پیشگی کا سبب ہے

(۳۷)۔۔۔۔ثابت قدمی کا سبب ہے۔

(۳۸)۔۔۔۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی معمولی ادائیگی اور نعمت الٰہیہ کے اد
ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۳۹)۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے ذکر شکر اور اس کے احسان کی معرفت پر مشتمل ہے

(۴۰)۔۔۔۔درود پاک بندے کی طرف سے بارگاہ الٰہی میں دعا اور سوال
کبھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعا کرتا ہے اور کبھی اپنے لئے' ا
فضیلت ہے وہ خفی نہیں ہے۔

(۴۱)۔۔۔۔درود پاک کا بڑا فائدہ اور عظیم ثمرہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ص
مبارکہ دل ودماغ میں نقش ہو جاتی ہے۔

(۴۲)۔۔۔۔درود پاک کی کثرت تربیت کرنے والے شیخ کے قائم مقام ہے
اسی دلائل الخیرات میں ہے کہ درود پاک حور وقصور ملنے کا سبب ہے' یہ حد
بھی اس میں ہے کہ درود شریف پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے کے برابر ہے'
اعلم مزید فقیر کے رسالہ ''درود شریف'' کے فوائد وفضائل ملاحظہ ہوں۔

فضائل درود شریف میں کافی بیان ہو چکا ہے۔ آخر میں مصنف دلائل رحمہ اللہ
تتبع میں فقیر یہاں ایک حدیث شریف مع شرح عرض کرتا ہے تاکہ اس تتبع کی بر
سے فقیر کا حشر صاحب دلائل الخیرات کے ساتھ ہو۔ (آمین)

''عن علی رضی اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البخیل من ذکرت عندہ یصل علی رواہ النسائی والبخاری تاریخۃ والترمذی وغیر ھم بسط طرقہ السخاوی''

ترجمہ ——— حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"(ف)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے کیا ہی اچھا ہی شعر نقل کیا ہے۔

من لم یصل علیه ان ذکر اسمه

فهو البخیل وزده وصف جهان

جوشخص حضور اکرم ﷺ پر درود شریف نہ بھیجے جس وقت کہ حضور اکرم ﷺ کا نام ذکر کیا جا رہا ہے پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ اس پر کہ وہ نامزد ہے۔ان کے اور بھی وعیدین احادیث مبارکہ میں وارد ہیں' بخوف طوالت انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔مزید تفصیل فقیر کے رسالہ فضائل درود میں پڑھیئے۔

اسمع صلوٰة مجتی واعرفهم ——— اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں۔یہی حدیث شریف سے ہم حضور علیہ السلام کا دور سے درود سننا ثابت کرتے ہیں' مخالفین کے پاس صرف یہی جواب ہے کہ یہ حدیث بلا سند ہے اس کا جواب ہم ذکر کر آئے کہ ثقہ و معتبر بزرگ سند حذف کر دے تو حدیث غیر معتبر نہیں ہوتی' جیسے ہم آج صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث کے تراجم میں اسناد حذف کر دیتے ہیں تو یہ روایات نا قابل قبول نہیں بن جاتیں۔آنے والی نسلیں انہیں بلا سند دیکھ کر ٹھکرا نہیں سکتیں۔اسلاف صالحین کا طریقہ ہمارے لئے قابل قبول ہیں۔

علاوہ ازیں جس بلا سند روایت کی تائید دوسری باسند روایت سے ہو جائے، با قاعدہ فن حدیث وہ حدیث قابل قبول ہے' اس طرح کی روایت باسند ابن قیم نے امام

طبرانی کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ

''لیس من عبد یصلی علی الابلغنی صوته حیث کان'' (جلاء الافہام، ص۔۶۳)

''جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔''

لطیفہ ــــ مخالفین کے حکیم الامتہ مولوی اشرف علی تھانوی سے اس کا جواب نہ بن سکا تو لکھ دیا کہ یہ دراصل ''صلوٰتہ'' تھا۔ کاتب کی غلطی سے صوت لکھا گیا (لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم) سچ ہے۔

''خود نہیں بدلتے قرآن بدل دیتے ہیں''

وہ خادم فرشتہ حضور علیہ السلام کے سرہانے حاضر ہے وہ ہر ایک کا درود شریف سن کر بارگاہ رسول ﷺ میں عرض کرتا ہے۔

جب خادم کو مانتے ہیں تو آقا کو بھی مان لینا چاہئے اور پھر درود سننا مخلوق کی صفت ہے نہ کہ خالق کی کیونکہ خالق کسی طرح بھی بعید نہیں۔

سماع عن البعید ــــ اس کے متعلق فقیر نے مستقل ایک رسالہ لکھا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء عظام اور اولیاء کرام بحالت حیات و بعد وفات قریب و بعید برابر سنتے ہیں' اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ انبیاء عظام و اولیاء کرام کو جب بھی نبوت وولایت سے نوازا جاتا ہے تو دنیا میں وہ بہشتی صفات و کمالات سے نوازے جاتے ہیں ان میں ایک قریب و بعید کو برابر دیکھنا سننا بھی ہے کیونکہ بہشت میں قرب و بعد کی حدیں نہیں ہونگی اور ان کیلئے یہ کمال ماننا نہ شرک ہے نہ گناہ بلکہ یہ صفات اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بہت سے' اشخاص و اشیاء کو عطا فرمائی ہیں' حیرانی ہے اس برادری پر جو اسے شرک کے کھاتے میں ڈالتی ہے' ان بھلے مانوں کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ دو

اقرب الیہ من حبل الورید ''اس کی شان ہے''وھو معکم اینما کنتم''اس کا ارشاد عالی ہے بلکہ اسے دور ماننا کفر ہے۔ جب یہ اس کی صفت ہی نہیں تو شرک کیسا، مزید تشریح فقیر کے رسالہ میں ہے۔

دور سے سننا مخلوق کا ــــــ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کیلئے دور سے سننے کی صفت کا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں بیان فرمایا ہے' تبرکاً چند آیات مع مختصر تفسیر ملاحظہ ہوں۔

آیت نمبر۔(۱)

''اذن فی الناس بالحج''(سورۃ الحج' رکوع۔۴)

ترجمہ ــــــ ''اے ابراہیم (علیہ السلام) پکار لوگوں کو حج کے واسطے''

چنانچہ اس حکم کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقبیس پہاڑ پر کھڑے ہوکر چاروں طرف سے ایک آواز دی اور کہا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کو آؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ آواز قیامت تک پیدا ہونے والی روحوں نے ماں' باپ کے اصلاب اور ارحام میں سنی۔ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جتنی بار لبیک کہا وہ اتنے ہی حج کرے گا۔ (روح البیان' روح المعانی' مدارک۔ جلالین)

فائدہ ــــــ اس سے چند مسئلے وارد ہوئے۔ ایک یہ کہ غیر اللہ کو دور سے پکارنا دوسرا یہ کہ دور سے غیر اللہ کا سننا اور وہ بھی عالم ارواح میں کوئی ماں کے پیٹ میں تھا اور کوئی باپ کی پیٹھ میں' یہ آواز تمام روحوں نے سن لی اور جواب بھی دیا' اگر کوئی کہے کہ روحوں کو تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز کی پکار سنا دی' تو میں عرض کرونگا کہ حضور ﷺ کو بھی ہماری آوازیں اللہ تعالیٰ سناتا ہے' ہم جو آپس میں ایک

دوسرے کی باتیں سنتے ہیں' یہ بھی اللہ تعالیٰ سنتا ہے' کوئی غیر اللہ ذاتی قوت سے نہیں سنتا بلکہ جو بھی سنتا ہے' اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے سنتا ہے۔

روحیں دور سے سنیں محبوب خدا ہمارا درود دور نہ سنیں یہ کیسی جہالت ڈھنگی بات ہے اور وہ جائز یہ شرک نعوذ باللہ یہ بھی کوئی شرک ہے کہ ایک جگہ شرک ہو اور دوسری جگہ شرک نہ ہو۔ شرک ہر وقت ہر ایک کیلئے ہر جگہ شرک ہوتا ہے' جب روحوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار سن لی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درود کو دور سے بھی سن لیتے ہیں۔

دلیل آیت نمبر۔ (۲)

"کل نفس بما کسبت رهینة الا اصحب الیعین فی جنت یتسآء لون عن المجرمین ماسلککم می سقره قالوا لم نک من المصلین" (سورة .المدثر رکوع.۲)

ترجمہ —— ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے۔ مگر داہنے طرف والے (یعنی صالحین) باغوں میں پوچھتے ہیں' مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

اس آیت میں جنتی جنت میں رہ کر اتنا دور دراز تک دیکھیں گے کہ دوزخ والوں تک ان کی نظریں پہنچ جائیں گی اور ان کا حال معلوم کر کے سوال کریں گے کہ تم دوزخ میں کیوں گئے' دوزخی دوزخ میں رہ کر اتنا انتہائی فاصلہ سے جنتیوں کی بات سن لیں گے اور جواب بھی دیں گے تو ان کا جواب اتنی دور سے جنتی سن لیں گے جب جنتی دوزخی اتنی دور کی بات سن لیں گے تو کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے دور کے صلوٰۃ سلام کی آوازیں نہیں سن سکتے۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں چالیس جنتی مردوں کی طاقت ہے۔ ایک جنتی مرد کی طاقت کا یہ حال ہے تو جس کو

ں جنت کے مردوں کی طاقت دی گئی ہوتو اس کا کیا حال ہوگا۔

دوزخیوں اور بہشتیوں کے رہنے کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

''کلا ان کتب الفجار لفی سجین o''

"کلا ان کتٰب الابرار لفی علیین o" (سورۃ مطففین)

ترجمہ ـــــ ہاں ہاں بدکاروں کا روزنامچہ سجین میں ہے' بیشک نیکوں کا روزنامہ علیین میں ہے' یعنی ابرار روحیں علیین میں اور فاجر گنہگار کی روحیں سجین میں ہیں۔

علیین اور سجین کہاں ہیں؟ ـــــ پہلا آسمان پانچ سو سال کا سفر اس کی پانچ سو سال کا سفر' معراج پر جانے والے محبوب نے آنکھوں سے اس کا مشاہدہ اس طرح فرمایا کہ سات آسمانوں تک سات ہزار سال گزرنے پڑتے ہیں' پھر میں گزرنا پڑتا ہے' جہاں پر بہشتی لوگوں کی روحیں رہتی ہیں۔ سجین اس طرح ر میں طے کرنے کے بعد ہے۔ یہ بہشت میں اور وہ گنہگار دوزخ میں بہشتی ر دوزخ میں دیکھ کر کہتا ہے۔!

دلیل آیت نمبر۔ (۳)

"ونا دی اصحٰب الجنۃ اصحٰب النار ان قدوجدناما وعدنا ربنا حقاً فھل وجد تم ماوعدربکم حقاً قالو نعم"

ترجمہ ـــــ اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو مل گیا جو سچا ا سے ہمارے رب نے کیا تھا۔ کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ دیا تھا ہاں۔

تو بہشت والوں کی آواز دوزخ والوں نے اتنی دور سے سن لی اور پھر ان کو

جواب بھی دیا جو جنت والوں نے دور سے سن لیا۔

دلیل آیت نمبر۔ (۴)

''ونا دی اصحب النار اصحب الجنة ان افیضو علینا من الماء او ممارزقکم اللّٰه قالو آ ان اللّٰه مزهما علی الکفرین۔ (اعراف)

ترجمہ ـــــ ''اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا کہیں گے دونوں کو کافروں پر حرام کر دیا ہے''۔

اس آیت میں ہے دوزخی دوزخ میں رہ کر بہشتی کو بہشت میں دیکھ کر وہا
التجا کرتا ہے کہ گلاس کے گلاس غٹ کر کے پینے والے کرم کیجئے ایک گھونٹ
تا کہ میں اپنا حلق تر کرسکوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخی جنتی کو دیکھتا ہے' جنتی
کو دیکھتا ہے' یہ اس کی سنتا ہے وہ اس کی سنتا ہے' سجین والا علیین والے کو دیکھے
والا سجین والے کو دیکھے اور ایک دوسرے کی باتیں سنیں' درمیان میں کتنا فا
پردے ہیں' اللہ تعالیٰ نے تمام فاصلے' پردے' ہٹا دیئے' اگر دنیا والے ہزار با
لگائیں تو آسمانی چیزیں دیکھ نہیں سکتے۔

مگر برزخ اور آخرت کے کچھ اور قانون ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ زبان ب
ہے مندرجہ بالا آیتوں سے یہ باتیں بھی معلوم ہوئیں

(۱)ـــــ دور نزدیک کا فرق عالم اجسام کیلئے ہے عالم امر کیلئے نہیں۔

(۲)ـــــ روحیں زمان اور مکان کی قید سے آزاد ہیں عالم ارواح ان ق
میں مقید نہیں۔

نہیں۔ ہم مدینے سے دور ہیں۔ بغداد سے دور ہیں مگر مدینے والا'
بغداد والا ہم سے دور نہیں۔ نبوت اور ولایت کے آگے یہ تمام فاصلے
اور پردے کچھ نہیں۔ جب علیین اور سجین والے دور کی آواز سن لیتے
ہیں تو حضور اکرم ﷺ اپنی امت کی دور کی آواز بھی سن لیتے ہیں۔

(۴)۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ دور کا سننا خدا کی خصوصی صفت نہیں۔

(۵)۔۔۔۔ جب ایک جنتی میں اتنی طاقت ہے تو جس میں چالیس جنت کے مردوں کی طاقت ہوگی اس کا کیا حال ہوگا۔

دلیل آیت نمبر۔ (۵)

"وما ارسلنک الا رحمة للعٰلمین (سورة الانبیاء)

ترجمہ۔۔۔۔ "نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہانوں پر رحمت کرنے والا"

رحمت مصدر ہے اور راحم کے معنی میں ہے۔ علامہ سید محمود آلودی حنفی بغداد روح المعانی میں اس طرح معنی کرتے ہیں۔

"وما ارسلنک الا راحما للعٰلمین"

"یعنی (اے پیارے حبیب) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے
جہانوں کیلئے رحم کرنے والا"

رحم کرنے والے کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ورنہ وہ رحم نہیں کرسکتا۔

(۱) قریب ہو (۲) قدرت رکھتا ہوں (۳) علم رکھتا ہو (۴) سن سکتا ہو۔

اگر ان چار میں سے ایک بھی نہ ہو تو وہ عالمین کیلئے رحم کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ معلوم ہوا رحم اس وقت کرسکتا ہے جب قریب و بعید کی سن سکتا ہو تو اس آیت

سے حضور ﷺ کا دور سے سننا ثابت ہوا۔ تو جب دور سے سنتے ہیں تو دور سے درود بھی سنتے ہیں۔

اس آیت کے ماتحت تفسیر روح المعانی، روح البیان اور عرائس البیان نے بہت کچھ لکھا ہے۔ جس سے حضور اکرم ﷺ کا واسطہ وسیلہ عظمیٰ ہونا اور سبب اور اصل ہونا ثابت کیا ہے جس سے تمام شبہات ختم ہو جاتے ہیں۔ شوق ہو تو ان کا مطالعہ کریں۔

دلیل آیت نمبر۔ (۶)

"حتیٰ اذااتو اعلیٰ واد انمل قالت نملة یایها النمل ادخلوا مساکنکم لایخطعنکم سلیمٰن وجنوده وهم لایشعرون. فتبسم ضاحکا من قولها" (سورة النمل ع ۲)

ترجمہ ——— "یہاں تک کہ سلیمان علیہ السلام مع لشکر چیونٹیوں کی وادی پر آئے۔ چیونٹی بولی اے چیونٹیوں اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالے سلیمان اور اس کا لشکر بے خبری میں۔ تو سلیمان اس کی بات سن کر ہنسے۔

چنانچہ سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی آواز خفیف تین میل کے فاصلے پر سن کر ہنسے (جلالین، مدارک، جمل، مظہری، روح البیان) جب سلیمان علیہ السلام دور سے چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں تو حضور اکرم ﷺ بھی اپنی امت کے درود کی آواز سن سکتے ہیں۔

سوال ——— حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا کہ جو قریب ہو درود شریف میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے اس کا دورد پہنچایا جاتا ہے؟

جواب ——— پہنچائے جانے سے خود سننے کی نفی نہیں ہوتی اللہ کو بھی ہمارے اعمال پہنچائے جاتے ہیں تو کیا یہاں بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات نہ جانتا

ہے نہ دیکھتا ہے اصول ہے کہ قرآن وحدیث میں مخصوص عبارات کو اپنے مقامات پر رکھا جانا ضروری ہے۔ مثلاً اسی روایت میں ہے کہ دور والوں کا درود شریف پہنچایا جاتا ہے اس نص سے نہ سننا ثابت کرنا قیاسات فاسدہ سے ہے۔ جسے اصول الشاشی سے لیکر تلویح وتوضیح تک تمام اصولیوں نے لکھا ہے۔

علاوہ ازیں دورد شریف پہنچائے جانے میں جس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال پہنچائے جاتے ہیں۔ اس کی بارگاہ کے اعزاز واکرام کیلئے یونہی اس کے حبیب اکرم ﷺ کا اعزاز اکرام ہے کہ وہ ایسا محبوب ہے کہ اس کی درگاہ میں ہزاروں ملائکہ خدام کے طور پر حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی درور شریف پڑھ رہے ہیں تو کوئی امت کے اعمال پیش کرر ہے ہیں۔ تو کوئی امت کے درور شریف کے تحائف پیش کرر ہے ہیں اس طرح اس میں امت کی شان بھی دوبالا کرنا مطلوب ہے۔ کہ وہ امتی جسے لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔ درود شریف پڑھتے وقت اس کی وہ قدر ومنزل ہے کہ ہزاروں ملائکہ اس کی خدمت کیلئے کمر بستہ ہیں۔ کہ اس کے درود شریف کو ایک ٹولی لے کر جارہی ہے۔ جب تک وہ بندۂ خدا درود شریف پڑھنے میں مصروف ہے ہزاروں فرشتوں کی زیارتگاہ بنا ہوا ہے۔ گویا درود شریف کی برکت سے اس شخص کے گھر میں نوری فرشتوں کا میلہ لگا ہوا ہے۔ یونہی ایسے اعزاز اکرام سے ملائکہ کو بھی عبرت دلانا مطلوب ہے کہ جن آدم زادوں کی تخلیق پر اعتراض تھا آج ان کی شان وشوکت کو دیکھو کہ تم نوری لوگ ان کے آستانوں پر جبہ فرسا ہو اور نوکروں اور خادموں کی طرح ان کی رہائشگاہوں کے چکر کاٹ رہے ہو۔

ہاں مخالفین کو چونکہ نبی پاک ﷺ کی شان کی کمی کی تلاش رہتی ہے اس لئے وہ بدقسمتی سے جو چاہیں کہیں۔

اہل محبت ــــــ حضور سرور عالم ﷺ اہل محبت کا درود شریف خود سنتے ہیں

اسے پہچانتے بھی ہیں۔ یاد رہے کہ محبت ایک روحانی میلان ہے جو الفت و چاہت کا سبب ہے اور دوری کو ختم کرنے والا ہے محبت کی تعریف میں مختلف اقوال ہیں اسی لئے صاحب مطالع المسرات فرماتے ہیں کہ محبت ان معلومات میں سے ہے جس کی حقیقی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ وہی شخص اسے وجدان سے پہچان سکتا ہے جسے حاصل ہو جائے لیکن اسے بیان نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں نے محبت صرف اتباع کو بتایا ہے وہ اس لئے کہ منافقین میں اتباع تھا لیکن محبت سے خالی اور بغض سے بھرپور تھے۔ ہاں اسے محبت کی ایک ایسی علامت کہہ سکتے ہیں جو کبھی صحیح ہوتی ہے جسے صحابہ کرام و دیگر عشاق عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور کبھی غلط بھی جیسے منافقین، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ''انھم لکاذبون'' فرمایا اور ان کی سزا کے متعلق فرمایا۔

''ان المنافقين فی الدرک الاسفل من النار''

دور حاضرہ میں ــــ حضور سرور عالم ﷺ نے آنے والی نسلوں میں اپنی محبت کی علامت بتائی ہے امام احمد بسند حسن سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

''میری امت سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے میرے بعد وہ لوگ ہونگے جو میری زیارت کی آرزو کریں گے چاہے انہیں اپنے مال واہل سے دستبردار ہونا پڑے۔''

امام مسلم و حاکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ

''میری امت میں سے میری شدید محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری زیارت کی آرزو رکھتے ہیں اگرچہ اہل و مال کے عوض ہو۔ (مطالع المسرات)

کوئی برا نہ مانے ـــــ حقیت یہ ہے کہ دور حاضر میں اس علامت سے تمام فرقے
محروم ہیں صرف سنی مسلمان جسے عرف عام میں بریلوی کہا جاتا ہے اس علامت پر صحیح اترتا
ہے۔آزما کر دیکھئے۔جس کا دوسری پارٹیوں کو بھی اعتراف ہے۔کاش اس سنی مسلمان کیلئے
عملی کردار نیک کی کمی نہ ہوتی۔اس لئے فقیر مزاحاً کہتا رہتا ہے کہ سنی مسلمان کیلئے دوزخ میں
جانے کا کوئی پروگرام نہیں۔ہاں اگر یہ خود چھلانگ لگادے تو اسے کون روکے۔

شرح اسماء النبی

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح اسماء النبی ﷺ

☆

صاحب دلائل الخیرات نے دوسوایک اسمائے گرامی لکھے ہیں۔فقیر ان کی مختصر شرح عرض کرتا ہے۔

''سیدنا محمد ﷺ''

اس موضوع پر فقیر کی تصنیف ''شہد سے میٹھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' خوب ہے یہاں صرف ایک وجہ لکھتا ہوں۔شیخ ابوعبداللہ مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس اسم کریم یعنی ''محمد ﷺ'' میں اس کے حروف اور صورت کے اعتبار سے لطیف اشارے ہیں۔ حروف کے اعتبار سے یہ اسم گرامی ملکوت کے میم حیات اور حفظ جس کی بدولت قلم نے لکھا، حاء کی ملک ظاہر وباطن، میم اور انقطاع وانفصال کے وہم کو ختم کرنیوالے دوام واتصال کی دال پر مشتمل ہے۔صورت کے اعتبار سے میم صورت انسانی پر واقع ہے۔ پہلا میم سر حاء دو بازو۔ دوسرا میم پیٹ اور دونوں ٹانگوں کی جگہ ہے۔صوفیہ کرام کی اصطلاح میں انسان عالم صغیر ہے۔

اس بحث (یعنی انسان عالم صغیر ہے) کو فقیر نے اپنے رسالہ ''الانسان سری'' اور ''کیا انسان بندر تھا'' میں تفصیل سے لکھا ہے۔

''سیدنا احمد ﷺ''

آپ ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت آدم علیہ اسلام بلکہ تمام

مخلوق کی تخلیق سے بیس لاکھ سال پہلے رکھا۔ آپ سے پہلے یہ نام کسی کا نہیں رکھا گیا۔ البتہ جب آپ ﷺ کا زمانہ قریب ہوا اور اہل کتاب نے آپ ﷺ کے قرب کی خبر دی تو نبوت کی امید میں پندرہ نام محمد رکھے گئے حالانکہ رسالت تو اللہ کے منشا پر تھی۔ اور یہ بھی احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کا نام ''احمد'' نہیں رکھا گیا۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"ان حمدنی احدفانت احمد وان حمدت رحدفانت محمد(ﷺ)"

''اگر کوئی حمد کرے تو سب سے بڑھ کر میری حمد کرنے والے ہیں اگر میں کسی کو مدح کروتو آپ سے بڑھ کر میرا ممدوح کوئی نہیں ہے'' (عینی شرح بخاری)

'' سید نا حامد ﷺ''

آپ ﷺ علی الاطلاق اللہ کی حمد کرنے والے ہیں' جس کسی نے اللہ کی حمد کی تو آپ کی تعلیم سے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے تو حاملہ ہوئی' خیر البریہ ہے کہ آپ سید العٰلمین ہیں جب وہ پیدا ہوتو اس کا نام محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور تورات میں اس کا نام حامد اور انجیل میں احمد اور زمین پر محمد اور زمین کے نیچے محمود ہے اور زرقانی میں ہے۔ آسمان پر احمد ہے (ﷺ)

'' سید نا احید ﷺ''

تورات میں آپ کا یہ اسم مبارک ذکر کیا گیا ہے' مشہور اور محفوظ یہ ہے کہ ہمزہ مفتوح' حاء ساکن' یاء مفتوح اور اس کے بعد دال ہے (احید)۔ یہ غیر عربی اسم ہے' شفاء شریف کے بعض معتمد نسخوں میں اس کا اس طرح ضبط ہے' ہمزہ مضموم' حاء مکسور اور

یاء ساکن ہے (احید)۔ دلائل الخیرات کے بعض نسخوں میں بھی اسی طرح ضبط پایا گیا ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا' ہمزہ مضموم' حاء مفتوح اور یاء ساکن ہے (احید) ابن عدی کامل میں اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

''میرا نام قرآن پاک میں محمد' انجیل میں احمد اور تورات میں احید ہے'
میرا نام احید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں جہنم کی آگ کو اپنی امت
سے دور کروں گا۔''

جیسا کہ احادیث شفاعت میں ہے۔ صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بعض امتیوں کو دوزخ میں دیکھیں گے تو دوزخ کے اندر جا کر انہیں باہر لا کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔ یاد رہے کہ یہ وفادار امتی کے لئے ہوگا' غدار امتی ایسی شفقت سے محروم رہے گا۔

سوال ـــــ حضور علیہ السلام دوزخ میں کیسے جائینگے؟

جواب ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے نار، گلزار ہو گئی تو حضور اکرم ﷺ کیلئے کیوں نہ باغ و بہار ہو گی۔

''سیدنا وحید ﷺ''

اس کا معنیٰ منفرد ہے' نبی اکرم ﷺ اپنے مقام' حال' علوم' اسرار' انوار' اخلاق' سیرت، شمائل' فضائل' حسن واحسان' معراج اور اس مقام تک پہنچے ہیں جہاں تک کوئی دوسرا نہیں پہنچا' شریعت' عقل' مرتبہ اور تمام کمال کے آپ کے ساتھ تعلق میں آپ کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل مخلوق ہیں' اس لحاظ سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکتا ہیں' مخلوق کی روح سے نہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی

تھا نہ بعد کو کوئی ہوگا اور نہ ہوسکتا ہے' کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

؎ رُخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ نہیں دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

اس کی تحقیق کیلئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ''الاکسیر فی امتناع النظیر۔

''سیدنا ماح ﷺ''

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعے کفر کو مٹانے والا ہے' کفر کو مٹانے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱)____ حقیقۃً ختم کر دینا' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' بلد عرب اور زمین کے وہ تمام خطے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھائے گئے اور آپ سے وعدہ کیا گیا کہ ان جگہوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی حکومت پہنچے گی۔

(۲)____ کفر کا حکماً مٹانا مقصود ہے' یعنی دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کیا جائے گا' جیسے ارشاد ربانی ہے۔

''لیظھرہ علی الدین کلہ''

ترجمہ____ تا کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادے

فائدہ____ اس نام پاک کی تفسیر حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی برائیاں مٹادی جائیں گی' چنانچہ کفر اور حالت کفر میں کئے جانے والے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' یہ مطلب اس آیت کے مطابق ہے۔

نکتہ____ یہ اسم پاک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت کفر کو مٹایا' کسی کے ذریعے نہیں مٹایا'

کیونکہ آپ کی بعثت کے وقت زمین کے تمام باشندے کافر تھے تمام انسان بت پرست' یہودی' عیسائی' ستارہ پرست' مجوسی (آتش پرست) دہریہ' جو نہ اللہ تعالیٰ کو جانتے تھے' نہ آخرت کو۔ یا فلاسفہ تھے جو نہ تو انبیاء کی شریعتوں کو جانتے تھے' نہ مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت سب کو ملیا میٹ کر دیا' یہاں تک کہ آپ کا دین تمام دینوں پر غالب ہوا اور اس جگہ تک پہنچا جہاں تک دن رات کی رسائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اطراف عالم میں سورج کی رفتار سے پہنچی۔ سمندر میل کچیل دور کرتے ہیں' سمندروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک ''ماحی'' ہے۔

لطیفہ ـــــ اہلسنت عوام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار میں اور ویسے بھی ''ماحی'' کی صفت سے پکارتے ہیں۔ اس پر مخالفین اعتراض کرتے ہیں کہ یہ صفت انوکھی کہاں سے لائی گئی وہ اپنے وہم سے ''ماہی'' سمجھتے ہیں حالانکہ ہمارے عوام معنی نہ سمجھیں تب بھی محبت سے کہتے ہیں تو اس کا مصداق ''ماحی'' ہے۔

نکتہ ـــــ یہ اسم صرف اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجتا ہے اس لئے کہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کفر کو دنیاوی وجود سے مٹانے کیلئے بھیجے گئے۔ بعض حضرات تو کفر کو مٹا نہ سکے اور کسی نبی علیہ السلام نے بھی اس حد تک نہ مٹایا کہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا''

''یمحو'' ـــــ کی دلالت دوام واستمرار پر ہے۔ کفر کو مٹانے کی ابتدا آپ کی بعثت کے وقت آپ کی ذات کے ظہور سے ہوئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کفر کو مٹاتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مولائے کریم کی ملاقات کا شوق ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا نور

امت میں باقی رہا' وہ نور کفر کو مٹاتا رہے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو غالب فرمائے گا اور آخری زمانے میں ابلیس کے دین کو بالکل مٹا دے گا۔ اگر حضور سید عالم ﷺ انبیاء سے پہلے دنیا میں مبعوث ہوتے تو تمام کفر آپ کے اسم "ماحی" کی بدولت ختم ہو جاتا اور آپ کی بعثت سے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو جاتا کیونکہ جب کفر ہی نہ ہوتا تو انبیاء کی بعثت کی حکمت کیا رہتی؟ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کو پہلے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کے بعد بھیجا' تا کہ آپ کی فضیلت ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمام انبیاء پر فخر فرمائے' انہیں زبان' حال و قال سے کہا جائے گا' اس ذات کریم کو دیکھو جن کا نام "ماحی" ہے۔ میں نے انہیں آخر میں ان کے زمانے میں تن تنہا تمام مخلوق کی طرف بھیجا۔ تمہیں ان سے پہلے زمانوں میں ایک وقت میں جماعت جماعت کی صورت میں بعض لوگوں کی طرف بھیجا تو تم وہ کچھ نہ کر سکے جو انہوں نے کر دکھایا اور وہ تنہا کفر کے مٹانے میں آخری حدوں تک پہنچ گئے اور تنہا اس مقام پر فائز ہوئے' جہاں تم تمام نہیں پہنچے' بلکہ ظاہری وسائل کی کمی اور تنہائی کے باوجود سب سے سبقت لے گئے' یہ ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دوسری فضیلت اس تک نہ پہنچ سکی۔

سوال ـــــ آخری زمانہ میں تمام لوگ کفر کی طرف لوٹ جائیں گے' یہاں تک کہ زمین میں کوئی باقی نہ رہے گا۔

جواب ـــــ اس کا سبب یہ ہو گا کہ حضور سید عالم ماحی ﷺ کا نور قبض کر لیا جائے گا اور قیامت قائم کرنے کیلئے زمین کے نیچے سے ایک ایسی ہوا بھیجی جائے گی جو تمام دنیا سے اولیاء کو قبض کر لے گی' نیز فرمایا کہ جب آپ کے نور نے آخرت کی طرف توجہ کی تو ایک عظیم حکمت یعنی کفرت کو سرے سے ختم کر دینے کیلئے دنیا سے توجہ پھیر لی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیامت قائم کرنے کیلئے قبض فرمایا۔ اس وقت کفر

باقی نہیں رہے گا اور ہر ذی روح ایمان لے آئے گا۔ جب کہ اس وقت کسی کو ایمان نفع نہ دے گا' اس طرح کفر بالکل مٹ جائے گا اور اس کا نشان تک نہ رہے گا۔

"سیدنا حاشر ﷺ"

حدیث شریف میں ہے۔

"بانه الذی یحشر الناس علی قدمه"

اس حدیث کے محدثین کرام نے مندرجہ ذیل معانی بیان کئے ہیں۔

(۱)___ آپ ﷺ لوگوں سے آگے ہوں گے اور لوگ ان کے پیچھے ہوں گے۔

(۲)___ دوسری امتیں آپ ﷺ سے پہلے بھیجی جائیں گی' قدم تقدم (آگے ہونا) کا ہم معنی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"لهم قدم صدق عند ربهم"

"ان کیلئے اپنے رب کی بارگاہ میں سچائی اور رضا کی سبقت ہے"

(۳)___ لوگ جن کے بعد اور نقش قدم پر بھیجے جائیں گے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے' جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وخاتم النبیین"
لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت ہے۔

(۴)___ قیامت کے دن لوگ جن کے آگے اور آس پاس جمع ہوں گے۔

(۵)___ لوگ جن کی سنت پر بھیجے جائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"میں وہ حاشر ہوں کہ لوگ جن کے پیچھے اور ان کی ملت پر بھیجے

جائیں گے' نہ کہ کسی اور ملت پر''

(۶)۔۔۔۔ جن کے سامنے لوگ جمع کئے جائیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً''

''تا کہ تم (اے امت مسلمہ) لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ''

(۷)۔۔۔۔ قبر انور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے کیونکہ سب سے پہلے آپ ہی سے زمین کھلے گی' لوگ آپ کے بعد اٹھائے جائیں گے۔ (مطالع المسرات) روح البیان میں ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے مزار پاک سے باہر نکل کر کھڑے ہونگے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام منجانب اللہ پوشاک، براق لا کر عرض کرینگے کہ میدان حشر کو چلئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ بقیع والے آ جائیں' پھر فرمائیں گے جنتہ المعلیٰ والے آ جائیں پھر فرمائیں گے امت آ جائے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہونگے اور تمام لوگ آپ کے پیچھے پیچھے۔

عظیم الشان بیان۔۔۔۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ اسم نبی اکرم ﷺ کے عظیم فضل اور اس کی ذاتی و فعلی کرم پر دلالت کرتا ہے' جس کے برابر کوئی کرم نہیں ہے۔ حشر کا معنی ہے مختلف مقامات سے میدان محشر میں جمع ہونا' ایسا اجتماع کسی عظیم شخصیت کے پاس جمع کرنے والا' الحاشر میں ''الف'' ''لام'' اس عظیم دن اور وسیع میدان محشر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین کے لئے ہے جبکہ ہر شخص مشغول اور اپنی فکر میں مبتلا ہوگا' اس لئے کہ جرأت نہیں ہوگی کہ لوگوں کو اپنے گرد جمع کرے۔ حضور اکرم ﷺ اپنے مقام' فضیلت اور ناز کی بنا پر لوگوں کو اپنے گرد جمع فرمائیں گے کیونکہ لوگوں کو آپ کے سوا اور کوئی ہستی نہیں ملے گی جس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فریاد کریں' اس لئے تمام لوگ ہر جگہ سے آپ کی

بارگاہ ناز میں حاضر ہونگے' آپ کو مولائے کریم جل مجدہ عظیم جود و کرم کی خلعتیں عطا فرمائے گا اور اسرار سے آگاہ فرمائے گا' لوگ ہر جگہ سے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے' آپ کے سایہ رحمت کے طلبگار ہوں گے اور آپ کی پناہ لیں گے' بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت ہوتا ہے' آپ اس عظیم دن کے بادشاہ ہونگے' اس دن تمام مخلوق آپ کی طرف کھنچی آئے گی' حتیٰ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ ہی کے دست اقدس میں ''لوآء الحمد'' ہوگا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام لوگ ہوں گے' اعلیٰ حضرت احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ، نے اسی کی ترجمانی فرمائی ہے۔

جس کے زیر لواء آدم ومن سواء

اس سرائے سیادت پہ لاکھوں سلام

اور حدیث شریف میں ہے کہ ''یحشر الناس علیٰ قدمی'' اس کا معنی یہ ہے کہ مجتمع ہو کر ہجوم کرتے ہوئے میری بارگاہ اور میرے قدموں میں حاضر ہوں گے اور انہیں اژدہام میں بھی لطف آئے گا۔ اسی طرح آج دنیا میں لوگ آپ کے نقش قدم پر جمع کئے جائیں گے' برزخ میں اول سے آخر تک سب لوگ جمع ہونگے' یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائیں گے اور آپ کی تمام امت آئے گی' پھر آپ کے پیچھے پیچھے تمام لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے جایا جائے گا' سب پابند ہوں گے' یہاں تک کہ آپ آگے ہوں اور سب آپ کے پیچھے' میدان محشر کی طرف جائیں گے' یہ آپ کا کمال ذاتی ہے کہ بے انداز مخلوق آپ کیلئے رکی رہے گی' کوئی کمال اس فضیلت و شرافت کے برابر نہیں ہو سکتا' ان سب کو ایک ذات کریمہ کیلئے اللہ تعالیٰ ہی روکے رکھے گا' اسی طرح سب لوگ جنت میں جانے اور ثواب کی زیادتی میں آپ کے پیچھے ہوں گے' اس دن آپ ہی سب کو لے جائیں گے' آپ ہی کی پیروی کی

جائے گی اور آپ ہی کی بارگاہ میں حاضری دی جائے گی' اس لئے ہر طرح اور ہر معنی کے اعتبار سے آپ ہی حاشر ہوں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں، فنا کے مقامات میں سب سے پہلے آپ ہی اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے' پھر آپ کے بعد دوسرے لوگ زیارت کریں گے۔

یہ صرف اور صرف آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ ہر امر خیر میں آپ ہی اوّل ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے مدارج النبوت کے مقدمہ میں ''ھوالاول'' ہونے کی خوب ترجمانی فرمائی ہے۔

''سیدنا عاقب ﷺ''

اس کا معنی ہے ''انبیاء کے بعد تشریف لانے والے''

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے' کیونکہ ''غالب'' کہتے ہیں ''آخر'' کو اور ''کسی کے پیچھے آنے والے'' اسی لئے بیٹے کو عقب کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ آخری زمانے میں آسمان سے اتریں گے۔ نبوت سے متصف ہوں گے' آپ کی نبوت قائم ہوگی لیکن آپ حضور سید الانبیا ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں گے اور اسی کے مطابق حکم کریں گے' آپ کا زمانہ نبوت ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے پہلے ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ آگ میں آپ کا نام عاقب ہے' آپ کی شفاعت کی برکت سے جب یہ نام آئے گا تو آگ ٹھنڈی اور پرسکون ہو جائے گی' چنانچہ مروی ہے کہ کچھ حافظ قرآن آگ میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حبیب کریم ﷺ کا نام بھلادے گا پھر باذن اب حضرت جبرئیل انہیں یاد دلائیں گے' جب وہ آپ کا نام پاک لیں گے تو آگ ٹھنڈی ہو جائے گی اور ان سے دور ہٹ جائے گی' خصائص کبریٰ میں حدیث شریف میں ہے کہ

''ایک شخص دس ہزار سال کے بعد حضور سرور عالم ﷺ کا نام لے گا تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا' اسے جنت میں داخل کردو''۔

فائدہ ـــــ علمائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا معزز ترین اور عظیم ترین وصف ہے اور آپ کی عظیم فضیلت پر واضح دلالت کرتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مخلوق کو پیدا کیا اور ان کی طرف رسول بھیجے جو انہیں اچھی عاقبت اور دین و دنیا اور آخرت کے ان امور کی طرف بلاتے تھے' جن کا انجام بھلائی ہو' بعض حضرات کی تبلیغ سے ایک آدمی بھی بھلائی کی طرف نہ آیا' بعض کی تبلیغ سے ایک' دو' تین یا چند افراد راہ راست پر آئے' جن حضرات کے متبعین کثرت سے ہوئے وہ بھی نبی عاقب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قرب سے ہوئے' جو ہر بھلائی لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کی برکت کا آخر میں ظہور ہوا' پھر نبی اکرم ﷺ اپنے اسم اقدس (عاقب) کی موافقت میں تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام امتوں کی طرف مبعوث ہوئے تو دعوت کو طاقت اور نبوت کو قوت ملی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر میں ہر بھلائی لانے والے ہیں' آپ کے اسم مبارک کے معنی کا فیضان عام ہوا' آپ نے ہر ایسا کام کیا' جس کا انجام بہتر تھا' انبیاء کرام علیہم السلام کی پشت پناہی کی اور فریضہ نبوت کو کما حقہ انجام دیا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے'' اور فی الواقع آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نیکیوں کی انتہا تک پہنچے ان کا احاطہ کیا اور ان سب کی تکمیل کی' لہٰذا نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کی بعثت کی گنجائش رہی اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' اسی لئے امور اخرویہ کی انتہا ظاہر ہوئی اور آپ نے ان کی تکمیل فرمائی۔

فائدہ ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور معنی کے اعتبار سے مقامات میں عاقب

ہیں انبیاء اولیاء اور ملوکو ال ودرجات ایک سے ایک بلند ہیں آپ ﷺ تمام مقامات مد
آخری حد کی طلب میں ترقی فرماتے گئے یہاں تک کہ سب مقامات کی انتہاؤں کا احاطہ
لیا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام مقامات کے بعد ہے اور آپ کا درجہ تمام درجات
سے بلند ہے اس کے بعد صرف اللہ جل شانہ ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں۔

''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

''سیدنا طٰہٰ ﷺ''

حدیث میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا۔

''قرآن پاک میں میرے سات نام ہیں ان میں سے ایک طٰہٰ بیان فرمایا''

اس کے معنی میں مختلف اقوال ہیں:

(۱)۔۔۔۔ یا رجل، اے عظیم مرد

(۲)۔۔۔۔ یا انسان، اے کامل ترین انسان

(۳)۔۔۔۔ یا طاہر یا ھادی، اے پاکیزہ اے ہدایت دینے والے

آخری صورت میں یہ بطریق رمز خطاب ہے اور تخفیف کے طور پر طاہر سے طٰ
اور ھادی سے ھاء پر اکتفا کیا گیا ہے۔ جیسے کہ ایک عرب شاعر کہتا ہے ''قلت لھا
قفی فقالت قاف'' (میں نے اسے کہا ٹھہر جا تو اس نے کہا میں ٹھہر گئی) فقفت کی
بجائے قاف کہہ دیا۔ یہ قول حضرت واسطی اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے مروی ہے۔

(۴)۔۔۔۔ اس کا معنی ہے۔ اے امت کو شفاعت کی امید دلانے والے اور
مخلوق کو دین کی ہدایت دینے والے۔

(۵)۔۔۔۔ ابجد کے حساب سے ''طٰ'' کے نو اور ''ہ'' کے پانچ عدد ہیں جن کا مجموعہ چودہ

ہے۔حضورانور ﷺ کو چودہویں کے چاند کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔

انتباء۔۔۔۔۔۔ یہ اقوال بہترین تاویلیں اور لطیف اشارات ہیں انہیں تفسیر نہیں کیا جاسکتا۔

(۶)۔۔۔۔۔ ایک قرات میں ''طٰہٰ'' ھاء کو ساکن پڑھا گیا ہے اس بناء پر کہ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ زمین پر دونوں قدم رکھیں حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ تہجد میں ایک قدم قیام فرماتے تھے تو آپ کو حکم دیا گیا کہ دونوں قدم زمین پر رکھیے۔ اصل میں یہ لفظ ''طاء'' ''تھا'' ہمزہ کو ہاء سے بدل دیا گیا۔

(۷)۔۔۔۔۔ معتمد یہ ہے کہ طٰہٰ حروف تہجی کے اسماء ہیں۔

(۸)۔۔۔۔۔ طٰہٰ کا معنی ہے اطمینان رکھیے۔

فائدہ۔۔۔۔۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ اللہ کا نام ہے اس لئے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ کسی کا نام طٰہٰ نہ رکھا جائے یہی موزوں تر ہے کہ مسمیٰ پر اللہ کا نام اچھا نہیں جیسے کسی کا نام صرف خالق' یا رزاق ورازق وغیرہ رکھا جائے۔

''سیدنا یٰسین ﷺ''

اس میں کئی قول ہیں

(۱)۔۔۔۔۔ ابن عدی کامل میں حضرت علی' حضرت جابر' حضرت اسامہ بن زید' حضرت ابن عباس اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ابو نعیم دلائل النبوۃ میں اور ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے دس نام ہیں۔ان میں سے یٰسین کا ذکر فرمایا''

(۲)۔۔۔۔۔اے کامل ترین انسان

(۳)۔۔۔۔۔یا محمد ﷺ

(۴)۔۔۔۔۔اے عظیم مرد

(۵)۔۔۔۔۔اے تمام انسانوں کے سردار۔اس میں آپ ﷺ کی بہت بڑی تعظیم وتکریم ہے

(۶)۔۔۔۔۔یہ قرآن پاک کا نام ہے۔

(۷)۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کا نام پاک ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک نام کی قسم بیان فرمائی۔مزید تفصیل فقیر کی مترجم تفسیر فیوض الرحمٰن میں دیکھئے۔

''سیدنا طاہر ﷺ''

آپ ﷺ کی ذات گرامی حسی اور معنوی طور پر پاک ہے اور ہر اس چیز سے منزہ ہے جو آپ ﷺ کے مقام کے لائق نہیں۔طہارت کا معنی پاک صاف' منزہ اور عیب سے خالی ہونا ہے۔حسی طہارت تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ہر چیز پاک ہے۔علماء نے تصریح کی ہے کہ وہ نطفہ بھی پاک ہے جس سے آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔دراصل یہ نطفہ مبارک وہی نور تھا جو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا۔اس کا نام نطفہ آپ کی وجہ سے ہے اسی طرح موت کے بعد انسانی جسم کے پاک ہونے میں اختلاف ہے۔لیکن اس سے آپ کا جسد اطہر مستثنیٰ ہے۔یہ بھی تصریح ہے کہ آپ کے فضلات شریفہ پاک ہیں۔اور یہ بات اس سے ماخوذ ہیں کہ حضرت مالک بن سنان اور حضرت عبداللہ بن زبیر نے آپ ﷺ کا خون مبارک پیا اور حضرت ام ایمن اور حضرت ام یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ ﷺ کا پیشاب مبارک پیا تو آپ نے اس کی تائید فرمائی اور باز پرس نہیں فرمائی۔اس کی تحقیق فقیر کی تصنیف ''فضلات رسول طیب وطاہر ہیں'' میں ہے۔

حضور علیہ السلام کی معنوی طہارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر مذموم عادت سے پاک رکھا اور اچھی عادت سے مشرف فرمایا اور اس پر تعریف فرمائی اور آپ کو عقائد، اقوال، افعال اور تمام احوال میں ناپسندیدہ چیزوں سے محفوظ و مامون رکھا۔ صاحب مطالع المسرات رحمہ اللہ نے تقریر مذکورہ کا استدلال آیت' یغفر لک اللہ ماتقدم و ماتاخر سے فرمایا ہے۔

فائدہ ـــــ آیت مذکورہ کی تفسیر میں بعض حضرات نے فرمایا۔

مراد یہ ہے کہ آپ کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ حضور ﷺ سے خطاب اس لئے کیا گیا ہے کہ آپ بخشش کا سبب ہیں۔ جہاں تک آپ ﷺ کی ذات کا تعلق ہے تو آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ کنز الایمان میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے آیت مذکورہ کا یہی ترجمہ کیا جو ہر طرح سے بہتر و برتر ہے۔ بعض لوگوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر الزام لگایا کہ یہ ترجمہ ان کا خود ساختہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کے معتقدین نے بیسیوں تفاسیر و دیگر بے شمار دلائل سے ثابت کر دکھایا۔ کہ آپ کا یہی ترجمہ موزوں ہے۔ ان حوالہ جات میں ایک حوالہ علامہ فاسی رحمہ اللہ کی اس مطالع المسرات سے یہ بھی ہے۔ فقیر نے بھی اپنے اکابر کی برکت سے کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات پر رسالہ لکھا اس میں ایک حوالہ صرف فقیر نے اضافہ کیا۔ از محی الدین ابن العربی' قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

"سیدنا مطهر ﷺ"

معتمد نسخوں میں ہاء مفتوح ہے اور یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ (وہ ذات جسے پاک رکھا گیا) طاہر اور مطہر میں فرق یہ ہے کہ طاہر میں نبی کریم ﷺ کی فی نفسہ طہارت اور پاکیزگی پیش نظر ہے۔ فاعل کی طرف التفات نہیں ہے اور مطہر میں فاعل اور پاک رکھنے

والے کی طرف بھی التفات ہے۔ جس نے از راہ اظہار عنایت وکرم آپ ﷺ کو خصوص
طہارت عطا فرمائی۔ کوئی عقل والا اس میں شک نہیں کرسکتا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ذات ہے
اور اس میں ارشاد ربانی ہے۔ ''ویطھر کم تطھیر'' کی طرف اشارہ ہے۔ بعض نسخوں
میں ہاء مکسور اور اسم فاعل صیغہ (مطہر) ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آپ دوسروں کو کف
جہالتوں، گناہوں، گمراہیوں ان پر اصرار کرنے اور ان پر ہونے والی گرفت سے بچانے
والے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

''سیدنا طیب ﷺ''

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ''اطیب الطیبین'' ہیں اور کوئی آپ ﷺ
سے زیادہ خوشبو والا نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک ہر خوشبو
سے زیادہ خوشبودار تھا۔ اور جسے مل جاتا وہ اپنی خوشبو میں ڈال لیتا اور جو اسے لگا لیتا اس
کی خوشبو خوب مہکتی اہل مدینہ اسے سونگھتے، انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ آپ ﷺ کے ہی
جسد اقدس کی خوشبو ہے۔ اور انہیں آپ ﷺ کی خوشبو میں کوئی شک نہ ہوتا۔ آپ
ﷺ جس راہ سے گزرتے بعد میں آنے والوں کو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے
یہ معلوم ہو جاتا کہ آپ اس راہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ آئینہ حرم میں ہے ایک
صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں حضور ﷺ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے
آپ ﷺ کہیں باہر تشریف لے گئے۔ بتانے والا کوئی بھی نہ تھا۔ اس صحابی نے چار سو
خوشبو سونگھنے کی آگاہی پر پر سونگھا اور مسجد قباء شریف کی طرف چل پڑے آپ ﷺ
کو ایک کنویں کے پاس پایا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیسے پہنچے۔ عرض کی
آپ ﷺ کی خوشبو لائی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے فقیر کر رسالہ ''خوشبوئے رسول۔''

ازالہ وہم ــــــ یاد رہے کہ یہ خوشبو کسی مصنوعی خوشبو کے استعمال کے سبب نہ

تھی۔ حضرت حرمی اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا تو میں نے مہر نبوت کو اپنے منہ سے پکڑ لیا۔ اس میں کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ آپ ﷺ کا دست اقدس کستوری اور عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ آپ خوشبو استعمال فرماتے یا نہ، اس طرح خوشبو محسوس ہوتی گویا کسی عطار کا ہاتھ ہے۔ جو شخص آپ سے مصافحہ کرتا۔ اسے تمام دن خوشبو محسوس ہوتی رہتی۔ آپ ﷺ جس بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے خوشبو کے سبب دوسرے بچوں سے الگ پہچانا جاتا۔ آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو زمین پھٹ جاتی ہے اور فضلہ مبارک کو نگل لیتی۔ اور اس کی جگہ کستوری کی خوشبو آتی او رکسی شخص کو آپ کے فضلہ مبارکہ کی اطلاع نہ ہوتی۔

فضلات مبارکہ طیب وطاہر ہیں

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ نور ہی نور ہیں۔ اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ کے فضلات نہ صرف طیب وطاہر ہیں بلکہ معطر و معنبر ہیں۔ چنانچہ کتب سیر میں ہے کہ

(۱)۔۔۔ حضرت ام ایمن وغیرہا رضی اللہ عنہا نے نادانستگی میں آپ ﷺ کا پیشاب پی لیا تو انہیں پیشاب کی بو محسوس نہ ہوئی ورنہ انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ پیشاب ہے۔

(۲)۔۔۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کا خون پی لیا تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ اور یہ خوشبو ان کی شہادت تک باقی رہی۔ ان کے علاوہ متعدد صحابہ نے آپ کا خون مبارک نوش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا۔

اہل علم نے اس تائید سے استدلال کیا آپ ﷺ کے فضلات شریفہ پاک ہیں اور یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ منی کے پاک ہونے میں اختلاف ہے لیکن علماء نے اس اختلاف سے اس نطفہ کو مستثنیٰ قرار دیا جس سے آپ کی ولادت ہوئی اور کہا کہ اس کے پاک ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اسے نطفہ کہنا بھی حضور ﷺ کی وجہ سے ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق فقیر کی تصنیف ''البشریة تعلیم الامته'' میں پڑھیے۔

فائدہ ـــــ جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو آپ سے کوئی ناپسندیدہ چیز ظاہر نہیں ہوئی جو کہ عام اموات سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ آپ ظاہری حیات اور وصال کے بعد دونوں حالتوں میں طیب و طاہر ہیں آپ ﷺ کا کوئی کپڑا امیلا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کے جسم اقدس سے خوشبو ہی نکلتی تھی۔

مسئلہ ـــــ فقہاء نے فرمایا کہ جو شخص عیب لگانے کے ارادے سے کہے کہ حضور ﷺ کا کپڑا امیلا ہے اسے حد کی بناء پر نہیں بلکہ کفر کی بنا پر قتل کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو عالم وجود میں ایسی خوشبو عطا فرمائی کہ تمام کائنات سے معطر اور ممتاز ہوگئی۔ دلوں نے آپ ﷺ سے غذا حاصل کی۔ تو وہ پاکیزہ ہوگئے۔ روحوں نے آپ ﷺ کی خوشبو سونگھ کر نشو و نما پائی۔ جب آپ ﷺ کے دل انور سے خون کا سیاہ لوتھڑا نکالا گیا تو آپ ﷺ دل کی ہر خرابی سے محفوظ ہوگئے۔ لہٰذا شیطان کا آپ ﷺ کے دل اقدس سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ ﷺ گفتگو کے نقائص سے بھی پاک ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ صادق اور مصدق ہیں۔ آپ ﷺ فعل و عمل کی ہر برائی سے پاک ہیں۔ آپ سراپا طاعت ہیں تو آپ ﷺ سے بڑھ کر کون سی خوشبو ہو سکتی ہے۔

سوال ـــــ حضور علیہ السلام کے دل انور پر سیاہ لوتھڑا کیسا اور یہ بھی حدیث

ہے کہ وہ شیطان کا حصہ تھا (معاذ اللہ)

جواب ـــــ حضور علیہ السلام کو ہم بشراً سویا (کامل بشر مانتے ہیں) آپ ﷺ میں یہ سیاہ لوتھڑا نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی بشریت ناقص ہوتی اور آپ ﷺ ہر نقص وعیب سے پاک ہیں اور شیطان کا حصہ اس لئے کہ وہ ہر بشر کو اسی کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بچپن سے ہی شق صدر فرما کر شیطان کو موقع ہی نہ دیا۔ اور قاعدہ ہے کہ شے کو بنا کر زائد چیزوں کو کاٹ لیا جائے تو حسن بڑھ جاتا ہے۔

''سیدنا سید ﷺ''

بہت سی احادیث صحیح میں آپ پر سید کا اطلاق آیا ہے ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔

''انا سید ولد اٰدم یوم القیامۃ''

''قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا''

حدیث شفاعت میں ہے کہ لوگ کہیں گے۔

''انطلقوا الیٰ سیدنا ولد آدم''

''اولادِ آدم کے سردار ﷺ کی خدمت میں چلو''

صحیین (صحیح بخاری ومسلم) میں ہے

''انا سیدالناس یوم القیامۃ''

''قیامت کے دن میں تمام انسانوں کا سردار ہوں''

اسی لئے امام احمد رضا قدس سرہ نے فرمایا ہے!

''دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی''

فائدہ ـــــ ''سید'' وہ شخصیت ہے جو خصال کاملہ اور مکمل شرافت کی بناء پر تمام اقوام

سے آگے اور ان کی راہبر ہو۔ بعض نے کہا کہ سید وہ کامل ہے جس کی طرف سب محتاج ہوں۔ یا وہ عظیم کہ دوسرے اس کے محتاج ہوں۔ بعض نے کہا کہ جو اپنی قوم کا رئیس اور سب سے بڑا ہوا۔ بعض نے کہا کہ سید وہ مالک ہے جس کی فرمانبرداری واجب ہے۔ اس لیے غلام کو سید کہا جاتا ہے کپڑے کا سید نہیں کہا جاتا (کیونکہ کپڑے پر اطاعت واجب نہیں) بعض نے کہا۔ اس کا معنی حلیم ہے بعض نے اس کا معنی سخی بیان کیا ہے۔ یہ لفظ شوہر کیلئے بھی بولا جاتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"والفیا سیدھا لدی الباب"

حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا نے دروازے
کے پاس زلیخا کے شوہر کو پایا

سید کا یہ معنیٰ اہل لغت نے بیان کیا ہے اب بھی اگر غیر سادات پر لفظ سید کا اطلاق ہوتا ہے تو اسی لغوی لحاظ سے اب بھی اہل عرب بڑوں پر لفظ سید بول دیتے ہیں لیکن ہندو پاک کے عرف میں سید خاصہ آل فاطمہ کا۔ اس کی تحقیق مزید فقیر کے رسالہ "سید کون" میں پڑھیے۔

فائدہ ـــــ مفسرین میں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔

"سید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مکرم ہو"

☆ ـــــ حضرت قتادہ نے فرمایا۔

"سید عبادت گزار، پرہیزگار اور حلیم کو کہتے ہیں"

☆ ـــــ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں۔

"سید وہ ہے جس پر اس کا غضب غالب نہ آئے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت اس قدر واضح اور روشن ہے کہ اس پر دلیل قائم کرنے کی

حاجت ہی نہیں ہے آپ دنیا اور آخرت میں کسی قید اور تخصیص کے بغیر تمام جہاں کے سردار ہیں حدیث شریف میں جو فرمایا کہ۔

''میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا''

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن آپ سیادت اور شفاعت میں منفرد ہوں گے۔ اس دن تمام لوگ آپ کی پناہ لیں گے۔ انہیں آپ ﷺ کے سوا کوئی ملجا و ماوٰی نہیں ملے۔ اول سے آخر تک تمام مخلوقات جن وانسان ہوں گے۔ انبیاء مرسلین بھی ان ہی میں ہوں گے۔ چونکہ دار آخرت دوام و بقا کی جگہ ہے۔ اس لئے وہی معتبر ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کے ظہور سے پہلے ہی آپ کی سیادت' نسب' طبیعت' اخلاق وآداب وغیرہ فضائل میں معلوم تھی۔ سیرت پاک اور بچپن سے بڑی عمر تک آپ کے احوال مبارکہ کا مطالعہ کرنے والے پر یہ سب منکشف ہے۔

حدیث پاک ''انا سیدولد آدم '' سے مراد نوع انسانی ہے (جو حضرت آدم علیہ السلام کو بھی شامل ہے) اسی طرح ہر وہ جماعت جس کا نام باپ کی نسبت سے رکھا گیا ہو۔ اس کا نام اطلاق باپ اور اس کی اولاد پر جائز ہے۔ اسی طرح ابن کا استعمال سب کیلئے جائز ہے۔ مثلاً تمیم ایک قبیلے کے جداعلیٰ کا نام ہے۔ اس کے باوجود تمیم اور اس کی اولاد کیلئے تمیم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بنو تمیم کا استعمال اسطرح کیا جاتا ہے کہ وہ تمیم کو بھی شامل ہو۔ یہ مجاز اتنا عام ہے کہ حقیقت عرفیہ بن گیا ہے۔ دوسری حدیث کے الفاظ۔

''سید الناس یوم القیامة''

(میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں)

حضرت آدم علیہ السلام کو بھی شامل ہے۔ اس میں نہ کوئی اشکال ہے اور نہ کوئی جواب دینے کی ضرورت ہے۔

حضور سید عالم ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کے بھی سردار ہیں اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ

"آدم ضمن دونه من الانبیاء یوم القیامة تحت لوائی"

"حضرت آدم اوران کے علاوہ انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔"

اور شفاعت کی مشہور حدیث جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سید الشافعین ﷺ حضرت آدم اور رسولان عظام علیہم السلام کے پیشوا ہوں گے اوران پر آپ کی سیادت بغیر کسی نزاع کے ظاہر ہوگی۔ اور یہ حدیث کہ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور سب سے پہلے مجھ سے زمین کھلے گی اور یہ حدیث کہ مجھے اس وقت نبی کا لقب دیا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔ اور آپ کا اس وقت یہ لقب حقیقتاً یا حیث النبوۃ تھا کیونکہ آپ جیسے عالم دنیا کے نبی تھے یونہی آپ عالم بالا کے جملہ عوالم کے رسول تھے چنانچہ خود فرمایا۔

"ارسلت الی الخلق کافة" (مسلم)

"سیدنا رسول' سیدنا نبی ﷺ"

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کو ان دوناموں سے مخاطب فرمایا دوسرے کسی نبی کو ان ناموں سے خطاب نہیں فرمایا۔ نبی وہ مرد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فرشتے کے واسطہ سے یا بلا واسطہ وحی کے سننے سے مختص فرمایا۔ بعض نے فرمایا نبی وہ مرد ہے جنہیں معین شریعت پر عمل کرنے کی وحی کی گئی۔

ازالہ وہم ـــــ نبوت محض وحی کا نام نہیں ہے جیسے کہ بہت سے لوگوں کا عقیدہ

ہے کیونکہ محض وحی تو غیر نبی کو بھی حاصل ہوئی مثلاً حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا' حالانکہ صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہیں ہیں بلکہ محققین کے نزدیک وحی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد کو حکم انشائی (وہ حکم جو دوسروں کیلئے واجب العمل ہو) دے کر مبعوث فرمائے۔

سوال ـــــ رسول اور نبی میں فرق کیا ہے۔ حالانکہ دونوں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں؟۔

جواب ـــــ ہونے میں تو کوئی فرق نہیں ہے البتہ ڈیوٹی میں فرق ہے وہ یہ کہ رسول وہ فرستادہ ہے کہ جن (احکام کی انہیں وحی کی گئی' ان کی تبلیغ کا انہیں حکم ہے۔ رسول میں یہ امر زائد ہے کہ انہیں تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے) لہٰذا نبی عام اور رسول خاص ہے۔

سوال ـــــ بعض حضرات نے فرمایا کہ تبلیغ وارسال کا حکم دونوں کو شامل ہے۔

جواب ـــــ یہی جواب زیادہ مشہور ہے وہ یہ کہ رسول جدید شریعت لاتے ہیں یا پہلی شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کردیتے ہیں یا ان کے پاس مخصوص کتاب ہوتی ہے اور نبی سابقہ شریعت کی تائید وتقویت کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ مثلاً حضرت یوشع ابن نون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی شریعت کی تائید کیلئے تشریف لائے۔

قرآن وحدیث میں جب مطلق نبی اور رسول کا ذکر ہوگا تو ان سے مراد ہمارے نبی سیدنا محمد مصطفی ﷺ ہوں گے۔ آپ ﷺ ہی تمام مخلوق اولین وآخرین کے رسول مطلق ہیں۔ لہٰذا آپ کی رسالت عام' دعوت تام' رحمت شاملہ اور مخلوق میں آپ کی امدادیں کارفرما ہیں۔ پہلے تمام نبی اور رسول آپ کے نائب تھے۔ اس لئے آپ ہی علی الاطلاق رسول ہیں اور آپ ہی مخلوق کو خبر دینے والے ہیں۔ نہ صرف انسانوں کو بلکہ ملائکہ کو بھی۔

"سیدنا رسول الرحمۃ ﷺ"

یہ اسم پاک ابن سعد نے حضرت مجاہد سے مرسلہ روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین"

(ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہان کیلئے رحمت)

اور فریا۔

"بالمومنین رؤف رحیم"

(ایمانداروں پر مہربان اور رحمت کرنے والے)

حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔

"میں نہیں ہوں مگر بھیجی ہوئی رحمت"

اور فرمایا۔

"میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں نہ کہ عذاب بنا کر"

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آپ کی امت اور تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا یہاں تک کہ آپ کافروں کیلئے بھی رحمت ہیں۔ کہ ان سے عذاب مؤخر کیا گیا۔ او رمنافقوں کیلئے رحمت ہیں کہ انہیں دنیا میں امن دیا گیا۔ جس نے آپ کی پیروی کی اس پر آپ کی بدولت دنیا میں رحم کیا جائے گا اور اسے عذاب' زمین میں دھنس جانے' سنگ باری' صورت کی تبدیلی' قتل اور جزیہ سے نجات دی جائے گی۔ اس کے دل پر اللہ تعالیٰ پر ایمان کی بدولت رحم کیا جائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے منقطع ہونے کی آگ میں جانے سے محفوظ ہو جائے گا۔ آخرت میں اسے دائمی عذاب اور رسوائی سے نجات عطا کی جائے گی۔ اس سے حساب جلدی لیا جائے گا۔ ثواب دوگنا دیا جائے گا۔ اسے خیر کثیر حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی حاضری نصیب ہوگی۔ یہ اسم حضور ﷺ کا خاص اسم ہے۔

''سیدنا قیم ﷺ''

نسخہ سہلیہ وغیرہ میں قاف مفتوح اور یاء مشدد مکسور ہے بعض نسخوں میں قثم قاف مضموم اور ثاء مفتوح ہے۔ بعض دوسرے نسخوں میں دونوں ہی موجود ہیں۔ ''قیم'' کا مطلب جامع کامل ہے۔ یعنی بہترین اخلاق کا جامع کامل اور ان میں کمال کو پہنچا ہوا۔ یا لوگوں میں الفت واقع کر کے ان کے متفرفات جمع کر کے ان کی پراگندگی کو جمع کرنے والا کیونکہ قیم کے کئی معنی ہیں (۱) سردار ہے اس لئے کہ وہ لوگوں کے دینی اور دنیاوی امور کا انتظار کرتا ہے (۲) بہترین راست باز (۳) تمام بھلائیوں کا جامع (۴) سنت کو قائم کرنے والا (۵) مخلوق کے معاملات انجام دینے والا اور ان کے تمام امور میں جہاں کی تدبیر کرنے والا۔

''قیم الـــــدار'' وہ ہے جو گھر والوں کی ضرورت کا کفیل ہو۔ ان کے حالات ومصالح کا نگران ہو۔ فوائد کے حصول اور مصائب کے ازالہ کا خیال رکھے۔ اور ان کی دیکھ بھال کے پیش نظر حسب موقع ان کی امداد کرے قثم کا معنی جامع خیر اور کثیر عطا کرنے والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ تیز ہوا سے زیادہ بھلائی عطا کرنے والے اور تمام فضائل' خیرات اور مناقب کے جامع ہیں۔ اس لیے دونوں اسموں کا معنی ایک ہے یا قریب قریب ہے۔

''سیدنا جامع ﷺ''

یہ اسم گرامی اس لئے کہ حضور ﷺ تمام ان فضائل وکمالات کے جامع ہیں جو دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام اور اولیاء وعلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں متفرق طور پر پائے گئے اور کیونکہ نہ ہو جب کہ وہ تمام حضرات آپ ﷺ کی تفصیلی صورتیں اور آپ ﷺ کے

خلفاء اورآپ کے عینات ومراتب کے مظہر ہیں۔ان میں سے ہرایک آپ کے بحرِنو
یں تیررہا ہے۔اوراپنے مقام کے مطابق آپ کے دریائے رحمت سے مستفید ہے
ہر چھوٹی اور بڑی بھلائی آپ ﷺ ہی سے حاصل ہوئی۔آپ ہی کی جلوہ گری سے ظہو
پذیر ہوئی۔آپ ﷺ ہی سے تمام موجودات ممکنہ فیض یاب ہیں جیسے درخت بیج سے
سرکار دوعالم ﷺ اصل وجود،قریب ترین موجود۔تمام روحوں کے سردار روح اعظم او
آدم اکبر ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کلمات جامعہ (جن کے الفاظ کم اور معنی زیاد
ہیں) اور رسالت محیط عطا فرمائی آپ ہی مخلوق کو بارگاہ الٰہی میں جمع کرنے والے او
الفت قائم کرکے ان کی پراگندگیوں اور اختلافات کو دور فرمانے والے۔تمام بھلائیو
رسالتوں،نبوتوں،حقائق،واقعیہ کے دائروں،توحید ربانی کے اسرار اور منفرد غیوب ک
جامع ہیں ﷺ (مطالع المسرات)

''سیدنا مقتف المقفی ﷺ''

اِقتفیٰ اور قفی کے معنی ہے پیچھے آنا۔تمام انبیاء کرام پہلے آئے اور نبی اکرم ﷺ ان ک
بعد اور آخر میں تشریف لائے۔لہٰذا آپ سب کے خاتم ہیں۔اوراس میں فضلیت یہ ہے ک
حضور خاتم الانبیاء ﷺ پہلے انبیاء کے احوال اوران کی شریعتوں سے واقف ہوئے تو اللہ تعالیٰ
نے آپ کیلئے ہراحسن شے کو پسند فرمایا۔انبیاء سابقین علیہم السلام کے واقعات میں
آپ ﷺ کیلئے اور آپ کی امت کیلئے بے شمار عبرتیں اور فائدے ہیں بعض حضرات نے
فرمایا دونوں اسموں کا معنی یہ ہے کہ انبیاء کی سیرت وسنت کے مواقفت فرمانے والے۔بعض
علماء نے کہا کہ یہ معنی بہتر ہے تاکہ ''عاقب'' (بعد میں آنے والے) کے بعدان دواسموں
کے ذکر سے تکرار لازم نہ آئے۔

فائدہ ــــــ علماء کرام نے فرمایا کہ مقفی نبی اکرم ﷺ کے ان عظیم ترین اسماء

سے ہے جو آپ کی ذات قدس کی فضلیت وجلالت پر دلالت کرتے ہیں۔ اسکا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مقفی بنایا۔ میں فضائل اور قرب کے درجات پر فائز ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ہر عمل اور ہر جسمانی و روحانی فضلیتوں میں وہ سب میری پیروی کرتے ہیں۔ المقفی میں لام تعریف داخل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق نے جان لیا کہ آپ ملکوت وملک میں تمام فرشتوں اور انسانوں کے امام ہیں اور وہ سب آپ کے مقتدی ہیں۔ شریعت مبارکہ میں اس کی دلیل حدیث معراج اور عالم بالا اور ایمان وعلم کے درجات میں ترقی فرمانا ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کی عبادت تھی جو آپ ﷺ نے ادا کی۔ یہاں تک کہ سب کو پیچھے چھوڑ دیا اور ایسے مقام پر پہنچے جہاں کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی رسائی نہیں ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے عالم بالا کی طرف روانگی کی۔ عبادت میں بے شمار علوم ہیں جو کانوں کے پردوں سے نہیں ٹکرائے۔

فائدہ ـــــ مقفی کا ایک اور معنی بھی ہے کہ حضور ﷺ نے دنیا و مافیہا کو پس پشت ڈال دیا۔ اور کسی چیز کی طرف چشم التفاق نہیں اٹھائی۔ کیونکہ آپ ﷺ نے مولا تعالیٰ کو ہر چیز پر ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ کی معرفت' محبت اور اس کی ذات میں محویت کا بھی یہی تقاضا تھا کہ آپ ﷺ دنیا سے بے نیاز ہوں۔

"سیدنا رسول الملاحم ﷺ"

ملاحم جمع ہے ملحمہ کی' ملحمہ لڑائی اور جنگ یا ان کے مقام یا شدید جنگ اور عظیم لڑائی کو کہتے ہیں' لڑنے والے کپڑے کے تانے بانے کی طرح آپس میں گتھم گتھا ہو جاتے ہیں' اس نام اقدس کا اشارہ اس طرف ہے کہ آپ صاحب سیف وقتال ہیں' آپ پر جنگ فرض کی گئی' آپ کیلئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور آپ کو رعب سے مدد دی گئی

'جس قدر آپ نے جہاد کیا' جنگوں میں حصہ لیا اور جتنی امداد آپ کو دی گئی' کسی رسو
میسر نہیں ہوئی' کسی نبی اور ان کی امت نے کبھی اتنا جہاد نہیں کیا جتنا نبی اکرم ﷺ
آپ کی امت نے کیا' جتنی جنگیں آپ کی امت اور کافروں کے درمیان ہوئیں' سا
زمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی' زمانے گزرتے رہیں گے اور امت مسلمہ کافروں
دنیا کے اطراف و اکناف میں جنگ کرتی رہے گی اور یہاں تک کہ کانے دجال
جنگ کرے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے' حرب و جہاد کے سا
آپ کی خصوصیت کی بنا پر آپ کی اضافت ملاحم کی طرف کی گئی' جمع کثرت کے ص
میں جنگوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے' حضور نبی پاک ﷺ جب مدینہ طیبہ تشری
فرما ہوئے اور آپ کو جہاد کی اجازت دی گئی' اس وقت سے وصال تک کفار سے مسل
برسرپیکار اور مصروف جہاد رہے' کبھی بنفس نفیس تشریف لے جاتے اور کبھی مجاہد
کے دستے بھیجتے' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے کبھی آرام نہ کیا' ان کی جہ
کے علاوہ کوئی مصروفیت نہ تھی' اس لئے عرب مغلوب ہو گئے' مکہ مکرمہ فتح ہو گیا اور لوگ
فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوئے' جن غزوات میں آپ بنفس نفیس
تشریف لے گئے' ان کی تعداد مشہور قول اور اکثر کے مذہب کے مطابق ستائیس تھی او
سرایا (جن میں آپ شریک نہیں ہوئے) کی تعداد سینتالیس تھی' بعض نے اس سے
اور بعض نے زیادہ بیان کی ہے' واللہ اعلم

"سیدنا رسول الراحۃ ﷺ"

یہ نام اس لئے ہے کہ آپ مومنوں کیلئے راحت ہیں' دنیا میں تو اس لئے کہ اُمم
سابقہ میں جو مشقتیں اور سختیاں تھیں آپ کی شریعت نے رخصت اور تخفیف کے
ذریعے انہیں ختم کر دیا اور آخرت میں ان کیلئے عظیم راحت ہو گی اور آپ کے طفیل

نہیں امن اور کامیابی حاصل ہوگی اور کافروں کیلئے اس طرح راحت کہ جب انہوں نے جزیہ دینا قبول کرلیا تو انہیں ایمان کے حرم میں داخل ہوکر امن مل گیا' انہیں قتل نہ کیا گیا اور ان کی اولاد کو قیدی نہ بنایا گیا' یہ اسم پاک رسول الرحمۃ سے ماخوذ ہے اسے لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس پر رحمت فرماتا ہے اسے راحت عطا فرماتا ہے۔

"سیدنا کامل صلی اللہ علیہ وسلم"

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو درجہ کمال عطا کیا' لہٰذا آپ ہر کمال سے متصف' تمام فضائل سے موصوف اور تمام اچھی صفتوں' علوم' اعمال' اخلاق' احوال اور اوصاف جلیلہ جمیلہ کے حامل ہیں۔

نیز اہل کمال کے وصف میں کامل' اللہ تعالیٰ کا وہ جمال وکمال ہے جو ان کی بصیرتوں میں منکشف ہوا اور اس کے سبب ان کے بشری اوصاف چھپ گئے' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر کمال کے ساتھ پائی گئی ہے کہ دوسروں کو آپ کے ساتھ کوئی نسبت ہی حاصل نہیں ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فضل وکمال اور انعام واحسان کی کان ہیں۔

"سیدنا اکلیل صلی اللہ علیہ وسلم"

زبور میں حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام رکھا گیا' اکلیل بکسر الہمزہ اس چیز کو کہتے ہیں' جو کسی چیز کا ہر جانب سے احاطہ کرے' اس کا استعمال تاج کیلئے مشہور ہے' جسے موتیوں سے مزین کیا جاتا ہے اور بادشاہ اسے زیب سر کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام موجودات کے سرتاج اور زیب وزینت اور سرو جود اور روح کائنات ہیں' اس کی مزید تشریح فقیر نے "شرح درود تاج" میں کردی ہے۔

"سیدنا مدثر و مزمل صلی اللہ علیہ وسلم"

ان دونوں کا معنی ہے' کپڑے میں لپٹنے والے' آپ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ

مروی ہے جب پہلی دفعہ حضرت جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے تو آپ
ایک کیفیت طاری ہوگئی اور آپ نے کملی مبارک اوڑھ لی' بعض حضرات نے کہا'
دونوں اسم نزول کے وقت کی حالت کو ظاہر کر رہے ہیں' ایک روایت میں ہے کہ اس
وقت آپ نے کملی زیب تن فرمائی ہوئی تھی' بعض نے کہا اس کا معنی ہے اے سو
والے اس وقت آپ نے کملی اوڑھی ہوئی تھی' جسے آپ استراحت کے وقت استعما
فرماتے تھے' بعض نے فرمایا' اس خطاب میں اظہار لطف اور خوف کا ازالہ ہے اور جس
کام کا حکم دیا گیا' اس کے لئے بخوشی تیار کرنا ہے' مثلاً کسی شخص کو کسی کام کا حکم دیا جا
اور وہ ڈر محسوس کرے تو بخوشی اس کام پر آمادہ کرنے کیلئے کہا جائے' کہ اے ڈر
والے' جو کام تجھے کہا گیا ہے کر گزر' حضرت سہیل نے فرمایا' کہ مزمل نبی اکرم ﷺ کے
اسماء معروفہ میں سے نہیں ہے بلکہ خطاب کے وقت آپ کی جو حالت تھی اس سے مشتق
ہے' عرب کی عادت ہے کہ جب عتاب کے بجائے مخاطب سے لطف کا اظہار کر
چاہتے ہیں' تو اس کی حالت سے مشتق اس سے خطاب کرتے ہیں' مثلاً حضرت علی
رضی اللہ عنہ زمین پر سوئے ہوئے تھے اور ان کے پلوئے مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی
حضور ﷺ نے از راہ لطف و کرم فرمایا' ابوتراب اٹھو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یا یھا المزمل
انس'' عطا کرنے کیلئے لطف و نوازش سے معمور خطاب ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا' اس کا معنی ہے' اے حامل قرآن' بعض نے فرمایا اے
نبوت اور اس کی گراں قدر ذمہ داریاں اٹھانے والے' یعنی آپ نے اس عظیم ذم
داری کو اٹھالیا ہے' تو اب اسے پورا کیجئے' بعض نے فرمایا اس کا مطلب ہے اے
رسالت کی عظیم القدر ذمہ داریوں کے حامل' اس صورت میں تزمل مجازاً ہوگا' ابتداء میں
آپ ﷺ کو ''یا یھا المزمل'' اور ''یایھا المدثر'' خطاب کیا گیا بعد ازاں یا یھا

النبی اوریایھا الرسول سے خطاب فرمایا گیا۔

''سید نا عبداللہ ﷺ''

یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اسم سے مشرف فرمایا ہے اور آپ ﷺ کا نام عبد رکھا' اس میں انتہائی تعظیم وتکریم ہے اور آپ کا مرتبہ ومقام بہت ہی بلند کر دیا گیا ہے' ارشاد فرمایا

''سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ''

(پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے عبد خاص کو لے گیا)

عبد ایسا اسم ہے جو رب' سید اور مالک کا مصنایف ہے (یعنی اس کا تحقق اور تصور رب کے تحقق اور تصور پر موقوف ہے) کیونکہ عبد وہ ہے جس کا رب ہو اپنے آپ کو عبودیت (بندگی) سے بچائے گا' وہ اپنے رب کو ربوبیت سے پہنچانے گا' عبودیت کے مشاہدہ کو ربوبیت کا مشاہدہ لازم ہے' اور جو عبودیت سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو' علم' حال' وجدان اور تحقق ووجود کے اعتبار سے وہی عبد ہے' عبودیت سے غافل نہ ہونا انسان کا کمال ہے اور یہ عبودیت پر موقوف ہے' لہٰذا عبودیت انسان کا سب سے بڑا کمال ہے' چونکہ ہمارے نبی پاک ﷺ کو کمال رسالت حاصل ہے' اس لئے لازم ہے کہ آپ کو کمال عبودیت بھی حاصل ہو چونکہ انسان کی تخلیق عبودیت کے لئے ہے' جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''وما خلقت الجن والانس الالیعبدون''

(میں نے جن وانسان کو عبادت کیلئے ہی پیدا کیا ہے)

اس لئے عبودیت اشرف المقامات ہے' بنابریں نبی اکرم ﷺ علی الاطلاق سے بڑے کامل اور آپ کی عبودیت سب سے بڑا کمال ہے' چونکہ عبودیت عین کمال ہے اور نبی اکرم ﷺ کے لئے کمال عبودیت حامل ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسم عبد کے ساتھ سب

کی تعریف کی اور افضل ترین مقامات میں آپ کا ذکر عبد کے ساتھ فرمایا' ارشاد ربانی ہے۔

"سبحٰن الذی اسریٰ بعبده"

اور فرمایا

"فاوحیٰ الیٰ عبده ما اوحی"

حدیث صحیح میں ہے' نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

"تم میرے بارے میں اس طرح مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا لیکن کہو اللہ تعالیٰ کے عبد مکرم اور رسول اکرم"۔

لٰہذا وہ فضائل ثابت کرو جو آپ کے لئے ثابت ہیں اور آپ کے مناقب واقعیہ بیان کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو' بندے کے لائق اسم عبد ہی ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ ہے اور جب نبی اکرم ﷺ کی نبی ملک (بادشاہ) یا نبی عبد ہونے میں اختیار دیا گیا تو آپ نے نبی عبد کو اختیار کیا' آپ نے وہ اسم اختیار کیا جو بہت ہی کامل' بارگاہ خداوندی میں بہت ہی محبوب اور اللہ تعالیٰ کی طرف مضاف ہے کیونکہ نبی اور عبد کی اضافت اللہ تعالیٰ ک طرف درست نہیں' ملک اللہ (تعالیٰ کا بادشاہ) کہنے میں غلط وہم پیدا ہوگا کہ وہ خدا کا بادشاہ ہے حالانکہ سب کا بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے ۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "انموزج اللبیب" میں فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا' آپ کے علاوہ یہ نام کسی کیلئے استعمال نہیں فرمایا' حضرت ایوب علیہ السلام کو عبدالشکور نعم العبد فرمایا' عبداللہ نہیں فرمایا۔

"سیدنا حبیب اللہ ﷺ"

ترمذی شریف اور دارمی شریف میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ واقعی خلیل ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں اور وہ واقعی کلیم اللہ ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ (اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ) ہیں اور وہ واقعی اسی طرح ہیں' سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور یہ بات بطور فخر نہیں (بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا' موسیٰ کو کلیم بنایا' مجھے اپنا حبیب بنایا' پھر اللہ نے فرمایا میں قسم کے طور پر کہتا ہوں ''مجھے اپنے جلال وعزت کی قسم میں اپنے حبیب کو خلیل وصفی سے پسند کرونگا''۔

امام بیہقی شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا'

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل' حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا اور
مجھے محبوب بنایا''

حبیب وخلیل میں فرق

علماء کرام نے متعدد وجوہ بتائے ہیں' صاحب مطالع المسرات نے فرمایا کہ

(۱)—— مقام حبیب وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کے مقام میں نمایاں ہے' ہر نبی اور ولی کو ان کے شایان شان اس مقام سے حصہ عطا کیا جاتا ہے' خلیل وہ ہے جس کے دل کی گہرائیوں میں محبت سرایت کر جائے اور اس کے باطنی اسرار غیب کے پردوں میں داخل ہو جائیں۔

(۲)—— حبیب وہ ہے کہ محبت اپنی مقدار سے فزوں تر ہو کر اس کے دل کا احاطہ کر لے۔ اسے مقام ناز حاصل ہو جائے اور دوسرے لوگ بارگاہ رب العالمین میں اس کے مقام کی قسم دیں' اس مقام پر ظاہر ہو گیا کہ جب عظیم اسباب کے تحت

مخلوقات مایوسی کا شکار ہوگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی وسعت ظاہر ہوگی اور آپ تمام مخلوقات کی شفاعت فرمائیں گے۔

"سیدنا صفی اللہ ﷺ"

فعیل (بمعنی مفعول) ہے' کہا جاتا ہے' صفاالود محبت خالص ہوئی' واصفی فلاں شخص نے اپنے دوست سے خالص محبت کی۔ "اصطفیتک الشیء" میں نے فلاں چیز تیرے لئے خاص کردی (اس کا معنی ہوا برگزیدہ)۔

"سیدنا نجی اللہ ﷺ"

مناجات سے فعیل کا صیغہ ہے' بطور اسم النجوی استعمال ہوتا ہے' جس کا معنی ہے پوشیدہ طور پر گفتگو کرنا' نجی اللہ کا مطلب حکیم اللہ ہے۔

"سیدنا کلیم اللہ ﷺ"

کلیم معنی مکلم ہے' جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہو' شب معراج کے بارے میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔

"سیدنا خاتم الانبیاء و خاتم الرسل ﷺ"

خاتم کی تاء مکسور ہو تو اس کا معنی ہے وہ نبی جو تمام انبیاء کو ختم کرنے اور سب سے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اگر تا مفتوح ہو تو مہر لگانے والے' لہٰذا نہ تو آپ کے بعد کوئی نیا نبی ہوگا اور نہ آپ کے ساتھ، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وخاتم النبیین" اور امام بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا

" میری نسبت تمہارا مقام وہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی نسبت حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام تھا لیکن میرے بعد

کوئی نبی نہیں ہے''۔

امام مسلم اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی مقداریں لکھیں' ام الکتاب میں جو کچھ لکھا اس میں یہ تھا کہ محمد ﷺ ''خاتم النبیین'' ہیں' اس کے علاوہ بے شمار احادیث ہیں' جن میں خاتم الانبیاء ہونے کے ساتھ تعریف کی گئی ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رسالت کا ثبوت ظاہر و باہر ہونے کے سبب آپ کی شریعت اور اس پر عمل دائمی ہے' اس میں آپ کی انتہائی تعظیم ہے جیسے کہ مخفی نہیں۔

سوال ــــــ حضور سرور عالم ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے لہٰذا آپ ﷺ خاتم الرسل وخاتم الانبیاء نہ ہوئے؟

جواب ــــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ختم نبوت کے منافی نہیں ہے' کیونکہ جب وہ تشریف لائیں گے تو آپ کے دین پر ہوں گے' علاوہ ازیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہیں نبوت دی گئی آپ ان میں سے آخر ہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بحیثیت نبی پہلے تشریف لا چکے ہیں) بعض حضرات نے فرمایا' اہل بصیرت فرماتے ہیں چونکہ شریعت کا فائدہ یہ تھا کہ مخلوق کو حق کی دعوت دی جائے' دنیا وآخرت کی مصلحتوں کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے انہیں ایسے امور بتائے جائیں' جن کے جاننے سے ان کی عقلیں قاصر ہیں اور دلائل قطعیہ بیان کئے جائیں' یہ روشن شریعت ان تمام امور کی علی وجہ الکمال اس طرح ضامن ہے کہ اس پر اضافہ نہیں کیا جا سکتا' جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'

''والیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا''

(آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم
پر مکمل کی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا)

لہٰذا آپ کے بعد مخلوق کو کسی نبی کی بعثت کی حاجت ہی نہیں رہی، رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور آپ کی شریعت کی پیروی کرنا تو یہ آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کو تقویت پہچاتا ہے (کیونکہ اگر آپ ﷺ خاتم الانبیاء نہ ہوں تو چاہئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی پیروی نہ کریں)۔

خاتم کا لغوی معنی ــــــ خاتم ''ختم'' سے مشتق ہے، اہل لغت فرماتے ہیں **ختم یختم ختما** کا معنی ہے ''ڈھالنا اور بنانا'' ہر شے کے آخر کو خاتمہ، تاء کے کسرہ کے ساتھ کہتے ہیں۔ خاتمہ (تاء کے فتح کے ساتھ) وہ چیز جو مہر پر لگا کر مہر لگائی جاتی ہے۔ مثلاً (پرانے زمانے میں) مٹی کے ساتھ مہر لگائی جاتی تھی (آج کل سیاہی سے لگاتے ہیں) کہتے ہیں ختم زرعہ، فلاں شخص نے اپنی کھیتی کو پانی پلایا، گویا اتنا پانی پلایا جو اس کی آخری حد تک پہنچ جائے۔ (ختم کے یہ چار استعمال ہوئے)۔

یہ تمام نبی اکرم ﷺ کے اوصاف ہیں اور آپ کے ساتھ مختص ہیں۔ دوسری کسی مخلوق میں نہیں پائے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف کی بدولت آپ ﷺ کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے اگر ختم کا معنی طبع (ڈھالنا اور بنانا) لیا جائے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایسے اخلاق واوصاف اور طبیعت پر پیدا کیا ہے کہ کسی کو بھی ان پر پیدا نہیں فرمایا کیونکہ آپ ﷺ ہی کا جوہر شریف اس وضع اور ساخت کا قابل تھا اور کسی کی طبیعت کو اس قابل نہیں بنایا۔ اگر یہ استعمال لیا جائے کہ ختم زرعہ، فلاں نے اپنی کھیتی کو ابتداءً پانی پلایا تو اس لئے کہ تقدیر سابق میں ابتداء آپ کی ذات شریفہ میں تمام نبوتوں کو جمع کر دیا گیا اور اپنے فضائل مخصوصہ مخفی کر دیئے گئے جن کی بدولت آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہر مخلوق سے

بلند و بالا ہیں اور تقدیر سابق میں ہر کسی کو حصہ ملا جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا۔

فائدہ ـــــ اگر خاتم تاء کے فتح کے ساتھ لیا جائے وہ چیز جس کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے۔ مثلاً مٹی (یا سیاہی) تو اس لئے کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ وہ ذات اقدس ہیں جس میں نبوت اپنے تمام اجزاء کے ساتھ جمع کر دی گئی۔ نبوت کے بہت سے اجزاء ہیں، دیگر حضرات کو اتنے ہی اجزاء دیئے گئے جن کے وہ متحمل تھے تمام اجزاء نبوت کاملہ کے متحمل صرف نبی اکرم ﷺ ہیں۔ جب آپ ﷺ کی ذات میں نبوت کامل کر دی گئی تو آپ ﷺ کمال نبوت کے خاتم ٹھہرے، جیسے مکتوب میں جو کچھ لکھنا ہو وہ سب کچھ لکھ کر اسے بند کر دیا جائے اور پھر اس پر مہر لگا دی جائے۔ دیگر انبیاء کرام اس لئے خاتم نہیں بنے کہ ان میں نبوت درجہ کمال کو نہیں پہنچی تھی اور تمام تر فضیلت و جلالت کے باوجود ایک ایسا مرتبہ باقی تھا جسے وہ کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت تھی۔

فائدہ ـــــ علماء کرام نے فرمایا ایک اور وجہ بھی ہے جب خاتم کی تاء مکسور پڑھیں تو اس کا معنی آخر ہے۔ اس کی روح یہ ہے کہ وہ شے کو تام اور مکمل کرنے والا ہے، اگر وہ نہ ہوتا تو شے مکمل نہ ہوتی بلکہ ناقص رہ جاتی، حضور ﷺ خاتم ہیں تو آپ ہی تکمیل فرمانے والے ہیں، رتبہ اور درجہ میں آپ ہی نے روح کمال اور راز تمامیت عطا فرمایا، آپ ہی نے تمام کو زینت بخشی اور اہل کمال کو کمال رحمت فرمایا، اسی لئے آپ نے خاتم ہونے کو اپنے ان فضائل میں شمار کیا جو آپ ہی کو دیئے گئے دیگر انبیاء علیہم السلام کو نہیں دیئے گئے، ارشاد فرمایا

"وختم بی النبیون وانا خاتم النبیین"

(میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے اور میں خاتم الانبیاء ہوں)

آپ ﷺ نے وصف خاتمیت کو ایسے مقام میں ذکر کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی تعریف ہے۔

خاتمیت میں فضیلت کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے ایک زمانے میں کئی کئی انبیاء کرام متفرق لوگوں کی طرف مبعوث ہوتے رہے۔ وہ ایک دوسرے کی امداد فرماتے تھے اور کثرت کے باوجود سب نے تبلیغ کے سلسلے میں تکلیفیں اٹھائیں۔ اس کے باوجود بہت کم لوگوں کو کفر وشرک سے بچا سکے اور بعض کے دست مبارک پر تو کوئی بھی ایمان نہ لایا' حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے آخر میں تنہا مبعوث ہوئے' آپ کے زمانے میں کوئی دوسرا نبی نہ تھا اور ان میں سے کسی نے آپ ﷺ کی معاونت نہ کی' اس کے باوجود آپ کھڑے ہوئے' اپنی تمام تر کوشش صرف کی اور اتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل کیا کہ تمام انبیاء کرام بھی اتنے لوگوں کو دین خداوندی میں داخل نہ کر سکے' یہ ایسی فضیلت ہے کہ کوئی فضیلت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جب حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں تو لازماً خاتم المرسلین بھی ہوں گے' کیونکہ (نبی عام اور رسول خاص ہے) اور عام کی نفی سے خاص کی نفی لازم ہوتی ہے' اس کے برعکس نہیں ہے اس گفتگو کے بعد آئندہ اسم مبارک خاتم الرسل پر گفتگو کی حاجت نہیں رہتی۔

"سید نا محیی ﷺ"

نبی اکرم ﷺ نے متعدد اموات کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ کیا۔ ان میں سے آپ کے والدین کریمین ہیں' یہاں تک کہ وہ آپ پر ایمان لائے' یہ حدیث ابن شاہین نے "الناسخ والمنسوخ" میں' خطیب بغدادی نے "السابق واللاحق" میں' دار قطنی اور ابن عساکر نے غرائب مالک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے موضوع نہیں' محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث درجہ ضعف سے

بلند نہیں ہے۔ (مطالع المسرات)

فائدہ ـــــ ہمارے دور میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار نجدیوں نے پائمال کیا' اس پر ممالک اسلامیہ بالخصوص پاکستان میں سخت احتجاج ہوا لیکن نجدیوں نے کسی کی نہ سنی' اس طرح علماء کرام کے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی تحقیق اور آپ کے مومن ہونے اور آپ کو اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندہ کر کے اپنی امت میں داخل کرنے پر بیشمار کتابیں و رسالے معرض اشاعت میں آئے۔ فقیر نے اسی دوران دو رسالے سپرد قلم کئے۔

(۱) ـــــ مزار آمنہ (اردو)۔ معارف نعمانیہ لاہور نے چھپوا کر مفت تقسیم کی۔

(۲) ـــــ بغیۃ الفحول (عربی)' یہ مکتبہ اویسیہ بہاولپور نے شائع کروائی۔

فقیر نے اکابر کے فیض سے مدلل و محقق کیا کہ احیاء ابوین والی روایت حجۃ الوداع کے موقع کی ہے وہ اس بارہ کی تمام روایات سے بعد کی ہے' اس اعتبار سے اس قبل کی روایات کے اجمال کی تفصیل سمجھئے یا اسے ان تمام کی ناسخ، الحمد للہ دلائل سے ثابت کیا کہ یہ حدیث زیادہ سے زیادہ ضعیف ہے لیکن وہابی مزاج کے لوگ اس حدیث کو موضوع بتاتے ہیں یہ ان کا محدثین پر بہتان عظیم ہے اور ساتھ ہی فقیر نے یہ قاعدہ بھی لکھا کہ حدیث ضعیف حدیث صحیح کی ناسخ ہو سکتی ہے' ان کے اس سوال کا جواب بھی لکھا کہ حدیث ضعیف کمزور حدیث صحیح قوی کو کیسے نسخ کر سکتی ہے' فقیر نے اصول حدیث و تفسیر کے حوالے سے لکھا کہ حدیث قرآن کی ناسخ ہو سکتی ہے۔ یہاں بھی یہی امر ہے کہ حدیث کمزور ہے اور قرآن قوی تو جب یہاں ضعیف قوی کے لئے ناسخ ہو سکتی ہے تو احیاء الدین میں بھی ہو سکتی ہے۔ ایسے قواعد کی تفصیل فقیر کی تصنیف ''ناسخ و منسوخ'' کا مطالعہ ضروری ہے۔ جسے فاضل جلیل مولانا اقبال اختر القادری نے مرتب کر کے کراچی سے شائع کرایا۔

آپ ﷺ نے ایک شخص کی بیٹی کو زندہ کیا۔ آپ ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی' اس نے کہا کہ پہلے آپ میری بیٹی کو زندہ فرمائیں' چنانچہ وہ زندہ ہوگئی اور اس لڑکی نے آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پکی ہوئی بکری زندہ فرمائی' اس پر دست مبارک رکھ کر کچھ پڑھا تو وہ کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ (مطالع المسرات)

ازالہ وہم ــــــ بعض لوگ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہذا کا انکار کرتے ہیں لیکن محدثین کرام نے ان کے وہم کو مٹا کر ثابت فرمایا کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ان کی بکری کو بھی زندہ فرمایا اور ان کے بیٹوں کو بھی۔ یہ حوالہ تاریخ الخمیس اور شواہد النبوہ جامی میں موجود ہے اور ان کے علاوہ حضور سرور عالم ﷺ نے متعدد مردے زندہ فرمائے' فقیر نے اپنی تصنیف ''المعجزات'' اور شرح حدائق بخشش میں تفصیل سے لکھ دیئے ہیں۔

فائدہ ــــــ اس نام پاک کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو عرب ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ کی بدولت ان کے دلوں میں محبت ڈال دی' چنانچہ وہ خون ریزی سے باز آ گئے' اس اعتبار سے آپ کی بعثت ان کی بقا اور زندگی ہے' ایک وجہ یہ ہے کہ ایمانداروں کے دلوں کی زندگی آپ سے ہے' آپ ہی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ' حدوث وقدم کے درمیان رابطہ' ذات خداوندی کی طرف راہنمائی فرمانے والے اور مخلوق کو دربار الٰہی میں جمع فرمانے والے ہیں' جنت کے اعلیٰ درجات میں امت کے دائمی حیات آپ ہی کے ذریعے ہوگی اور آپ ﷺ ہی کے سبب انہیں جہنم سے رہائی ہوگی' ایک اور وجہ یہ ہے کہ تمام کائنات کی زندگی آپ ہی سے ہے' آپ ﷺ کائنات کی روح' زندگی اور وجود و بقا کا سبب ہیں۔

حضور سرور عالم ﷺ کی حیات مبارکہ کی ایک دلیل میں ہے کہ روح جسم میں ہو

تو جسم زندہ رہتا ہے نہ ہو تو مردہ' چونکہ آپ ﷺ کائنات کی روح ہیں اور کائنات بمنزلہ جسم کے ہے اور کائنات کا موجود ہونا حضور سرور عالم ﷺ کی حیات کی دلیل ٹھہری۔ حضور نبی پاک ﷺ کی حیات حقیقی حسی ہے۔ وہابی' نجدی صرف برزخی حیات مانتے ہیں۔ اس کے متعلق فقیر کی شرح حدائق بخشش مصرعہ' انبیاء کو اجل آنی ہے' فقط آنی کے تحت مفصل لکھا گیا ہے۔

"سیدنا منج ﷺ"

نبی اکرم ﷺ دنیا و آخرت میں امت کی نجات کا سبب ہیں' دنیا کفر اور اس کی سزا اور عام ہلاکت سے محفوظ ہوئی اور اس بات سے نجات پائی کہ ان پر دو تلواریں جمع ہوں' ایک ان کی اپنی اور ایک دشمن کی، حدیث شریف میں ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لئے دو حفاظتیں نازل فرمائیں"

(۱)۔ وما كان الله ليعذ بهم وانت فيهم

(اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک اے حبیب تم ان میں ہو)۔

(۲)۔ وما كان الله معذ بهم وهم يستغفرون

(اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے کا نہیں جب کہ وہ استغفار کر رہے ہوں)۔

"جب میں رخصت ہو جاؤں گا' ان میں قیامت تک استغفار چھوڑ جاؤں گا"۔

یہ حدیث امام ترمذی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی' نبی اکرم ﷺ نے ہی اپنی امت کو استغفار کی تعلیم فرمائی' امت مسلمہ آخرت میں ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنے سے محفوظ ہوئی۔

"سیدنا مذکر ﷺ"

تذکیر کا معنی نصیحت' ترغیب و ترہیب اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور توحید کا ذکر کرنا ہے'

صحابہ کرام کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی یہی حالت تھی، آپ کی مجلسیں عام طور پر اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے اور ترغیب وترہیب پر مشتمل ہوتی تھیں، یا تو قرآن کریم کی تلاوت سے یا اس حکمت اور مواعظہ حسنہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید سے زائد عطا فرمائی اور دین میں فائدہ دینے والی چیزوں کی تعلیم سے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا

''یہ مجالس صحابہ کرام کو دل کی نرمی، دنیا سے بے نیازی، آخرت کی رغبت، یقین وایمان کی قوت وتجدید، بصیرت اور نظر کی درستی، عزائم کی یکجہتی اور بلند ہمتی عطا فرماتی تھیں اور آپ ﷺ اپنی امت کو ہمیشہ یاد دلاتے کہ میں قرآن وسنت چھوڑے جا رہا ہوں''۔

قاضی ابوبکر بن العربی فرماتے ہیں، مذکروہ ہے جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ ذکر کو پیدا فرمائے، ذکر کا اصل معنی (ایک دفعہ کے بعد) دوسرا علم ہے۔ بعض اوقات اس کا استعمال ابتدائی علم کے لئے بھی کیا جاتا ہے، تمام مخلوق نے (روز الست) اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اعتراف کیا تھا، پھر عوام الناس اس سے غافل ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ذریعے انہیں یاد دلائی اور اس یاد دہانی کو افضل الانبیاء ﷺ پر ختم فرما دیا اور آپ کو ارشاد فرمایا۔

''فذكر فان الذكرىٰ تنفع المومنين''

(یاد دلایئے کہ یاد دلانا ایمانداروں کو فائدہ دیتا ہے)

نیز فرمایا:

''فذكر انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر''

(یاد دلایئے، تم نہیں ہو مگر یاد دلانے والے، تم ان پر مسلط نہیں ہو)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبہ وسلطنت عطا فرمائی اور زمین میں آپ کے دین کو

اقتدار بخشنا۔ وعظ وتذکیر کا نفع مخلوق کے لئے بہت بڑا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمتیں مخلوق کو یاد دلائی جائیں اور سب کو رشد و ہدایت کا سبق دیا جائے۔

"سیدنا ناصر ﷺ"

حضور ﷺ اعلاء کلمۃ اللہ۔ اظہار دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ نصیحت فرمانے‘ علم اور دین کی تعلیم اور کمر سے پکڑ کر جہنم سے دور کر کے اور بچا کر ایمانداروں کی امداد فرمانے والے ہیں اور کافروں کی امداد اس طرح فرمائی کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کلمہ شریف پڑھنے تک ان سے جہاد فرمایا۔

"سیدنا منصور ﷺ"

حضور ﷺ دنیا و آخرت میں منصور ہیں‘ دنیا میں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ کو قوت‘ دشمنوں پر غلبہ‘ باد صبا کے ساتھ نصرت اور ایک ماہ کے فاصلے سے رعب حاصل ہوا‘ آپ کی امت کو دوسری امتوں پر‘ آپ کے دین کو دوسرے ادیان پر مدد دی گئی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو دوسرے تمام دینوں پر غلبہ عطا فرمادے‘ اگرچہ کافر پسند نہ کریں اور آخرت میں اس طرح کہ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی‘ آپ کی امت کی تکلیفیں دور کی جائیں گی‘ اکابر انبیاء اور اولوالعزم رسولوں میں آپ کا بلند و بالا مقام ظاہر ہوگا‘ تمام اہل محشر آپ کی خدمت میں حاضر ہونگے‘ اللہ نے آپ کی شفاعت اور دنیا و آخرت میں دعا کی قبولیت کی بشارت دی۔ یہ سب آپ کے مقام کی رفعت‘ مرتبے کی لطافت‘ عظیم شرافت و وجاہت اور آپ کی محبوبیت اور برگزیدگی کی عزت کیلئے ہے‘ اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت نامقبول اور آپ کا سوال رد نہیں فرماتا بلکہ آپ کی حاجتیں اور ضرورتیں جیسی بھی ہوں اور جس وقت بھی ہوں‘ جلد

پوری فرماتا ہے۔

"سیدنا نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ اسم مبارک مسلم شریف میں حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ حدیث میں ثابت ہے۔ مسند امام احمد اور مسلم شریف میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں بھی موجود ہے' اس سے پہلے رسول الرحمہ پر گفتگو کی جاچکی ہے' وہی گفتگو اس جگہ ہے' بعض حضرات نے کہا کہ نبی الرحمہ کا معنی یہ ہے کہ آپ امت کی باہمی محبت کا سبب ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم"

(اے حبیب! تم نے ان کے دلوں میں محبت پیدا نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں محبت پیدا کی ہے)

حدیث شریف میں آپ کا نام پاک نبی الرحمہ ہے' شرح مشارق الصاغانی میں اس کے تحت فرمایا کہ یہ اس سبب سے ہے کہ آپ سبب رحمت وجود ہیں' جیسے حدیث قدسی میں ہے

لولاک لما خلقت الافلاک

"اے حبیب! اگر تمہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا"

"سیدنا نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

امتیں مختلف غلط راستوں پر گامزن تھیں' آپ کی ہدایت سے انہیں راہ راست کی طرف لوٹنا نصیب ہوا' آپ کی ذات ہی اصل توبہ ہے اور آپ ہی کی برکت سے توبہ کا دروازہ کھولا گیا۔ امام بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی ہیں اور امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کا نام پاک اللہ تعالیٰ کے اسم مقدس کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا تو آپ کے وسیلے سے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اور ان کی مغفرت فرمائی' یہ پہلی توبہ ہے جو نوع انسانی کے لئے واقع ہوئی اور بعد والوں کے لئے بنیاد بنی' یہ توبہ نبی اکرم ﷺ کے سبب سے قبول ہوئی' لہٰذا آپ نبی التوبہ ہیں' آپ کی وجاہت کے طفیل ہی توبہ کا دروازہ کھولا گیا۔

امت کی صفت ـــــ حضور سرور عالم ﷺ کی امت کی صفت تواب بھی ہے اور یہ صفت ان کی فضیلت کی دلیل ہے اور قاعدہ ہے کہ امت کی فضیلت نبی علیہ السلام کی فضیلت کا ثبوت ہے' چنانچہ مطالع المسرات میں ہے کہ آپ کی امت کی صفت ''توابین'' (بہت توبہ کرنے والے) ہے۔ جب ان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ توبہ کرتے ہیں' لہٰذا حضور ﷺ نبی التوبہ ہیں' کیونکہ آپ کی امت کی ہر فضیلت آپ ہی کے صدقے میں ہے' یا اس کا معنی یہ ہے کہ آپ اہل توبہ کے نبی ہیں یا اس لئے کہ امت مسلمہ کی توبہ ہر زمان ومکان اور ہر حال وقول' عمل اور اعتقاد کے ساتھ بغیر کسی حرج کے مقبول ہے' ان کے لئے نہ تو قتل کی شرط ہے اور نہ ہی کوئی اور مشقت عائد کی گئی ہے' ان کی توبہ اس وقت تک مقبول ہے جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا یا جان حلق تک نہیں آجاتی' اگرچہ گناہ بار بار ہوں اور بار بار توبہ کریں۔ اتنا ضرور ہے کہ توبہ کی شرطیں پائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان اللّٰہ یحب التوابین کی یہی تفسیر کی گئی ہے' امم سابقہ میں سے بعض کی توبہ بالکل مقبول نہیں ہوتی تھی' بعض کی توبہ مقبول ہونے کیلئے بہت سخت شرطیں عائد کی گئی تھیں' مثلاً بنی اسرائیل نے بچھڑے کی عبادت کی تو ان کیلئے قتل کی شرط لگادی گئی۔

ایک وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کی امت خاتم الامم ہے اور آپ کی ملت پر ہی قیامت ہوگی، جن کی بعض علامتیں ایسی ہیں، جن کے ساتھ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، لہٰذا جو شخص آپ کی ملت کے زمانے میں توبہ نہیں کرے گا ان کی توبہ ہی مقبول نہ ہوگی اور جو شخص آپ کے ہاتھوں توبہ کے دروازے میں داخل نہیں ہوگا اس کے لئے توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور وہ داخل ہی نہ ہو سکے گا۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رسولان گرامی توبہ کے لئے مبعوث ہوئے، یعنی اللہ اور اس کی اطلاعت کی طرف رجوع اور اس کے حکم کی خلاف ورزی سے باز رہنے کیلئے، عام ازیں کہ وہ رجوع کفر سے ہو یا معصیت سے، نبی اکرم ﷺ طلب توبہ کے لئے مبعوث ہوئے ہیں، اس لئے توبہ جب اپنی شرائط کے ساتھ ہوگی تو مقبول ہوگی، دیگر رسولان عظام آپ کے نائب ہیں، لہٰذا آپ ہر اس توبہ کے صاحب ہیں جو مخلوق سے طلب کی گئی یا مخلوق سے واقع ہوئی۔

حضور علیہ السلام کی ایک اعلیٰ مدح

نبی پاک ﷺ کے تمام اوصاف جمیلہ ہیں لیکن آپ کا یہ کمال امت کے لئے ایک نرالی شان رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجرم سے درگزر کرنا اور توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمانا۔ چنانچہ صاحب المسرات رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کے نبی التوبہ کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی توبہ کرنے والے کو رد نہیں فرماتے تھے، بلکہ معذرت خواہ کی معذرت قبول فرماتے تھے۔ حضرت یحییٰ بن زہیر نے اپنے بھائی کعب بن زہیر کو لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے تیرے قتل کی اجازت دے دی ہے، لہٰذا تم اڑ کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ توبہ کی غرض سے آنے والے کو آپ ﷺ لوٹاتے نہیں ہیں، نبی اکرم ﷺ خوش اخلاق، نرم مزاج، متواضع اور لطف و کرم میں اس حد تک پہنچے ہوئے تھے جو آپ ہی کا حصہ ہے، آپ ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا، کیسا بھی

اذیت دینے والا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا' اس سے باز پرس تک نہ کی جاتی' آپ کا ارشاد ہے کہ ''توبہ سابقہ جرائم کو ختم کر دیتی ہے' لہٰذا آپ نبی التوبہ ہیں' یعنی آپ ازراہ کرم اور جلد معذرت قبول کرنے کے اعتبار سے توبہ کو قبول کرنے سے مختص ہیں''

ظاہر بین ٹولی کی تردید

ظاہر بین لوگوں کی ایک گندی عادت یہ تھی کہ حضور سرور عالم ﷺ کی ظاہری کیفیت کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے آپ کے توبہ و استغفار کے عمل کو اس پر محمول کیا آپ ﷺ سے گناہ ہوئے ہیں' اس لئے آپ ﷺ نے استغفار فرمائی' اس کا جواب مطالع المسرات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

''لقد تاب اللّٰه على النبى''

(تحقیق اللہ تعالیٰ نے نبی پر رجوع فرمایا)

اس آیت میں ہر شخص کے لئے اس کی حیثیت کے مطابق حصہ ہے۔ اس کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی توبہ اور رجوع کو دوام بخشا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وصف کو بہتر جانتا ہے جو اس کے نبی ﷺ کے شایان شان ہے' لہٰذا نبی اکرم ﷺ اس توبہ کے صاحب ہیں' جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف فرمائی ہے۔ امام بخاری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''بخدا! میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں توبہ و استغفار کرتا ہوں'' یہ بھی فرمایا ''میرے دل پر ایک حجاب چھا جاتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں'' یہ حجاب اغیار کا نہیں بلکہ انوار کا ہے' نبی اکرم ﷺ ہمیشہ ترقی اور مسلسل عروج میں ہیں۔ جب آپ ایک مقام کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اور اس سے ترقی کرتے ہیں تو اس مقام سے توبہ و استغفار کرتے ہیں لہٰذا آپ کی توبہ و استغفار آپ کی ترقی

کی طرح دائمی ہے۔

''سید نا حریص علیکم ﷺ''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم''

(تحقیق تمہارے پاس تم میں سے رسول عظیم تشریف لائے ہیں' ان پر تمہاری ہلاکت گراں ہے' وہ تم پر حریص ہیں)

نیز فرمایا۔

''ان تحریص علی ھداھم''

(اگر تم ان کی ہدایت پر حرص رکھتے ہو)

یہ بھی فرمایا۔

''وان کان کبر علیک اعراضھم''

(اگر ان کا اعراض تم پر گراں ہے)

ایسی ہی دیگر آیات جن میں نبی اکرم ﷺ کا امت کی ہدایت کا انتہائی اشتیاق حرص یا اس کے ہم معنی لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ ــــــ حرص کہتے ہیں کسی چیز کی شدید رغبت اور قوی طلب کو نبی اکرم ﷺ کو مخلوق کی ہدایت کی بے انتہا خواہش تھی' ان کے گھروں میں تقریبات میں اور اجتماع کے مقامات میں انہیں دعوت دیتے' اس مقصد کیلئے انہیں جمع فرماتے' وہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے' مارتے' استہزاء اور تمسخر سے پیش آتے' ٹھٹھا اور مزاح کرتے' دوسروں کو آپ سے خوفزدہ کرتے' آپ کے خلاف ابھارتے۔ اس کے باوجود آپ کسی چیز کی پرواہ نہ فرماتے

بلکہ انہیں دوبارہ دعوت دیتے، نصیحت فرماتے، پھر آپ نے انہیں ایمان اور جنت کی طرف بلانے کے لئے جہاد فرمایا، یہاں تک کہ انہیں نجات اور سعادت عطا فرمائی اور ان کی خواہش نہ ہونے کے باوجود انہیں جنت میں داخل فرمایا۔

یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ بندوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے نبی اکرم ﷺ کی حرص اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے تھی اور جس طرح ظاہر کے اعتبار سے مخلوق کی ہدایت کی حرص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور اس کی رضا کے حصول کیلئے انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، اسی طرح آپ کے دل میں مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تسلیم و رضا بھی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، آپ وہی کچھ چاہتے تھے جو آپ کے مولا تعالیٰ کی مشیت تھی، حکم خداوندی کے خلاف کچھ بھی نہیں چاہتے تھے۔

''سیدنا معلوم وسیدنا شہیر ﷺ''

آپ کی ذات اقدس اتنی معلوم اور مشہور ہے کہ محتاج تعارف نہیں، آپ کی شہرت مشرق و مغرب اور تمام اطراف زمین میں ہے، کیونکہ آپ کی دعوت سب کے لئے ہے اور زمین کے تمام اطراف و جوانب میں پہنچ چکی ہے، آپ کی شہرت ازمنہ ماضیہ میں تمام امتوں میں ہے، زمین و آسمان میں ہے، دنیا و آخرت کے تمام مقامات میں ہے، جنتی اور دوزخی سب آپ کو جانتے۔

''سیدنا شاھد وسیدنا شہید ﷺ''

اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں آپ کے نام رکھے، ارشاد فرمایا

''ان ارسلنک شاھداً''

(اے حبیب! ہم نے تمہیں گواہ بنا کر بھیجا)

یعنی ان لوگوں پر جن کی طرف آپ کو تبلیغ رسالت یا ان کی تصدیق وتکذیب ا
نجات وضلالت کا گواہ بنا کر بھیجا انبیاء کا گواہ کہ انہوں نے تبلیغ فرمائی اور ان کی امتو
کے خلاف گواہ کہ انہوں نے انکار کیا۔ نیز ارشاد ہے۔

''ویکنون الرسول علیکم شھیداً''

(اور رسول تم پر گواہ ہو)

مروی ہے کہ قیامت کے دن امتیں تبلیغ انبیاء کا انکار کریں گی' اللہ تعالیٰ باوجود یہ
ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے' منکرین پر حجت قائم کرنے کیلئے انبیاء کرام سے تبلیغ
گواہ قائم کرنے کا مطالبہ فرمائے گا۔ پس نبی اکرم ﷺ کی امت کو لایا جائے گا۔
گواہی دے گی تو امم سابقہ کہیں گی کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے
صادق ﷺ کی زبان پر ناطق کتاب کی خبر دینے سے۔ تو نبی اکرم ﷺ کو لایا جائے گا ا
آپ سے آپ کی امت کے بارے میں پوچھا جائے گا تو آپ گواہی دینگے تورات سے
تہمتوں کی نفی فرمائیں گے۔ بعض حضرات نے کہا '' کبھی شاہد اور شہید '' شھد اللّٰہ ان
لا الہ الا ھو '' کے مطابق اس معنی میں آتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں
شہادت دی' جس کا وہ اہل ہے اور جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے خبر دی اس کی شہادت دی
بعض حضرات نے فرمایا' ان دو اسموں کا معنی عالم اور علیم ہے۔

'' سیدنا مشھود ﷺ ''

اس کا معنی یہ ہے کہ فرشتے آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں' فرشتے آپ کی
بارگاہ میں بکثرت حاضر ہوتے تھے' (اب بھی حاضر ہوتے ہیں)۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
مفعول بمعنی فاعل (گواہ) یا مفعل (گواہ بنائے گئے) ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ
کو قیامت کے دن آپ کی امت پر گواہ بنائے گا۔ تو آپ ان کی عدالت کی گواہی دیں

گے جیسے کہ اس سے پہلے اسم میں گزر چکا ہے۔

"سیدنا بشیر ﷺ"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"انا ارسلنک شاھداً و مبشر و نذیرا"

(ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر خوشخبری اور ڈر سناتا)

یہ بھی فرمایا۔

وما ارسلنک الا مبشرً و نذیراً

(ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر خوشخبری اور ڈر سناتا)

یہ بھی فرمایا۔

انما انت نذیر

(تم نہیں ہو مگر ڈر سنانے والے)

اور فرمایا۔

ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یومنون

(میں نہیں ہوں مگر ڈر اور خوشخبری سنانے والا ایمانداروں کیلئے)

اور فرمایا۔

اننی لکم منه نذیر و بشیر

(میں تمہارے لئے اس سے ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں)

اور فرمایا۔

انما انت منذر

(تم نہیں ہو مگر ڈر سنانے والے)

اورفرمایا۔

انی انا النذیر المبین

(بے شک میں کھلم کھلا ڈرسنانے والا ہوں)

اورفرمایا۔

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً

(بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرسنانے والے ہوں)

حدیث شریف میں ہے۔

انا النذیر العریان

(میں برملا ڈرسنانے والا ہوں)

"سیدنا مبشر ﷺ"

اس کا معنی یہ ہے کہ آپ اہل طاعت کو ثواب کی' بعض نے کہا کہ مغفرت کی بعض نے کہا جنت کی' بعض نے کہا شفاعت کی خوشخبری سنانے والے ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ آپ متقین کیلئے رب العالمین کی رضا مندی کی' خوف والوں کو قیامت کے دن امن کی اور مشتاقوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کی خوشخبری سنانے والے ہیں۔

"سیدنا نذیر ﷺ"

نذیر ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نافرمانوں کو آگ یا عذاب کا ڈرسنانے والے ہیں' بعض نے کہا ممنوعات اور گمراہیوں سے ڈرانے والے ہیں' مطلق بشارت اچھی چیز کی ہی ہوتی ہے۔ بری چیز کی بشارت اس وقت ہوگی جب اس کے ساتھ مقید

ہو۔ جیسے ارشاد ربانی ہے۔

فبشر هم بعذاب اليم

(انہیں دردناک عذاب کی بشارت "خبر" دیجئے)

مطلق بشارت کا معنی ہے ایسی چیز کی خبر دینا جو باعث مسرت ہو' اسے بشارت اس لئے کہتے ہیں کہ خوش کن خبر دینے سے بشرہ یعنی ظاہری جلد متاثر ہوتی ہے (اور آدمی مسکراتا ہے) اور انذار کا معنی ہے کسی خوفناک چیز کی خبر دینا تا کہ اس سے بچا جائے اور اس تک پہنچانے والی اشیاء سے گریز کیا جائے اور ایسا عمل کیا جائے جو اس سے دور رکھے' نذیر کا معنی منذر (ڈرانے والا)۔ اس کی تفصیل اوپر گزری ہے۔

"سیدنا نور ﷺ"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"قد جاء كم من الله نور و كتاب مبين"

(تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب)

نور سے مراد کہا گیا ہے (اکثر مفسرین کا یہی قول ہے) کہ نبی اکرم ﷺ ہیں بلکہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نور سے بھی حضور علیہ السلام مراد ہیں۔ اور قرآن سے بھی (موضوعات کبیر) بعض نے کہا کہ نور سے مراد قرآن ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کا وہ نور ہیں جو بجھایا نہیں جائے گا اور اللہ تعالیٰ یہی پسند فرماتا ہے کہ اپنے نور کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ نور کی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے کی جائی تو اس پر یہ اشکال نہیں ہوسکتا کہ اس کے بعد "يهدى به الله من اتبع رضوانه" میں ضمیر مفرد لائی گئی ہے۔ حالانکہ نور اور کتاب الگ الگ چیزیں ہیں اور ان کے درمیان "واؤ" سے عطف لایا گیا ہے نہ کہ "او" سے جیسے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشکال اس لئے نہیں ہوتا کہ ضمیر واحد دونوں کی

طرف سے بتاویل مذکورہ راجع کی گئی ہے(اس تاویل سے متعدد کی طرف ضمیر مفرد راجع کی جاسکتی ہے)یا اس لئے کہ یہ دونوں ایک شے کی طرح ہیں اور دونوں کی ہدایت ایک ہی ہے' فراء نے اپنی تفسیر میں تصریح کی کہ ایسی صورت جائز ہے۔اور عام طور پر واقع ہے اور قرآن حمید کی بہت سی آیتوں میں وارد ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"اللّٰہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ"

(اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا نور ہے زمین وآسمان کے نور کی مثال ایک طاق کی ہے)

(اس آیت میں بقول فراء نورہ کی ضمیر مفرد زمین وآسمان کی طرف راجع کی گئی ہے)

فائدہ ــــــ حضرت کعب ابن جبیر اور سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

نور ثانی سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اب مثل نورہ کا معنی یہ ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال ایک طاق ہے نور کی حقیقت یہ ہے کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرے۔

"سیدنا سراج صلی اللہ علیہ وسلم"

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سراج رکھا اور فرمایا "وسراجاً منیرا" کیونکہ آپ کا معاملہ ظاہر نبوت واضح اور آپ کے لائے ہوئے دین سے ایمانداروں اور عارفوں کے دل روشن ہوئے ہیں لہٰذا آپ خودی ہر دوسروں کو ظاہر فرمانے والے ہیں روشن کرنے میں آپ ہی سراج کامل ہیں۔

"سید نا مصباح صلی اللہ علیہ وسلم"

عبداللہ محمد عربی فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' سراج حامل نور ہے' لغت میں یہ

مصباح کا ہم معنی ہے جس کے معنی فتیلہ میں کچھ آگ روشن ہو اور اس سے روشنی حاصل کی جائے۔ شمس وقمر اور ہر روشنی کرنے والے کو مجازاً مشابہت کی بنا پر سراج اور مصباح کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ کیلئے یہ الفاظ مشابہت کی بناء پر استعمال کئے گئے ہیں کیونکہ جہالت کی تاریکیوں میں آپ سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ اور آپ کے نور سے بصیرتوں کے نور حاصل کئے جاتے ہیں۔ اس جگہ اگر مطلق سراج سے تشبیہ ہو تو اس کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ سراج کا نور محسوس تاریکی کو دور کرتا ہے اور مخفی اشیاء کو بینائی کیلئے ظاہر کرتا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کا نور جہالت کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ اور بصیرت کیلئے مخفی معانی کو واضح کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"انزل اللّٰہ الیکم ذکراً رسولاً یتلو علیکم آیات اللّٰہ مبینات لیخرج الذین آمنو و عملوا الصالحات من الظلمات الی النور"

(اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ذکر رسول نازل فرمایا' وہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں تلاوت کرتے ہیں تاکہ ایمان و اعمال صالحہ والوں کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکالیں)

اور اگر سراج یعنی چراغ سے تشبیہ ہو تو اس میں بغیر کسی تکلف اور نقصان کے مزید فائدہ ہے۔ جب اصل غائب ہو جائے تو فروع باقی رہتی ہیں۔ حضور ﷺ کے صوری ظہور کی بدولت آپ کے نور سے تمام سابقہ نور حاصل ہوئے۔ اسی طرح بعد والے نور بغیر کسی مانع اور حجاب کے بغیر کسی تکلف کے حاصل ہوئے ان تمام انوار کے حصول کے باوجود آپ ﷺ کے نور میں کوئی کمی نہیں آئی' آپ ﷺ کے ظاہری طور پر غائب ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے نور سے استفادہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آپ ﷺ کا نور آپ سے اکتساب فیض کرنیوالی فروع سابقہ اور لاحقہ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ

ہر فضیلت کا منبع ہیں تمام نور آپ ہی کے نور سے مکتسب ہیں۔ چونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت پر ہمارے اکابر نے بہت کچھ لکھا ہے۔ یہاں صرف امام احمد رضا قدس سرہ کا تبرکاً ایک اقتباس عرض ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں چراغ کی نسبت آفتاب کی مثال بہتر ہے۔ ایک چراغ نور کے حصول میں دوسرے چراغ کا محتاج ہے۔ بقا میں محتاج نہیں پہلا چراغ بجھا دیا جائے تو دوسرے کی روشنی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ روشن ہونے کے بعد دوسرے چراغ کو پہلے سے کوئی مدد نہیں پہنچتی۔ نیز روشن ہونے کے بعد سب چراغ یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ بخلاف نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہان جس طرح ان کے ابتدائے وجود میں اس کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا۔ یوں ہی ہر شے اپنی بقا میں اس کی دست نگر ہے۔ آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعہ فنائے محض ہو جائے۔ نیز جس طرح ابتدائے وجود میں تمام جہان اس سے مستفیض ہوا۔ بعد وجود بھی ہر آن اس کی مدد سے بہرہ یاب ہے۔ پھر تمام جہان میں کوئی اس کے مساوی نہیں ہوسکتا۔ یہ تینوں باتیں مثال آفتاب سے روشن ہیں'' (صلوۃ الصفافی نور المصطفیٰ)

''سیدنا ھدی صلی اللہ علیہ وسلم''

پہلا حرف مضموم اور دوسرا مفتوح ہے یہ ھدی (پہلا حرف مفتوح) کا ہم معنی مصدر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ''ھداہ السبیل ھدیا و ھدایۃ'' فلاح شخص کو راہ دکھائی' ھدی کبھی لازمی ہوتا ہے اس کا معنی ہے مطلوب تک پہنچانے والے راستے کا لینا۔ اس کے مقابل ضلال ہے جس کا معنی ہے مقصد تک پہنچانے والے راستے کا

گم کرنا۔ اور کبھی متعدی ہوتا ہے اس کا معنی راہ دکھانا ہوگا۔ اس کے مقابل اضلال ہے جس کا معنی وہ راہ دکھانا ہے جو مقصد تک نہ پہنچائے۔

فائدہ ــــــ ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا اسم گرام ''ھدی'' لازمی ہو۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ذات اقدس میں وہ رشد و ہدایت اور توفیق پائی گئی جو کسی مخلوق میں نہیں پائی گئی' بطور مبالغہ آپ ﷺ کا نام مصدر سے رکھا گیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کا اسم شریف ''ھدی'' متعدی ہو۔ کیونکہ آپ ﷺ متبعین کو ہدایت دینے والے ہیں اور جس نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔ وہ ہدایت پا گیا۔ اس لئے آپ کا نام ھدی رکھا گیا۔ سراپا ہدایت ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

''سیدنا مھدی ﷺ''

نسخہ سہلیہ میں میم مضموم ہے دوسرے نسخوں میں مفتوح ہے۔ تمام نسخوں میں بلا تفاق یاء ثابت ہے۔ پہلی صورت میں اھدی باب افعال سے مشتق ہے اسی سے ایک قرات ہے۔ "فان الله لایھدی" (یاء مضموم اور دال مسکور ہے) مھدی اسم فاعل ہوگا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی فرمانے والے اور بلانے والے ہیں لیکن مجھے لغت سے اس کی تائید نہیں مل سکی۔ ہوسکتا ہے کہ ہدیہ پیش کرنے سے ماخوذ ہو۔ حضور ﷺ بیت اللہ شریف اور دوسروں کو ہدیہ عطا فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے مخلوق کو جو ہدیہ عطا فرمایا اور انہیں۔ آپ ﷺ کے دست اقدس پر ایمان' اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید حاصل ہوئی۔ وہ عظیم ترین ہدیہ ہے۔

شیخ ابن فارض رحمہ اللہ تعالےٰ اپنے قصیدہ تائیہ میں فرماتے ہیں۔

اجبریل قل لی کان دحیہ اِذبدا

لمھدی الھدی فی صورۃ بشریہ

مجھے بتاؤ کی جب جبرئیل امین ہدیہ ہدایت عطافرمانے والے کے سامنے انسانی صورت میں نمودار ہوئے تو وہ دحیہ کلبی ہی تھے۔

فائدہ ـــــــ سعدالدین فرغانی نے اس کی شرح میں فرمایا۔اس ذات اقدس کیلئے جواللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کو ہدایت عنایت فرمانے والے ہیں۔یعنی نبی اکرم ﷺ ہوسکتا ہے کہ دال کے فتح کے ساتھ (مھد ی) اسم مفعول ہو۔اس وقت اس کا معنی ہوگا اللہ تعالیٰ کا ہدیہ دوسری صورت میں (مھد ی) پڑھا جائے۔ظاہر ہے کہ ہدایت ومعنی رشدوتوفیق سے مفعول ہے۔مھدی کا معنی ہوگا۔جس ذات اقدس میں رشدوہدایت پیدا کی گئی کیونکہ آپ کا معصوم ہونا ضروری ہے۔

"سیدنا منیر ﷺ"

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا۔"وسراجاً منیراً" انارا ینیر انارۃً" سے اسم فاعل یعنی آپ خودروشن ہیں اوردوسروں کونورعطافرمایا جس سے وہ روشن ہوگئے۔ نیز دوسروں پراپنی شعاعیں ڈالیں اورانہیں ظاہر کردیا۔ پہلا معنی لازمی' دوسرااور تیسرا متعدی ہے۔اس جگہ تمام معنی درست ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ خودروشن ہیں۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نور پیدا فرمایا اور دوسروں کو روشنی عطافرمانے والے ہیں۔یعنی ارباب بصیرت کی بینائی کیلئے ظاہر کرنے والے ہیں۔ کیونکہ نور دیکھنے میں مدد گار ہوتا ہے۔اورآپ ﷺ کے نور کی موجودگی کے سبب دیکھنے والوں کیلئے ان چیزوں کا دیکھنا ممکن ہوگیا' جن کا دیکھنا مطلوب ہوتا ہے مثلاً علامات ہدایت' مقامات سعادت' نجات کے راستے' صحیح مقاصداور ہلاکت وتباہی کے مقامات سے اجتناب نیز آپ ﷺ دوسروں کو نورانیت عطافرمانے والے ہیں دوسرے آپ کے خوشہ چین ہیں، مطالع المسرات وحاشیہ دلائل الخیرات (ازمولانا عبدالحق الہ آبادی مرحوم)

"سیدنا داع صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ دعا اللہ سے ماخوذ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ اس کی طرف رغبت کی یا اس کی عبادت کی۔ ارشاد ربانی ہے۔

"وانه لما قام عبدالله يدعوه كادوايكون عليه لبداً"

نیز فرمایا۔

"انما ادعوربی"

ان آیات میں "یدعو" اور "ادعو" انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسکا معنی یہ ہو کہ آپ نے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تا کہ بارگاہ خداوندی کی طرف متوجہ ہو۔ اس معنی میں متعدد آیات وارد ہیں۔

(۱). وداعياً الىٰ الله باذنه.

(۲). اجيبوا ادعى الله.

(۳). قل هٰذا سبيلى ادعو الى الله.

(۴). والرسول يدعوكم لتوء منوا بربكم.

(۵). وادعى الىٰ ربک.

(۶). ادع الىٰ سبيل ربک.

حضور علیہ السلام "داعی" کیسے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم ازل سے ہی داعی ہیں جیسا کہ دلائل سے ثابت ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے پیدا ہوئے اور جملہ عالمین کے رسول ہیں۔ اس لئے علی الاطلاق داعی آپ ہی ہیں۔

چنانچہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے پیدا کرنے اور عجائب وغرائب کو عدم سے وجود میں لانے کا ارادہ فرمایا تو زمین کے بچھانے اور آسمان کو بلندی عطا فرمانے سے پہلے مخلوق کو ذرات کی صورتوں میں قائم فرمایا۔ اس وقت ملکوت میں صرف اسی کی ذات جلوہ گر تھی۔ پھر اپنے نور کی تجلیات سے ایک نور پھیلایا جو سب پر چمکا' پھر وہ نوران مخفی صورتوں کے درمیان مجتمع ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار کر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم برگزیدہ اور منتخب ہو تمہارے پاس میں اپنا نور اور ہدایت کے خزانے امانت رکھتا ہوں۔ تمہارے ہی لئے میں زمین کو بچھاؤں گا۔ پانی جاری کروں گا۔ آسمان کو بلندی عطا کروں گا۔ ثواب وعقاب اور جنت و دوزخ بناؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پردہ غائب اور خزانہ علم میں مخفی فرمادیا۔

پھر تمام جہان پیدا کئے۔ زمانے کو پھیلایا۔ پانی جاری فرمایا۔ جھاگ ابھاری' ہوا کو حرکت دی۔ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر بلند ہوا۔ زمین کو پانی کی سطح پر بچھایا۔ اسے طاعت کی طرف بلایا تو اس نے فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ پھر اس سے مثل انوار سے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور اپنی توحید کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جمع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین میں بعثت سے پہلے آپ کی نبوت کو آسمانوں میں شہرت دی گئی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی فضیلت فرشتوں پر ظاہر کی اور علم میں سبقت کی خصوصیت ان پر واضح فرمائی کہ ان میں تمام اشیاء کے اسماء جان لینے کی صلاحیت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں کعبہ' محراب، دروازہ اور قبلہ قرار دیا۔ جس کی طرف عالم روحانیت و انوار سے تعلق رکھنے والے فرمانبرداروں (فرشتوں) سے سجدہ کروایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں امام ملائکہ کا نام دینے کے بعد ان کی پیشانی میں رکھی گئی امانت اور اس کی عظمت سے آگاہ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کی بنیاد اس نورانی امانت پر تھی جو ان کی پیشانی

میں ودیعت فرمائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس نور کو میزان کے نیچے مخفی رکھا یہاں تک کہ طیب وطاہر خصلتوں والی ہستی حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ظاہراً وباطناً خفیہ اور اعلانیہ دعوت دی اور اس عہد کی یاد دلائی جو مخلوقات کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح سے لیا گیا تھا۔ جس نے آپ ﷺ کی موافقت کی اس نے سابق نور سے استفادہ کیا۔ اس کے سر تک رسائی حاصل کی اور اس کے معاملہ کو واضح طور پر جان لیا اور جس پر غفلت طاری ہوئی۔ وہ غضب کا مستحق ٹھہرا۔ (مطالع المسرات)

فائدہ ـــــ حضور سرور عالم سب سے پہلے داعی ہیں اور آپ کی دعوت حق ہے حضرت علامہ محمد مہدی فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء کرام فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واضح فرمادیا کہ نبی اکرم ﷺ کو ہر شے سے پہلے نبوت عطا کی گئی اور آپ ﷺ نے ارواح کی پیدائش اور انوار کے آغاز کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ جس طرح آپ ﷺ نے انہیں آخر میں جسد اطہر کی تخلیق کیلئے بلایا۔ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔

"واذاخذاللّٰہ میثاق النبین الیٰ قولہ تعالیٰ لتومننن بہ ولتنصرنہ"

(جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دوں' پھر تمہارے پاس رسول عظیم تمہاری کتابوں کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں تو تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ان کی امداد کرنا)

تمام انبیاء آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ لہٰذا آپ روحوں کے آدم اور سردار ہیں۔ جیسے کے حضرت آدم علیہ السلام جسموں کے باپ اور سبب ہیں (مطالع المسرات)

دلائل از قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً"

''بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص پر قرآن اتارا تا کہ
تمام جہان والوں کو ڈرائیں عالمین تمام مخلوق ہے"

ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوق کو ڈرسنایا اور اول و آخر تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ جبکہ آپ کا نور تمام جہان میں ایک پشت سے دوسری پشت تک منتقل ہوتا رہا۔

(اس کی تفصیل فقیر نے ''سیاح عالم ارواح'' میں عرض کر دی ہے۔)

مزید دلائل ـــــ حضرت علامہ فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ تقی الدین سبکی قدس سرہ نے یہی مطلب بیان کیا ہے اور اس کی تائید کی۔ پھر فرمایا۔

دو حدیثوں کا مطلب ہم سے مخفی تھا۔ اس تقریر سے واضح ہو گیا۔ پہلی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ہمارا گمان تھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آپ کے زمانے سے قیامت تک کے لوگوں کیلئے ہے لیکن اب ظاہر ہوا۔ کہ آپ کی بعثت تمام اولین و آخرین کی طرف ہے۔ دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ علم الٰہی میں تھے۔ اب ظاہر ہوا کہ آپ فی الواقع نبوت سے متصف تھے۔

شیخ ابو عثمان فرغانی فرماتے ہیں کہ اول سے آخر تک حقیقتاً داعی بہ حقیقت احمدیہ ہی تھی جو تمام انبیاء کی اصل ہے اور انبیاء گویا آپ کی حقیقت کے اجزاء اور تفصیلات

ہیں۔لہٰذا ان کی دعوت وتبلیغ جزئیت اور بعض اجزاء کی اپنے کل کی خلافت کے اعتبار سے تھی اور آپ کی دعوت وہ کل کی اپنی کلیت کی طرف تمام اجزاء کو دعوت تھی۔اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے۔

"وما ارسلنک الا کافة للناس"

(ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کی طرف)

انبیاء' رسولان عظام ان کی امتیں تمام اور تمام اولین وآخرین "کافتہ للناس" میں داخل ہیں۔آپ ﷺ اصالۃ داعی ہیں تمام انبیا و رسل آپ کی تبعیت میں مخلوق کو حق کی طرف بلاتے ہیں وہ سب دعوت وتبلیغ میں آپ کے نائب اور خلیفہ تھے۔

کل ای اتی الرسل الکرام بها

فانما اتصلت من نوره بهم

فانه شمس فضل هم کواکبها

یظهرن انوارها للناس فی الظلم

(۱)____تمام معجزات جو رسولان گرامی لائے' وہ آپ ہی کے نور سے ان تک پہنچے

(۲)____ کیونکہ آپ آفتاب فضلیت ہیں اور وہ سب اس کے ستارے ہیں۔جو آفتاب کے انوار لوگوں کو تاریکیوں میں دکھاتے ہیں۔

"سیدنا مدعو ﷺ"

اس کے چند مطالب ہیں۔

(۱)____اللہ تعالیٰ نے جن حضرات سے خطاب فرمایا۔آپ ﷺ ان میں سے اشرف ترین ہستی ہیں۔آپ ﷺ سے افضل ترین خطاب فرمایا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کو ازراہ تشریف وتکریم یایها النبی اور یا ایها الرسول سے

مخاطب فرمایا۔ آپ ﷺ کے نام سے خطاب نہیں فرمایا۔ (دیگر انبیاء کو ان کے ناموں سے یاد فرمایا۔) آپ کے طفیل آپ کی امت کو یہ شرافت عطا فرمائی کہ اسے ''یایھا الذین امنو'' سے خطاب فرمایا۔ اور دوسری امتوں کو ان کی کتابوں میں یا ایھا المساکین (اے مسکینو!) سے پکارا ان دونوں خطابوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا۔

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب
یا ایھا النبی خطاب محمد است

(۲)۔۔۔۔۔ معراج شریف میں آپ ﷺ کا بلانا مراد ہے۔ جبکہ آپ کو عالم نور میں سفر کرایا گیا۔ اور آپ کیلئے ستر ہزار پردے اُٹھا دیئے گئے۔ ان میں سے کوئی پردہ ایک دوسرے کے مشابہ نہ تھا۔ اور ہر فرشتے اور انسان کا احسان آپ سے پیچھے رہ گیا۔ جیسے ابن سبع نے اپنی شفاء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی۔

''ادن یاخیر البریۃ ادن یااحمد' ادن یا محمد' لیدن الحبیب''

''اے افضل الخلق' قریب آ' اے احمد اور اے محمد قریب آ' محبوب نزدیک آ''

(۳)۔۔۔۔۔ یا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کیلئے بلایا گیا امام بیہقی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ جب ملک الموت نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو اختیار ہے (دنیا میں رہنے اور بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کا) تو حضرت جبرائیل امین نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ملک الموت تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کرو، امام بیہقی نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے، اس کا معنی

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ آپ کو دنیا سے دار آخرت کی طرف منتقل فرما کر آپ کے قرب اور شرافت میں مزید اضافہ فرمائے۔

(۴)____ اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کو خطاب فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے۔ امام طبرانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی ہے ابن مندہ نے فرمایا۔ اس حدیث کی سند کے صحیح ہونے اور راویوں کی ثقاہت پر اجماع ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جمع فرمائے گا تو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کو بلایا جائے گا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے۔

(۵)____ یہ مراد ہے کہ مخلوق آپ کو شفاعت کیلئے بلائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا۔

"من الذی یشفع عنه الا باذنه"

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر کون شفاعت کر سکتا ہے۔

(۶)۔ یہ مطلب ہے کہ جنت میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کیلئے بلایا جائے گا۔ ان سب صورتوں میں آپ مدعو (بلائے گئے) ہیں۔

"سیدنا مجیب ﷺ"

اجابت (قبول کرنا) دعا (بلانے) پر مترتب ہے مدعو کا جو مطلب لیا جائے مجیب کا معنی اس کے موافق ہوگا۔ جب آپ کو بلایا گیا یا جس بارے میں آپ کو بلایا گیا اور آپ نے جواب دیا اور اسے قبول کیا' جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا "الست بربکم" "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا بلیٰ (ہاں) اور کہا' اللہ تعالیٰ کی طاعت وعبادت' توحید و معرفت اور ایمان کو بھی سب سے پہلے آپ نے قبول کیا۔

نبی اکرم ﷺ دعوت ولیمہ کو قبول فرماتے' جو صحابی آپ ﷺ کو دعوت دیتا

آپ ﷺ اس کی دعوت منظور فرماتے' اگرچہ بکری کے ایک بازو جو کی روٹی یا معمولی کھانے کی دعوت ہوتی' صحابہ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو ان کے ساتھ تشریف لے جاتے اور ان کی حاجت روائی فرماتے۔ کوئی صحابی یا اہل بیت میں سے کوئی آپ کو پکارتا تو آپ ازراہ تواضع' خوش اخلاقی اور حسن معاشرت کے طور پر جواب میں لبیک فرماتے۔

(حاشیہ مولانا عبدالحق الہ آبادی مرحوم)

"سیدنا حجاب ﷺ"

اس اسم گرامی کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(۱)___ نبی اکرم ﷺ بارگاہ الٰہی میں مستجاب الدعاء ہیں' آپ کی دعا کی قبولیت بے شمار معاملات و مواقع پر ظاہر ہوئی' آپ کی مقبول دعائیں بے انداز ہیں' حضرت قاضی عیاض وغیرہ نے ان کی خاص تعداد جمع کی ہے اور فقیر کی اس مسئلہ پر ایک تصنیف ہے موسوم بہ نبی کی ہر دعا مستجاب۔

(۲)___ مخلوق میں آپ کی دعوت و تبلیغ مقبول تھی' آپ کی دعوت کو قبول کرنے' آپ کی تصدیق اور پیروی کرنے والوں کی تعداد اتنی ہے کہ آپ سے پہلے اتنے لوگوں نے کسی رسول ﷺ کی دعوت قبول نہیں کی' احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ کے متبعین سب سے زیادہ ہیں۔

(۳)___ آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔

"سیدنا حفی ﷺ"

یہ حفاوۃ سے ماخوذ ہے اور اس کا معنی ہے کسی چیز کی طرف توجہ اور اس کا اہتمام کرنا اور اس کے بارے میں بار بار سوال کرنا کہا جاتا ہے۔

"ھو حفی عن الامر"

"وہ فلاں چیز کے بارے میں بہت سوال کرنے والا ہے"

"واستحفیة عن کذا"

(میں نے اس سے فلاں معاملے کے بارے میں کثرت سے سوال کیا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یسئلونک کانک حفی منھا"

(تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں گویا تم اس کے متعلق بار بار سوال کرتے ہو)

دوسرا معنیٰ لطف وکرم کو کہا جاتا ہے۔

"تحفی بی فلان حفاوۃً"

(فلاں نے مجھ پر مہربانی کی اور بے حد عزت کی)

وھو حسن التحفی بقومه وحفی بھم

(فلاں شخص اپنی قوم پر بہت مہربان ہے)

فائدہ ـــــ اس اسم مبارک کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے اصحاب' اہل بیت اور اولاد مثلاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں پر بہت مہربان تھے' آپ کی رضاعی بہن شیما جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ان پر بہت شفقت فرمائی' سب کے ساتھ آپ لطف وکرم اور انتہائی احسان سے پیش آتے۔ یا یہ مطلب ہے کہ آپ اپنی قوم پر بہت مہربان تھے' ان کو نصیحت فرمانے میں مبالغہ فرماتے۔ ان کی ہدایت کی شدید خواہش رکھتے تھے یا یہ مطلب ہے کہ آپ اپنی امت کا بہت اہتمام فرماتے اور دنیا و آخرت میں اپنی توجہ سے نوازتے ہیں نہیں یا

یہ کہ تمام احکام الٰہیہ کا نہایت اہتمام فرماتے تھے' خواہ ان سے آپ مکلّف تھے مثلاً اس کی عبادت اسے ظاہری اور باطنی طور پر راضی کرنا یا ان کا تعلق دین کی تبلیغ واشاعت اور تعلیم سے تھا یا ان کا تعلق مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے' انہیں ڈرانے' نصیحت کرنے' ان کے حقوق ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور صرف اس کی عبادت کیلئے جہاد کرنے سے تھا۔

"سیدنا عفو ﷺ"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور تورات میں نبی اکرم ﷺ کا یہ وصف بیان فرمایا' امام بخاری حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روای ہیں کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرماتے اور درگزر فرماتے تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا "خذا لعفو" (معاف کرنے کو عادت بنایئے)۔ نیز فرمایا "فاعف عنهم واصفح" (انہیں معاف کرو اور درگزر کرو) عفو اور صفح کا معنی ایک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی شان یہ تھی کہ جرائم پر مواخذہ فرماتے اور لغزشوں سے درگزر فرماتے۔ یعنی اگر کسی سے آپ کی ذات سے متعلق لغزش سرزد ہوتی تو اسے معاف فرما دیتے اور اس پر گرفت نہ فرماتے کیونکہ آپ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ دوسروں کی اذیتیں برداشت کر لیتے لیکن دوسروں کو اذیت نہ دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا "ادفع بالتی هی احسن" اچھے طریقے سے دفع کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کیلئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ کسی مسلمان پر کبھی لعنت نہیں فرمائی' جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کبھی اپنے دست اقدس سے کسی کو تکلیف نہیں دی' کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی شخص نے آپ کو تکلیف دی ہو اور آپ نے اس سے انتقام لیا ہو' یا اپنی ذات کے لیے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی

چیزوں کی مخالفت کرتا تو خدا کیلئے انتقام لیتے اور ناراض ہوتے' اس وقت کوئی چیز آپ کی ناراضگی کو فرو نہ کرسکتی تھی' اللہ تعالیٰ نے تورات میں آپ کی یہ صفت بیان فرمائی کہ آپ تند مزاج' سخت دل اور بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے' بلکہ معاف فرما دیتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں' حضرت شعیا علیہ السلام کی طرف نازل کردہ وحی میں بھی اسی طرح تھا۔

مشرکین نے احد کے دن آپ کے اگلے دانت' ہونٹ پیشانی اور رخسار مبارک زخمی کر دیئے' خود کی کمانیاں ٹیڑھی کر دیں' آپ کو پتھر مارے یہاں تک کہ آپ پہلو کے بل ایک گڑھے میں چلے گئے' خون آپ کے چہرہ انور پر بہہ رہا تھا' یہ سب واقعات اسی ایک دن میں ہوئے اور صحابہ کرام پر بہت ہی گراں گزرے' عرض کیا کہ کاش! آپ ان کے خلاف دعا فرماتے آپ نے فرمایا' مجھے لعان بنا کر نہیں بھیجا گیا' مجھے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے ''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے'' یا فرمایا'' میری قوم کو ہدایت عطا فرما کہ وہ نہیں جانتے'' آپ پر جادو کیا گیا، زہر پلائی گئی، کچھ لوگ آپ ﷺ کو شہید کرنے کے درپے ہوئے لیکن آپ نے سب کو معاف فرما دیا۔

'' سیدنا ولی ﷺ ''

اس کے دو معنی ہیں۔

(i)...... مددگار۔

(ii)...... قریب' یہ ولاء سے ماخوذ ہے۔

ولایت کا معنی محبت یا قرب یا متابعت ہے' لغت میں ولی کا معنی محبّ' قریب یا پیروکار ہے' قاموس میں ہے' ولی کا معنی قرب اور نزدیکی ہے اور ولی اس کا اسم ہے' جس کا معنی محبّ' دوست اور مددگار ہے۔ (انتہی) اس بنا پر ولی اللہ ہوا' اللہ تعالیٰ کا مقرب۔

فائدہ۔۔۔۔۔۔ ولی بمعنی ناصر ہو تو یہ فعیل بمعنی فاعل ہے اور دوسرا معنی مقرب لیا جائے تو یہ مفعول کے معنی میں ہے' جیسے کہ لطائف المنن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نبوت ورسالت اور ولایت جمع ہیں' اس میں اختلاف ہے کہ آپ کی نبوت افضل ہے یا رسالت۔ بعض نے کہا' نبوت رسالت سے افضل ہے کیونکہ نبوت کا معنی ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور رسالت میں مخلوق کی طرف توجہ ہے۔ بعض نے اس کے برعکس کہا کیونکہ رسالت ایک امر باطنی ہے جو نبی کو نبوت سے زائد عطا کیا جاتا ہے' یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی نبوت ورسالت' ولایت سے افضل ہے کیونکہ رسالت مخلوق کی دنیاوی اور اخروی مصلحتوں کے انجام دینے کے لحاظ سے خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ ہے' اس کے علاوہ فرشتے کا مشاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے خطاب کو سننا ہے' بعض نے اس کے برعکس کہا' یعنی آپ کی ولایت افضل ہے' کیونکہ ولایت کا معنی قرب اور اختصاص ہے جو نبی میں بدرجہ کمال پایا جاتا ہے۔

اختلاف کا صحیح مفہوم

اختلافات اس بنا پر ہیں کہ نبوت ورسالت کی تعریف کیا ہے؟ جس نے نبوت کا معنی محض خبر دینا اور رسالت کا معنی نبی کا مخلوق کے آخری مراتب پر فائز ہونا اور نبی کا فی نفسہ کامل ہونا' دوسروں کو مکمل کرنا اور تبلیغ واصلاح سے مخلوق کا انتظام کرنا اور ولایت کا معنی بارگاہ خداوندی کے مشاہدہ میں حاضر ہونا قرار دیا' اس نے رسالت وولایت کو نبوت پر فضیلت دی اور جس نے رسالت کا معنی صرف مخلوق کی پیروی پر برانگیختہ کرنا اور نبوت وولایت کا معنی مخلوق کی طرف متوجہ ہونا قرار دیا' اس نے نبوت وولایت کو رسالت پر فضیلت دی اور جس نے یہ دیکھا کہ نبوت ورسالت میں وہی قرب اور اختصاص ہے جو ولایت میں ہے، مزید برآں مخلوق کی اصلاح، ان کی

سیاست اور راہنمائی ہے' اس نے نبوت ورسالت کو ولایت پر ترجیح دی' یہ اختلاف نبی کی نبوت اور نبی کی ولایت میں ہے۔ مطلق ولایت میں نہیں ہے' لہٰذا مطلق ولایت میں گفتگو نہیں ہونی چاہئے' کہ اس میں ابہام ہے بلکہ قید لگانی چاہئے کہ نبی کی نبوت افضل ہے یا نبی کی ولایت؟

انتباہ ــــــ بعض جہلاء ولایت سے خوش عقیدت کی بنا پر مطلقاً کہہ دیتے ہیں کہ ولایت نبوت ورسالت سے افضل ہے یہ کسی بھی اہل علم کا عقیدہ نہیں بلکہ اسی کا علماء کرام رد کرتے چلے آئے ہیں' ہاں نبی علیہ السلام کی اپنی ولایت ان کی نبوت ورسالت سے افضل ہے یہی حق ہے' اس میں کسی قسم کا شک نہیں۔

''سید ناحق صلی اللہ علیہ وسلم''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''قد جاء کم الحق من ربکم''

(تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا)

نیز فرمایا۔

''فلما جاء ھم الحق من عندنا قالو الولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ''

(جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے کہ انہیں وہ معجزے کیوں نہیں دیئے گئے جو موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے)

فائدہ ــــــ یہاں حق کا معنی باطل کا مقابل ہے' حق کا معنی ہے ثابت ہوا' حق کا مطلب ہوا وہ ثابت جو تغیر وتبدل اور باطل کے غلبے سے پاک ہے یا یہ مطلب ہے کہ ان کا صدق اور حکم ثابت ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ آپ صاحب حق ہیں اور مخلوق کے لئے

ان کے رب کی طرف سے حق یعنی قرآن عظیم اور دین متین لائے ہیں' اس صورت میں آپ کو مبالغۃً عین حق کہا گیا' اس کی مزید تحقیق آئے گی۔

"سید ناقوی ﷺ"

ایک قول کے مطابق "ذی قوۃ عند ذی العرش" سے آپ ہی مراد ہیں' اس کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنے حال میں قوی ہیں' اللہ تعالیٰ کے اوامر کی پیروی' نواہی سے اجتناب' اس کے احکام کے نافذ کرنے' اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے' شریعت و طریقت' محو و اثبات کے جمع کرنے' ظاہری احکام میں مخلوق کے ساتھ ہونے اور باطنی طور پر اللہ تعالیٰ کی معیت میں منفرد ہونے پر قادر ہیں۔ (مطالع المسرات)

طاقت رسول ﷺ کا نمونہ

باطنی طاقت و قوت سے قطع نظر آپ کی ظاہری قوت کا یہ حال تھا کہ رستم عرب رکانہ پہلوان کو آپ نے پچھاڑا ایک دوسرا پہلوان جس کی طاقت کا یہ حال تھا کہ وہ گائے کے چمڑے پر کھڑا ہو جاتا لوگ چمڑے کو کھینچتے تو چمڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتا' لیکن رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا' آپ نے اسے بھی کشتی میں پچھاڑ دیا' مزید تفصیل فقیر کی تصنیف "البشریۃ تعلیم الامۃ" میں ہے۔

"سیدنا امین ﷺ"

نبی اکرم ﷺ کا یہ وصف اعلان نبوت سے پہلے اور بعد مشہور و معروف تھا' قریش بعثت سے پہلے آپ کو "محمد الامین ﷺ" کہتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "میں زمین و آسمان میں امین ہوں" اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام امین رکھا' ارشاد باری تعالیٰ ہے "مطاع ثم امین" اس قول کے مطابق کہ اس سے نبی اکرم ﷺ مراد ہیں'

نہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام' پس آپ اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔ اس کی وحی اور دین پر اور ارض وسماء میں امین ہیں۔ علامہ عزفی در منظم میں فرماتے ہیں'' آپ کا اسم گرامی امین ہے' امین وہ ہے' جسے معافی کی چابیاں اس وثوق پر دی جائیں کہ وہ ان کی حفاظت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کرے گا۔ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے' اس سے پہلے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف امین ہے' کیونکہ آپ نے وحی اور اس علم وتبلیغ کی حفاظت کی' جس کے آپ مکلّف تھے' دور جاہلیت میں آپ کی ثقاہت' امانت اور خیانت سے پاک ہونے کے سبب آپ کو امین کہا جاتا تھا (ان کا کلام ختم ہوا)۔ انہوں نے اسماء مبارک پر جس قدر گفتگو کی ہے وہ تمام یا اس کا اکثر حصہ حضرت ابن عربی رحمہ اللہ سے ماخوذ ہے۔

فائدہ ـــــ بعض حضرات نے فرمایا' امین وہ ہے جو اپنے رب کے عقاب سے محفوظ ہو' یہ اس بشارت کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سورہ فتح میں عطا فرمائی۔

''لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتا خر الآیہ''

(تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے مطابق رکھا گیا' بعض حضرات نے فرمایا کہ آپ ہر اس چیز کے امین ہیں' جو اپنے رب کی طرف سے لائے مثلاً امر ونہی، وعدہ وعید' اس کی دلیل وہ معجزات ہیں جو آپ کے دست اقدس پر ظاہر ہوئے' ان معجزات کی حیثیت یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میرے عبد خاص نے جو کچھ میری طرف پہنچایا سب سچ کہا' اس بناء پر آپ کی حقیقت کے لائق آپ کا نام امین رکھا گیا۔

"سیدنا مامون ﷺ"

بجیر بن زہیر بن ابی سلمیٰ نے اپنے قصیدے میں "مامون" کہا

سقاک بها المامون کاس روية

فالهلک المامون منها وعلکا

تجھے وہاں حضرت مامون ﷺ نے سیراب کرنے والا پیالا پلا دیا' آپ نے تجھے پہلی اور دوسری بار پیالہ پلا دیا۔ جب حضور اقدس ﷺ نے یہ شعر سماعت فرمایا تو فرمایا' انشاء اللہ تعالیٰ میں مامون ہوں۔

مامون وہ ہے کہ جس کی طرف سے شر کا خطرہ نہ ہو' یا یہ امین کا ہم معنی ہے لیکن امین میں زیادہ مبالغہ ہے۔

حضرت مولانا نور بخش توکلی نے لکھا ہے کہ حضرت بجیر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے تو ان کے بھائی کعب بن زہیر نے انہیں جو اشعار لکھ کر بھیجے' ان میں یہ شعر بھی تھا اور یہ شعر اس طرح نقل کیا۔

سعاک ابوبکر بکاس روية

فانهلک المامون منها وعلکا

(سیرت رسول عربی)

"سیدنا کریم ﷺ"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"انه لقول رسوله الکريم"

(بے شک یہ رسول کریم کا قول ہے)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں' میں تمام اولاد آدم سے زیادہ عزت والا ہوں' اکرم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسروں پر فضیلت دی گئی ہو۔ کریم وہ ہستی ہے جو ان اقسام شرافت اور اوصاف کمال کی جامع ہو جو ان کے لائق ہوں' کرم کی دو قسمیں ہیں' ذاتی اور صفاتی' کرم کا معنی ہے' جلالت اور رفعت، اس جگہ ذاتی کرم سے مراد اصل کی بزرگی اور صفاتی کرم سے مراد افعال کی عمدگی ہے' بنا بریں کریم کی تفسیر یہ کی گئی ہے' کثیر الخیر' احسان فرمانے والے اور وسیلے اور سوال کے بغیر معافی عطا فرمانے والے' یہ سب معانی نبی اکرم ﷺ کے حق میں صحیح ہیں۔ لہٰذا آپ ہی شرافت کے ساتھ مختص ہیں اور آپ مطلقاً ہر وجہ اور ہر اعتبار سے تمام انسانوں' انبیاء اور ان کے ماسوا سے زیادہ کریم ہیں' اصل' وصف' صورت و سیرت اور مرتبہ و مقام کے لحاظ سے سب سے زیادہ کریم ہیں۔

"سیدنا مکرم ﷺ"

راء کی تشدید کے ساتھ' یہ کریم کا ہم معنی ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کا اعتبار ہے' جس نے آپ کو کریم بنایا۔

"سیدنا مکین ﷺ"

مکانت کا معنی ہے' خاص مقام' قرب اور عظیم مرتبہ' نبی اکرم ﷺ مکین ہیں کہ آپ کا مرتبہ بارگاہ خداوندی میں بلند ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ فرمایا' آپ کے علاوہ اپنے نام کے ساتھ کسی کے نام کا اعلان نہیں فرمایا' آپ ہی کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا اور اس کا اعلان فرمایا۔ ماضی میں عرش کے پائے پر لکھا' آخر میں کلمہ طیبہ میں شامل فرمایا۔

"سیدنا متین ﷺ"

یہ مشتق ہے متن الشیٔ (تاء مضموم ہے) متانہ سے' جب کوئی شے سخت اور شدید' نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دین میں شدید اور قوی تھے اور اس سلسلے میں پوری کوشش اور صداقت
بروئے کار لاتے تھے' نیز آپ اپنے کافر دشمنوں پر شدید اور موید و منصور تھے۔

"سیدنا مبین صلی اللہ علیہ وسلم"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"حتی جاء ھم الحق ورسول مبین"

نیز فرمایا۔

"وقل انی انا النذیر المبین"

اس کے کئی معانی ہیں۔

(۱)____ آپ کی عظیم آیات ظاہرہ اور معجزات باہرہ کی بنا پر آپ کی رسالت اور آپ کا معاملہ ظاہر ہے۔

(۲)____ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو احکام دے کر بھیجا ان کو بیان کرنے والے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"لتبین للناس مانزل الیھم"

(تا کہ تم لوگوں کو وہ احکام بیان کرو جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں)

(۳)____ آپ عربی زبان والے اور تمام عرب سے زیادہ فصیح ہیں۔

"سیدنا مومل صلی اللہ علیہ وسلم"

دوسرا میم مشدد مکسور ہے' کہا جاتا ہے "امل الشی" "فلاں شے کی امید کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آقا و مولا جل جلالہ کے امیدوار اس کے رحم و کرم کے متلاشی' اس کے فضل و احسان کے متمنی' اس کی رحمت عطا کے طلبگار' اسی پر نظر رکھنے والے اس کی بارگاہ سے حسن ظن رکھنے والے ہیں۔ بعض حضرات نے مومل میم کو فتحہ کے ساتھ کہا ہے

کیونکہ دین کی تعلیم، نصرت وامداد اصلاح حال اور دنیا وآخرت کی شفاعت کے سلسلے میں صحابہ اور تمام امت کے مرکز امید آپ ہی ہیں۔ انہیں ہر خیر و برکت کی امید آپ ہی کی ذات، آپ ہی کے واسطے، آپ ہی کے عظیم وسیلے اور بلند مرتبے سے ہے۔

"سیدنا وصول صلی اللہ علیہ وسلم"

واؤ مفتوح ہے اس کی دلالت صلہ رحمی کے مبالغہ پر ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی وایمانی رشتے کی سب سے زیادہ پاسداری فرمانے والے ہیں، وفا اور عہد کو نبھانے میں سب سے آگے ہیں، آپ اپنے رشتہ داروں کو ان سے افضل پر ترجیح دیئے بغیر ان سے صلہ رحمی فرماتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو فلاں کی آل میرے دوست نہیں ہیں میرا ولی اللہ تعالیٰ ہے اور مومنین صالحین۔

حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد ان کی سہیلیوں کی خبر گیری فرماتے۔ انہیں تحفے تحائف بھجواتے اور ان کی خیر و عافیت دریافت فرماتے۔ جب ہوازن کے قیدیوں میں آپ کی رضاعی بہن شیماء گرفتار ہو کر آئیں تو آپ نے ان کی عزت وتکریم کی اور اپنی چادر بچھا کر اس پر انہیں بٹھایا اور انہیں اختیار دیا کہ عزت وکرامت کے ساتھ آپ کے پاس رہیں یا انہیں عطیہ دے کر رشتہ داروں کے پاس بھیج دیا جائے، انہوں نے اپنے گھر جانے کو پسند کیا، چنانچہ آپ نے انہیں لباس، ایک غلام اور ایک کنیز دے کر ان کے رشتہ داروں کے پاس پہنچا دیا۔

"سیدنا ذو قوۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

اس میں وہی گفتگو ہے جو قوی میں گزر چکی ہے، اس میں اور بعد والے اسماء تنکیر تعظیم کیلئے ہے۔ (یعنی عظیم قوت کے مالک)

"سیدنا ذو حرمۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

حرمت کا تلفظ تین طرح ہو سکتا ہے۔

(۱)۔ پہلا صرف مضموم دوسرا ساکن ——— (حُرْمۃ)

(۲)۔ دونوں مضموم ہوں ——— (حُرُمَہ)

(۳)۔ پہلا مضموم دوسرا مفتوح ——— (حُرَمَہ)

حرمۃ کا معنی ایسا رعب اور ہیبت ہے، جس کی تعمیل واجب ہو اور خلاف ورزی او حد سے تجاوز نہ کیا جا سکے۔ یہ اس سبب سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم اور آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند ہے۔

"سیدنا ذو مکانۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ آپ کا اسم مبارک "مکین" کی طرح ہے اور اس پر گفتگو پہلے ہو چکی ہے۔

"سیدنا ذو عز صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ اسم عزیز کا ہم معنی ہے اور اس کا معنی ہے۔

(۱) جلیل القدر۔ (۲) بے نظیر۔ (۳) جس کا مرتبہ حاصل نہ کیا جا سکے۔

(۴) دوسروں کو عزت بخشنے والے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین

(اللہ تعالیٰ کیلئے عزت ہے اور اس کے رسول اور مومنوں کیلئے)

ایمانداروں کیلئے عزت آپ کی تبعیت اور پیروی کے سبب ہے پس معلوم ہوا کہ آپ کیلئے اولاً اور اصالۃً عزت ہے اور مومنوں کے لئے اور فرع اور تابع ہونے کی۔

حیثیت سے ہے اور آپ کی عزت ہی ان کی عزت ہے' پس آپ کا عزت سے مختص ہونا ظاہر ہو گیا۔

"سیدنا ذو فضل ﷺ"

فضل لغت میں وہ کمال ہے کہ اس کے سبب موصوف کو دوسرے پر زیادتی حاصل ہو۔ یہ مادہ بہرصورت زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تمام کائنات پر ہر قسم کے کمالات میں کامل فضیلت اور زیادتی حاصل ہے۔

"سیدنا مطاع ﷺ"

آپ ﷺ مطاع اور صحابہ کرام اور تمام مخلوق آپ کی مطیع ہے کیونکہ ان کے دل میں آپ کی محبت شدید اور کامل تعظیم پائی جاتی ہے۔اس پر اللہ نے ان کی تعریف فرمائی ہے نیز آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

"سیدنا مطیع ﷺ"

آپ ﷺ اللہکے مطیع ہیں اور اس کے احکام واوامر کی عنداللہ وعندالخلق دائمی طور پر تعمیل کرنے والے ہیں۔ عصمت ومحبوبیت اور کمال عبودیت کی بناء پر شریعت ورسالت کی تبلیغ اور مخلوق کو ڈرسنانے میں ایک لمحہ کی بھی غفلت روانہیں رکھتے تھے۔

"سیدنا قدم صدق ﷺ"

متعدد حضرات نے یہ نام نبی اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں شمار کیا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"وبشر الذین امنو ان لھم قدم صدق عندربھم"

(ایمان والوں کو خوشخبری دیجئے کہ ان کیلئے ان کے رب

کی بارگاہ میں سچے راہنما ہیں)

بخاری شریف میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس سے
مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ابن مردویہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ اس سے
مراد شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس میں اس نام کی وجہ کی طرف اشارہ ہے
کہ یہ اس بات کی بشارت ہے کہ آپ امت مسلمہ کی شفاعت فرمائیں گے کیونکہ طریقہ
ہے کہ شفاعت کرنے والا اس شخص سے پہلے جاتا ہے جس کے لئے شفاعت کی گئی ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
شفاعت ہے' آپ سچے شفیع ہیں یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچائی کے شفیع ہیں' حضرت قتادہ
اور حضرت حسن نے اسی طرح فرمایا' وہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آپ کی ذات اقدس
ہے۔ آپ ان کیلئے شفاعت فرمائیں گے' حضرت حسن سے یہ بھی روایت ہے کہ قدم
صدق سے مراد وہ مصیبت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے امت کو لاحق ہوئی
حضرت سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں اس سے مراد وہ رحمت سابقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے
اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں ودیعت فرمائی۔ حکیم ترمذی نے فرمایا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام الصادقین والصدیقین ہیں۔ ایسے شفیع جن کی شفاعت مقبول ہوگی اور
ایسے سوال کرنے والے ہیں جن کا سوال پورا کیا جائے گا۔ قدم (پاؤں) مفرد اور اس
کی جمع اقدام ہے۔ بعض اوقات اس کا اطلاق پیش قدمی پر ہوتی ہے' کیونکہ وہ قدم ہی
سے ہوتا ہے قدم فلاں کیلئے سبقت ہے۔

"سیدنا رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

و ما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

(ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہان والوں کیلئے رحمت)

سیدی شیخ ابوالعباس مرسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ تمام انبیاء رحمت سے پیدا کئے گئے اور ہمارے نبی ﷺ عین رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''وما ارسلنک الا رحمة للعالمین''

بلکہ یوں سمجھئے کہ آپ خود رحمت کیلئے بھی رحمت ہیں۔

فائدہ ــــــ علماء کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں' اس آیت کی تصریح سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بدولت ہی تمام جہان والوں پر رحمت کی گئی ہے اور ہر بھلائی' ہر نور اور ہر برکت ایجاد عالم سے لے کر آخر تک معرض وجود میں آچکی ہے یا آئے گی' نبی اکرم ﷺ ہی کے سبب ہے۔ امام ابو عبداللہ حکیم ترمذی نوادر الاصول میں فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک زائد دروازہ بنایا ہے' جس کا نام باب محمد (ﷺ) 'باب رحمت اور باب توبہ ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا' کھلا ہوا ہے اور جب آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا' اس وقت بند کر دیا جائے گا' پھر قیامت تک نہیں کھولا جائے گا۔''

باقی اعمال کے دروازے ہیں جو اعمال صالحہ پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت حکیم ترمذی نے فرمایا۔

''جنت کا باب توبہ جو باقی دروازوں سے زائد ہے وہ کسی عمل کا دروازہ نہیں بلکہ رحمت عظمیٰ کا دروازہ ہے' جس سے بندوں کی توبہ داخل ہو کر بارگاہ الٰہی میں پہنچتی ہے۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''میں نبی توبہ ہوں اور میں عطا کی گئی رحمت ہوں''

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تمام جہانوں کیلئے رحمت ہے اور تمام انبیاء کی بعثت رحمت ہے۔ اسی لئے جس نے ان کی لائی ہوئی ہدایت کو قبول کیا' نیک بخت ہوا اور جس نے ان سے اعراض کیا' اس پر فوری عذاب نازل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریمہ اور آپ کی ولادت رحمت وامان ہے۔ اسی طرح آپ کا مزار مبارکہ صور کے پھونکنے تک رحمت ہے۔ للہذا اس رحمت کی عزت وحرمت اور امن قائم ودائم ہے۔

''سیدنا بشری صلی اللہ علیہ وسلم''

متعدد علماء حضرات نے آپ کا اسم مبارک بشری عیسی بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا۔

''اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو میرے سامنے ہے''۔

''ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد''

(اور اس رسول عظیم کی خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے' ان کا اسم گرامی احمد ہے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں)۔

بشارت سے آپ کا اشارہ آیت مذکورہ کی طرف اور دعا کا اشارہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی اس دعا کی طرف ہے جو انہوں نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے

وقت مانگی‘ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کا ذکر اس آیت میں فرمایا۔

”ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم الایہ“

(اے اللہ! انہی میں سے رسول عظیم بھیج جو ان پر تیری آیتوں کی تلاوت کریں‘ انہیں کتاب وحکمت سکھائیں اور انہیں پاک کریں‘ بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مختص نہیں ہے‘ ابن عساکر حضرت عبادہ صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور سب سے آخر میں میری بشارت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے دی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے وعدہ لیا (کہ اگر رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے زمانے میں تشریف لے آئیں) تو تم ان پر ایمان لانا اور ان کی امداد کرنا اور انبیاء کرام یہ وعدہ اپنی امتوں سے لیتے تھے۔ لازمی بات ہے کہ وہ آپ کی خوشخبری بھی سناتے تھے‘ معلوم ہوا کہ تمام انبیاء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری سنائی اور آپ نے ایمانداروں کو رحمت ورضوان‘ آتش دوزخ سے نجات اور جنتوں کی خوشخبری سنائی‘ لہٰذا آپ علی الاطلاق بشریٰ (خوشخبری) اور مطلقاً بشریٰ کہنا درست اور صحیح ہے خواہ آپ کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مختص ہو یا تمام انبیاء علیہما السلام کو شامل ہو یا آپ فی نفسہ بشارت ہوں۔

”سیدنا غوث‘ سیدنا غیث‘ سیدنا غیاث صلی اللہ علیہ وسلم“

غوث مددگار اور فریادرس اور غیث بارش کو کہتے ہیں‘ اغاثہ سے اسم ہے‘ دستگیری کرنے والا‘ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مخلوق کی دستگیری فرمائی۔ لوگ گمراہ تھے‘ جہالت کی موجیں ان سے کھیل رہی تھیں‘ وہ اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کے قریب پہنچ چکے تھے اور جہنم کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے‘ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمت

عالم ﷺ کے ذریعے انہیں خلاصی' نجات اور رہائی عطا فرمائی۔

''غیث'' بمعنی بادل' بندوں اور شہروں کیلئے رحمت و زندگی' زینت اور ذریعہ اصلاح ہے کیونکہ اس کے سبب سبزہ' درخت' پھل اور پھول اگتے ہیں' نہریں اور چشمے جاری ہوتے ہیں' بادل مخلوق کیلئے غوث بھی ہے اور غیاث بھی۔ نبی اکرم ﷺ ہدایت' نور اور رحمت لائے' اس وقت مخلوق کفر کے قحط اور اس کی خشک سالی اور سختی کی وجہ سے مر چکی تھی اور برباد ہو چکی تھی' آپ نے انہیں ہلاکت سے نجات' گمراہی کی جگہ ہدایت' جہالت کے بدلے بصیرت اور ان کے دلوں کو ایمان کے ذریعے زندگی اور زیب و زینت عطا فرمائی' اس لئے آپ کو بادل سے تشبیہ دی گئی کہ بادل شہروں کی زندگی' زینت' سرسبزی' نرمی صلاحیت کا سبب اور ہلاکت سے نجات کا ذریعہ ہے' پس نبی اکرم ﷺ موجودات کے لئے غوث' غیاث اور غیث ہیں' آپ کے ذریعے ان کی دستگیری کی گئی ہے۔

''سیدنا نعمۃ اللہ ﷺ''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد

''الم تم الیٰ الذین بد لو انعمۃ اللّٰہ کفراً''

(کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا)۔

کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ لوگ کفار قریش ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت نبی اکرم ﷺ ہیں' آپ کا نام نعمت رکھا گیا' جس طرح کہ آپ کا نام رحمت ہے' آپ کے متبعین کے لئے حقیقتاً یہی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''وان تعدوا نعمۃ اللّٰہ لا تحصوھا''

(اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کرسکو گے)

حضرت سہل نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ نعمت سے مراد نبی اکرم ﷺ کو بھیجنے کی نعمت ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها''

(یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں' پھر اس کا انکار کرتے ہیں)

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہچانتے ہیں کہ حضور انور ﷺ اللہ کے نبی ہیں' پھر آپ کی تکذیب کرتے ہیں' یہی مطلب حضرت مجاہد اور سدی سے مروی ہے اور زجاج بھی اس کا قائل ہے۔

''سیدناھدیة الله ﷺ''

ھاء مفتوح' دال مکسور اور یاء مشدد ہے۔ ابن سعد اور حکیم ترمذی حضرت ابوصالح سے مرسلہ (صحابی کے ذکر کے بعد) راوی ہیں' دارمی' حاکم اور بیہقی ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند متصل کے ساتھ راوی ہیں۔

''انما انا رحمة مهداة''

(میں وہ رحمت ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بطور ہدیہ دی ہے)

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ ''مجھے اللہ تعالیٰ نے بطور ہدیہ رحمت بنا کر بھیجا' مجھے کچھ لوگوں کے بلند کرنے اور کچھ لوگوں کے پست کرنے کیلئے بھیجا۔

فائدہ ــــــ سیدی ابوالعباس مرسی فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام اپنی امتوں کیلئے عطیہ ہیں اور ہمارے نبی ﷺ ہمارے لئے ہدیہ ہیں' عطیہ اور ہدیہ میں فرق ہے۔ عطیہ محتاجوں کے لئے اور ہدیہ محبوبوں کے لئے ہوتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں وہ رحمت ہوں جو بطور ہدیہ دی گئی ہے۔

"سیدنا عروۃ وثقیٰ ﷺ"

اس میں تین نسخے ہیں۔

(۱)۔۔۔ معتمد نسخوں میں تنکیر کے ساتھ ہے۔

(۲)۔۔۔ بعض نسخوں میں تعریف کے ساتھ ہے العروۃ الوثقیٰ۔

(۳)۔۔۔ بعض دیگر نسخوں میں صفت الف لام کے ساتھ اور موصوف اس کی طرف مضاف ہے عروۃ الوثقیٰ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ"

شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بعض علماء سے نقل کیا کہ العروۃ سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں۔

فائدہ۔۔۔ عروہ لغت میں کسی شے کے پکڑنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اس معنی میں ہے عروۃ الغرارۃ تھیلے کو پکڑنے کی جگہ اور عروۃ الکوز (کوزے کا دستہ اور مٹھی (دستہ) کسی چیز کا وہ حصہ جو اسے پکڑنے کیلئے تیار کیا گیا ہو۔ اسے مقبض ہروی نے کہا کہ عروہ دراصل سبزے کے لئے ہے بطور مثال ہر اس شے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس کا سہارا لیا جائے اور بتادی جائے۔

فائدہ۔۔۔ یہ لفظ اس شے کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کی جڑ زمین میں ثابت ہو مثلاً شیخ (ایک قسم کی گھاس) متنبی نے کہا۔

"غذاء ذاالرشا الاغن الشیخ"

اور اس کے علاوہ ہر وہ پودا جو زمین میں جڑ رکھتا ہو جب کسی سال بارش اور سبزہ کم

ہوا تو چوپائے ان پودوں کو کھا کر زندہ رہیں۔ اکثر اوقات عروہ کا مجازی استعمال اس شے کے لئے کیا جاتا ہے جو اس لائق ہو کہ اسے تھاما جائے' خواہ محسوس ہو یا امر معنوی ہو' کیونکہ جو شخص پکڑنے کی جگہ کو پکڑے گا وہ اس لائق ہے کہ مقصد اور مراد پائے' اس کا مقصد سہارا لینا ہو تو اسے تحفظ حاصل ہو جائے گا' بہت دفعہ اس معنی کے لئے مجازا استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اس کا مقصد بلند جگہ تک پہنچنا ہو تو پہنچ جائے گا' اس کے علاوہ اور مناسب مقاصد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔

فائدہ ــــــ اس جگہ لفظ عروہ مجازاً اس مناسبت کی بنا پر استعمال کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ پر ایمان لا کر آپ کی اتباع اور محبت سے آپ کا دامن تھامے گا' اسے دنیا و آخرت میں تحفظ حاصل ہو جائے گا اور اعلیٰ علیین تک رسائی حاصل ہو جائے گی۔ یہ خاص تعلق ہے ورنہ تمام جہان ایجاد اور امداد میں آپ کی ذات اقدس سے متعلق ہے اور کوئی شے ایسی نہیں جو آپ سے متعلق نہ ہو۔

وثقیٰ فعلی کا وزن ہے'' وثقیٰ الشیء وثاقہ '' فلاں شے سخت اور شدید ہوئی' یہ اس جگہ استعارہ ترشیحیہ ہے (پہلے استعارہ اور مجاز کی مناسبت سے ہے)۔

'' سیدنا صراط اللہ ﷺ ''

نبی اکرم ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچانے والے اور اس کی طرف سبیل ہدایت ہیں اور جو آپ سے دانستہ یا نادانستہ برگشتہ ہوا' وہ گمراہی اور ناکامی کی وادیوں میں بھٹکے گا اور شیطان اس پر مسلط ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ ہمیں ابلیس کی راہ سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل و کرم سے دنیا سے رخصت کے وقت اپنے حبیب کریم ﷺ اور آپ کے متبعین کے دامن سے وابستگی عطا فرمائے (آمین)

صراط کا معنی ہے سیدھی راہ' یا واضح یا وہ راہ راست جس میں کوئی کجی نہ ہو' مجازاً

نبی اکرم ﷺ کے لئے استعمال کیا گیا ہے' کیونکہ آپ ﷺ کا پیروکار دنیا و آخرت کی سعادت تک پہنچنے والا اور نجات پانے والا ہے اور آپ سے برگشتہ ہونے والا گمراہ اور بے ہدایت ہے۔

"سیدنا صراط مستقیم ﷺ"

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا سکھائی۔

"اھدنا الصراط المستقیم"

حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا' صراط مستقیم سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ روایت حاکم نے مستدرک میں ابوالعالیہ کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی اور اسے صحیح قرار دیا۔ بعض حضرات نے ابوالعالیہ اور حسن بصری سے روایت کیا کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ' آپ کے اہل بیت اخیار اور صحابہ کرام ہیں' ماوردی نے" صراط الذین انعمت علیھم " کی یہ تفسیر حضرت عبدالرحمٰن بن زید سے روایت کی۔ ابن جریر' ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری اور ابوالعالیہ سے روایت کیا کہ صراط مستقیم رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دو صاحب حضرت ابوبکر و عمر ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

"سیدنا ذکر اللہ ﷺ"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

حضرت مجاہد نے فرمایا۔ ذکر اللہ سے مراد نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ

(۱)۔ جو آپ کی زیارت کرے یا آپ کا اسم گرامی' احوال شریفہ اور اخلاق

حمیدہ سنے وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا۔اس کی شان کے لائق حمد وثناء کرے گا اور اس پر ایمان لائے گا اور تصدیق کرے گا' لہٰذا آپ کا وجود مسعود اللہ تعالیٰ کے ذکر کا سبب ہوا۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''ذکراللہ'' رکھا۔

(۲)۔نیز آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کے ذکر' آپ کی صفات اللہ تعالیٰ کی توحید کی موجب ہیں اور آپ کے افعال اس کی ذات پر دلالت کرتے ہیں اور آپ کے ارشادات اس کے ذکر کا حکم دیتے ہیں' لہٰذا نبی اکرم ﷺ اپنے تمام احوال وافعال' صفات' نیند اور بیداری میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں۔

(۳)۔نبی اکرم ﷺ نے اپنے مولائے کریم کا دنیا وآخرت میں کثرت سے ذکر کیا اور تمام احوال میں اس کی حمد کی۔

(۴)۔بارگاہ خداوندی میں آپ کا مرتبہ بلند اور مقام شرافت کا حامل ہے اور ذکر کا معنی شرافت ہے۔

(۵)۔اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے آپ کا ذکر کیا کیونکہ سب سے پہلے آپ ہی کا ذکر ہوا۔آپ ہی تقدیر میں اول ہیں اور لوح محفوظ میں سب سے پہلے آپ ہی کا ذکر ہوا۔

(۶)۔اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کا بکثرت ذکر فرمایا۔عرش' آسمانوں اور افلاک کے تمام مقامات' جنت اور تمام جنتی اشیاء پر آپ کا اسم شریف لکھا ہوا ہے۔ اہل مخلوق کو آپ کے اسم گرامی کی صورت پر پیدا فرمایا۔آپ کے اسم شریف کی اضافت اپنی طرف فرمائی (رسول اللہ وحبیب اللہ) آپ کا اسم اپنے اسم کے ساتھ جمع فرمایا۔آپ کا اسم اپنے اسم سے مشتق فرمایا (اللہ تعالیٰ محمود ہے اور آپ محمد ہیں)۔ جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی' جس نے آپ کی بیعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی بیعت کی'

لہٰذا حضور ﷺ ہر اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

حدیث قدسی میں ہے۔

"جعلتک ذکراً من ذکری"

(میں نے تمہیں اپنا ذکر بنایا)

"سیدنا سیف اللہ ﷺ"

اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تن تنہا اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کی' اس کے لئے دشمنان خدا سے جہاد کیا' ان پر فتح پائی اور وہ آپ سے مرعوب ہو گئے۔

"سیدنا حزب اللہ ﷺ"

اللہ تعالیٰ کا حزب اس کا لشکر' اس کے دین کے مددگار' پیروکار اور اس کے وہ بندے ہیں جو اس کی پناہ چاہتے ہیں' اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور نواہی سے اجتناب کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا نام حزب اللہ رکھنا بھی درست ہے کیونکہ آپ نے وہ کام کیا جو لشکر بھی نہیں کر سکتا' مثلاً دشمن کو شکست دینا' اس پر غلبہ پانا اور سختی سے کفر سے روکنا' اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنہا مبعوث فرمایا۔ اس وقت روئے زمین پر آپ کے علاوہ کوئی شخص دین متین پر نہ تھا' اس کے باوجود آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے' اللہ تعالیٰ کے دین اور صرف اس کی عبادت کے لئے ان سے جہاد فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے طوعاً یا کرھاً آپ کا پیغام قبول کر لیا، فتح و نصرت آپ ہی کے لئے تھی کیونکہ آپ ہی جند اللہ اور حزب اللہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غلبہ پانے والا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں آپ تمام مخلوق سے بڑھے۔ اس کی طرف افتقار و احتیاج اور رجوع کرنے، اس کی معرفت تمام تر توجہ کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہونے

اوراس کی طاعت پر قائم ہونے میں سب سے فائق ہیں' بعض حضرات نے کہا کہ آپ کا نام حزب اللہ رکھا گیا حالانکہ حزب کا معنی جماعت ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام موحدین کے کلمہ اخلاص پر متفق ہوئے اور اسلامی تنظیم کا سبب آپ ہی ہیں۔

''سیدنا النجم الثاقب ﷺ''

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''والنجم اذا ھویٰ''

اس کی تفسیر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کی' حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''النجم الثاقب'' بھی نبی اکرم ﷺ ہیں۔بعض نے کہا کہ آپ کا دل انور ہے لیکن یہ بعید ہے۔صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد ستارہ ہے اگر اس سے نبی اکرم ﷺ مراد ہوں تو یہ تشبیہ بلیغ ہے یا مطلق نجم سے استعارہ ہے اور مناسبت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے

''وانک لتھدی الیٰ صراط مستقیم''

(بے شک تم صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہو)

جیسے کہ ستارے سے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

''وبالنجم ھم یھتدون''

اور وہ ستاروں سے راہ پاتے ہیں

یا اس لئے کہ آپ سے جہالت کی تاریکی چھٹ گئی' جیسے زمین ستاروں سے روشن ہوتی ہے اور اگر مخصوص ستارے سے استعارہ ہو تو وہ زحل ہے اس وقت وجہ شبہ بلندی کے باوجود ضیا باشی ہے' کیونکہ زحل ساتویں آسمان پر ہے۔

ثقب کا معنی ہے روشن اور بہت ہی روشن' گویا کہ وہ ظلمت کا سینہ چیر کر اپنی روشنی

پہچاتا ہے اور دوسرے ستاروں سے بلند ہے یہ استعارے کے لئے تائید اور تقویت ہے

"مصطفیٰ ﷺ"

اس کا معنی ہے منتخب اور برگزیدہ، نبی اکرم ﷺ تمام مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے منتخب
اور برگزیدہ ہیں، آپ تمام مخلوق کا خلاصہ اور سب سے بہترین ہیں، بعض حضرات
فرمایا، مصطفیٰ کا معنی ہے تمام بشری کدورتوں سے پاک اور صاف، آپ کا نام ایسا
گیا جو آپ کے وصف کے مناسب ہے، بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے، انتہائی قر
کے لئے چنے ہوئے، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بناتا ہے تو اسے آزمائش میں
ڈالتا ہے اگر وہ صبر کرے تو اسے مقام اجتباء عطا فرماتا ہے اور اگر
رضا کا مظاہرہ کرے تو اسے مقام اصطفاء پر فائز فرماتا ہے"

یہ اسم متعمد نسخوں میں نکرہ ہے اور اس پر تنوین ہے۔ بعض نسخوں میں ایک فتحہ
ساتھ ہے اس طرح بعد کو آنے والے دو اسم مبارک۔

"سیدنا مجتبیٰ" "سیدنا منتقی ﷺ"

یہ دونوں اسم مصطفیٰ اور برگزیدہ کے معنی میں ہے۔

"سیدنا اُمّی ﷺ"

یہ نبی اکرم ﷺ کا خاص ترین اسم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"الذین یتبعون الرسول النبی الامی"

(جو لوگ رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں)

نیز فرمایا۔

ما كنت تدرى ماالكتاب ولا الايمان ولكن جعلناه

نوراً نهدى به من نشاء من عبادنا

(تم ازخودنہیں جانتے تھے کہ کتاب اورایمان کیا ہے لیکن ہم نے اسے نور بنادیا، جس کے ذریعے جس بندے کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں)۔

اُمّی ــــــ وہ ہے جو نہ پڑھے نہ لکھے، اس میں چند احتمال ہیں۔

(۱) ــــــ یہ ام (ماں) کی طرف منسوب ہے کیونکہ ان کی عام حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ لکھتی اور لکھا ہوا پڑھتی نہیں ہیں۔ جب بیٹا بھی اس صفت کا حامل ہو تو اس کی نسبت ام (ماں) کی طرف کردی گئی ہے گویا وہ اس کی مثل ہے۔

(۲) ــــــ یہ وجہ ہے کہ بچہ اپنی اصل پیدائش پر باقی ہے۔ اس نے لکھا اور پڑھا نہیں۔

(۳) ــــــ یا اس حالت کی طرف منسوب ہے جو اسے ماں کے پاس سے حاصل تھی۔

(۴) ــــــ بعض حضرات نے کہا کہ یہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ کا نام) کی طرف منسوب ہے۔

(۵) ــــــ بعض نے کہا کہ امہ العرب (عرب کی قوم) کی طرف منسوب ہے کیونکہ ان میں پڑھنا اور لکھنا عام نہیں تھا۔ اس لئے امی کا مطلب یہ ہوا کہ جو نہ لکھے نہ پڑھے۔

(۶) ــــــ بعض نے کہا کہ یہ امتہ (قوم جماعت) کی طرف منسوب ہے کیونکہ آپ اپنی ذات میں ایک جماعت ہیں۔

مزید معانی اور مطالب کیلئے فقیر کے رسالہ ''اُمی لقب'' میں پڑھئے

اُمی ہونا معجزہ کی تحقیق

اُمی ہونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کمال ہے' بلکہ آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ ہے' نبی امی علیہ وسلم کا علم تیرے لئے کافی معجزہ ہے۔ کیونکہ آپ نے نہ تو لکھا نہ لکھا ہوا پڑھا' نہ کسی کی شاگردی اختیار کی اور نہ کسی لکھنے پڑھنے والے سے تعلق رکھا۔ اس کے باوجود آپ سے لدنی علوم ومعارف' امم سابقہ کے حالات کی واقفیت اور اولین وآخرین کے علوم پر آگاہی ظاہر ہوئی۔ آپ نے مخلوق کی سیاست کے احکام جاری فرمائے۔ حالانکہ وہ مختلف قسم کے لوگ تھے۔ آپ نے دین ودنیا کے تمام مصالح کا احاطہ فرمایا ہر خلق حسن اور علی الاطلاق مخلوق کے ہر کمال سے متصف ہوئے ہر علم وحکم اور ہر حکمت میں آپ کا اس طرح امام ہونا کہ اس کے مقابل تمام مخلوق کو عاجز کردیا۔ یہ تمام امور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل سے واضح دلیل اور روشن حجت ہیں۔ اور آپ کا امی ہونا ظاہر کمال ہے جس میں کوئی خفاء نہیں۔

پڑھنے اور لکھنے کا مقصود وہ علم ہے جو ان کا نتیجہ ہوتا ہے کیوں کہ لکھنا پڑھنا خود مقصود نہیں ہوتا' بلکہ یہ تو علم کیلئے واسطہ ہیں جب ان کا ثمرہ مطلوبہ حاصل ہوگیا تو ان کی ضرورت نہ رہی نیز اگر لکھتے پڑھتے تو بعض لوگوں کو شک واقع ہوتا اور وہ آپ کی کتابت کے سبب آپ کی ملاقات سے بے نیاز ہوجاتے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك اذاً الارتاب المبطلون"

"اے حبیب! تم اس سے پہلے لکھا ہوا نہ پڑھتے تھے اور اپنے ہاتھ سے لکھتے بھی نہ تھے ایسا ہوتا تو جھوٹے شک کرتے"

اس آیت کے متعلق تفصیل اور آپ کے پڑھے لکھے ہونے کی تحقیق فقیر کے رسالہ ''پڑھا لکھا امی'' میں ہے۔

چونکہ اُمی ہونا نبوت سے متعلق ہے۔اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لفظ امی لفظ نبی کے ساتھ ہی وارد ہوا ہے صرف لفظ امی استعمال نہیں کیا جائے گا۔

''سیدنا مختار صلی اللہ علیہ وسلم''

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' توراۃ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''محمد میرے خاص بندے متوکل ومختار ہیں تند مزاج' سخت دل اور بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہیں ہیں برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے' بلکہ عفو ودرگزر سے کام لیتے ہیں۔ان کی پیدائش مکہ میں' ہجرت مدینہ میں اور حکومت شام میں ہوگی''

یہ روایت دارمی اور ابونعیم نے بیان کی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیاء علیہ السلام کی طرف سے جو وحی فرمائی اس میں بھی اسی طرح ہے اس وحی کے الفاظ اسم متوکل میں آئیں گے۔

'' سیدنا اجیر صلی اللہ علیہ وسلم''

بروزن امیر بعض صحف منزلہ میں ہے کہ آپ کا اسم اجیر ہے۔بعض حضرات نے کہا ہے کہ آپ اپنی امت کو آگ سے پناہ دینے والے ہیں یہ اسم فعیل بمعنی مفعل ہے۔

''سیدنا جبار صلی اللہ علیہ وسلم''

آپ کا یہ نام حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور میں رکھا گیا ہے مزمور نمبر ۴۴ میں ہے۔

''اس سبب سے نعمت تمہارے ہونٹوں سے صادر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ کیلئے برکت دے۔ اے جبار! تم اپنی تلوار اپنے گلے میں لٹکا لو' کیونکہ تمہارے لائے ہوئے احکام الہیہ اور مسائل شرعیہ تمہارے ہاتھ کی ہبت سے متصل ہیں تمہارے نیزے لہرائیں گے اور تمام امتیں تمہارے سامنے سرنگوں ہو جائیں گی۔''

یہ خطاب ہمارے نبی ﷺ کیلئے ہے اللہ تعالیٰ کے علم حضوری میں مستحق ہونے کے سبب مولائے کریم نے آپ کو منزلہ موجود میں رکھا (بلکہ آپ نور فی الوقوع تمام اشیاء سے پہلے موجود تھے وہ نعمت جو آپ کے ہونٹوں سے صادر ہوئی آپ کے ارشادات' وہ کتاب جو آپ پر نازل کی گئی اور وہ آپ کی نسبت ہے جسے آپ نے قائم کیا۔ (زبور کے بعض الفاظ کا مطلب) ناموس سے مراد صاحب' سر یا سر خیر یا حضرت جبریل امین علیہ السلام ہیں' ھیبہ یمینہ سے مراد بطور کنایہ آپ کی تلوار کا خوف ہے یا یمین سے مجازاً وہ چیز مراد ہے جو ہاتھ میں ہو۔

جبار صفت اللہ تعالیٰ کیلئے مشہور ہے لیکن حضور علیہ السلام کی صفت بھی اس کے متعلق عرض ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے حق میں جبار کے چند مطلب ہو سکتے ہیں۔

(۱)۔ آپ نے ہدایت وتعلیم سے امت کی اصلاح فرمائی۔

(۲)۔ اپنے دشمنوں کو مغلوب فرمایا۔

(۳)۔ آپ کا مقام تمام انسانوں سے بلند اور مرتبہ نہایت رفیع ہے۔

(۴)۔ راہ خداوندی میں جہاد فرمانے والے۔

(۵)۔ آپ نے حقانیت اور اخلاق کی تلوار سے مخلوق کو حق پر قائم فرمایا اور زبردستی کفر سے روکا۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ سے تکبر والی جبریت کی نفی

کی اور فرمایا۔

"وما انت علیهم بجبار"

(اے حبیب! تم ان پر از راہ تکبر جبر کرنے والے نہیں ہو'

" سیدنا ابو القاسم ﷺ"

یہ کنیت متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

"سیدنا ابو الطاهر ابوا لطیب ﷺ"

ان دو کنیتوں کو متعدد حضرات نے آپ کے اسماء میں شمار کیا۔

" سیدنا ابراهیم ﷺ"

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس کنیت سے بلایا۔ یہ چار کنیتیں آپ کے تین یا چار صاحبزادوں کی نسبت سے ہیں اس میں اختلاف ہے۔ کہ طیب و طاہر آپ کے ایک صاحبزادے حضرت عبداللہ کے نام ہیں ان کی ولادت اسلام میں ہوئی اس لئے ان کا نام طیب و طاہر رکھا گیا ہے۔ یہی قول صحیح ہے' یا یہ دو صاحبزادوں کے نام ہیں ایک نام طاہر اور دوسرے کا طیب ہے رضی اللہ عنہما یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

" سیدنا مشفع ﷺ"

فاء مشددہ مفتوحہ کے ساتھ اسم مفعول کا صیغہ اس کا معنی ہے مقبول الشفاعۃ (جن کی شفاعت مقبول ہوگی) کیونکہ آپ مخلوق کے بارے میں جلد حساب لینے' عذاب ختم کرنے اور ہلکا کرنے کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ تمام مخلوق میں سے آپ کی خصوصیت ہوگی آپ

کی انتہائی عزت افزائی کی جائے گی اور آپ سے کہا جائے گا کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا۔ اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی یہ شفاعت کبریٰ مقام محمود ہے (جہاں تمام اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے۔)

"سیدنا شفیع ﷺ"

اس کا معنی ہے مخلوق کی سفارش فرمانے والے، اس میں شافع کی نسبت مبالغہ ہے یہ دونوں اسلم شفاعۃ سے مشتق ہیں جس کا معنی ہے حاجت روائی کا وسیلہ بننا۔

"سیدنا صالح ﷺ"

اس سے مراد وہ ہستی ہے جو تمام موجودات کی قید سے آزاد ہو کر بارگاہ الٰہی کے لائق کی آزادی کے مختلف مراتب ہیں جو شخص جس قدر آزاد ہوگا اس میں اتنی ہی صلاحیت پائی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ کی بے نیازی کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں ہے لہٰذا آپ کی صلاحیت تک کسی کی رسائی نہیں اور نہ ہی کوئی اس کا تصور کر سکتا ہے۔

"سیدنا مصلح ﷺ"

آپ مخلوق کے مصلح اعظم ہیں آپ نے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی۔ ان کے ظاہر و باطن کو آراستہ فرمایا۔ ان عادتوں کو پاکیزگی عطا کی اور ان کے اختلافات مٹا دیئے۔ بعض قدیم پتھروں پر لکھا ہوا تھا۔

"محمد تقی مصلح و سید امین"

(حضرت محمد ﷺ پیکر تقویٰ، مصلح اعظم سردار اور امین ہیں)

فائدہ ـــــ بعض حضرات نے یہ وجہ بیان کی کہ آپ نے انسانوں کے دلوں کو محبت سے آشنا کیا اور ان کے دلوں میں پائے جانے والے کینوں کو دور فرمایا جیسے کہ

عرب وعجم اور عرب کے قبیلوں میں پائے جاتے تھے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"واذکر نعمة اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم"

(تم اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کہ تم آپس میں دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی)۔

"سیدنا مھیمن ﷺ"

آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنے مشہور شعر میں اس نام سے یاد کیا۔

حتی احتوی بیتک المھیمن من

خندف علیاء تحتھا النطق

"یہاں تک کہ اے مھیمن! آپ کا کاشانۂ اقدس اس عظیم شرافت پر مشتمل ہوا کہ گویائی کی اس تک رسائی نہیں۔"

بعض حضرات نے کہا کہ ان کی مراد ہے "یاایھا المھیمن" اے نگہبان! اگر یہ مطلب نہ ہو تو یہ نبی اکرم ﷺ کا اسم نہ ہوگا۔ بعض علماء نے کہا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ کا گھر جو آپ کی شرافت کا گواہ ہے (مھیمن بیت کی صفت ہے) یا یہ مطلب ہے کہ آپ کا گھر آپ کی اس شرافت پر مشتمل ہے جو آپ کی فضیلت کی گواہ ہے (اس صورت میں خندف کی صفت مقدم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم) اس کا پہلا میم مضموم اور دوسرا مکسور ہے۔ ایک روایت میں دوسرا میم مفتوح ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ من الکتاب و مھیمنا علیہ"

(اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف کتاب حق کے ساتھ اتاری

جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس پر گواہ)۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ مھیمنا سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں آپ قرآن پاک پر گواہ ہیں' اس صورت میں یہ ایک کاف سے حال ہے۔ یا کلام میں حذف ہے' اصل کلام یوں تھا۔

''وجعلناک یا محمد مهیمنا علیه''

(اے حبیب! ہم نے تمہیں قرآن پر گواہ بنایا)

راجح یہ ہے کہ اس کی تفسیر قرآن پاک سے کی جائے۔ کتاب سے پہلا حال مصدقا اور دوسرا حال مھیمنا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے حق میں اس کا معنی ہے۔

(۱)۔ گواہ

(۲)۔ مخلوق کا نگران اور محافظ ہونا۔

(۳) امین۔ یہ ابن قتیبہ نے کہا۔

''سیدنا صادق ﷺ''

حدیث صحیح میں آپ کا نام صادق و مصدق آیا ہے مروی ہے کہ جب آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تو آپ کو اس سے صدمہ لاحق ہوا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ آپ صادق ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا صدق (سچا ہونا) لازمی ہے کیونکہ آپ کا معصوم ہونا ضروری اور امین ہونا ثابت ہے۔ فطری طور پر آپ کی طہارت ونزاہت' تقدس ہمت کی بلندی' اخلاق کی عظمت' اصل کی پاکیزگی' حیا کی شدت' عقل کی فروانی اور رائے کی پختگی وغیر ذالک وہ امور ہیں جن کی بنا پر آپ کی صداقت ضروری ہے۔

صدق کا (جمہور علماء کے نزدیک) معنی واقع میں خبر کا واقع کے مطابق ہونا ہے۔ بعض (نظام) نے کہا ہے خبر کا اعتقاد کے مطابق ہونا اور بعض (جاحظہ) نے کہا کہ خبر کا واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق ہونا صدق ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

"سیدنا مصدق صلی اللہ علیہ وسلم"

معتبر نسخوں میں دال مشددہ کے فتحہ کے ساتھ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ (تصدیق کئے ہوئے) آپ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قول و فعل سے بکثرت آپ کی تصدیق کی یا اس لئے کہ مخلوق نے کثرت کے ساتھ آپ کی تصدیق کی۔ تمام موجودات نے آپ کی تصدیق کی' اجسام کے ظاہر ہونے سے پہلے تمام روحوں نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور اجسام کے ظاہر ہونے کے بعد اتنے افراد نے آپ کی تصدیق کی کہ کسی دوسرے نبی کی اتنے افراد نے تصدیق نہیں کی۔ اگر "مصدق" دال کے کسرہ کے ساتھ ہو تو یہ اسم فاعل ہے۔ (تصدیق کرنے والے) آپ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ آپ نے اپنے قول و فعل سے اپنے رب کی تصدیق کی اور انبیاء سابقین اور کتب سابقہ کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"مصدقالمابین یدیه من التوارة"

(اور اس کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے جو ان سے پہلے ہے)

ارشاد ربانی ہے۔

"والذی جاء بالصدق و صدق به"

(جو صدق کو لائے اور اس کی تصدیق کی)

بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بعض مفسرین نے فرمایا "والذی جاء بالصدق" سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور ''و صدق به'' سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں)۔

'' سیدنا صدق ﷺ''

ارشاد ربانی ہے۔

''و کذب بالصدق اذ جاء ہ''

(اور اس نے صدق کی تکذیب کی جب اس کے پاس آیا)

ایک قول کے مطابق صدق نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی ہے صدق مصدر ہے بطور مبالغہ آپ کا نام گویا آپ سراپا صدق ہیں۔

'' سید المرسلین ﷺ''

حضرت بزار روای ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

''جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں موتیوں کے ایک محل کے پاس پہنچا جو جگمگا رہا تھا اور مجھے تین چیزیں عطا کی گئیں۔ مجھے کہا گیا کہ آپ سید المرسلین، امام المتقین اور قائد الغرّ المحجلین (اس کا معنی عنقریب آئے گا)۔''

سید المرسلین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام رسولوں کے سردار، رئیس، عظمت اور فضلیت و شرافت میں سے سب سے آگے ہیں۔

'' سیدنا امام المتقین ﷺ''

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ

''انا اتقاکم للّٰہ''

''میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں''

امام بزار کی روایت ابھی گزری ہے تقویٰ کا معنی ہے نفس کو شریعت اور ان احکام کی

حفاظت میں رکھنا جواس دنیاوآخرت کی برائیوں سے محفوظ رکھیں۔التقی کا بھی یہی معنی ہے۔متقی وہ ہے جواللہ تعالیٰ کی اوامر کی تعمیل کرے اور منہیات سے بچے' پھر شبہات' پھر خواہشات اور بے فائدہ اشیاء اور ہر اس چیز سے بچے جو موجب نقص ہے یا اللہ تعالیٰ سے دوری کا باعث ہے پھر غیر اللہ پر اعتماد' میلان اور نسبت سے گریز کرے (یہ تقویٰ کے مختلف مراتب ہیں) امام المتقین وہ ہستی ہے جو سب سے مقدم ہو۔سب کی مقتداء اور صراط مستقیم کی طرف ان کی راہنما ہو۔لغت میں امام اسے کہتے ہیں جس کی پیروی کی جائے اور جو اپنے پیروکاروں کیلئے رہنما ہو۔قوم سے آگے ہو۔اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے شفیع ہو۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے۔سب سے زیادہ اس کی معرفت اور خشیت رکھنے والے سب سے زیادہ اس کے فرمانبردار اور عبادت وتقویٰ میں کوشش کرنے والے ہیں آپ تقویٰ وطاعت میں اس مقام پر فائز ہیں جو بیان سے باہر ہے اور اس کی انتہا کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

''سیدنا قائد الغرّ المحجلین صلی اللہ علیہ وسلم''

حضرت بزار کی حدیث ابھی گزر چکی ہے۔قائد قود اور قیادۃ سے اسم ہے قیادۃ کا معنی ہے کسی شخص کا ان لوگوں سے آگے ہونا جو اپنے اختیار سے اس کی پیروی کررہے ہوں اور وہ انہی کی مرضی سے جنت کی طرف لے جائے۔غر جمع ہے اغر کی اور ماخوذ غرۃ سے اس کا معنی لغت میں گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی ہے اور اس جگہ مطلق چہرے کی سفیدی مراد ہے تحجیل کا معنی ہے چاروں پاؤں کی سفیدی' حدیث صحیح میں ہے۔

''میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ
وضو کے اعضاء کے سبب اس کے اعضاء چمک رہے ہوں گے''

اس معنیٰ کی حدیثیں کئی سندوں سے مروی ہیں اس میں اس امت کی زینت

وتکریم ہے اور یہ اعزاز ہے ان کے نبی کے جس کی پیروی کرتے ہیں اور جس کی طرف منسوب ہیں۔ یہ اس امت کی علامت مقرر کی گئی ہے جس کے سبب وہ دوسری امتوں میں قیامت کے دن پہچانی جائے گی۔

فائدہ ـــــ علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا۔ ''غر محجل'' اور ''قوذ'' گھوڑے کی مشہور صفات ہیں۔ اس امت کیلئے یہ الفاظ استعمال کرنے میں اشارہ ہے کہ یہ امت بہترین ہے اور دوسروں سے سبقت لے جانے والی ہے بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ وضو اس امت کی خصوصیت ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس امت سے مختص نہیں ہے۔ ان کے ساتھ چہرے اور باقی اعضاء وضو کا روشن ہونا ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ اس امت کے چہرے سجدے کی برکت سے باقی اعضاء وضو کی برکت سے روشن ہوں گے۔

''سید نا خلیل الرحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم''

بخاری و مسلم میں حدیث شریف ہے کہ

''تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں''

خلیل وہ ہے جسے محبوب کی سچی محبت حاصل ہو۔ یہ تخلل سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے بعض کا بعض سے مخلوط ہو جانا۔ جیسے کہ ایک شاعر کا مفہوم ہے

تو میری روح کی جگہ داخل ہو گئی ہے۔ اس لئے دوست کو خلیل کہا جاتا ہے۔

جب تو بولتی ہے تو تو میرا کلام ہے اور جب تو خاموش ہوتی ہے تو تو پیاس بن جاتی ہے یہ خلت کاملہ کا مطلب ہے۔

بعض اوقات اس کا اطلاق محض محبت پر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الاخلاء یومیذ بعضھم غدو الاالمتقین اس دن ہم نشین ایک دوسرے کے دشمن ہوں

گے،سوائے متقین کے۔

قاموس میں ہے کہ خلیل دوست کو کہتے ہیں یا جو شخص بے لوث اور سچی محبت رکھتا ہو۔ خُـلـه کا معنی ہے خالص دوستی جس میں کوئی خلل نہ ہواس میں اختلاف ہے کہ خلعت ومحبت ایک شے ہے یا دو الگ الگ چیزیں ہیں دوسری صورت میں اختلاف ہے کہ ان میں سے اعلیٰ کیا ہے اور ان میں فرق کیا ہے؟ یہ بحث مبسوط کتابوں میں کیا ہے۔

''سیدنا بر صلی اللہ علیہ وسلم''

باء مفتوحہ کے ساتھ۔ وہ شخص جو بر (باء مکسور کے ساتھ) سے متصف ہو اور یہ ایسا اسم ہے جو تمام بھلائیوں، فضیلتوں اور نوازشوں کا جامع ہے۔

''سیدنا مُبَرٌّ صلی اللہ علیہ وسلم''

میم مفتوح اور اس کے بعد باء ہے، یہ مفعل کے وزن پر اسم مصدر ہے بطور، مبالغہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا گیا یہ اسم فاعل ہے (مُبر) جو شخص نیکی کی راہ پر گامزن ہو یا وہ شخص کہ اپنی قسم کو پورا کر گزرے یا دوسرے کی قسم کو پورا کرے اور اس کی قسم کو نہ توڑے یا کسی کو نیک بنادے۔

''سیدنا وجیھه صلی اللہ علیہ وسلم''

اس کا معنی ہے صاحب جاہ ومنزلت اور دنیا وآخرت میں بلند مرتبہ۔

''سیدنا نصیح وسیدنا ناصح صلی اللہ علیہ وسلم''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ' اس کی کتاب اور اس کے بندوں کے لئے اخلاص اور اس کے لئے اس حد تک جدوجہد کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کسی سے مخفی نہیں۔ نصیحت کا معنی ہے' نیتوں اور اقوال وافعال کے درست کرنے میں پوری کوشش صرف

کر دینا۔ نیز اس کا معنی ہے وہ کام کرنا جس میں بہتری ہو اس کے مقابل ملاوٹ کاری، عیب کو چھپانا اور حق کو مخفی رکھنا ہے۔ دراصل اس کا معنی ہے خلوص، البتہ نصیح مبالغہ پایا جاتا ہے۔

''سیدنا وکیل ﷺ''

اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(۱)—— کفیل اور ضامن، اسی بنا پر بعض حضرات نے یہ تفسیر کی ہے کہ اکرم ﷺ فرمانبرداروں کیلئے جنت کے ضامن ہیں۔

(۲)—— معاملہ آپ کے سپرد ہے اور آپ اسے نبھا رہے ہیں اس صورت میں دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(i)—— یہ اشارہ ہے کہ آپ کو بطور خلافت و نیابت کائنات میں تصرف اختیار دے دیا گیا ہے، نبی اکرم ﷺ کیلئے دوسروں کی نسبت خصوصیات کے ساتھ ا کے ثابت اور حاصل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ دوسروں کیلئے جو کچھ ثابت ہے کہ وہ آپ کی عطا اور تبعیت کی بنا پر ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ خلیفہ اکبر، دنیا و آخرت میں واسطہ اور تمام مخلوق کے لئے رابطہ کا ذریعہ ہے۔

(ii)—— یہ مطلب ہو کہ احکام شرعیہ آپ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ لہٰذ (جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے) آپ اپنے اجتہاد سے حکم فرماتے ہیں جیسے کہ علما نے آپ کی خصوصیات میں بیان کیا ہے کہ جائز ہے کہ آپ کو کہہ دیا جائے کہ آپ جو چاہیں حکم کریں، آپ جو حکم کریں گے وہ صحیح اور میرے حکم کے موافق ہے، جیسے کہ اکثر علماء نے اصول میں سے صحیح قرار دیا ہے، کسی دوسرے کا یہ اختیار نہیں ہے۔

''سیدنا متوکل ﷺ''

توراۃ میں آپ کا یہ نام رکھا گیا۔

''اے غیب کی خبریں دینے والے! ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر' خوشخبری اور ڈر سنانے والا اور امیوں کے لئے جائے پناہ' تم میرے عبد خاص اور رسول ہو' میں نے تمہارا نام متوکل رکھا' وہ تند مزاج' سخت دل اور بازاروں میں آوازیں بلند کرنے والے نہیں' برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں اس وقت تک قبض نہیں فرمائے گا جب تک ان کے ذریعے گمراہوں کو سیدھا نہ کردے یعنی وہ کلمہ طیبہ نہ پڑھ لیں اور ان کے ذریعے اندھی آنکھوں' بہرے کانوں اور غفلت کے پردوں میں لپٹے ہوئے دلوں کو نہ کھول دے۔

امام بخاری نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے تعلیقاً' امام دارمی اور ابن عساکر نے انہی سے سند کے ساتھ روایت کی' امام دارمی نے حضرت ابوداقد یشی صحابی سے بھی روایت کی۔ انہوں نے حضرت الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیاء علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں ۔ میں ان کے ذریعے بہرے کانوں' پردوں میں لپٹے ہوئے دلوں اور اندھی آنکھوں کو کھول دوں گا' ان کی پیدائش مکہ مکرمہ میں' ہجرت مدینہ طیبہ میں اور حکومت شام میں ہوگی' وہ میرے عبد خاص' متوکل' برگزیدہ' رفیع القدر' حبیب و محبوب اور مختار ہیں۔ وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دینگے بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیں گے' وہ بخشیں گے اور ایمانداروں پر مہربان ہوں گے' بھاری بوجھ والے چوپائے اور نادار عورت کی گود میں یتیم بچے پر رحم فرمائیں گے' وہ فحش گوئی اور بدکلامی نہیں کریں گے' وہ اتنے آرام وسکون

سے چلیں گے کہ پاس سے گزرنے پر چراغ بجھنے نہیں پائے گا اور طویل شاخ پر
سے آہٹ پیدا نہیں ہوگی' میں انہیں خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجوں گا۔

یہ روایت حافظ ابو نعیم نے حضرت وہب بن منبہ سے بیان کی، متوکل وہ ہے
اپنے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اس کے دامن رحمت کا سہارا لے اور
حال میں اسی سے تعلق رکھے۔ بعض حضرات نے کہا کہ متوکل وہ ہے جو نفس کی تدبیر چھ
دے اور اپنی قوت و طاقت سے دست کش ہو جائے' یہ توحید اور معرفت کی فرع ہے'
اکرم ﷺ عارفین باللہ تعالیٰ کے سید علی الاطلاق اور تمام موحدین کے سردار ہیں۔

"سیدنا کفیل ﷺ"

بعض علماء نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حسرت و ندامت کے د
اپنی امت کیلئے شفاعت۔

حدیث شریف میں ہے۔

"کون ہے جو مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو پاؤں کے درمیان (یعنی صداقت
اور عفت) کی ضمانت دے' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں"۔

یا ایسے ہی الفاظ ارشاد فرمائے' نیز فرمایا۔

"جو مجھے ایک خصلت کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے کچھ نہیں
مانگے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہو"۔

"سیدنا شفیق ﷺ"

اس کا معنی یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ازراہ شفقت امت کے بارے میں ان
چیزوں کا خوف رکھتے تھے جو انہیں دنیا آخرت میں تکلیف دیں اور مشقت میں ڈالیں'
اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں فرماتا ہے:

''عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم

بالمومنین رؤف رحیم''

(جوامر تمہاری تکلیف کا باعث ہو وہ ان پر گراں ہے' وہ تم پر

حریص ہیں اور ایمانداروں پر مہربان اور رحم فرمانے والے)

نیز فرمایا:

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین

(ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت)

امت پر آپ کی شفقت یہ ہے کہ آپ نے ان کے لئے تخفیف اور آسانی فرمائی اور بعض اشیاء کو اس لئے ناپسند رکھا کہ امت پر فرض نہ ہو جائیں۔

(مثلاً تراویح) آپ بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس کی ماں کی مشقت کے خوف سے نماز مختصر فرما دیتے جب آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین اور پہاڑوں کے فرشتے علیہما السلام کو بھیجا۔ اس فرشتے نے عرض کیا کہ اگر چاہیں تو میں ''اخشبین'' دو پہاڑوں کو ان پر الٹ دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''نہیں! بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے افراد نکالے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے''۔

ایک روایت میں ہے۔

''میں اپنی امت سے عذاب مؤخر کرتا ہوں' شاید کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے''۔

نبی اکرم ﷺ کی اپنی امت کے مرتکب کبائر پر شفقت یہ ہے کہ آپ نے ان کی پردہ داری کا حکم فرمایا اور امت کو حکم دیا کہ جن پر حد جاری کی گئی ہو ان کے لئے رحمت

ومغفرت کی دعا کریں۔ وعظ ونصیحت فرماتے وقت صحابہ کرام پر نظر رکھتے، کہیں ملال محسوس نہ کریں۔ آپ کی شفقت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ حدیث شفاعت میں ہے کہ جس وقت سب لوگ اپنی اپنی فکر میں ہوں گے تو آپ کو امت کی فکر دامن گیر ہوگی اور آپ کہیں گے۔

"امتی امتی یا رب امتی"

(یااللہ! میری امت بخش دے، یااللہ میری امت کو بخش دے)

اس کے علاوہ بے شمار مثالیں ہیں جو شخص آپ کی سیرت وسوانح کا مطالعہ کرے گا اسے معلوم ہو جائے گا۔

"سیدنا مقیم السنہ صلی اللہ علیہ وسلم"

تورات اور زبور میں آپ کا یہ نام رکھا گیا۔ اے اللہ! لوگوں کیلئے اس زمانے کے بعد جب انبیاء تشریف فرما نہ ہوں، اپنے حبیب مقیم السنہ (سنت کو قائم فرمانے والے) کو بھیج۔

اور تورات میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ انہیں اس وقت تک قبض نہیں فرمائے گا جب تک ان کے ذریعے گم کردہ راہوں کو راہ راست پر نہ لے آئے گا، یعنی جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں"۔

فائدہ ــــ سنت سے مراد پہلے انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اور اسے قائم رکھنے کا مطلب اسے درست کرنا ہے یہاں تک کہ وہ طریقہ اپنی صحیح حالت پرآ جائے یا اسے رائج کرنا مراد ہے، گم کردہ راہوں سے مراد قریش ہیں اور انہیں راہ راست پر لانے کا مطلب توحید کا اظہار اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے تاکہ وہ کلمہ طیبہ پڑھ لیں۔

"سیدنا مقدس صلی اللہ علیہ وسلم"

دال مشدد مفتوح، اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بعض انبیاء کی کتابوں میں آپ کا یہ اسم شریف واقع ہے، اس کے چند معانی ہیں۔

(i)۔۔۔۔ وہ ذات جسے گناہوں سے پاک رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس کو ان کی آلودگی سے معصوم رکھا اور ان کی مغفرت کا معنی یہ ہے کہ اگر بالفرض آپ سے کوئی ایسا امر صادر ہو جسے آپ کے لئے گناہ کہا جائے تو وہ معاف ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک و ماتاخر"

بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمادے اور آپ سے خطاب اس لئے کیا گیا کہ آپ ہی مغفرت کا سبب ہیں اور آپ ہی کی اتباع کی بدولت گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ویز کیھم "اور انہیں پاک کریں اور فرمایا۔

"ویخرجھم من الظلمات الی النور"

(اور انہیں اندھیروں سے نور کی طرف لائیں)

(ii)۔۔۔۔ آپ کی مذموم اخلاق اور ردی اوصاف سے پاک رکھا گیا جو آپ کے شایان شان نہیں ہیں۔

(iii)۔۔۔۔ بعض حضرات نے کہا وہ ذات جسے دوسروں پر فضیلت دی گئی۔

(iv)۔۔۔۔ بعض علماء نے کہا، وہ ذات جس پر درود و سلام بھیجا گیا۔

"سیدنا روح القدس صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کا معنی ہے، وہ روح جو نقائص سے منزہ ہے، قدس کا معنی طہارت اور پاکیزگی

ہے جیسے ابھی گزرا۔

"سیدنا روح الحق صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کے چند مطالب ہیں۔

(i)____ حق سے مراد دین وایمان ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کی جان ہیں، ج
کے ذریعے ایمان کا وجود قائم ہوا آپ نہ ہوتے تو نہ ایمان کا وجود ہوتا اور نہ اس کا ظ
ہوتا، آپ ہی ایمان کی اصل جڑ ہیں، آپ ہی ایمان کا سر چشمہ ہیں اور آپ ہی
پھیل کر ایمان دوسروں تک پہنچا۔

(ii)____ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہو اور روح کی اضاف
اس کی طرف ایسے ہی ہے۔ جیسے حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے نام میں ہے
اضافت مخلوق کی خالق کی طرف اور مملوک کی مالک کی طرف تعظیم وتکریم کیلئے ہے،
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس روحوں کی آنکھ کی پتلی، ان کی اصل، ان کے وجود کی جڑ اور سب
سے پہلی روح ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، لہٰذا آپ ہی روح اعظم اور خلیفہ اکبر ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم، نیز آپ ہی وہ روح ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے عالم وجود میں رکھا، عا
وجود کا قیام اور اثبات آپ ہی سے ہے، اگر آپ نہ ہوں تو جہان مضمحل اور ختم ہو جائے

"سیدنا روح القسط صلی اللہ علیہ وسلم"

قسط کا معنی عدل وانصاف ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصاف کی جان ہیں، جس کی بدولت
اس کا وجود قائم ہے، اگر آپ نہ ہوں تو انصاف کا قیام اور وجود ہی نہ ہو، قصیدہ بردہ میں آپ
کی لائی ہوئی آیات قرآنیہ کے بارے میں فرمایا۔

"فالقسط فی الناس من غیر هالم یقم"

(ان کے بغیر لوگوں میں انصاف قائم نہیں ہوسکتا)

ایک اعرابی کو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

" فمن یعدل اذالم اعدل"

(اگر میں نے عدل نہیں کیا تو کون کرے گا؟)

" سیدنا کاف" ﷺ

نبی اکرم ﷺ اپنی امت کیلئے اس کتاب کی بدولت جو آپ پر نازل کی گئی کتب سابقہ سے کفایت کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

" اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم"

(کیا ان کیلئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جوان پر پڑھی جاتی ہے)۔

اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کا مطلب عربی میں مسلمانوں کو بیان کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب اور کہو ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اے گروہ مسلمین! تم اہل کتاب سے کیوں سوال کرتے ہو؟ حالانکہ تمہاری کتاب نے جو اللہ تعالیٰ کے نبی پر اتاری گئی، اللہ تعالیٰ کے نئے نئے احکام بیان کئے ہیں' تم خالص کتاب کی بغیر کسی آمیزش کے تلاوت کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تبدیل کیا اور اپنے ہاتھوں سے اس میں ردوبدل کیا پھر کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض معمولی قیمت حاصل کریں' کیا جو علم تمہیں پہنچا ہے' وہ ان سے سوال کرنے سے نہیں روکتا؟ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے' بخدا! ہم نے اہل کتاب میں سے کسی کو نہیں دیکھا

جو تم سے قرآن پاک کے بارے میں سوال کرتا ہو نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک صحیفہ دیکھا جس میں تورات کی کچھ باتیں لکھی ہوئی تھیں تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا۔

''اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ظاہرہ میں ہوتے تو
انہیں میری پیروی کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا''

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی جانور کا کندھا لایا گیا جس میں کسی کتاب کی کچھ باتیں لکھی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا۔

''کسی قوم کی حماقت یا فرمایا گمراہی کیلئے یہ کافی ہے کہ جو کچھ ان کے
نبی لائے ہیں اس سے اعراض کر کے دوسرے نبی کی طرف جائیں یا
اپنی کتاب چھوڑ کر دوسری کتاب کی طرف جائیں''

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم''
(کیا انہیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی
جو ان پر پڑھی جاتی ہے)۔

یہ حدیث ابن ابی حاتم اور دارمی نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کی۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ تورات وانجیل میں مصروف ہونا اور ان کا مطالعہ کرنا اجماعاً ناجائز ہے، اگر یہ گناہ نہ ہوتا تو آپ اس پر ناراض نہ ہوتے، نبی اکرم ﷺ اپنی کتاب شریعت اور شفاعت کے ساتھ کافی ہیں، اسی طرح آپ کا دیلہ پکڑنا، آپ کے دامن سے وابستہ ہونا، آپ کے اخلاق سے موصوف ہونا اور آپ کی سنتوں کی پیروی کرنا کافی ہے۔

نسخہ سہلیہ اور اسکے علاوہ صحیح نسخوں میں اس اسم مبارک اور آئندہ اسماء مبارکہ مکتف، شاف اور مہد کے آخر میں یاء نہیں ہے اور بعض نسخوں میں موجود ہے۔

"سیدنا مکتف صلی اللہ علیہ وسلم"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نصرت وامداد پر اکتفاء کرنے والے، اس کی رحمت وعنایت کی بدولت اس کے ماسوا سے مستغنی ہیں کیونکہ آپ کی تمام تر توجہ اسی کی طرف اور تمام مخلوق سے منقطع ہو کر اسی کی طرف التفات ہے، لہٰذا آپ صرف اسی کا مشاہدہ کرتے ہیں، آپ ہی اس حال شریف کی اصل اور منبع ہیں، تمام کائنات میں سے جس کے لئے اس حال میں حصہ مقدر کیا گیا ہے، اس نے آپ ہی کی ذات کریم سے حاصل کیا ہے، نیز آپ معاش، لباس، رہائش اور تمام امور میں دنیا کے معمولی حصہ پر اکتفاء فرمانے والے ہیں۔

"سیدنا بالغ صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کا معنی واللہ تعالیٰ اعلم! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے والے۔ اور اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا مطلب ہے اس کی ذات کا علم واصل اور بالغ کا معنی ایک ہے لیکن بالغ میں ایک قسم کی قوت زائدہ کا اعتبار ہیں۔ کیوں کہ اس مادہ اور اس کے تمام صیغے اسی معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی اور اس کی ذات کی معرفت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق کی نسبت زائد قوت حاصل ہے جو محتاج بیان نہیں ہے۔ آپ علی الاطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، آپ کا علم اور دائرہ عقل کی وسعت اس آخری حد پر ہے جو مخلوق کیلئے ممکن ہے، آپ کی عقل تمام مخلوقات سے زیادہ، سینہ سب سے زیادہ وسیع اور رائے کی عمدگی سب سے بڑھ کر ہے۔ فرمایا

"میں تبلیغ کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے" میں

(اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔"

یہ حدیث امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ یہ بھی فرمایا

اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ کرنے والے بنا کر بھیجا ہے تکلیف دینے والا بنا کر نہیں بھیجا، یہ حدیث امام ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

نیز فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے داعی اور مبلغ بنا کر بھیجا ہے ہدایت کا پیدا کرنا میرا کام نہیں ہے' شیطان کو برائیوں کا آراستہ کرنے والا بنا کر پیدا کیا گیا' گمراہی کا پیدا کرنا اس کا کام نہیں ہے"۔

یہ حدیث امام عقیل نے ضعفاء میں اور ابن عدی نے کامل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

فائدہ ـــــ اس اسم کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے وہ احکام پہنچاتے ہیں جن کا پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے جس کی ہدایت کا ارادہ فرماتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچا دیتے ہیں۔

"سیدنا شاف صلی اللہ علیہ وسلم"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی برکت' دعا اور چھونے سے گمراہی' کفر' جہالت اور ظاہری و باطنی امراض سے شفا دیتے ہیں' نیز آپ علوم' حکمت اور اخبار میں بھی شفاء دیتے ہیں اور اپنی

رائے اور مواعظ سے بھی۔

"سیدنا واصل صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ واصل باللہ تعالیٰ ہیں یہ مطلب "بالغ" میں گزر چکا ہے یا مطلب یہ کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔

"سیدنا موصول صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ وصل سے اسم مفعول ہے، جس کا معنی ہے جمع کرنا اور منقطع نہ کرنا، مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مولا کی بارگاہ سے ملائے ہوئے ہیں اور علم و شرافت آپ کے مقام رفیع کے لائق آپ کی ذات مبارکہ میں جمع کر دیئے گئے ہیں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے، یہ نام پاک بہت سے صحیح نسخوں میں اسی طرح ہے یعنی صاد کے بعد واؤ ساکنہ ہے، بعض نسخوں میں اس کی جگہ "موصل" ہے، آپ کا یہ نام تورات میں رکھا گیا ہے، بعض حضرات نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے وہ ذات جس پر رحمت کی گئی، اس صورت میں یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے، اگر یہ اسم فاعل (موصل) ہو جیسے کہ میں نے اس کا ضبط دیکھا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپ امت تک وہ احکام پہنچانے والے ہیں جن کی تبلیغ کا آپ کو حکم دیا گیا۔ اپنے متبعین کو بارگاہ الٰہی تک اور جنت تک پہنچانے والے ہیں، اس صورت میں یہ مبلغ کا اہم معنی ہے، جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

"سیدنا سابق صلی اللہ علیہ وسلم"

آپ کی ذات اقدس پیدائش اور بارگاہ الٰہیہ تک رسائی میں سب سے پہلے ہے، ہر بھلائی، فضیلت، عزت اور سعادت، سیادت اور نبوت و رسالت میں آپ ہی پہلے ہیں روز الست اور قیامت کے دن مخاطب کیے جانے اور جواب دینے میں آپ ہی

سابق ہیں' سجدہ کرنے میں آپ ہی پہلے ہیں' سب سے پہلے آپ ہی کا ذکر ہوا' لوح محفوظ اور انبیاء کے ذکر میں بھی آپ ہی پہلے ہیں امامت' شفاعت' جنت میں داخل ہونے' اللہ تعالیٰ کی زیارت اور تمام ان خصال حمیدہ میں بھی آپ ہی پہلے ہیں۔ جو آپ کے ساتھ مختص ہیں اور کوئی دوسرا آپ کے ساتھ ان میں شریک نہیں ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر خاص عنایت ہے۔

فائدہ ـــــ امام حاکم نے مستدرک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عرب کا سابق ہوں' صہیب روم کے' سلمان فارس کے اور بلال حبش کے سابق ہیں۔

قوم کا سابق وہ ہے جو ان سے آگے ہو اور فضیلت و شرافت میں ان سے نمایاں ہو نبی اکرم ﷺ فضیلت و شرافت کی تمام اقسام میں سب مخلوق سے اس طرح ممتاز ہیں کہ کسی وصف میں کوئی بھی آپ کے برابر نہیں ہے۔

"سیدنا سائق ﷺ"

یہ سوق سے مشتق ہے جو قود سے مختلف ہے۔ (قود کا معنی ہے آگے چل کر راہنمائی کرنا اور سوق کا معنی ہے پیچھے چلانا) بعض حضرات نے کہا کہ اس اسم مبارک کا مطلب یہ ہے کہ آپ انسانوں کو ہر بھلائی کی طرف چلاتے ہیں' نیکوں کو جنت کی طرف اور بدکاروں کو ڈر سنا کر اور دعوت دے کر اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف چلاتے ہیں' آپ کا ایک اسم گرامی داعی اللہ ہے' اس کی تفسیر سائق الی اللہ سے کی گئی ہے۔

"سیدنا ھاد ﷺ"

اس کا معنی ہے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا کر اور انہیں راہ نجات بتا کر اللہ تعالیٰ کی طرف راہنما فرمانے والے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وانک لتھدی الیٰ صراط مستقیم"

(بے شک تم صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہو)

فائدہ۔ ہدایت کی کئی قسمیں ہیں۔

(i)____ ہدایت یابی کا پیدا کرنا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

(ii)____ مہربانی کے ساتھ راہنمائی اور بیان کرنا' یہ ہدایت کا اصل معنی ہے' اس معنی کے لحاظ سے ہدایت اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی صفت واقع ہوتی ہے۔

(iii)____ بلانا' اسی معنی سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولکل قوم ھاد

(ہر قوم کیلئے ایک بلانے والا ہے)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وداعیاً الی اللہ باذنہ

(اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کی طرف بلانے والے)

ہدایت کا استعمال بھلائی میں ہی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"فاھدوھم الی صراط الجحیم"

(ان کو راہ جہنم کی ہدایت دو)

بطور تھکم (ذلیل کرنے کے لئے) واقع ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی دنیا وآخرت کی بہتری کی جانب راہنمائی ظاہر ہے۔

"سیدنا مھد ﷺ"

میم کے ضمہ کے ساتھ اھدی الھدیۃ فلاں نے ہدیہ دیا' سے ماخوذ ہے اس اسم

اوراسم سابق (مھدی) میں فرق ہونا چاہئے اگر یہ اسم میم کے ضمہ اور یاء کے حذف کے ساتھ ہوتو یہ اھدی الھدیة سے اسم فاعل ہوگا۔اسم سابق یاتو (مھدی) میم کے ساتھ (ھدی) بمعنی اشدوہدایت سے مشتق ہےاور یہ زیادہ مناسب ہےاور یاءمیم کے ذمہ اور دال کے فتحہ کے ساتھ (مھدی) ہےتو اس کا معنی وہی ہے جو آپ کے اسم مبارک ھدیة الله (اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہدیہ) کا معنی ہے۔

"سیدنا مقدم صلی اللہ علیہ وسلم"

دال مشددہ مفتوحہ ہےاس کا معنی وہی ہے جواس سے پہلے آپ کے اسم شریف سابق کا معنی گزر چکا ہے۔

"سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کا معنی آپ کے نام پاک "ذوعز" کے تحت گزر چکا ہے۔

"سیدنا فاضل صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کوتمام مخلوقات پرفضیلت حاصل ہے۔

"سیدنا مفضل صلی اللہ علیہ وسلم"

ضادمفتوح کے ساتھ اسم مفعول کا صیغہ ہےاس کا معنی یہ ہے کہ آپ کوکسی ذات نے فضیلت دی اور صاحب شرافت بنایا ہے ظاہر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ اسی نے آپ کوفضیلت وکرامت اورشرافت کے ساتھ مختص فرمایااورتمام جہانوں خصوصاً انبیاءورسل اور ملائکہ علیہم السلام پرترجیح دی۔اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

شیخ ابوعبداللہ مکی نے فرمایا کہ ملائکہ پرترجیح اس لئے ہے کہ اس روایت صحیح پر اجماع ہو چکا ہےاورانبیاءورسل پرترجیح کی چندوجوہ ہیں۔

(۱)۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"کنتم خیر امه اخرجت للناس"

"تم بہترین امت ہو جسے لوگوں (اقوام عالم) کے
سامنے پیش کیا گیا ہے"

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یہ امت تمام جہانوں سے بہتر ہے اور اس امت کی بہتری ان کے نبی کی بہتری کے سبب ہے لہٰذا نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہوں گے اور یہی مدعا ہے۔

(۲)۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"انا سید ولد آدم ولا فخر"

"میں تمام اولاد آدم (علیہ السلام)
کا سردار ہوں' یہ بات بطور فخر نہیں"

سوال ــــ اس عموم میں حضرت آدم علیہ السلام داخل نہیں ہوں گے' کیونکہ اس حدیث سے آپ کا ان کیلئے سردار ہونا ثابت نہیں (بلکہ ان کی اولاد کی نسبت ہے)

جواب۔(i) ــــ حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر احتراماً ترک کیا گیا ہے' ورنہ مقصود تعمیم ہی ہے کیونکہ اس جگہ اولاد آدم سے مراد جنس انسانی ہے۔

(ii) ــــ اس حدیث سے نبی اکرم ﷺ کی سیادت حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ثابت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سیادت میں ان حضرات سے بڑھ کر نہیں ہیں لہٰذا حضور سید الانبیاء ﷺ سب کے سردار ہوئے اور یہی مقصد ہے۔

تمام انبیاء کرام سے افضل ہونے کی تیسری دلیل یہ ہے کہ کامل دو قسم ہے۔

(۱)۔۔۔ صرف اپنی حد تک کامل ہو دوسرے کی تکمیل نہ کرے۔

(۲)۔۔۔ خود بھی کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل بھی کرے۔

دوسری قسم افضل ہے پھر دوسرے کی تکمیل علم میں ہوگی یا عمل میں علم کا افضل ترین مرتبہ وہ علم ہے جس کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے ہے اور تمام اعمال سے افضل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ پس جو ان دونوں کے حاصل کرنے اور عطا کرنے میں اعلیٰ ہوگا وہی سب سے افضل ہوگا اور اس میں شک نہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان دونوں میں اعلیٰ ہیں کیونکہ آپ صاحب کلمہ جامعہ اور رسالت محیطہ ہیں۔ آپ کی امت میں ذات باری تعالیٰ کی معرفت اور تمام جہانوں کی عبادتوں کا جامع عبادات کا ظہور اور پھیلاؤ بھی اس دعوے کی دلیل ہے نماز حج اور دوسری عبادتیں مجموعی طور پر دیگر انبیاء اور دیگر امتوں کیلئے نہ تھیں خلاصہ یہ کہ کمال اور تکمیل کا اعلیٰ درجہ نبی کے ساتھ مختص ہے اور جس کے ساتھ کمال اور تکمیل کا اعلیٰ درجہ مختص ہو وہ سب سے افضل ہے لہذا نبی اکرم ﷺ سب سے افضل ہیں۔

انتباہ۔۔۔ حضور نبی اکرم ﷺ جملہ مخلوق سے علی الاطلاق افضل ہیں بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اجماعی جملہ ہے ایک گروہ نے (گزشتہ صدی میں) سر اٹھایا تو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ''تجلی الیقین'' کتاب لکھ کر ہمیشہ کیلئے ان کا منصوبہ خاک میں ملا دیا۔

محدثین کرام کے دلائل مختصراً عرض کر دیئے ہیں صوفیاء کرام دلائل مذکورہ کے علاوہ فرماتے ہیں کہ جو ہر اعتبار سے فائدہ دے وہ اس سے اعلیٰ ہے جو ہر اعتبار سے فائدہ حاصل کرے۔ نبی اکرم ﷺ ہر لحاظ سے فائدہ بخشنے والے ہیں کیونکہ تمام نور آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا۔

"اول ما خلق اللہ نوری ومن نوری خلق کل شیء"

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے نور سے ہر شے پیدا فرمائی''۔

انوار دو قسم ہیں۔(۱) طبعی (حسی) اور (۲) روحانی

روحانی نور دو قسم ہیں (۱)۔علوم (۲) اخلاق

اس میں شک نہیں کہ آپ ہی کے علم سے مخلوق کو علم دیا گیا اور آپ کے اخلاق سے انہیں اخلاق دیئے گئے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"وانک لعلیٰ خلق عظیم"

''اے حبیب! بے شک تم خلق عظیم پر ہو''

اور اس امداد کی طرف اپنے ارشاد سے اشارہ فرمایا۔

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین"

''ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت''

اور اسی کی طرف نبی ﷺ کے ارشاد کا اشارہ ہے کہ

"انایعسوب الارواح"

''میں روحوں کی اصل ہوں''

اور میں اس وقت نبی تھا' جب کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

نوٹ ـــــ اس دور میں آپ ﷺ کی نبوت صرف خیالی تصور نہیں' جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت حقیقی تھی آپ ان عوالم میں بھی نبوت

کے امور سرانجام دیتے رہے اور ہر عالم کو مستفیض اور مستفید فرماتے رہے' اسلئے
علی الاطلاق جملہ عوامل کے وسیلہ اور درجہ رفیعہ اور مقام محمود کے مالک ہیں اور یہ
اس بنا پر ہے کہ آپ ہی سب کی ابتداء ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی وہ خصوصیت
کی جسے اللہ تعالیٰ کے سوا حقیقتاً کوئی نہیں جانتا۔ فرمایا۔

"یا ابابکر والذی بعثنی بالحق لم
یعرفنی حقیقة غیر ربی"

"اے ابوبکر! اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق
کے ساتھ بھیجا' مجھے حقیقتاً میرے رب کے سوا کسی نے
نہیں پہچانا' اس کو اچھی طرح جان لو"

اسی فضیلت کے بنا پر اولوالعزم رسولوں مثلاً حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ع
السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں آپ کی امت سے بنادے۔ احادیث مبار
میں جو انبیاء کرام علیہ السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے کی ممانعت ہے تو اس
مطلب محققین کے نزدیک یہ ہے کہ خصوصیات اور قیاس کی بنا پر فضیلت نہ دی جا
کیونکہ خصوصیات تفضیل کا تقاضہ نہیں کرتیں۔ فضیلت تو محض وہ انتخاب اور خصوصیہ
ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارادہ قدیمہ اور تقدیر ازلی جاری کے مطابق کسی کو عطا کی ہے۔ ا
کی ایسی کوئی علت نہیں ہے کہ جس پر فضیلت دی گئی ہے اس کے نقص کا تقاضا کر
یہ بھی نہیں کہ صاحب فضیلت میں کوئی سبب پایا گیا اور جس پر فضیلت دی گئی ہے اسمیں
وہ سبب نہیں پایا گیا' جس کا یہ مطلب ہو کہ اس ہستی میں نقص یا تقصیر پائی گئی ہے کیونک
ہر نبی کو جو حکم دیا گیا ہے اس پر انہوں نے پوری طرح عمل کیا' ذرہ برابر بھی کمی نہیں کی
معلوم ہوا کہ فضیلت ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

دلیل سمعی کے بغیر اس کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض منھم من کلم اللہ"

"یہ رسولان عظام ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی۔"

"ورفع بعضھم درجات"

"اور بعض کے درجے بلند کئے"

اور وہ نبی اکرم ﷺ ہیں آپ کی تمام مخلوق پر فضیلت ایسا امر ہے جس میں ائمہ کا کوئی اختلاف نہیں۔ اس پر سب ہی متفق ہیں کہ آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ البتہ! ائمہ کرام نے اس میں گفتگو کی ہے کہ جب عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے افضل ہیں تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ فلاح نبی مفضول ہیں یا پاس اداب کے طور پر یہ بات نہ کہی جائے اور نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کیا جائے' کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو' اور کوئی یہ نہ کہے کہ میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں' دونوں دلیلوں پر عمل کرنے کیلئے یہی مختار ہے۔

فائدہ ـــــ آپ ﷺ نے بعض مواقع پر بعض انبیا علیہ السلام سے اپنی فضیلت کے اظہار سے روکا تو اس کے کئی جوابات ہیں۔

(۱) ـــــ آپ ﷺ نے پہلے وہی فرمایا جو مذکور ہوا بعد کو علی الاطلاق اپنی فضیلت کا اظہار فرمایا۔

(۲)۔۔۔۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ نے امت کی تواضع اور تادیب ک
فرمایا۔

"سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم"

معراج شریف کی طویل حدیث میں ربیع بن انس کے واسطے سے حضر
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مروی ہے۔

"وجعلتک فاتحاً و خاتما"

"اور میں نے تمہیں فاتح اور خاتم بنایا"

اسی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ آپ نے اپنے رب کریم کی حمدوثنا اور ا
مراتب کا شمار کرتے ہوئے فرمایا۔

"اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے میرا ذکر بلند فرما دیا"

"و جعلنی فاتحاً و خاتماً"

"اور مجھے فاتح اور خاتم بنایا"

فاتح کے متعدد مطالب ہو سکتے ہیں۔

(۱)۔ (خلقت کے لحاظ سے) تمام انبیاء کی ابتداء اور سب سے پہلے۔

(۲)۔ ہر خیر اور شریعت کے کھولنے والے۔

(۳)۔ وہ ذات جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے باب ہدایت کھول دیا۔ جبکہ ر
ہدایت مشتبہ ہو چکی تھی۔

(۴)۔ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غفلت
زدہ دلوں کو کھول دیا۔

(۵)۔ حاکم

(۶)۔امت کیلئے رحمت کے دروازے کھولنے والے۔

(۷)۔امت کی بصیرتوں کو حق کی معرفت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لئے کھولنے والے۔

(۸)۔حق کے مددگار۔

(۹)۔امت کی ہدایت کا آغاز فرمانے والے۔

(۱۰)جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے۔

(۱۱)۔جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے تمام شفاعت کرنے والوں کیلئے شفاعت کا دروازہ کھول دیا۔

(۱۲)۔جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے علم نافع اور عمل صالح کا دروازہ کھول دیا۔

(۱۳)۔جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے شہر فتح فرمادیئے۔

(۱۴)۔جن کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کو فتح فرمادیا۔

''سیدنا مفتاح ﷺ''

یہ فاتح کا ہم معنی ہے۔البتہ اس میں مبالغہ زیادہ ہے یا اس کا معنی چابی ہے مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ دشوار امور کو حل فرمانے والے ہیں فاتح میں جو احتمالات گزر چکے ہیں۔وہ اس میں بھی مراد لئے جاسکتے ہیں۔

''سیدنا مفتاح الرحمة ﷺ''

کیونکہ دنیا میں دینی یا دنیاوی، ظاہری یا باطنی طور پر جس پر بھی رحم کیا گیا یا آخرت میں جس پر بھی رحم کیا جائے گا وہ آپ ہی کے دست کرم سے ہے اور ہوگا آپ کے احکام اور آپ کی پیروی کے سبب ہی ہوگا۔

”سیدنا مفتاح الجنۃ ﷺ“

اس کے دو مطلب ہیں۔

(۱)___ جنت میں وہی داخل ہوگا جو آپ پر ایمان لائے گا' وہ آپ ہی کے ہاتھوں میں جنت میں داخل ہوگا لہٰذا آپ ہی جنت کی کنجی ہیں۔

(۲)___ آپ حسی طور پر جنت کی کنجی ہیں۔ کیونکہ جنت آپ سے پہلے کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی آپ تشریف لائیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے۔ تو آپ کیلئے دروازہ کھول دیا جائیگا۔ لہٰذا آپ ہی جنت کی چابی ہیں۔

جیسے کہ مسلم شریف میں امام احمد کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

”میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کیلئے کہوں گا۔ خازن جنت کہے گا' آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا' میں محمد ﷺ ہوں' خازن کہے گا مجھے آپ ہی کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں“

طبرانی کی روایت میں ہے کہ

”خازن آپ سے کہے گا کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے نہیں کھولوں گا اور آپ کے بعد کسی کیلئے نہیں اٹھوں گا“۔

”سیدنا علم الایمان ﷺ“

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایمان کی علامت' ایمان اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی دلیل ہیں آپ ہی کے ذریعے ایمان تک رسائی اور آپ ہی کے نور سے راہ ایمان میں

روشنی حاصل ہوتی ہے۔لہٰذا آپ ہی اللہ تعالیٰ کی دلیل اور اس کی طرف رہنمائی فرمانے والے ہیں۔آپ کے سوانہ کوئی دلیل ہے نہ راہنما۔آپ اللہ تعالیٰ کا باب اعظم اور راہ مستقیم ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دلیل اور رہنما بنا کر بھیجا۔لہٰذا آپ کی دعوت عام اور رسالت تامہ ہے۔آپ نے اپنے افعال واقوال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کی اور روحوں کو اس کے جلال و جمال کیلئے بیدار کیا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر بلانے والا آپ ہی کی دعوت سے بلاتا ہے۔اور ہر دلیل آپ ہی کی رہنمائی سے دلالت کرتی ہے۔نیز نبی اکرم ﷺ علامت ایمان ہیں۔یعنی آپ کی محبت ایمان کی علامت ہے۔جس کے دل میں آپ کی محبت پائی جائے۔وہ مومن ہے ورنہ نہیں' اللہ تعالیٰ آپ کے فضل وکرم سے آپ کی محبت عطا فرمائے۔

"سیدنا علم الیقین ﷺ"

اس سے پہلے اسم علم الایمان کی شرح میں گزر چکا ہے کہ علم کا معنی علامت دلیل اور پہنچانے والا راستہ ہے۔یقین ایمان کا اعلیٰ مرتبہ اور اس کا خاص وصف ہے اس کا معنی ہے علم حقیقی اس کی ضد شک ہے۔پھر یقین کبھی تو محض علم ہوتا ہے اور کبھی کشف و شہود اور وضاحت کے ساتھ ہوتا ہے۔پھر اس میں غیر کے احساس وشعور کے اعتبار سے قوت وضعف میں فرق ہوتا ہے۔اس بنا پر یقین کی تین قسمیں ہوئیں۔

(۱) علم الیقین (۲) عین الیقین (۳) حق الیقین

فائدہ ــــــ یقین وہ اعتقادہ ہے۔جو اوقع کے مطابق ہو جانب مخالف کا احتمال نہ رکھے اور کسی کے شک ڈالنے سے زائل نہ ہو سکے۔اس کی تین قسمیں ہیں اگر تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی نہیں۔تو علم الیقین۔اگر مشاہدہ پر مبنی ہے تو عین الیقین اور اگر تجربہ (بار بار مشاہدہ) پر مبنی ہے تو حق الیقین۔

"سیدنا دلیل الخیرات ﷺ"

آپ بھلائیوں کی دلیل اور ان تک پہچانے والے ہیں' اور نیکیوں کی کوشش کرنے میں آپ ہی کے نور سے اکتساب نور کیا جاتا ہے۔

"سیدنا مصحح الحسنات ﷺ"

نیکیوں کو صحیح قرار دینے والے' کیونکہ کوئی عمل اور کوئی فعل جس کی صورت اچھی ہے ۔اس وقت تک مقبول اور صحیح نہیں جب تک آپ کی پیروی' محبت اور آپ کے دین میں داخل نہ ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا جو آپ پر ایمان نہ لائے اور یہ بداہتا معلوم ہے۔

"سیدنا مقیل العثرات ﷺ"

ثاء کے فتحہ کے ساتھ عثرہ (ثاء کے سکون کے ساتھ) جمع ہے کہا جاتا ہے عثر عثوراً "گر پڑا" عثر فی شر" فلاں شخص شر میں واقع ہوا۔ اقالہ العثر ۃ کوتاہی کو پورا کرنا۔ چشم پوشی کرنا اور مجرم کے مستحق مواخذہ ہونے کے باوجود اس سے درگزر کرنا۔ اور صاحب علم کا ازراہ لطیف وکرم مواخذہ نہ کرنا" نبی اکرم ﷺ کا ہی وصف تھا۔

"سیدنا صفوح عن الزلات ﷺ"

کہا جاتا ہے۔

"صفح عن الشیء صفحاً"

"فلاح چیز سے اعراض کیا"

"صفح عن الذنب"

"گناہ معاف کر دیا"

زلات جمع ہے زلہ کی جس کا معنی ہے لغزش۔ مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی شان یہ تھی کہ جرائم پر مواخذہ نہ فرماتے لغزش سرزد ہوتی تو اس پر موخذاہ نہ فرماتے بلکہ معاف فرمادیتے اور درگزر فرماتے۔ کیونکہ آپ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ دوسروں کی اذیتیں برداشت کر لیتے۔ لیکن کسی کو تکلیف نہ دیتے' یہ بات آپ کے اسم مبارک عفو کے تحت گزر چکی ہے۔

''سیدنا صاحب الشفاعة ﷺ''

نبی اکرم ﷺ کی آخرت میں شفاعت حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ آپ کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی۔

(۱)____ سب سے بڑی شفاعت تمام مخلوق کیلئے انہیں میدان حشر میں رہائی دلانے کیلئے ہوگی۔ اور یہ شفاعت بالاتفاق آپ کے ساتھ مختص ہے۔ کیونکہ آپ سب سے بڑے شفیع ہیں۔ اور آپ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ ممکن ہے اس کی جگہ یہی مراد ہو۔ اور الف لام عہد (معین کی طرف اشارہ کرنے) کیلئے ہو۔ حضرت ''صاحب الشفاعۃ الکبریٰ'' نے کہا ہے کہ خاص طور پر اس شفاعت کا ذکر اس لئے کیا۔ کہ یہ عظیم شفاعت ہے اور نبی اکرم کے ساتھ مختص ہے۔

(۲)____ کچھ لوگوں کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کرانے کیلئے ہوگی۔

(۳)____ ان لوگوں کیلئے ہوگی جو مستحق نار ہوں گے تاکہ انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔

(۴)____ جو ایماندار جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے انہیں نکالنے کیلئے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی اس میں نہ رہے گا۔

(۵)____ جنت میں کچھ لوگوں کے درجے بلند کرانے کیلئے۔

(٦)____ صالحین کی ایک جماعت کیلئے کہ ان سے طاعتوں کی ادائیگی میں جو کوتاہی واقع ہوئی ہے۔ وہ معاف کردی جائے۔

بعض حضرات نے مزید کچھ اقسام بیان کی ہیں۔

(۷)____ محشر میں جن سے حساب لیا جائے گا' تا کہ ان کے حق میں تخفیف کی جائے۔

(۸)____ بعض کفار جو ہمیشہ کیلئے جہنم میں ڈال دیئے گئے ہیں ان کا عذاب' کم کرانے کیلئے مثلاً ابوطالب کے لئے مطلقاً اور ابولہب کیلئے ہر پیر کے دن' کیونکہ اس نے اس دن نبی ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسرت کا اظہار کیا تھا اور ثوبیہ نے اسے یہ خوشخبری سنائی تو اسے آزاد کردیا۔

(۹)____ مشرکین کے بچوں کیلئے کہ انہیں عذاب نہ دیا جائے۔

(۱۰)____ نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب سے یہ دعا کرنا کہ آپ کے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ فرمائے اور اللہ تعالیٰ کا آپ کی اس دعا کو پورا کرنا۔

(۱۱)____ کچھ لوگوں کی نیکیوں کا وزن بڑھانے کیلئے۔

(۱۲)____ اعراف والوں کیلئے شفاعت کہ انہیں جنت میں داخل کردیا جائے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔

فائدہ____ بعض حضرات نے اس پر اضافہ فرمایا۔

(۱۳)____ عذاب قبر کے تخفیف کیلئے شفاعت' جیسے کہ بخاری و مسلم وغیرہما کی روایت میں دو قبروں کی حدیث ہے (کہ ان پر آپ نے دو سبز ٹہنیاں گاڑ دیں اور فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گے ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

لیکن یہ شفاعت عالم برزخ سے متعلق ہے' قیامت سے متعلق نہیں' کئی اعمال ایسے ہیں کہ احادیث میں ان پر شفاعت کا وعدہ ہے۔ یہ تمام احادیث شفاعت کے سابق قسموں کی طرف راجع ہیں۔ جس سے آپ نے وعدہ فرمایا۔ اس کے لائق اور اس کی ضرورت کے مطابق آپ شفاعت فرمائیں گے۔

"سیدنا صاحب المقام ﷺ"

میم مفتوح ہے۔ اس سے مقام محمود مراد ہے۔ جیسے کہ دیگر حضرات نے اس کی تصریح کردی ہے اور یہ اہل محشر کے حق میں شفاعت ہوگی۔ کہ ان کا فیصلہ کردیا جائے۔ جب کہ فضائل میں گزر چکا ہے (اسم مبارک احمد اور حاشر کے تحت)۔

"سیدنا صاحب القدم ﷺ"

قدم کے پہلے دونوں حرف مفتوح ہیں۔ پیشوائی' سبقت اور ہر کمال میں مستحکم ہونا۔ اس پر گفتگو اسم شریف "سابق" میں گزر چکی ہے۔

"سیدنا مخصوص بالعز' سیدنا مخصوص بالشرف ﷺ"

ان سب کا معنی ایک ہی ہے یا قریب قریب ہے۔ یعنی جلالت' مرتبت' بلندی' شان اور مرتبہ و مقام کی رفعت یہ سب درحقیقت کامل و اکمل طور پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کی شان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ آپ کی انتہا معلوم نہیں کی جا سکتی اور کوئی آپ کے برابر نہیں ہے۔ بلکہ آپ عزت و جلالت اور کمال صفات میں یکتا ہیں' نیز جس نے بھی اوصاف مذکورہ کا حصہ پایا۔ آپ ہی کی اتباع اور امداد سے پایا۔ لہٰذا یہ اوصاف حقیقتاً اور اصالۃً آپ ہی کے ہیں۔

"سیدنا صاحب الوسیلۃ ﷺ"

فضائل کے ضمن میں اس پر گفتگو گزر چکی ہے۔(اسم مبارک احمد اور حاشر کے تحت)

"سیدنا صاحب السیف ﷺ"

اس میں دو احتمال ہیں۔

(i)—— یہ نام آپ کے اسماء شریفہ میں اس لئے شمار کیا گیا ہے کہ زبور میں آپ کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے۔

"تقلد ایھا الجبار سیفک"

اے جبار! اپنی تلوار گلے میں حمائل کرلو۔

یہ خطاب نبی اکرم ﷺ کیلئے ہے کیونکہ عرب کے علاوہ کوئی قوم تلوار گلے میں نہیں ڈالتی' آپ بھی ان میں سے ہیں اور تمام عرب تلوار اپنے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

(ii)—— انجیل کے اس ارشاد کی بناپر ہو کہ ان کے پاس لوہے کی تلوار ہوگی' اس کے ساتھ جہاد کریں گے اور ان کی امت بھی اسی طرح ہوگی' بہرصورت یہ جہاد وقتال اور اس کی طرف اشارہ ہے' جس کے ساتھ آپ مبعوث ہوئے ہیں' علاوہ ازیں اس میں آپ کی شجاعت اور قوت شان کی طرف اشارہ ہے۔

"سیدنا صاحب الفضیلۃ ﷺ"

"فضیلۃ" فضل سے مشتق فعلیہ کا وزن ہے' فضل کا معنی کمال ہے' اس کے مقابل نقص ہے' شیخ ابو عبداللہ رضاع فرماتے ہیں' فضیلۃ کی جمع فضائل ہے۔ اس کا معنی صفت جمیلہ اور خصلت محمودہ ہے' جیسے علم' حیاء شجاعت' بخشش' ذکاوت' عقل اور حسن اخلاق اور ان کے علاوہ متعدد خصال محمودہ اور اوصاف حسنہ' ان میں سے ہر ایک

کواس بناپر فضیلت کہا جاتا ہے کہ عقلاء کے نزدیک ان کی اہمیت اور شرافت مسلم ہے یا اس لئے کہ ان تمام یا بعض صفات سے موصوف اہل دانش کے نزدیک بزرگی کا حامل ہے انہوں نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ صاحب الفضیلہ سے مراد وہ ہستی ہو جو متفرق فضائل کی جامع ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فضیلت سے مراد وہ مخصوص اور بلند ترین اوصاف ہوں جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کیلئے قیامت کے دن کیلئے محفوظ رکھے ہیں، جن کا تصور بھی عقل میں نہیں آسکتا یا اکابر اولیاء ہی انہیں جان سکتے ہیں۔

''سیدنا صاحب الازار ﷺ''

کتب قدیمہ میں آپ کا وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ صاحب ازار (تہ بند) اور صاحب رداء (چادر) ہیں۔ یہ لباس عرب میں عام تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر شلوار کی بجائے چادر استعمال فرماتے تھے، ازار وہ کپڑا ہے جو جسم کے نچلے حصے کو ڈھانپے، بعض حضرات نے کہا کہ وہ چھوٹی یا بڑی چادر ہے، جسے جسم کے گرد لپیٹا جائے۔

''سیدنا صاحب الحجۃ ﷺ''

حجت کا معنی دلیل ہے، جس کے ذریعے مخالف پر غلبہ پایا جائے، اس سے مراد معجزہ یا اس کا قائم مقام ہے، نبی اکرم ﷺ کے معجزات بے شمار ہیں، آپ کے قوی اور فطری دلائل و براہین ان گنت ہیں، بعض حضرات نے فرمایا کہ ان میں سے جو محفوظ ہیں، ان کی تعداد ایک ہزار ہے، بعض نے کہا کہ سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک ہے، اس کے علاوہ تین ہزار ہیں، قرآن پاک میں ساٹھ ہزار معجزے ہیں۔ یہی بڑا معجزہ ہے، جو مخلوق کے درمیان باقی ہے، اس کے علاوہ کسی نبی کا معجزہ باقی نہیں ہے نبی کریم ﷺ کے دلائل اور معجزات میں

ے آپ کے اخلاق حمیدہ اوصاف شریفہ سیرت طیبہ علمی اور عملی کمالات اور وہ خوبیاں ہیں جن کا تعلق آپ کی ذات اقدس، جسم اطہر نسب اور وطن سے ہے۔

''سیدنا صاحب السلطان ﷺ''

سلطان کا پہلا حرف مضموم اور دوسرا حرف ساکن ہے بعض اوقات دوسرا حرف بھی مضموم (سلطان) پڑھا جاتا ہے یہ مذکر اور مونث ہر دو طرح استعمال ہوتا ہے اس کے متعدد معانی میں سے دو یہ ہیں۔

(i) ـــــ دلیل اور برہان ''اتریدون ان تجعلو الله علیکم سلطاناً مبیناً'' میں یہی معنی ہے کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کیلئے واضح حجت قائم کردو۔

(ii) ـــــ حکومت کی قوت اور مراد تک پہنچانے والی مطلق قوت یہ دونوں معنی نبی اکرم ﷺ کے لئے حاصل ہیں آپ کا یہ نام حضرت شعیاء علیہ السلام کی کتاب اور بعض قدیم کتابوں میں رکھا گیا ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ کیلئے نبوت اور سلطنت جمع کردی گئی'' اسم شریف مذکر میں حضرت ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبہ اور سلطنت عطا فرمائی اور آپ کی بدولت زمین میں اپنے دین کو استحکام بخشا۔

''سیدنا صاحب الرداء ﷺ''

کتب قدیمہ میں آپ کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے جیسے کہ اس سے پہلے گزرا عرب کا عام طور پر لباس تہ بند اور چادر ہی تھا اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ ازار اور رداء وہ کپڑا ہے جس میں لپٹا جائے بعض نے فرمایا کہ رداء وہ کپڑا ہے جس سے جسم کا بلائی حصہ ڈھانپا جائے۔

”صاحب الدرجة الرفیعة ﷺ“

اس سے مراد وہ مرتبہ ہے جو تمام بلند شان اور عظیم مرتبہ والی مخلوقات سے اعلیٰ وارفع ہے۔

” سیدنا صاحب التاج ﷺ“

تاج سے مراد عمامہ ہے' اس وقت عرب ہی عمامہ استعمال کرتے تھے' عجم کے سلاطین تاج پہنتے تھے جب کہ عربوں میں اس کا رواج نہیں تھا' ان کے ہاں عمامے ہی تاجوں کے قائم مقام تھے' چونکہ عماموں کا استعمال عربوں میں عام تھا' عجمیوں میں اس کا رواج نہیں تھا' اس لئے نبی اکرم ﷺ کا نام پاک صاحب التاج اور صاحب العمامہ رکھا گیا اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ خالص عرب اور حسب ونسب کے لحاظ سے ان میں معزز ترین ہیں' آپ سے مروی ہے کہ کسی دوسرے نبی نے عمامہ زیب تن نہیں فرمایا۔

” صاحب المغفر ﷺ“

مغفر میں میم مکسور' غین ساکن اور فاء مفتوح ہے۔ مغفر (خود زرہ کا وہ حصہ ہے جو سر کے برابر بنایا جاتا ہے یا لوہے کی زرہ کا زائد حصہ جو ٹوپی یا اوڑھنی کی طرح سر پر لیا جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ جنگوں میں خود زیب تن فرمایا کرتے تھے)۔

” سیدنا صاحب اللواء ﷺ“

لواء کا لام مکسور اور آخر میں الف ممدودہ' اس سے مراد لواء الحمد ہے' جیسے کہ بعض حضرات نے اس کی تصریح کی ہے' بعض علماء کے نزدیک وہ جھنڈا ہے' جسے آپ جنگوں میں باندھا کرتے تھے' لہٰذا یہ جہاد سے کنایہ ہوگا جس کے ساتھ آپ مبعوث ہیں' کیونکہ جہاد جھنڈے کی جگہ ہے' لواء اور رایہ کا معنی ایک یا دونوں قریب قریب ہیں' بعض نے یہ فرق بیان کیا کہ لواء چھوٹا جھنڈا اور رایہ بڑا جھنڈا ہے۔ ابو ذر خشنی نے کہا

کہ لواء مستطیل ہوتا ہے اور رایہ مربع۔

''سیدنا صاحب المعراج ﷺ''

معراج سیڑھی کو کہتے ہیں، جس کے ذریعے اوپر چڑھا جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ کے سوا دنیا میں جسمانی طور پر کوئی نہیں چڑھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف آسمانوں کی سیر، دیدار الٰہی، مناجات، انبیاء کی امامت اور آیات الٰہیہ کے مشاہدہ کی عزت عطا فرمائی۔

حضرت ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''میرے پاس براق لایا گیا یہ سفید رنگ کا طویل جانور ہے، گدھے سے اونچا اور خچر سے پست، وہ حد نظر پر پاؤں رکھتا ہے، میں اس پر سوار ہوا، وہ مجھے لے کر بیت المقدس پہنچا، میں نے اس سے حلقے (زنجیر) سے باندھ دیا، جس کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام باندھا کرتے تھے پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی، باہر نکلا تو جبریل امین علیہ السلام نے ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا پیش کیا، میں نے دودھ پسند کیا، جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند کیا، پھر مجھے لے کر آسمان تک گئے اور دروازہ کھولنے کیلئے کہا، پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا، جبریل! کہا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد ﷺ پوچھا! انہیں بلانے کیلئے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! چنانچہ دروازہ ہمارے لئے کھول دیا گیا، وہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات

ہوئی' انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی"۔

پھر ہمیں لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھولنے کیلئے کہا' پوچھا گیا' آپ کون ہیں؟ کہا جبریل! پوچھا گیا' آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کہا گیا! انہیں پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا! ہاں۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا' وہاں دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے مرحبا کہی اور میرے لئے بھلائی کی دعا کی۔

پھر ہمیں لے کر تیسرے آسمان تک پہنچے' وہی سوال وجواب ہوئے اور دروازہ کھول دیا گیا' وہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہیں تمام حسن کا نصف حصہ دیا گیا تھا' انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کہی۔

پھر ہمیں لے کر چوتھے آسمان تک پہنچے' وہی سوال وجواب ہوئے' وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے انہیں بلند مقام عطا کیا۔

پھر ہمیں لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے' وہی سوال وجواب ہوئے' وہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی۔

پھر چھٹے آسمان تک پہنچے' وہی صورت پیش آئی' وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

پھر ساتویں آسمان تک پہنچے' وہی واقعہ پیش آیا وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' وہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے' اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ جنہیں دوبارہ حاضری نصیب نہیں ہوتی۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ دیکھا کہ اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر اور پھل مٹکے کے برابر ہیں جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے رنگ ونور نے ڈھانپ لیا تو اس میں تبدیلی پیدا ہوگئی' اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا کوئی فرد اس کے حسن وجمال کی تعریف نہیں کرسکتا' اللہ تعالیٰ نے مجھے جو چاہا وحی فرمائی اور مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ بعد کو موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے پانچ رہ گئیں۔

نسخ کے احکام سے ایک یہ ہے کہ حکم پر عمل کرنے سے پہلے منسوخ ہو جائے ان میں ایک یہی پچاس سے پانچ نمازیں ہیں' اس میں اس قوم کا رد ہے جو اہل مزار کے وسیلہ کے منکر ہیں ان پر ہمارا سوال ہے کہ یا اہل مزار کو وسیلہ مانو یا پچاس نمازیں پڑھو تاکہ جھگڑا ہی ختم ہو۔

وسیلہ موسیٰ علیہ السلام

میں نیچے آیا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے پوچھا! اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں' انہوں نے کہا' آپ اپنے رب کی بارگاہ میں واپس جائیں اور تخفیف کا سوال کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی' میں بنی اسرائیل کی جانچ پرکھ چکا ہوں' چنانچہ میں دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ خاص میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اے میرے رب! میری امت کیلئے تخفیف فرما' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں' میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اتنی نمازیں بھی ادا نہیں کر سکے گی۔ آپ پھر اپنے رب کی بارگاہ میں جائیں اور امت کیلئے تخفیف کی درخواست کریں' چنانچہ بار بار اپنے رب کی بارگاہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا جاتا رہا اور ہر دفعہ پانچ

نمازیں کم کی جاتی رہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ! ہر دن رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں' ہر نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر ہوگا' اس لحاظ سے یہ پچاس نمازیں ہی ہیں جو شخص نیکی کا عزم کر کے اسے ادا نہیں کرے گا اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اسے ادا کرے گا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ جو شخص برائی کا ارادہ کر کے اسے نہیں کریگا اس کے لئے کچھ بھی نہیں لکھا جائے گا اور اگر اس کا ارتکاب کرے گا تو اس کے لئے ایک برائی لکھی جائے گی۔

میں نیچے آیا اور موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا' انہیں اطلاع دی تو انہوں نے کہا' آپ پھر اپنے رب کی بارگاہ میں جائیں پھر اپنی امت کیلئے تخفیف کا سوال کریں۔ آپ کی امت یہ بھی ادا نہیں کر پائے گی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں کئی بار اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو چکا ہوں' اب مجھے حیا آتی ہے یہ حدیث امام بخاری و مسلم نے روایت کی۔

انتباہ ــــــــ بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو علم ہوتا کہ نمازیں پچاس سے پانچ ہوں گی تو آپ بار بار کیوں گئے' میں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کو تو علم تھا کہ پچاس سے پانچ فرض کروں گا' اس نے اپنے حبیب ﷺ کو کیوں بار بار آنے کی زحمت دی۔ مزید تفصیل فقیر کی شرح حدائق شرح قصیدہ معراجیہ کے حصہ میں پڑھیے۔

فائدہ ــــــــ اس کے علاوہ بہت سی حدیثیں ہیں۔ ان میں سے بعض میں کچھ اضافے ہیں' ان میں سے ایک حدیث امام بخاری و مسلم نے ابن شہاب سے' انہوں نے حضرت انس سے اور انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ

''ہر نبی علیہ السلام نے آپ کو ان الفاظ میں خوش آمدید کہا' مرحباً بالنبی الصالح والاخ الصالح'' (ہم نبی صالح اور صالح بھائی کو

مرحبا کہتے ہیں) یہ الفاظ حضرت آدم اور ابراہیم علیہما السلام کے علاوہ دیگر انبیاء کرام نے کہے' انہوں نے والاخ الصالح کی بجائے ''والابن الصالح'' اور صالح بیٹے کو ہم مرحبا کہتے ہیں' کہا! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں مقام مستویٰ تک پہنچا' وہاں میں قلموں کے چلنے کی آوازیں سن رہا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے' پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا۔''

انتباہ ــــــ بعض فرقے معراج جسمانی کے منکر ہیں' بعض عرش پر جانے کے منکر ہیں' بعض عرش کے آگے لامکان کے منکر ہیں' بعض دیدار الٰہی کے منکر ہیں۔ ان سب کی تردید اور معراج کی تفصیل کیلئے فقیر کی تصانیف کا مطالعہ فرمائیے (معراج المصطفیٰ رسالہ عرشیہ اور دیدار الٰہی اور شرح قصیدہ معراج شرح حدائق بخشش)۔

''سیدنا صاحب القضیب صلی اللہ علیہ وسلم''

قضیب کا معنی تلوار ہے جیسے کہ انجیل میں تفصیل کے ساتھ واقع ہے ان کے پاس لوہے کی تلوار ہوگی' جس کے ساتھ وہ جہاد کریں گے' ان کی امت بھی اسی طرح ہوگی۔ بعض نے اس کا معنی طویل اور باریک عصا لیا ہے' جسے آپ دست مبارک میں پکڑتے تھے' اس وقت وہ خلفاء کے پاس ہے جسے وہ تبرکا پکڑتے ہیں۔

یکے بعد دیگرے ان کے پاس چلا آیا' اگر قضیب سے مراد تلوار ہے تو یہ آپ کے جہاد، غزوہ وقتال اور فتوحات وغنائم کی کثرت اور شجاعت کی طرف اشارہ ہے۔ اس صورت میں ''قضیب فعیل'' بمعنی فاعل ہے، یعنی آپ کی تلوار کی کاٹ وہاں تک پہنچی جہاں تک آپ کے علاوہ کسی کی رسائی نہیں ہوئی اور اگر اس سے مراد عصا ہے تو مطلب

یہ ہوا کہ آپ خالص عربی اور ان کے خطباء میں سے ہیں، اس صورت میں ''قضیب فعیل'' بمعنی مفعول ہے کیونکہ وہ عصا درخت سے کاٹا ہوا ہے۔

''صاحب البراق صلی اللہ علیہ وسلم''

براق عالم بالا کی مخلوق ہے، یہ سفید رنگ کا ایک جانور ہے خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا مروی ہے کہ اس کا چہرہ انسان جیسا، جسم اور گردن کے بال گھوڑے کی طرح، دم ہرن یا بیل جیسی پاؤں اونٹ جیسا، سینہ سرخ یاقوت کا، پشت سفید موتی کی ہے، اس پر جنتی کجاوہ ہے، اس کے دو بازو ہیں جن سے وہ بجلی کی طرح پرواز کرتا ہے، نہ نر ہے نہ مادہ، اس کی تیز رفتاری کی بنا پر براق نام رکھا گیا، یا اس کی سفیدی اور صفائی کی بنا پر یا اس لئے کہ اس میں معمولی سیاہی ہے عرب کہتے ہیں ''شاۃ برقاء'' وہ بکری جس میں تھوڑی سی سیاہی ہو۔

'' سیدنا صاحب الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم''

اس سے مراد مہر نبوت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختص نہیں بلکہ انبیاء سابقین کیلئے بھی تھی' البتہ! یہ آپ کا وصف کمال ہے اور آپ کی نبوت کی علامت ہے' کتب سابقہ بالخصوص حضرت شعیا علیہ السلام کی کتاب میں آپ کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے' پہلے انبیاء کرام کی مہر نبوت داہنے ہاتھ میں ہوتی تھی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت پشت میں دل کے مقابل تھی۔ جہاں سے عام آدمی کے دل میں شیطان داخل ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ آپ کی خصوصیت ہے۔

فائدہ ــــــ مطالع المسرات میں ہے کہ شیخ عبدالجلیل' قصری رحمہ اللہ تعالیٰ شعب الایمان میں فرماتے ہیں کہ خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک میں مہر نبوت رکھنے میں ایسی حکمتیں ہیں جو عام طور پر علماء کے کانوں تک نہیں پہنچیں' اس کا

مطلب یہ ہے کہ نبی اور رسول آسمان سے نازل ہونے والی وحی کا حامل ہوتا ہے' ا
پشت پر نبوت کے بوجھ نازل ہوتے ہیں' حدیث شریف میں ہے کہ

''بعض انبیاء کرام کا جسم بار نبوت سے شق ہو جاتا تھا' حالانکہ ان
پر کمال نبوت نازل نہیں کیا گیا''

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً

(بے شک ہم تم پر بھاری قول نازل کریں گے)

ہر نبی کی پشت پر ان کی طاقت اور برداشت کے مطابق بوجھ نازل کیا گیا'
میں سے کسی کی جائے نزول (پشت) پر مہر نہیں لگائی گئی۔ کیونکہ ان کیلئے ابھی نبو
کے ایسے مقامات باقی ہیں جن تک جلد یا بدیر رسائی ہو سکتی ہے' نبی اکرم ﷺ پر نبو
اپنے تمام اجزاء و مراتب کے ساتھ نازل کی گئی اور آپ نے انہیں اٹھایا اور برداش
کیا' لہٰذا آپ کی پشت پر وحی کے نازل ہونے کی جگہ مہر لگائی گئی' بار نبوت اٹھا
کا یہی مقام ہے' آپ زمین پر سجدہ ریز ہوتے اور آپ کی پشت پناہی اللہ تعالیٰ پر اعت
توکل اور اپنی قوت و طاقت سے برأت پر ہوتی ہے۔

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ نبوت انبیاء کرام میں منحصر اور بارگاہ خداوندی سے جانب
بلندی سے ان کے ساتھ مختص ہے' نبوت علم و عقل اور انسانی کوشش سے حاصل نہیں ہ
سکتی بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انبیاء کرام پر نازل ہوتی ہے اور یہ نعمت صرف
انہیں ہی حاصل ہوتی ہے' دوسروں کو نہیں اور یہی حضرات مخلوق کی طرف مبعوث ہوتے
ہیں' ان کے علاوہ کوئی مبعوث نہیں ہوتا' اگر نبوت ان حضرات کے ساتھ مخصوص نہ ہو' بلکہ
ہر شخص کوشش اور محنت سے حاصل کر سکے تو نبوت و رسالت باطل ہو جائے گی اور وہ دین

باقی نہیں رہے گا جس کے ساتھ نبی اور رسول بھیجے جاتے ہیں۔

مہر نبوت ہمارے نبی ﷺ کی پشت مبارک کے ساتھ مختص ہے' اس کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی وحی کا مقام نزول پشت ہے' اس مقام کے ساتھ نزول وحی کا براہ راست تعلق ہے' وحی اور اس ہستی کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے' جن پر وحی نازل کی گئی ہے' آپ رسول اور نبی ہیں' اللہ تعالیٰ نبی اور رسول بنانے والا ہے' مہر ایسی جگہ لگائی گئی ہے جہاں تک (مرتبہ کے لحاظ سے) کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اگر وہاں تک کسی کی رسائی ہو تو وہ شخص اس کے حامل سے اوپر ہوگا' تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس مہر کے نیچے ہیں' وہاں تک کسی کی پہنچ نہیں ہے' حضور سرور عالم ﷺ سب سے اوپر ہیں' سب آپ کے زیر سایہ ہیں۔ اس مہر اور نزول کی جگہ سے کسب ضیاء کرتے ہیں گویا سب کے والد گرامی' سب کے جامع اور سب کے کارساز ہیں۔

ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ جب قیامت میں یا اس کے علاوہ انبیاء کرام چل رہے ہوں گے اور مہر آپ کی پشت اطہر میں ہوگی تو تمام انبیاء اس کی اقتداء کریں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مہر کو ہر وقت میں ایسا کمال اور ایسی برکت عطا فرمائی ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی' کسی کان نے نہیں سنی اور اس کا تصور کسی انسان کے دل پر نہیں گزرا۔

مہر نبوت کی صفت کے متعلق متعدد حدیثیں ہیں جن کا مآل یہ ہے کہ وہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے بائیں کاندھے کے پاس ابھرا ہوا ہے۔ اس کی مقدار کبوتری کے انڈے اور سنگیاں لگانے کے نشان کے برابر ہے' اس کے گرد بال اگے ہوئے ہیں جو اس پر مجتمع ہیں اور پستان کے سیاہ سرے ایسے تل ہیں۔ اصح یہ ہے کہ جب حضرت حلیمہ کے ہاں پہلی مرتبہ آپ کا سینہ مبارک شق کیا گیا۔ اس وقت یہ مہر لگائی گئی' ہوسکتا ہے کہ اس نام

پاک "صاحب الخاتم" سے مراد وہ انگوٹھی ہو جسے دست مبارک میں پہنتے تھے۔

"سیدنا صاحب العلامة ﷺ"

علامت سے مراد علامتِ نبوت اور مہر نبوت ہے' قدیم کتابوں میں آپ کی یہ صفت واقع ہوئی ہے' یہ آپ کی نبوت کے شواہد سے ہے اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انبیاء کرام کو مہر نبوت عطا کی گئی تھی جیسے کہ بعض روایات میں وارد ہے۔

اس سے مطلق علامات بھی مراد ہوسکتی ہیں جن سے اہل کتاب آپ کو اس طرح پہچانتے تھے جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے' خواہ ان کا تعلق آپ کی ذات اقدس سے ہو یا صفات سے' یا آپ کے اسم شریف' نسب شریعت' زمانہ' مکان' لباس' سواری یا آپ کے دیگر متعلقات سے ہو' تمام ارہاصات (اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہونے والے خوارق) اور معجزات وغیرہ بھی ان میں داخل ہوں گے جن سے آپ کی نبوت کا علم حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ امور آپ کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں اور حد شمار سے باہر ہیں' اس صورت میں لفظ علامت مفرد اس لئے لایا گیا ہے کہ اس سے مراد جنس علامت ہے۔

"سیدنا صاحب البرھان ﷺ"

برہان کا معنی حجت اور دلیل ہے۔ مناطقہ کے نزدیک اس دلیل کو کہتے ہیں جو مقدمات یقینیہ پر مشتمل ہو لیکن اس کا استعمال عام معنی میں بھی ہوتا ہے (یعنی دلیل خواہ مقدمات یقینیہ پر مشتمل ہو یا ظنیات ہو یا ظنیات پر' اسے برہان کہہ دیتے ہیں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قدجاء کم برھان من ربکم

(تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آیا)

بعض نے کہا کہ اس سے مراد قرآن پاک ہے اور وہی نور مبین بھی ہے' ممکن ہے

کہ اس جگہ وہی مراد ہو بعض نے کہا آیت مبارکہ میں برہان سے مراد وہ دلائل قطعیہ ہیں جن سے منکرین کے مقابلہ میں فائدہ حاصل کیا جاتا ہے یہ قرآن پاک سے عام ہیں ہوسکتا ہے اس جگہ یہی مراد ہوں یہ معنی قطعی دلیلوں اور واضح براہین کو شامل ہے جو کہ آپ کی صداقت' نبوت ورسالت کے صحیح ہونے اور ان مختلف النوع کمالات پر واضح طور پر دلالت کرتے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختص فرمایا' مثلاً آیات بینات اور ظاہر وباہر معجزات چاند کا شق ہونا' سنگ وشجر کی سلامی' ستون کا فراق اور رونا' مبارک انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا' کنکریوں کا آپ کی ہتھیلی میں تسبیح پڑھنا' آپ کے بلانے پر درخت کا حاضر ہونا' اسی طرح کتب منزلہ اور کتاب کا علم رکھنے والوں کا شہادت دینا اور آپ کی صفات جمیلہ اگر آپ میں دوسری آیات بینات نہ بھی ہوتیں تو آپ کی زیارت ہی اطلاع وخبر سے بے نیاز کر دیتی' کتاب سنت میں وارد دلائل کو آپ کا بیان کرنا' جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

"تلک حجتنا اتینا ھا ابراھیم علی قومه"

(یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم پر دی)

یہ ان کے استدلال کی طرف اشارہ ہے' نبی اکرم ﷺ کا اسم شریف صاحب الحجہ اور صاحب البرھان ان تمام دلائل کو شامل ہے۔

"سیدنا صاحب البیان ﷺ"

عالم انسانیت کی طرف جو کچھ نازل کیا گیا آپ اسے بیان فرمانے والے ہیں' یعنی قرآن پاک' شریعت مطہرہ' دنیا وآخرت کی ہدایت کے طریقے' حق کا باطل سے ہدایت کا گمراہی سے' ایمان کا کفر سے' طاعت کا معصیت سے' حلال کا حرام سے موجب ثواب اقوال وافعال کا موجب عقاب سے' نجات کے راستوں کی ہلاکت

کے راستوں سے امتیاز' آپ ہی نے بیان فرمایا' آپ ہی کی بدولت نور سے تاریکیا
چھٹ گئیں اور لوگوں پر ظاہر ہوا کہ وہ کس راہ پر جا رہے ہیں

اور انہیں کس راہ پر چلنا چاہئے' آپ کی بعثت سے پہلے لوگ وادی ضلالت میں
بھٹک رہے تھے' غلط کاریوں میں مصروف اور ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں گر رہے تھے'
جہنم کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے کہ آپ نے اپنے بیان و ہدایت اور اہتما
توجہ سے انہیں نجات دلائی۔

نیز آپ صاحب بیان ہیں کیونکہ آپ کو قوی فصاحت' انتہائی بلاغت' حکیما
گفتگو' پرنور نظر' سچی فراست' اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق اور اس کی وحی پر مبنی
گفتگو عطا کی گئی تھی لہٰذا آپ ہر شخص کو ایسی تبلیغ فرماتے کہ اس پر حجت قائم ہو جاتی او
دلیل واضح ہو جاتی اور ہر شخص سے اس کی عقل وقابلیت' دائرہ علم اور اس کی طاقت کے
مطابق گفتگو فرماتے۔

"سیدنا فصیح اللسان ﷺ"

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں "میں تمام عرب سے زیادہ فصیح ہوں اور جنت والے
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان میں گفتگو کریں گے' نیز فرمایا

"میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں اور تمام عرب سے زیادہ گفتگو
پر قادر ہوں' مجھے قریش نے جنا اور میں نے بنو سعد بن بکر میں
نشوونما پائی' تو میری گفتگو میں خطا کیسے آ سکتی ہے؟"

امام طبرانی نے یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی' نیز فرمایا

"حضرت اسماعیل علیہ السلام کی لغت مٹ چکی تھی' حضرت جبریل
امین علیہ السلام میرے پاس وہ لغت لائے اور مجھے یاد کرائی"۔

اس کے علاوہ اس معنی کی متعدد حدیثیں ہیں۔

"سیدنا مطہر الجنان ﷺ"

ہاء مشددہ اور جیم مفتوح ہے۔ جنان کا معنی "دل" ہے' گویا یہ آپ کے دل انور کے صاف کرنے کی طرف اشارہ ہے' جب فرشتوں نے اسے چیرا اور خون کا سیا لوتھڑا اس سے نکال دیا اور کہا یہ آپ سے شیطان کا حصہ ہے' پھر اسے زم زم کے پانی سے دھویا' اس پر نور کی مہر لگائی اور دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ یا یہ شق صدر سے قطع نظر آپ کے دل اطہر کی حالت کی طرف اشارہ ہے' نبی اکرم ﷺ کا دل اقدس تمام انسانی نقائص' مذموم اخلاق اور عبودیت کے منافی اوصاف سے پاک تھا' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

> " اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کو دیکھا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل انور کو پسند فرمایا' اپنے لئے منتخب فرمایا اور آپ کو رسول بنا کر بھیجا"۔

"سیدنا رؤف ﷺ"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

" بالمومنین رؤف رحیم"

(ایمانداروں پر شفیق اور بہت ہی مہربان ہیں)

کہتے ہیں کہ آیت مبارکہ میں مذکورہ دونوں اسموں (رؤف و رحیم) کا معنی قریب قریب ہے' کیونکہ رافت' رحمت کی ایک قسم ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ نام رکھا' کیونکہ آپ کو انسانوں پر انتہائی شفیق بنایا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

''ہر نبی کیلئے ایک دعا ہے جو یقینی طور پر مقبول ہے (اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کیلئے مانگنے کیلئے محفوظ رکھی ہوئی ہے)''۔

نیز دعا کی کہ

''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کہ وہ جانتے نہیں''

لیکن صحیح یہ ہے کہ رافت رحمت سے بڑھ کر ہے اور اس میں امت مرحومہ کی نسبت شفقت اور مہربانی زیادہ ہے، اسی لئے کہا گیا ہے کہ اپ فرمانبرداروں کیلئے رؤف اور گنہگاروں کیلئے رحیم ہیں، فرغانی نے کہا، رافت، محبت کی بنا پر پیدا ہونے والی لطیف ترین رحمت باطنی ہے۔

'' سیدنا رحیم ﷺ''

رحمت' شفقت' میلان اور دلی لگاؤ کو کہتے ہیں' اس قسم کے نام پر گفتگو اس سے پہلے ہو چکی ہے۔

'' سیدنا اذن خیر ﷺ''

اس کا معنی ہے خیر اور بھلائی کو سننے والے نہ کہ شر اور فساد کو' آپ کی وصف میں آیا ہے آپ (بغیر ثبوت کے) گالی دینے پر مواخذہ نہیں فرماتے تھے اور کسی کے خلاف کسی کی بات قبول نہیں فرماتے تھے' یہ رحمت اور وصف کمال ہے' اس کی ضد جبر و انتقال ہے' حاصل یہ کہ آپ کے کرم اور حسن اخلاق کا بیان ہے۔

'' سیدنا صحیح الاسلام ﷺ''

اس سے مراد اگر نبی اکرم ﷺ کا ایمان واسلام ہے تو اس میں شک نہیں کہ آپ ایمان واسلام میں تمام مخلوق سے اعلیٰ اکمل ہیں اور اپنے رب کی عبادت اور فرمانبرداری

میں سب سے بڑھ کر ہیں اور اگر آپ کی ملت اور شریعت مراد ہو تو آپ شریعت کے لحاظ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے اکمل اور ملت و طریق کے اعتبار سے سب سے افضل ہیں' اور اگر آپ کے دین کی تغیر و تبدل سے حفاظت اور قرنہا قرن گزرنے کے باوجود دائم و باقی رہنا مراد ہو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کی حفاظت کا ذمہ لیا' لہٰذا اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے قیامت تک محفوظ ہے۔

"سیدنا سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم"

سید کا معنی اس سے پہلے گزر چکا ہے' کونین سے مراد دنیا و آخرت ہے' بعض نے کہا کہ زمین و آسمان ہے' ان میں سے ہر ایک کون بمعنی نو پیدا ہے' کہا جاتا ہے۔

"کون الله العالم فتکون"

(اللہ تعالیٰ نے جہان کو پیدا فرمایا تو وہ پیدا ہو گیا)

سید الکونین کا معنی یہ ہے کہ آپ دنیا و آخرت والوں یا زمین و آسمان والوں کے سردار ہیں۔

"سیدنا عین النعیم صلی اللہ علیہ وسلم"

عین کا معنی ہے شے کی ذات اور نعیم کا معنی ہے راحت اور سہولت' تمام نعمتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اور آپ کی ذات گرامی میں جمع کر دی گئی ہیں' ہر نعمت آپ پر ایمان لانے' آپ کی حفاظت اور آپ کی ملت کی پناہ میں داخل ہونے میں ہے۔

"سیدنا عین الغر صلی اللہ علیہ وسلم"

نسخہ سہلیہ اور دیگر اکثر نسخوں میں غرٌ غین مضموم اور اس کے بعد راء' بعض نسخوں میں عز ہے' عین مکسورہ اور اس کے بعد زاء' غـــر اغـــر کی جمع ہے اور غرۃ سے ماخوذ

ہے ہر شے کی ابتداء اور بہترین حصے کو غرۃ کہتے ہیں۔ عین کا معنی آنکھ بہترین اور قوم کا سردار ہے نبی اکرم ﷺ عمدہ ترین لوگوں کی زیب وزینت سب سے بہتر اور سب کے رئیس اور سردار ہیں، غُر سے مراد یہ اُمت شریفہ بھی ہوسکتی ہے کیونکہ یہ امت تمام امتوں سے افضل واعلیٰ اور سب سے سبقت لے جانے والی ہے یا اس لئے کہ مسلمان قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے اور وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے غر سے مراد تمام مخلوق سے بہترین اور بلند ترین افراد یعنی انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین اور اللہ تعالیٰ کے تمام صالحین بندے بھی مراد ہوسکتے ہیں صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین۔

اگر عین العز ہو تو معنی یہ ہوگا کہ تمام عزتیں نبی اکرم ﷺ سے متعلق اور آپ کی ذات اقدس میں جمع ہیں ہر عزت آپ ہی کی عزت سے وابستہ ہے جیسے عین النعیم میں گزرا۔

"سیدنا سعد اللہ وسیدنا سعد الخلق ﷺ"

نبی اکرم ﷺ مخلوق کی خیر وبرکت اور سعادت ہیں اور آپ ہی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی برکت ہیں دنیا میں جو بھی سعادت مند آیا خواہ آپ کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے یا بعد اس نے آپ ہی کے واسطے سے آپ سے استمداد کے مطابق سعادت پائی لہٰذا آپ ہی سعید برحق ہیں آپ ہی سعادت کا سرچشمہ ہیں اور آپ ہی دائرہ سعادت کا مرکز ہیں۔

"سیدنا خطیب الامم ﷺ"

اللہ تعالیٰ اعلم ظاہر یہ ہے کہ اس سے مراد وہ خطبہ ہے جو آپ کے دل مبارک سے نکل کر آپ کی زبان پر جاری ہوگا آپ تمام انبیاء ومرسلین سے آگے ہوں گے

اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے نہ سنی ہو گی، پھر آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے کہ مخلوق کا حساب شروع کیا جائے، اس وقت تمام انبیاء و مرسلین اپنے اوپر آپ کی فضیلت کا اعتراف کریں گے۔

"سیدنا علم الھدیٰ ﷺ"

علم کا معنی علامت ہے، نبی اکرم ﷺ ہدایات کی دلیل اور علامت ہیں، آپ کی پیروی اور محبت کے نور اور آپ کی اقتداء ہی سے ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے، جسے آپ کی محبت اور پیروی حاصل ہے، وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اور آپ سے دور ہوا، وہ گمراہ اور بھٹکا ہوا ہے۔

"سیدنا کاشف الکرب ﷺ"

کرب کاف کے ضمہ اور راء کی فتح کے ساتھ کربۃ (تکلیف اور مصیبت) کی جمع ہے کاشف الکرب کا معنی ہے "تکالیف کو دور اور ختم کرنے والے" اس میں دنیا و آخرت کی تمام مصیبتیں داخل ہیں مصائب کی دوری آپ کی شفاعت آپ کی پناہ لینے، آپ سے مدد طلب کرنے، آپ کا دامن تھامنے آپ کے مرتبہ سے وسیلہ پکڑنے اور بکثرت درود شریف بھیجنے سے حاصل ہوتی ہے۔

"سیدنا رافع الرتب ﷺ"

رتب راء مضمومہ اور تاء مفتوح کے ساتھ رتبۃ کے جمع ہے مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنے متبعین کے مراتب و درجات اور مرتبہ و مقام دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند فرمانے والے ہیں۔ نیز علم و عمل، اخلاق اور مقامات و احوال میں ترقی عطا فرمانے والے ہیں۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے پہلے ذکر کی گئی شفاعت کی قسموں کی طرف اشارہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ کچھ جنتیوں کی ترقی کیلئے کچھ لوگوں کے اعمال کا وزن زیادہ کرنے کیلئے اور اعراف والوں کے جنت میں داخلے کیلئے شفاعت فرمائیں گے۔

"سیدنا عز العرب ﷺ"

آپ سے پہلے عرب سخت بدحالی' تنگی اور مصیبت میں تھے' بھوک کے مارے گٹھلیاں چوستے۔ تھے' کھالیں اور مردار کھاتے تھے' درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ ان کی آراء مختلف اور خواہشات پراگندہ تھیں۔ ان کا نہ کوئی دین تھا نہ بادشاہ' ان کے شہر پھیلاؤ سے محروم تھے۔ ایک دوسرے کا مال لوٹتے' خون بہاتے' عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیتے۔ عورتوں کی عزت لوٹتے ان کی بے حرمتی کرتے اور مردوں کو قید کر لیتے۔ ان میں جہالت عام تھی۔ گمراہی نے انہیں اندھا کر دیا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانے سے نہ کسی نبوت سے شناسا تھے نہ کسی کتاب سے۔

دوسری قومیں انہیں کمزور اور حقیر جانتی تھیں انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔ نبوت' کتاب' سلطنت' غلبہ اور مال کی کثرت کی بنا پر ان پر دست درازی کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ان میں سے سید الانبیاء والمرسلین' زمین و آسمان والوں سے افضل ہستی ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ کے طفیل ان کا حال درست ہو گیا۔ ان کا دین صحیح ہو گیا۔ اور آپ کی بدولت تمام شہروں اور تمام اقوام پر غالب آ گئے' دوسری قومیں ان کی طرف مائل ہوئیں۔ ان کی فرمانبردار ہوئیں اور انکے دین کے تابع ہوئیں۔ عربوں نے قیصر و کسریٰ کا ملک (روم اور ایران) وغیرہ فتح کر لیا۔ دنیا و آخرت کی عزت پائی۔ لوگ ان کے شہروں کا قصد کرنے لگے۔ ان کی لغت سیکھنے لگے۔ ان کی زبان اپنانے لگے۔ ان کے اشعار کا مطالعہ کرنے لگے۔ ان کی مثالوں کو

یاد کرنے لگے ان کی سیرت و تاریخ پڑھنے لگے اور اس میں دلچسپی لینے لگی اور عربی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے۔

صحیح نسخوں میں ''عز العرب'' ہے، جبکہ بعض دیگر معتمد نسخوں میں ''عز القرب'' عین کی جگہ قاف مضموم کے ساتھ ہے۔ اس کا راء کے سکون اور اس کے فتح کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے۔ قرب قربۃ کی جمع ہے قربۃ وہ کار خیر ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب طلب کیا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ کی عزت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ اور عبادتیں صحیح ہوتی ہیں۔ قرب سے نبی اکرم ﷺ کا قرب اور نزدیکی بھی مراد ہو سکتی ہے جسے آپ کی نزدیکی حاصل ہو وہ آپ کی برکت سے عزت و سرفرازی حاصل کرے گا۔

''سیدنا صَاحِبُ الْفَرَجِ ﷺ''

آپ کی شفاعت آپ کی ذات اقدس سے مدد طلب کرنے آپ کی پناہ لینے آپ کا دامن رحمت تھامنے آپ کے مرتبہ جلیلہ سے وسیلہ پکڑنے اور دنیا میں آپ پر بکثرت درود شریف بھیجنے سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی مشکلات کو حل فرماتا ہے۔ فرج کا معنی ہے مصائب و مشکلات کو حل کرنا اور دور کرنا۔ نسخہ سہلیہ اور دیگر معتبر نسخوں میں یہی الفاظ ہیں بعض نسخوں میں اس کی جگہ ''کریم المخرج'' ہے۔ بعض نسخوں میں ''رفیع الدرج کریم المخرج'' ہے۔

''الدرج' درجۃ'' کا اسم جنس ہے اور اس کا معنی سیڑھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خصوصیت کے اعتبار سے اس سے بلند کوئی مرتبہ نہیں اور جنت عدن میں آپ کا مرتبہ حسی اور معنوی طور پر سب سے بلند ہے۔ آپ نے معراج شریف میں اتنی مسافت طے کی کہ اس کی لمبائی بیان سے اور اس کی بلندی

ادراک سے باہر ہے۔ اور آپ ایسی جگہ تک پہنچے جہاں تک کسی نبی مرسل اور کسی مقرب فرشتے کی رسائی نہیں ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے مرتبے کی بلندی اور رفعت منزلت کی دلیل ہے۔ یہ اسم شریف اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا ماخوذ ہے۔

"ورفع بعضهم درجات"

"اور اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء (یعنی حضرت نبی اکرم ﷺ") کے درجے بلند فرمائے۔

اساس (لغت کی کتاب) میں ہے۔

"لفلان درجه رفيعه"

"فلاں کا مرتبہ بلند ہے"

"سيدنا كريم المخرج ﷺ"

میں مخرج کی میم اور راء مفتوح اور ان کے درمیان خاء ساکن ہے اس کا معنی نکلنے کی جگہ ہے ہوسکتا ہے کہ یہ آپکے اصل خاندان اور نسب کی شرافت کی طرف اشارہ ہو۔ یہ امر معلوم مشہور ہے اس پر کلام کسی اور جگہ آئے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ مکہ مکرمہ کی بزرگی کی طرف اشارہ ہو۔ جہاں سے آپ نے ہجرت کی۔ اس میں شک نہیں کہ مکہ معظمہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک معزز ترین شہر ہے۔ یہ بھی ظاہر اور معلوم ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا۔

"بے شک تو اللہ تعالیٰ کی زمین میں بہترین اور اس کی بارگاہ میں محبوب ترین شہر ہے"

یہ حدیث تابعین کی ایک جماعت نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایت کی۔ حضرت مصنف دلائل الخیرات نے اسماء شریفہ کا بیان درود پاک "صلى الله

علیه وعلی آله" پر ختم کیا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے ذکر کے وقت درود شریف بھیجنا چاہئے۔ نسخہ سہلیہ اور اسکے علاوہ نسخوں میں یہی الفاظ ہیں بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں

"صلی الله علیه وسلم وشرف
وکرم ومجد وعظیم"

"اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے اور آپ
کو شرافت وکرامت، بزرگی اور عظمت عطا فرمائے"

بعض نسخوں میں یہ اضافہ ہے۔

"صلاة دائمةً الیٰ ابدالا بد"
"ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دائمی رحمت"

پھر جب نبی اکرم ﷺ کا اسماء شریفہ کا بیان ختم ہوتو صاحب اسما ﷺ کے طفیل دعا مانگتے ہیں اور اس کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں۔ اللهم

یہ لفظ تحقیق وتفصیل طلب ہے فقیر نے "نعم الحامی شرح شرح جامی" میں اس کے متعلق طویل بحث لکھی ہے۔ یہاں بقدر ضرورت حاضر ہے۔

"اللهم"۔ اصل یا اللہ تھا۔ حرف ندا حذف کر دیا گیا اور اسکے بدلے تعظیم وتکریم کیلئے میم لایا گیا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللھم" دعاؤں کا جامع ہے۔ ابورجا عطاردی فرماتے ہیں "اللھم" کے میم میں اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں سے پکارا جائے۔ حضرت اقلیشی فرماتے ہیں۔ میں نے امام ابومحمد بطلیوسی ابن سید سے پڑھا کہ یہ میم کلام عرب میں جمع کی علامت ہے۔ واحد کیلئے "علیہ" اور جمع کیلئے "علیھم" استعمال کرتے ہیں۔ جیسے کہ جمع پر دلالت کرانے کیلئے "ضربوا" اور "قاموا" میں واؤ استعمال کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے آخر میں میم زائد کیا گیا ہے۔ تا کہ

معلوم ہو کہ اس اسم میں تمام اسماء جمع ہو گئے ہیں۔ جب دعا کرنے والا ''اللھم'' کہتا ہے تو گویا اس نے کہا' اے وہ ذات جس کے اسماء حسنٰی ہیں۔ چونکہ یہ اسم اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء مبارکہ اور صفات کو محیط ہے۔ اس لئے اسے موصوف کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ تمام صفات اس میں جمع ہیں یہ سیبویہ کے قول کی دلیل ہے (ابن سید کا م کلام ختم ہوا) سیبویہ کے نزدیک اسے موصوف کرنا جائزہ نہیں ہے۔

چونکہ یہ اسم پاک ثناء عظیم پر مشتمل ہے۔ اس لئے دعا میں یہی اسم اختیار کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ جب اسکے ذریعے دعا مانگی جائے تو مقبول ہوتی ہے۔ اور سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔

''بجاہ'' ۔ایسے مقامات پر باء استعانت کے لئے ہوتی ہے۔ جاہ کا معنی قدر و منزلت اور عزت ہے۔ نبیک یعنی تیرے نبی ﷺ جن کا ذکر ان اسماء میں ہے۔ المصطفیٰ تیری بارگاہ میں برگزیدہ ورسولک المرتضیٰ تیرے مقبول معزز اور مکرم۔ ہر شخص جانتا ہے کہ وہ ہمارے آقاء ومولا حضرت محمد ﷺ ہی ہیں کیونکہ آپ ہی تمام جہانوں سے برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں۔

''طھر قلوبنا'' ہمارے دلوں کو پاک اور صاف فرما۔ قلوب قلب کی جمع ہے دل کو قلب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بدلتا رہتا ہے کبھی بلندیوں اور دربار الٰہی کا طالب ہوتا ہے کبھی خواہشات کی زمین پر جا رہتا ہے اور کبھی ان دو حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

''من کل وصف'' وہ انسانی صفات جن کی کیفیت بعد میں ذکر کی گئی ہے اور جو صفات عبودیت کے منافی ہیں۔ مثلاً تکبر' خود بینی اور مذموم اخلاق۔

''یباعد مشاھدتک'' وہ وصف جو ہماری بصیرت کو تیری زیارت سے دور کر دے۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد میں ہم سے اس کا مطالبہ کیا گیا ہے فرمایا کہ

''احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے''

''ومحبتک'' اس میں اور اس سے پہلے لفظ میں مفعول کی طرف اضافت ہے اور ممکن ہے کہ محبتک میں فعال کی طرف اضافت ہو (یعنی تو جو ہم سے محبت فرماتا ہے۔)

''وامتنا علی السنة والجماعة'' اور ہماری روحوں کو اس حال میں قبض فرما کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوں اور ثابت قدم ہوں اور صحابہ اور ان کے متبعین کے مذہب پر گامزن ہوں۔

''والشوق الی لقائک'' لقاء کا مطب موت کے ذریعے وہم کے حجابات کو اٹھادینا۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ کی سچی محبت ہوگی۔ وہ اس کا مشتاق ہوگا۔ اور اس کی ملاقات سے محبت رکھے گا۔ خواہ اسے دین میں استقامت حاصل ہو تو کسی قدر کجی پائی جائے اور جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی محبت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب رکھے گا۔ اس کے حال پر نظر رحمت مبذول فرمائے گا اور ارزاہ لطف وکرم اس سے راضی ہوگا۔

''یا ذالجلال'' ۔اے عظمت والے! والاکرام۔ اے ایمانداروں کی انعامات کے ذریعے عزت افزائی فرمانے والے۔ امام ابوعبداللہ حلیمی نے فرمایا۔ ''یاذاالجلال والاکرام'' کا معنی ہے وہ ذات جو اپنی سلطنت کی بناء پر اس لائق ہے کہ اس بلندی سے ڈرا جائے اور اس کی بلندیٔ شان کے لائق اسکی تعریف کی جائے۔

دعا کو ان اسماء مبارکہ پر اس لئے ختم کیا کہ بعض حضرات کے قول کے مطابق یہ اسم اعظم ہے اور نبی اکرم ﷺ نے متعدد حدیثوں میں ان اسماء سے بکثرت دعا مانگنے کا حکم فرمایا اور رغبت دلائی۔ پھر اس عنوان اور دعا کے آخر میں درود شریف لائے۔

''وصلی اللہ وعلیٰ سیدنا ومولانا محمد

و علیٰ آله و صحبه وسلم تسلیما"

کیونکہ خاتمہ درود شریف پر ہی ہونا چاہئے۔بعض نسخوں میں یہ اضافہ ہے۔

"والحمد لله رب العالمين"

نوٹ ــــ فقیر نے صرف مصنف دلائل الخیرات کے بیان کردہ اسماء کی شرح لکھی ہےاس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضور سرور عالمﷺ کے اسماء مبارکہ صرف یہی ہیں بلکہ بے شمار ہیں۔ انموذج اللبیب میں ایک ہزار اسماء لکھے۔ بعض نے اس سے بڑھ کر بتائے۔ (۷۰) نام صرف وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے (۷۰) اسماء کے مشتقات سے مشتق ہیں۔ اور مزید تفصیل فقیر کی تصنیف اسماء المصطفیٰ میں ملاحظہ کریں۔

فائدہ ــــ یہ کثرت اسماء صرف آپ کے خواص میں سے ہے اور آپ کے خواص عجیب وغریب ہیں مثلاً آپ کہیں تشریف لے جاتے تو فرشتے آپ پر سایہ کرتے ہیں (انموزج اللبیب)

شرح دعاء

جو اسماء النبیﷺ کے بعد پڑھی جاتی ہے وہ دعا یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

"الحمد لله رب العالمين حسبی الله ونعم الوكيل الخ"

یہ دعاء اسماء النبیﷺ کے اختتام کے بعد پڑھی جاتی ہے یہ دعا شیخ سید علی حریری مدنی رحمہ اللہ سے مروی ہے۔ (حاشیہ)

امتثالاً الخ ۔ یعنی درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ہے جبکہ اس نے "یایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" عام حکم فرمایا ہے مرد ہو یا عورت اسی لئے دلائل الخیرات جیسے مردوں کے پڑھنے کا وظیفہ ہے خواتین کیلئے بھی

ہے لیکن افسوس کہ اکثر خواتین اس وظیفہ سے محروم ہیں۔ بڑی خوش قسمت ہے وہ خاتون جو اس درود کی عاملہ ہے۔

اور یہ حکم عام ہے بلاتعین زمان ومکان جو لوگ بعض مواقع سے روکتے ہیں مثلاً اذان سے پہلے یا بعد کو وہ قرآن مجید کے عام حکم کو اپنی طرف سے خاص کرتے ہیں مجرم ہیں۔ اور بلاتعین مکان ہاں جہاں شرعاً صراحۃً منع فرمایا ہے۔ یونہی بلا تعداد وہاں درود پڑھنے والا یہ نیت کرے کہ میں یہ اللہ تعالیٰ کی حکم کی تعمیل کرر ہا ہوں مزید تفصیل آئے گی۔ (انشاءاللہ)

وکونه

یعنی یہ نیت ہو کہ درود شریف کے حضور علیہ السلام مستحق ہیں۔

سوال ـــــ اگر کوئی کہے کہ حضور علیہ السلام تو ہماری دعاؤں کے محتاج نہیں تو پھر ہمیں کیوں حکم ہوا۔ ''صلوا علیه وسلموا تسلیما''

جواب...... اور درود شریف بھی ایک دعا ہے اور الدعا مخ العبادة ہے اسی لئے بطور عبادت سمجھ کر پڑھا جاتا ہے۔ اسے پڑھنے والے کا اپنا فائدہ ہے۔ حضور علیہ السلام اس کے محتاج نہیں۔ اس کی مزید تفصیل آئے گی۔ (انشاءاللہ)

ورضاه

ہمارے عقیدہ کے مطابق رضائے مصطفیٰ بعینہ رضاء خدا ہے (جلالہ ﷺ) اور آپ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ آپ کے حکم کا مطلق انکار کفر ہے۔ اور بوجہ سستی بلاانکار عمل نہ کرنا گناہ کبیرہ اور فسق ہے اس کو اللہ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا۔

''فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تعیبهم فتنة او
یصیبهم عذاب الیهم''

''بس چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ پہنچے انہیں دنیا میں فتنہ اور عذاب دردناک آخرت میں۔''

ورضوانک

سب سے افضل و اکمل نعمت اللہ کی رضاء وخوشنودی ہے بلکہ تمام نعمتوں کی اصل یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''ورضوان اللّٰہ اکبر''

اکمل عبدلک

خود حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا۔

''انا سید ولد آدم''

میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں''

ولد آدم سے نوع انسانی مراد ہیں۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام بھی داخل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولقد کرمنا بنی آدم'' تو اس تکریم میں آدم علیہ السلام داخل ہیں۔ اس سے وہ اعتراض اٹھ گیا جس میں کہا جاتا ہے کہ ''سید ولد آدم'' سے بظاہر ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام صرف اولاد آدم کے سردار ہیں لیکن خود آدم علیہ السلام کے سردار نہیں تو اس کا جواب اوپر مذکور ہوا۔

واظهر ته بصورتک

سوال ـــــــ اللہ تو صورت سے پاک ہے تو پھر حضور ﷺ کو اپنی صورت پر ظاہر کرنے کا کیا معنیٰ؟

جواب ـــــــ اس سے مراد ظل یعنی مظہر صفات جمالیہ وکمالیہ، اسی لئے اللہ تعالیٰ

نے ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی محبت کو اپنی محبت کہا یہاں تک فرمایا۔

''ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ''

بے شک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی
بیعت کرتے ہیں''

سوال ــــــ حدیث شریف میں ہے۔''ان اللہ خلق آدم علی صورتہ''
اللہ تعالیٰ صورت سے پاک ہے تو آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر کیسے بنایا؟

جواب ــــــ ایک تاویل یہ ہے کہ صورتہ کی ضمیر لفظ اللہ کی طرف راجع ہے۔ نہ کہ ذات باری تعالیٰ کی طرف اور غور سے دیکھا جائے تو انسان کا ڈھانچہ اللہ کا نقشہ معلوم ہوتا ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالہ''الانسان سرّی و انا سرّہ''

(اس دعاء کے بعد حزب اول یعنی سوموار کا ورد شروع کریں)

☆ ــــــــــــــ ☆
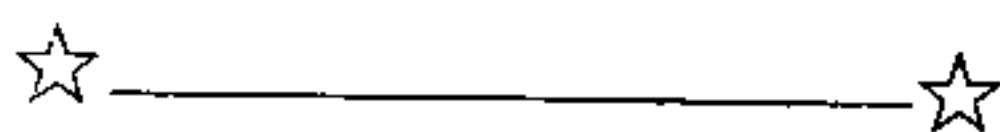
مزارات مقدسہ کی تحقیق

☆

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسماء طیبہ کے بعد حضور سید عالم ﷺ کے روضۂ مبارکہ مقدسہ کی کیفیت بیان کی ہے۔ حضرت مصنف نے اس معاملے میں حضرت شیخ تاج الدین خاکہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیروی کی ہے انہوں نے اپنی کتاب ''الفجر المنیر'' میں مزارات مقدسہ کے بیان کیلئے ایک باب قائم کیا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جو شخص روضۂ مقدسہ کی زیارت نہ کر سکے۔ وہ مثال (تصویر) کی زیارت کر لے۔ اور شوق رکھنے والا اسے دیکھے اور چومے اور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور شوق میں اضافہ کرے۔ اہل علم نے نعل مبارک کے نقشہ کو اس کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ اور اس کی وہی تعظیم و تکریم مقرر کی ہے جو اصل کی ہے۔ انہوں نے اس نقشے کے خواص اور برکتیں بیان کی ہیں جو تجربے میں آ چکی ہیں۔ نیز اس کی شان میں بہت سے شعر کہے ہیں اسکی حیت و صورت کے بیان کیلئے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ اور سندوں کے ساتھ اسے بیان کیا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

اذا ماء الشوق اقلقنی الیها

ولم اظفر بمطلوبی لدیها

نقشت مثالھافیا الکف نقشا

وقلت لناظری قصراً علیها

''جب مجھے شوق نے اس کیلئے بے چین کر دیا اور میرا مطلب اس سے حل نہیں ہوا۔ تو میں نے ہاتھ میں اس کی تصویر بنالی اور اپنی نگاہیں اس پر جما دیں۔''

اس کتاب میں تین چار جگہ نبی اکرم ﷺ کے روضۂ مبارکہ کا ذکر ہے۔ آخر

میں آپ ﷺ کے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات کا ذکر ہے۔ نیز اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کے بعض ظاہری اور باطنی اوصاف۔ سیرت وشمال اور معجزات واحوال کا ذکر ہے۔ روضۂ مبارکہ کی کیفیت کا ذکر بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ (اس لئے اس کا بیان ہونا چاہئے) بعض سیرت نگاروں نے تو اسے اپنی سیرت کی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ اور اسے بھی سیرت سے متعلق قرار دیا ہے۔

اذکار اور ان کے ذریعے تربیت کی کیفت بیان کرنے والے بعض علماء نے فرمایا کہ جب ذکر کرنے والا ''لاالہ الااللہ'' کی تکمیل ''محمد رسول اللہ'' سے کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے سامنے آپ کی سراپا نور ذات مقدسہ کا تصور صورت انسانیہ اور نور کے لباس میں کرے۔ آپ کی بشریت کی حقیقت اور کمال معجزہ کی بنا پر لباس بشری کی تبعیت' ہر دو کا لحاظ کرے۔ اس کا مقصد یہ ہے آپ کی صورت مبارکہ اس کی روح میں نقش ہو جائے اور اس کے ساتھ ایسی الفت قائم ہو جائے جس کے سبب آپ کے اسرار سے استفادہ اور آپ کے انوار سے کسب ضیاء کر سکے۔ نیز فرمایا۔ اگر آپ کا تصور قائم نہ کر سکے تو یہ تصور کرے کہ میں آپ کے روضہ مبارکہ کے پاس بیٹھا ہوا ہوں اور جب بھی آپ کا ذکر کرے اس کی طرف اشارہ کرے۔ کیونکہ دل جب کسی چیز کے ساتھ مصروف ہو جاتا ہے تو اس وقت کسی دوسری چیز کے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔

ایسی صورت میں روضۂ مقدسہ اور مزارات مبارکہ کی ضرورت ہوگی تاکہ ان کی صورت معلوم ہو۔ اور اس کتاب میں درود پاک پڑھنے والا اگر ان مزارات کی زیارت نہیں کر سکا تو اپنے سامنے ان کا تصور قائم کر لے۔ عامۃ الناس کی اکثریت کا یہی حال ہوتا ہے' میں نے مشرق کے بعض علماء کی ایک تالیف میں دیکھا کہ جو شخص اسم الٰہی کا ذکر کرنا چاہے اسے چاہئے کہ اسم مبارکہ کو کسی کاغذ پر سنہری حرفوں میں لکھ لے اور اسے اپنے سامنے رکھ

لے۔اس کتاب (دلائل الخیرات) کا پڑھنے والا جب روضہ رسول مبارکہ کی حسین تصویر خوش نما رنگوں میں خصوصاً سنہری رنگ میں بنالے گا۔تو اسے مزید فائدہ حاصل ہوگا۔ (مطالع المسرات)

فائدہ ـــــ اس سے ثابت ہوا کہ اسلاف۔صالحین رحمہم اللہ کا یہی مذہب اور مسلک تھا جو آج موجودہ دور میں اہلسنت (جنہیں عرف عام میں بریلوی کہا جاتا ہے) کا ہے۔فقیر یہاں گنبد خضراء کے دو نقشے اور کعبہ معظّمہ کے دو نقشے پیش کررہا ہے تاکہ ناظرین فرق خود معلوم کرلیں۔کہ دور ترک تک اسلاف صالحین رحم اللہ کا مذہب کیا تھا۔اور نجدیوں کی ترمیم واضح کرے گی کہ ان کا نیا مذہب (بدعت) ہے۔

☆ــــــــــــــــ☆

(نقشہ گنبد خضراء وکعبہ معظمہ)
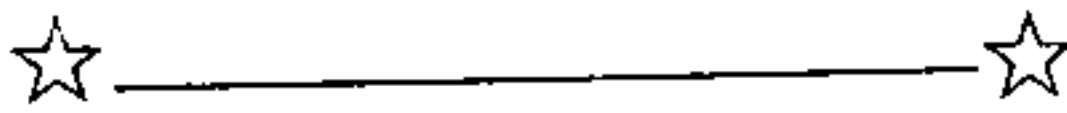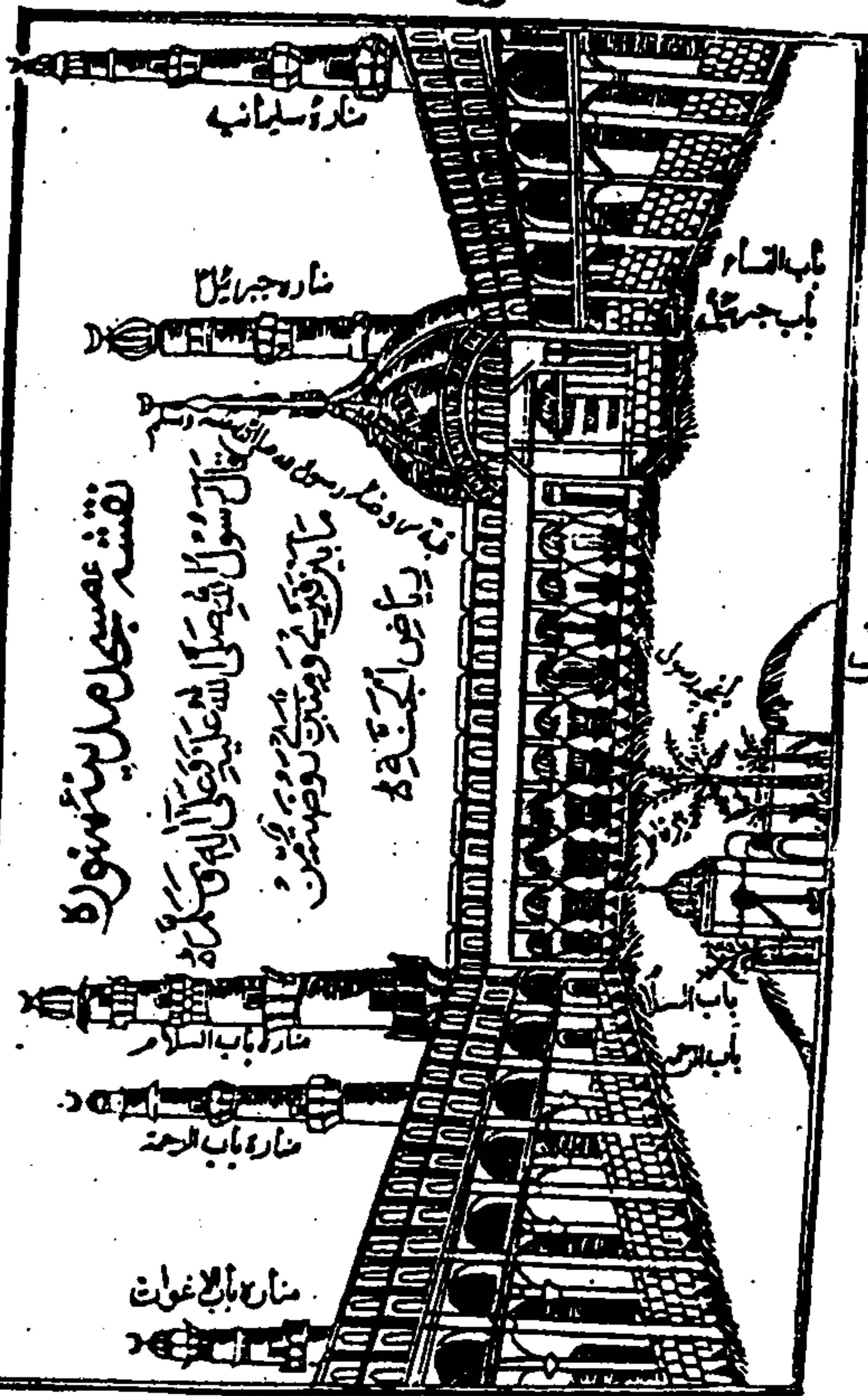
زیارت مزار رسول ﷺ

زیارت مزار رسول ﷺ کی ابن تیمیہ نے نفی کی تو اس نے خوب سزا پائی۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ’’ابن تیمیہ اور علمائے ملت‘‘ فقیر یہاں پر مختصر دلائل عرض کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱)______ امام دار قطنی نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

’’من زار قبری بعد وفاتی فکا نماز ارنیٖ فی حیاتی‘‘

’’وفی روایة......من زار قبری و جبت له شفاعتی‘‘

ترجمہ______ ’’جس نے میری ظاہری حیات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے مجھے ظاہری حیات میں دیکھا‘‘

دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں ’’جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگی۔‘‘

(۲)______ امام احمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

’’مامن احد یسلم علی عندقبری الا ردالله عای روحی حتیٰ ارد علیه السلام‘‘

ترجمہ______ جب بھی کوئی میری قبر کے نزدیک مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی وقت میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں‘‘

حکایت

امام عتبیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور علیہ السلام کی قبر انور کے پاس

بیٹھا ہوا تھا۔ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا۔

السلام علیک یا رسول اللّٰہ! اور کہنے لگا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی پڑھا ہے۔

"ولوانهم اذ ظلمو انفسهم جاء وک فاستغفرو اللّٰه

واستغفر لهم الرسول لوجدو الد توابار حیما"

تو اب میں آپ کی بارگاہ عالی جناب میں اس لئے آیا ہوں تا کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت سے بہرہ مند ہوں'

پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

"یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه خطاب من

طیبهن القاع والاکم"

ترجمہ ـــــــ "اے ساری مخلوق سے افضل مٹی میں دفن ہوا۔جس کا جسم' پس ان کی خوشبو سے ٹیلے اور میدان مہک اٹھے۔"

"نفسی الفداء القبر انت ساکنه فیه العفاف

وفیه الجودو الکرم"

ترجمہ ـــــــ "میری جان فدا ہو اس قبر انور پر جس میں آپ جلوہ افروز ہیں۔اس میں پاکیزگی' سخاوت اور شرافت ہے"۔

جب وہ دیہاتی چلا گیا تو فوراً مجھے نیند آ گئی۔خواب میں' میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے عتبی! اس دیہاتی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوش خبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے

اسے معاف کر دیا ہے۔ (المغنی لابن قدامہ ۳: ۵۵۷)

زائرین مدینہ بہت خوش نصیب ہیں

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ ''الشفاء شریف'' میں فرماتے ہیں کہ زائرین مدینہ
سے ایک نے داخلے کے وقت یہ اشعار پڑھے۔

''رفع الحجاب لنا فلاح لناظری
قمر تقع دو نه الاو ھام''

ترجمہ ــــــ ''پردے اٹھ گئے اور ہماری آنکھوں
کے سامنے وہ چاند طلوع ہو گیا''

''و اذا المطی بنا بلغن محمدا
فظھورھن علی الرجال حرام

ترجمہ ــــــ ''جب سواریوں نے ہمیں ہمارے آقا تک
پہنچا دیا تو ان کی پشیں لوگوں پر حرام ہو گئیں''

''قربنا من خیر من وطی الثری فلھا علینا حرمة و دمام''

ترجمہ ــــــ ''انہوں نے چل کر ہمیں سب سے افضل ہستی کا
قرب دیا۔ پس ان کیلئے ہم پر عہد اور حرمت ہے۔''

حضرت شیخ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے دیوان جلد نمبر ۶ ص ۸۳ میں فرماتے ہیں کہ
آخری دونوں اشعار ابن نواس کے ہیں۔ جو اس نے امین بن ہارون الرشید کی مدح
میں کہے تھے۔

لیکن ان اشعار کو قاضی عیاض نے حضور علیہ السلام کی مدح میں ذکر کر کے خوب
کیا کیونکہ ان کا اصل مصداق آپ ہی کی ذات ہے۔

مزار رسول ﷺ پر ملائکہ کی حاضری

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''کوئی ایسی فجر نہیں مگر یہ کہ ستر ہزار ملائکہ حضور سرور عالم ﷺ کے مزار کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر وہ ذوق وشوق سے مزار پر اپنے بازو مارتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ شام کے وقت یہ آسمان پر چلے جاتے ہیں پھر ستر ہزار فرشتے آ کر مزار اقدس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پہلے فرشتوں کی طرح ذوق وشوق سے اپنے بازو مزار پر مارتے اور درود شریف پڑھتے ہیں یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا۔ پھر جب زمین شق ہوگی تو حضور علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ مزار سے باہر تشریف لائیں گے اور انہی ملائکہ کے جلو میں ہوں گے''۔ (الدار الثمینۃ حاشیہ دلائل الخیرات)

وھذہ الخ. یہ روضۂ مبارکہ اور دوسرے مزارات کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ وہ مصنف دلائل الخیرات رحمہ اللہ کے ذہن میں مستحضر ہیں جس امر کی توقع ہے اسے بمنزلۂ واقع قرار دیا گیا اور اسم اشارہ کے بعد متصل طور پر جس شے کے ذکر کا ارادہ ہے۔ اسے بمنزلہ مذکورہ رکھا گیا ہے۔ ھذا وغیرہ اسم اشارہ سے ہر حاضر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ ذات ہو یا معنیٰ ''صفة الروضة'' روضۂ مبارکہ کی تصویر ہے روضہ لغت میں اس اطمینان بخش زمین کو کہتے ہیں جہاں درخت' پھول اور نہریں ہوں۔ مجاز اپر انوار رحمت' برکت' اور خیر وفضلیت والے مزار کو روضہ کہتے ہیں۔ کیونکہ دونوں میں حسن وجمال اور فرحت مشترک ہے۔ روضہ مبارکہ وشکل سے مراد اس کی عبارت کی ہیت بھی ہوسکتی ہے۔ اور روضۂ شریفہ میں قبور کی ترتیب اور ان کی باہمی نسبت بھی ہوسکتی ہے۔ قدیم اور معتمد نسخوں میں جو نقشہ دیا گیا ہے اس سے یہی دوسرا مطلب ظاہر ہے۔

روضہ مبارکہ کی نئی تعمیر ۸۸۶ھ میں

۸۸۶ھ میں روضہ مبارکہ کی نئی تعمیر کی گئی۔ بعض متاخرین نے شیخ ابو عبداللہ محمد
برکات خطاب سے روایت کی۔ انہوں نے والد سے بیان کیا وہ تعمیر جدید کے
حاضر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ قبور شریفہ پر زمین کی بلندی کے علاوہ کوئی علامت
ہے پھر ان پر چھوٹا سا گنبد تعمیر کیا گیا۔ جیسے ہمارے زمانے میں اولیاء کرام کے مز
بنایا جاتا ہے۔ یہ گنبد مثلث مربع یا مخمس نہ تھا۔ نیچے اور اوپر سے پوری طرح بند کرد
صرف اوپر ایک دریچہ رہنے دیا گیا۔ جس میں سے نور نکلتا تھا۔ (مطالعہ المسرات)

اس صدی تک اولیاء کرام کے گنبدوں کا ثبوت اہل اسلام کیلئے کافی ہے۔
کے بعد کی صدیوں میں تاحال اولیاء کرام کے گنبدوں کے بارے میں امت مسل
اجماع واتفاق ہے۔ صرف محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں کو اختلاف ہے
''من شذ شذ'' کے مصداق ہیں۔ مزید تحقیق وتفصیل فقیر کی تصنیف قبہ جات مزار
مطالعہ کیجئے۔

۸۸۶ھ کے بعد کی تعمیرات

فقیر کی شرح دلائل الخیرات کے قارئین حضرات کیلئے فقیر ۸۸۶ھ کے بعد
تعمیرات کا اجمالی ذکر کرتا ہے تفصیل کیلئے دیکھئے تاریخ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

خاندان قلادون کے ملوک مصر کی طرح ترکی سلاطین نے بھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعمیر تزئین میں حسن اہتمام کی تمام تر دلنوازیوں کے ساتھ حصہ لیا گنبد پاک کا سب
رنگ انہی کی پسند ہے۔ جو ذوق نظر کے ساتھ ان کے انتخاب وحسن عقیدت کی بھی
دلیل ہے۔ اس سلسلہ میں عثمانی خلیفہ محمود خان نے ۱۲۳۳ھ میں روضہ اطہر کی تعمیر میں
دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور ذاتی طور پر حصہ لے کر گنبد پاک پر سبز رنگ کرایا۔ محمود خان کی

اس اہتمام اور خصوصی توجہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ وہابیوں نے وہاں قابض ہوکر مقدسہ مقامات کی بہت توہین کی تھی مسلمانوں کے اکابرین کی قبریں منہدم کردیں تھیں اور اس قدر خون خرابہ کیا تھا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اسی لئے محمود خان کو ان کی سرکوبی کی طرف توجہ دینی پڑی۔ چنانچہ ۱۲۳۳ھ میں ان کا استیصال کر دیا۔

ابواب مبارکہ

سابق ادوار میں گنبد خضراء کی مسجد شریف مختلف نام سے ابواب متعددہ قائم رہے موجودہ دور میں ابواب مبارکہ کے اسماء حاضر ہیں۔

۱)____باب السلام

۲)____باب الصدیق

۳)____باب الرحمتہ

۴)____باب السعود (بجانب مغرب)

۵)____باب عمر

۶)____باب المجیدی

۷)____باب عثمان (بجانب شمال)

۸)____باب عبدالعزیز

۹)____باب النساء

۱۰)____باب جبرائیل

۱۱)____باب البقیع بجانب مشرق اور بجانب جنوبی یعنی قبلہ کی جانب سے کوئی باب نہیں۔

یادرہے کہ ملک فہد کی توسیع کے بعد باہر کے دروازوں کے نام اور نمبر ہیں' ان

کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

پھر اس گنبد پر اس سے بڑا ایک اور گنبد ہے جو قریباً مخمس ہے اس کے تین طبقے ہیں

(i)۔ بنیاد کے ساتھ متصل ہے بنیاد سیاہ پتھروں سے بنائی گئی ہے چنائی سفید پتھر
سے کی گئی ہے یہ ان پتھروں کے علاوہ ہیں جن میں چاندی کی میخیں لگائی گئی ہیں وہ بہ
ہی سرخ پتھر ہیں۔

(ii)۔ اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔

(iii)۔ لکڑی کا ہے اس پر غلاف لٹکایا جاتا ہے یہ پہلے گنبد کی طرح بند نہیں ہے۔

پھر ان دونوں قبوں میں ایک بلند گنبد ہے جو گرجے سے بلند یا اس کے قریب ہے
مربع ہے اس کے چار گوشے اور چھوٹے گنبد کے علاوہ دس ستون ہیں۔ اس کی زمین پر پتھ
بچھایا گیا ہے چبوترے میں صرف وہ جگہ خالی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہاں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن کیے جائیں گے یہ جگہ خدام اور مشاہدہ کرنے والوں کے
نزدیک معروف ہے۔ اس گنبد کے چار دروازے ہیں۔

(i) باب توبہ

یہ مسجد کے قبلہ کی جانب تانبے کی کھڑکی میں ہے۔ صرف مصائب کے نزول
کے وقت کھولا جاتا ہے۔

(ii) باب الوقود

ہر رات چراغوں کے روشن کرنے کے وقت کھولا جاتا ہے اب نہ چراغاں نہ
دروازہ بلکہ مزارات اور قبر شریف پر کوئی روشنی نہیں یہ نجدی مذہب میں حرام ہے
حالانکہ چراغاں خیر القرون سے جاری ہے۔ دیکھئے فقیر کا رسالہ ''چراغاں کا ثبوت''۔

(iii) باب فاطمہ

ہر رات شمعیں روشن کرنے اور خوشبو سلگانے کیلئے کھولا جاتا ہے' جمعہ کی رات کو حضور ﷺ کے سر اقدس کے مقابل صندوق کھولنے کیلئے کھولا جاتا ہے' وہاں عرق گلاب وغیرہ خوشبوؤں کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے' جمعہ کی صبح کو صفائی کیلئے کھولا جاتا ہے (اب نہ عرق گلاب وغیرہ خوشبوؤں کا چھڑکاؤ نہ باب)۔

(iv) باب تہجد

جمعہ کے دن اور اس کے علاوہ گاہے گاہے کھولا جاتا ہے' تمام دروازوں پر ریشمی پردے آویزاں ہیں اب یہ دروازہ بھی بند ہے۔

''المبارکة'' ۔ برکت کا معنی اضافہ' خداوندی بھلائی' منفعت بلندی کی زیادتی ہے۔ امام راغب نے فرمایا۔

''برکت کا معنی کسی شے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کا ثابت ہونا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا روضہ مبارکہ' برکات وخیرات کا مرکز' رحمتوں کے نازل ہونے کی جگہ' کرامتوں کا سر چشمہ اور مسرتوں کے طلوع ہونے کی جگہ ہے' یہ صاحب مطالع المسرات کے دور کی بات ہے' دور حاضرہ اور اس سے قبل کی تفصیل' فقیر کی تصنیف ''تاریخ گنبد خضراء'' کا مطالعہ فرمایئے۔

'' التی دفن فیھار رسول اللہ ﷺ وصاحباہ''

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضہ مبارکہ میں وصال کے بعد نبی اکرم ﷺ کے ساتھی ہیں اور آپ کی ظاہری حیات میں بھی آپ کے مصاحب تھے۔ انہیں صحبة عامہ بھی حاصل تھی' جس میں دیگر صحابہ کرام شریک تھے اور خصوصی محبت بھی

حاصل تھی، جس کا تمام صحابہ کو اعتراف تھا' حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال کے دن فرمایا۔

''مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو ساتھیوں کی معیت عطا فرمائے گا' کیونکہ میں نے بہت دفعہ نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، میں اور ابوبکر وعمر داخل ہوئے' میں اور ابوبکر وعمر نکلے' میں اور ابوبکر وعمر نے فلاں کام کیا۔''

احادیث

(۱)____ ابن عساکر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''ہر نبی کے دو وزیر ہیں' میرے وزیر میرے دو ساتھی ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما''

فائدہ____ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں کیونکہ وزیر بادشوں کے ہوتے ہیں' اسی حدیث کی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ

''میرے چار وزیر ہیں دو آسمانوں میں جبرائیل ومیکائیل اور دو زمین میں ابوبکر وعمر (علیہما السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہما)''

وہ دونوں قیامت کے دن اٹھائے جانے میں آپ کے ساتھی ہونگے۔

(۲)____ ابوبکر ابن ابی عاصم ''السنۃ'' میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے' حضرت ابوبکر آپ کی دائیں جانب تھے' انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' دوسری

جانب حضرت عمر تھے انہوں نے دوسرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ نے ان دونوں کی ٹیک لگائی ہوئی تھی فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے''۔

(۳)_____ حضرت حارث اپنی مسند میں ابو اسامہ کے واسطے سے حضرت سالم بن عبداللہ ابن عمر سے مرسلہ ابو نعیم دلائل النبوۃ میں حضرت سالم سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے بسند متصل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''قیامت کے دن میں ابوبکر و عمر کے درمیان اٹھایا جاؤں گا''

فائدہ

اصطلاح شرح میں ان کا اسم گرامی شیخین مشہور ہے ان کے مزید فضائل فقیر کے رسالہ ''ابوبکر و عمر کے دشمن کے سر پر پتھر'' میں پڑھیے۔

تعارف سیدنا'' ابوبکر رضی اللہ عنہ''

آپ کا نام و نسبت یہ ہے عبداللہ ابن ابی قحافہ عثمان ابن عمرو ابن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ابن کعب بن لوی بن غالب بن فہد آپ کا سلسلہ نسب مرہ پر جا کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ آپ کا لقب عتیق ہے یا تو آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے (عتیق کا معنی خوبصورت) یا اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

''جسے پسند ہو کہ آگ سے آزاد کی طرف دیکھے وہ انہیں دیکھ لئے'' (عتیق کا معنی آزاد ہے)

آپ کا نام صدیق رکھا گیا کیونکہ آپ نے بغیر کسی تردد کے نبی اکرم ﷺ کی

تصدیق کی' آپ (مردوں میں) سب سے پہلے ایمان لائے۔ غار میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے اور دنیا و آخرت میں آپ کے رفیق ہیں' تمام صحابہ سے آپ کے افضل ہونے پر اجماع ہے' روافض اور ان کے ہم نواؤں کا کوئی اعتبار نہیں ہے' یہی تمام اہل اسلام کا مذہب ہے۔

فضائل

(۱)۔ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا آپ کو تمام انسانوں سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا' عائشہ' عرض کیا گیا' مردوں میں سے' فرمایا' ان کے والد' اس حدیث کو امام بخاری وغیرہ نے روایت کیا' نیز فرمایا کیا تم میرے لئے صاحب سے تعرض ترک کرو گے۔

(۲)۔ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا۔

''انبیاء علیہم السلام کے بعد سورج نہ طلوع ہوا' نہ غروب ابوبکر سے افضل پر (حاشیہ دلائل الخیرات)''

(۳)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک لقب عتیق بھی ہے اس کی وجہ تسمیہ میں کئی اقوال ہیں۔

(الف)۔۔۔۔۔ آپ حسین وجمیل تھے اس حسن و جمال کی وجہ سے آپ کو ''عتیق'' کہا جاتا۔

(ب)۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو ''عتیق الرحمٰن'' فرمایا یعنی آپ دوزخ سے آزاد ہیں۔

(ج)۔۔۔۔۔ آپ کے والدین کے بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے تھے یا کچھ بڑے ہوتے تو جی نہ سکتے تھے' جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

موت سے بچ گئے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام عتیق رکھا کہ وہ موت سے آزاد ہو گئے۔ (حیواۃ الحیوان)

وصیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

''جب میں مر جاؤں تو مجھے روضہ رسول ﷺ پر لے جانا اور کواڑ کی زنجیر ہلانا اگر کواڑ خود بخود کھل جائے تو مجھے روضہ میں دفن کرنا''

حضرت جابر نے فرمایا

''کہ ان کی وصیت کے مطابق ہم جنازہ ابوبکر کو روضہ پاک تک لے گئے اور کواڑ ٹھونکا اور عرض کی، ابوبکر آپ کے ساتھ دفن چاہتے ہیں، یہ کہنا تھا تو کواڑ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی کہ ابوبکر کو لاؤ اور باعزت وتوقیر اسے یہاں دفن کر دو''۔ (نفحات جامی حاشیہ دلائل الخیرات)

اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''کرامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' میں ہے۔

وفات

آپ کے وصال کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱)۔ جمعہ کے دن۔

(۲)۔ پیر کی رات عشاء کے وقت

(۳)۔ منگل کی رات۔

(۴)۔ بدھ کی رات، ستائیس یا تیئس یا بائیس جمادی الاخری ۱۳ھ، اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو غسل دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت دفن کئے گئے۔ بعض نے کہا کہ آپ کو زہر دیا گیا تھا' جس کے سبب آپ کا وصال ہوا۔ بعض نے کہا کہ آپ کو سل کا مرض تھا' ایک قول یہ ہے کہ آپ نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا تو آپ علیل ہو گئے اور اسی علالت میں رحلت فرما گئے۔ (مطالع المسرات)

فائدہ ــــــ وصیت صدیق رضی اللہ عنہ سے اہلسنت کے مسلک کی تائید ہوئی۔

(۱)۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ کو زندہ بحیات حسی مانتے تھے۔

(۲)۔ آپ کو متصرف ماذون اللہ تعالیٰ مانتے تھے۔

(۳)۔ آپ کیلئے وسیع علم اور امت کے حالات سے باخبر مانتے تھے وغیرہ' وغیرہ۔ مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''الاصابہ فی عقائد الصحابہ'' پڑھیے۔

تعارف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام ونسبت یہ ہے۔

ابو حفص عمر بن خطاب بن طفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن وزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر' آپ کا سلسلہ نسب کعب میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے' آپ کے ایمان لانے سے صحابہ کرام کی تعداد چالیس ہوگئی۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ چالیس سے کچھ زائد مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے' سب سے پہلے آپ کا لقب ''امیر المومنین'' رکھا گیا۔ آپ پہلے وہ صحابی ہیں جنہوں نے مشرکوں کی جمعیت کو پراگندہ کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد جہاد کے ذریعے دین کا ستون قائم کر دیا موافق ومخالف کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کا مرتبہ حضرت ابوبکر

صدیق کے بعد ہے۔

''المدونہ'' میں ہے' امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا' نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام انسانوں (امتیوں) میں کون افضل ہے؟ فرمایا' ابوبکر پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر فرمایا کیا اس میں شک ہے؟

۲۳ھ ماہ ذی الحجہ کے آخر میں آپ شہید کئے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔ بعض کا اس میں اختلاف ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غیر مسلم غلام (ابولوءلوء مجوسی) نے آپکو شہید کیا۔ (مطالع المسرات)

آپ کو رسول اللہ ﷺ کے قریب مدفون ہونے کی زبردست آرزو تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حجرہ نبوی ﷺ میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ام المومنین نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لئے محفوظ کر لی تھی لیکن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود پر ترجیح دوں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کیلئے تاریخ ساز خدمات انجام دینے کے بعد یکم محرم الحرام ۲۴ ہجری کی رات جام شہادت نوش کیا اور اسی تاریخ بروز یک شنبہ روضہ اقدس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں تا قیامت آرام کرنے کا شرف عظیم حاصل کیا۔

آرزوئے اویسی غفرلہ

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح فقیر کی بھی آرزو ہے۔

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے
در رسول (ﷺ) پر قصہ تمام ہو جائے

حضرت عمر کے فضائل میں ہے کہ جو رائے آپ کی ہوتی اللہ تعالیٰ اس طرح

قرآن نازل فرماتا۔ مثلاً

(۱)۔ احکام حجاب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کی ازواج مطہرات کے سامنے ہر قسم کے لوگ آتے ہیں' آپ ازواج کو پردہ کا حکم دیں' تو یہ آیت نازل ہوگئی۔

''واذاسئلتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب''

''جب تم ازواج نبی سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کی اوٹ سے مانگو'

(بخاری)

(۲)۔ حضور اپنی کنیز ماریہ قبطیہ کے پاس جایا کرتے تھے۔ جب بعض ازواج کو یہ ناگوار لگا تو حضرت عمر نے ان سے کہا اگر حضور نے تمہیں طلاق دے دی تو اللہ حضور کو تم سے بہتر ازواج عطا کردے گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

''ان طلقکن ان یبدله' ازواجاً خیراً منکن''

''قریب ہے کہ اگر وہ تم کو طلاق دیں تو اللہ انہیں تم سے بہتر ازواج عطا کردے گا۔''

(۳)۔ اسیران بدر کے بارے میں بعض لوگوں نے فدیہ کی رائے دی' اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے قتل کی تھی اور اس وقت رائے عمر پر شریعت نافذ ہوئی۔

''لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذ تم عذاب عظیم''

''اگر تقدیر الٰہی میں پہلے سے یہ مقرر نہ ہوتا کہ اجتہادی خطا میں مواخذہ نہیں ہوتا تو فدیہ لینے پر تمہیں عذاب عظیم ہوتا''۔ (مسلم)

اس موضوع پر فقیر کی تصنیف ''زبان قرآن'' پڑھیے۔

روضہ مبارکہ میں قبور شریفہ کی ترتیب

پھر حضرت مصنف نے روضہ مُبارکہ کی کیفیت اس طرح بیان کی۔

قبرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر اگرچہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے ہیں تاہم کچھ نیچے ہیں اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاؤں کے پیچھے ہیں بعض صحیح نسخوں میں پہلی قبر پر لکھا ہوا ہے۔

"قبر نبینا محمد ﷺ"

بعض نسخوں میں

"قبر النبی ﷺ"

اور بعض میں

"قبر المصطفیٰ ﷺ"

(یہ صرف لفظی اختلاف ہے)۔دوسری قبر پر تمام نسخوں میں یہ الفاظ ہیں۔

"قبر ابی بکر رضی اللہ عنہ"

اور تیسری قبر پر یہ الفاظ ہیں

"قبر عمر رضی اللہ عنہ"

علماء سیرت وغیرہم قبور مقدسہ کے بارے میں سات مختلف روایات ہیں' ان میں صحیح ترین روایات دو یا تین ہیں (ایک روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے)(۱)۔ جو اکثر کے نزدیک مختار ہے' حضرت زرین اور یحیٰی علوی نے اسی پر اعتماد کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف آگے ہے اور قبلہ کی جانب دیوار کے قریب ہے۔ پھر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کے کندھوں کے مقابل ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں کے مقابل ہے۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں امام نووی نے کتاب الاذکار میں اسی روایت پر اکتفا کیا ہے۔ امام فاکہانی نے الفجر المنیر میں اور شیخ خلیل نے اپنی مناسک میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ (بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے کے بعد) تو اپنی دائیں جانب ایک ہاتھ کی مقدار ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کر' پھر ایک ہاتھ دائیں جانب ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کر' اسی طرح امام غزالی نے فرمایا' انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر اقدس رسول اللہ ﷺ کے کندھے کے پاس اور حضرت عمر کا سر مبارک حضرت ابوبکر صدیق کے کندے کے پاس ہے رضی اللہ عنہم اوران مزارات کی ترتیب یہ ہے

قبرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید سمہودی نے فرمایا' یہ کیفیت مشہور ترین روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ علوی نے اپنی کتاب میں اپنی سند کے ساتھ حضرت نافع سے نقل کیا' انہوں نے ابونعیم وغیرہ عمر سیدہ اور معتبر مشائخ سے یہی کیفیت نقل کی۔ علامہ سمہودی فرماتے ہیں' اسی طرح علماء حدیث نے حضرت عروہ سے' انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ (۲)۔ امام ابوداؤد نے حضرت قاسم بن محمود بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام حاکم نے اسے صحیح

قرار دیا کہ رسول اللہ ﷺ آگے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک آپ کے کندھوں کے درمیان ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے پاس ہیں علامہ سمہودی نے فرمایا کہ یہ حضرت قاسم بن محمد کے صاحبزادے سے راجح ترین روایت ہے۔

پھر ابن عساکر کے حوالے سے یہ نقشہ نقل کیا۔

قبرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عزفی نے یہ کیفیت حضرت محمد بن منکدر سے نقل کی فرمایا کہ حضرت محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کے پیچھے اور حضرت عمر کی قبر نبی اکرم ﷺ کے قدموں کے پاس ہے' علامہ سمہودی نے فرمایا یہ دو راجح ترین روایتیں ہیں۔ علامہ ابن جوزی نے یہی آخری طریقہ بیان کیا' علامہ ابن حجر نے اسی کو اکثر کا قول قرار دیا' ان تین روایتوں کے علاوہ دوسری روایتیں ضعیف ہیں۔ (مطالع المسرات)

تعارف عروہ رضی اللہ عنہ

آپ مدینہ طیبہ کے سات مقتدر فقہاء میں سے ایک ہیں' مدینہ طیبہ سے چار مرحلے کے فاصلے پر بمقام فرع آپ کا وصال ہوا اور وہیں دفن کئے گئے' سن وصال میں مختلف اقوال ہیں' ۹۲ھ' ۹۳ھ' ۹۴ھ تقریباً خلافت فاروقی کے آخر ۲۲ھ یا ۲۳ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی کیونکہ جنگ جمل کے موقع پر آپ کی عمر تیرہ سال تھی' یہ جنگ ۳۶ھ میں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت ۲۳ھ میں ہوئی

آپ کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

حضرت زبیر کا نسب یہ ہے' زبیر ابن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ' حضرت زبیر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' کے حواری (معاون خاص) اور آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کے صاحبزادے اور حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں جنگ جمل کے موقع پر جرموز نے آپ کو شہید کیا' جس کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کی بشارت دی تھی' کیونکہ اس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔

دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السھوۃ

سین مفتوح اور ہاء ساکن' اس حجرے (برآمدے) کو کہتے ہیں جو گھروں کے آگے بنایا جاتا ہے' بعض نے کہا تہہ خانے کو کہتے ہیں' جس کی چھت زمین سے اونچی ہو' صفہ صاد مضموم اور فاء مشدد کے ساتھ' وہ چھپر ہے' جو گھروں کے آگے ہوتا ہے۔

دفن ابوبکر رضی اللہ عنہ خلف رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور برابر ہوں اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ برابر نہ ہوں' نسخہ سہلیہ میں ہے کہ حضرت ابوبکر کچھ نیچے ہیں' گویا آپ کے کندھوں کے پاس ہیں' جیسے کہ گزر چکا۔

دفن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عندر جلی ابی بکر رضی اللہ عنہ

اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔

(۱)۔ حضرت عمر کا سر مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قدموں کے پیچھے ہو۔

(۲)۔ ان کا سر مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قدموں کے نیچے ہو۔

پہلی صورت رجل سے مراد صرف قدم ہوگا۔ اس صورت میں حضرت عمر کا سر حضرت ابوبکر کے قدموں کے محاذی ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کے قدموں کے محاذی ہوگا (کیونکہ آپ کے قدم حضرت ابوبکر کے قدموں سے کسی قدر اونچے ہیں) یہی ظاہر ہے اور نسخہ سہلیہ میں اسی طرح نقل کیا گیا' اس اعتبار سے حجرہ مبارکہ میں دو قبروں کی جگہ خالی ہوگی' ایک نبی اکرم ﷺ کے پائے مبارکہ کے پاس اور دوسری حضرت عمر کے سر کے پاس' یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عمر کا سر حضرت ابوبکر کی پنڈلیوں کے مقابل ہو' اس صورت میں حضرت عمر کا سر نبی اکرم ﷺ کے قدموں کے مقابل ہوگا۔ یہ روایت جو حضرت مولف رحمہ اللہ نے حضرت عروہ سے کی ہے۔

فائدہ ــــــ علامہ سمہودی نے حضرت عروہ سے پہلی صورت روایت کی ہے۔

وبقيت السهوة الشرقيه فارغه

(اور مشرقی چبوترہ خالی رہا)

اسی عبارت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کاشانہ مبارکہ میں دو حجرے تھے' مشرقی اور مغربی' نبی اکرم ﷺ مغربی میں محو استراحت ہوئے اور مشرقی باقی رہا۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ہی حجرہ تھا اس کا مشرقی حصہ باقی رہا۔

اس جز پر کل کا اطلاق کر دیا اور اسے ہی حجرہ کہہ دیا۔ اگر پہلا مطلب مراد ہوتا تو یوں کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مغربی حجرہ میں استراحت فرما ہوئے اور مشرقی حجرہ باقی رہا۔ یہ کہا جاتا کہ ایک حجرے میں استراحت فرما ہوئے اور دوسرا حجرہ (مشرقی) باقی رہا۔ جب بالتعین یہ کہا کہ آپ حجرے میں آرام فرما ہوئے' تو معلوم ہوا کہ ایک ہی حجرہ ہے۔

فيها موضع قبر

اس حجرے میں نبی اکرم ﷺ کے پائے مبارک کے پاس ایک قبر کی گنجائش ہے'

کیونکہ مدینہ طیبہ وقبلہ جنوب کی طرف ہے' نبی اکرم ﷺ کا سر انور مغرب کی طرف
پائے مبارک مشرق کی طرف ہیں۔ "یقال" یہ بات زبان زد عوام ہے یا کتا
میں مشہور ہے چونکہ اس قول کی بنیاد ضعیف حدیث پر ہے' اس لئے حضرت مصنف
ضعف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' کہا جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ د
واللہ اعلم'' ''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے'' کیونکہ اس کے مفاد وثوق نہیں ہے۔
عیسیٰ بن مریم ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت والدہ کی طرف ا
لئے کی ہے کہ ان کی پیدائش باپ کے بغیر ہے' اس لئے آپ کی والدہ ہی والد کے قا
مقام ہیں۔

قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام

"یدفن فیه" وہ اس جگہ دفن کئے جائیں گے جہاں قبر کی جگہ باقی ہے' یہ آپ
کے زمین پر تشریف لانے اور وصال کے بعد ہوگا' حضرت ابن عربی عارضۃ الاحوذ
میں فرماتے ہیں' مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی غسان کی راضیہ نامی عورت
سے نکاح کریں گے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجرہ مبارکہ میں دفن کئے جائیں
گے۔ وہاں ایک قبر کی جگہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کیلئے باقی ہے۔
فائدہ ـــــ اس میں مرزائیوں کی واضح تردید ہے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ
السلام کی قبر کشمیر کے شہر سرینگر میں ہے' فقیر نے ان کے رد میں رسالہ لکھا ہے "
القول الفصیح فی قبر المسیح" مزید حوالے ملاحظہ ہوں۔
(۱)۔ اہل سیر حضرت سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ حجرہ مبارکہ کے
مشرقی حصہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے' جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن کئے جائیں
گے' ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

(۲)۔ امام ترمذی حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور عیسیٰ ابن مریم ان کے ساتھ دفن کیۓ جائیں گے۔

انتباہ ـــــ مرزائیوں نے قبر عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر میں ہونے کا احساس اس لئے گھڑا ہے تاکہ ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا جھوٹا دعویٰ غلط نہ ہو حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کا مدفن مدینہ متفق علیہ عقیدہ ہے۔ چنانچہ صاحب دلائل الخیرات نے فرمایا ہے کہ

''وکذالک جاء فی الخبر عن رسول اللہ ﷺ ''جس طرح مشہور ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں آیا ہے' ابن جوزی منتظم میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''عیسیٰ ابن مریم زمین پر اتریں گے' نکاح کریں گے' ان کے ہاں اولاد ہوگی' وہ پینتالیس سال زمین میں ٹھہریں گے' پھر وفات کے بعد میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیۓ جائیں گے' میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ایک قبر سے ابوبکر و عمر کے درمیان اٹھیں گے''۔

اسی طرح مواہب لدینہ میں ہے۔ انہوں نے فرمایا اسی طرح تحقیق النصرۃ میں ہے' واللہ تعالیٰ اعلم۔ ایسے ہی ابن جوزی اور علامہ قرطبی نے اپنے تذکرہ میں بیان فرمایا' علامہ سیوطی کے فتاویٰ میں ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر سات سال اور ایک روایت میں ہے چالیس سال قیام فرمائیں گے' وہ نکاح کریں گے' ان کی اولاد ہوگی اور نبی ﷺ کے پاس دفن کیۓ جائیں گی' حضور ﷺ نے صراحۃً فرمایا۔

''وہ میرے مقبرے میں مدفون ہونگے اور میں اور عیسیٰ ایک ہی

مقبرے سے ابوبکر وعمر کے درمیان مبعوث'' (مواہب لدنیہ)

فائدہ ــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر سات سال قیام مسلم شریف کی روایت میں موجود ہے۔ ابوداؤد طیالسی کی روایت میں چالیس (۴۰) سال قیام کا ذکر ہے' آپ وصال فرمائیں گے' آپ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی' ایسے ہی امام طبرانی نے روایت کیا' امام احمد نے مسند اور کتاب الزہد میں' ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الفتن میں روایت کیا۔ علامہ سیوطی نے علامہ جلال الدین محلی کی تفسیر کے تکملہ (تفسیر جلالین) میں فرمایا

''ہوسکتا ہے کہ آسمان پر تشریف لے جانے سے پہلے اور نزول کے بعد دونوں مدتوں کا مجموعہ (چالیس سال) مراد ہو''

حدیث شریف میں ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت آپ کی عمر تینتیس (۳۳) سال تھی۔

انتباہ ــــ مرزائی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ کوئی انسان آسمان پر نہیں جاتا اسی لئے وہ حضور علیہ السلام کے جسمانی معراج کے منکر ہیں' ان کی تردید کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''معراج جسمانی''۔

تعارف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی (صدیقہ بنت صدیق) اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' ازواج مطہرات میں صرف وہی کنواری تھیں' چھ سال کی عمر میں نکاح ہوا اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی' نو سال بارگاہ رسالت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا' نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال تھی۔ ان کی فضیلت نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے ظاہرہ ہوتی ہے کہ

''عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کو دوسرے کھانوں پر (ثرید گوشت میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر تیار کیا ہوا طعام جو عرب کا محبوب ترین کھانا ہے)''۔

نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو انسانوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے' فرمایا عائشہ' کہا گیا ہے کہ ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہ کے لحاف میں نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔

فائدہ..... علامہ واقدی نے فرمایا کہ ام المومنین کا وصال ۱۹ رمضان المبارک ۵۸ھ منگل کی رات ہوا' آپ کی وفات کے بارے میں یہ صحیح ترین قول ہے' وصال کے وقت آپ کی عمر چھیاسٹھ سال تھی' انہوں نے وصیت فرمائی کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے' ان کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی' وہ اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مدینہ طیبہ میں مروان کے قائم مقام تھے۔ (مطالع المسرات)

اس میں شیعوں کا رد ہے وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قتل کرا کر ایک گڑھے میں پھینک دیا (معاذ اللہ)۔ یہ شیعوں کی بدبختی ہے کہ وہ ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے فضائل وکمالات کے منکر ہیں بلکہ ان کے نقائص وعیوب کی تلاش میں رہتے ہیں' پھر جتنا ہوسکتا ہے ان کی مذمت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس بارے میں من گھڑت افسانے بھی گھڑتے ہیں۔ یہاں پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل عرض کردوں تا کہ مؤمن کے ایمان میں تازگی ہو۔

فضائل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل بے شمار ہیں۔ چند فضائل بطور تبرک

یہاں حاضر ہیں۔

(۱)______ حضور سرور عالم ﷺ سے سوال ہوا کہ آپ کو سب سے زیادہ پیا[را] کون ہے! آپ نے فرمایا عائشہ۔ پوچھا گیا مردوں میں کون، تو آپ نے فرمایا عائش[ہ کے] باپ (ابوبکر)۔ (بخاری شریف)

(۲)______ جبریل علیہ السلام ایک سبز حریر کے کپڑے میں سیدہ عائشہ رضی الل[ہ] تعالیٰ عنہا کی صورت میں بارگاہ رسول ﷺ میں لائے اور عرض کی یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ (ترمذی)

ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے اپ[نے] حجرہ میں تین چاند اترتے ہوئے دیکھے، یہ خواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا۔ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور آپ میرے حجرے میں محو استراحت ہوئے تو حضرت ابوبکر نے فرمایا۔

''یہ تیرے تین چاندوں میں سے ایک ہیں اور سب سے بہتر ہیں''

"رایت ثلاثۃ اقمار"

(میں نے خواب میں تین چاند دیکھے)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کو چاند سے تشبیہ دی (بلکہ اس سے بھی زیادہ حسین قرار دیا) اس پر حضرت ابوالخطاب بن وحیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بہت عمدہ تشبیہ دی ہے کیونکہ چاند اپنی روشنی سے تمام زمین کو منور کر دیتا ہے اس کے دیکھنے سے ایک کیف طاری ہوتا ہے، اس کے نور میں حرارت نہیں جو گھبراہٹ کی موجب ہو اور خیر کن ہو، چاند کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا جا سکتا ہے، جب کہ سورج کو دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور دیکھنے والا تکلیف محسوس کرتا ہے۔

فائدہ ـــــ تشبیہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قمر کلام عرب میں بطور مذکر استعمال ہوتا ہے اور شمس بطور مونث' تین ہستیوں کے چاند کی صورت میں دکھائی دینے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ تینوں مرتبے' نور اور حسن میں یکساں ہیں۔ ممکن ہے کہ حضرت ام المومنین نے ایک سورج اور دو چاند دیکھے ہوں اور تغلیب کے طور پر فرمادیا ہو کہ تین چاند دیکھے (جیسے کہ والد اور والدہ کو والدین کہہ دیا جاتا ہے) یہ حقیقت ہر شک وشبہ سے بالا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تمام انوار کا منبع ہیں۔ ہر صاحب نور آپ ہی سے کسب ضیاء کرتا ہے' جیسے کہ تمام ستارے سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ شیخین کریمین (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دونوں چاند ہیں جو آفتاب نبوت کے عکس ہیں جیسے چاند سورج کا۔

فائدہ ـــــ بعض حضرات نے کہا کہ سورج کا زمین پر آجانا تمام جہان کی تباہی کی علامت ہے کیونکہ وہ تمام محسوس ہونے والے انوار کا سرچشمہ ہے' جب وہ قائم نہ رہا تو تمام حسی انوار بھی قائم نہ رہیں گے اور کائنات تاریک ہو جائے گی' حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تین چاند زمین پر اترتے ہوئے دکھائے گئے۔ یہ اشارہ تھا کہ دین باقی رہے گا اور نبی اکرم ﷺ کے وصال فرمانے سے اس میں تغیر وتبدل نہیں آئے گا' اس طرف بھی اشارہ ہے کہ آپ جسمانی طور پر پردہ فرما جائیں گے روحانی طور پر آپ کی امداد اور ضیاء باری بدستور رہے گی۔

ازالہ وہم ـــــ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صرف تین چاند دیکھے' چوتھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھے' حالانکہ وہ بھی ان کے مزارات شریفہ میں مدفون ہوں گے' اس کی وجہ یہ تھی کہ تین حضرات ان کی ظاہری زندگی میں وصال فرما گئے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔

سقوط ـــــ ساقط کی جمع ہے۔ راقد اور رقود' اس کا اصل سَقَط ہے۔ جس کا معنی

''واقع ہوا'' یا ''غائب ہوا'' ہے۔

فقصصت رویا ی علیٰ ابی

میں نے اپنا خواب حضرت ابوبکر کو بیان کیا یہ بیان نہیں فرمایا کہ انہوں نے
واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا یا تو اس لئے کہ اس کا اتفاق ہی نہیں ہوا
کیونکہ انہوں نے یہ خواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں دیکھ
اس وقت ان کے ہاں مہمان تھیں یا (یہ واقعہ بارگاہ رسالت میں بھی عرض کیا ہوگا
لیکن اس وقت اس پر اکتفا کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو یہ واقعہ بیان کیا کیونکہ ا
المومنین چاہتی تھیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کا وہ اشارہ بیان کریں ج
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرمایا تھا ''فقال لی یا عائشہ لید
فنن'' یہ لام قسم ہے ''فی بیتک ھا بخدا'' تیرے گھر میں آرام فرما ہوں گے۔ ی
اس لئے کہ انہوں نے خواب میں تین چاند اپنے حجرے میں اترتے ہوئے دیکھے۔ ی
گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت تھے لیکن ان کی نسبت امہات المومنین کی طرف اس لئے
کی گئی کہ یہ ان کے تصرف میں تھے نیز اس طرح امتیاز بھی حاصل ہو جائے گا کیونکہ اگر
کہا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر تو معلوم نہ ہوگا کہ کونسا گھر مراد ہے۔ جب کہا گیا کہ ام
المومنین عائشہ کا گھر یا ام المومنین حفصہ کا گھر یا کسی دوسری ام المومنین کی طرف نسبت
کی جائے تو پتا چل جائے کہ کون سا گھر مراد ہے' بعض اوقات تعین مطلوب نہیں
ہوتی۔ موقع در محل ہی اجمال کا ہوتا ہے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نسبت مقصود ہوتی
ہے' تو آپ کی طرف نسبت کر دی جاتی ہے۔

ثلاثۃ ھم خیر اھل الارض

تین حضرات جو تمام اہل زمین سے افضل ہیں

یہ اس لئے کہا گیا کہ آسمان کے ستارے بلندی اور شرافت کے حامل ہیں اور ان سے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے‘ چاند تمام ستاروں سے افضل واشرف ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ تین تمام اہل زمین سے افضل ہیں‘ حالانکہ نبی اکرم ﷺ تمام آسمانی مخلوق بلکہ تمام جہانوں سے افضل ہیں‘ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام اہل زمین سے افضل ہونے میں تینوں حضرات مشترک ہیں‘ نیز زمین والے ہی دفن کئے جاتے ہیں‘ گویا انہوں نے یہ فرمایا‘ تیرے گھر میں وہ تین حضرات آرام فرما ہوں گے جو تمام دفن ہونے والوں سے افضل ہیں۔

" فقال لی یا عائشة لید فنن الی قوله الارض"

" رسول الله دفن فی بیتی قال لی ابوبکر"

حضرت ابوبکر صدیق نے خواب اور اس کی تعبیر کی صحت وصداقت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا۔

" هذا واحد من اقمارک"

یہ ذات کریم جو تمہارے گھر میں استراحت فرما ہوئے ہیں ان تین میں سے ایک چاند ہے جو تم نے خواب میں دیکھے تھے اور مجھے بتائے تھے

" وهو خیر هم"

(اور وہ ان سب سے افضل ہیں)

صلی الله علیه وعلی آله وسلم کثیر او الحمد لله رب العالمین

درود شریف اور رسول اکرم ﷺ کی فضیلت پر دلالت کرنے والے اسماء اور روضہ مبارکہ کا ذکر یہاں ختم ہوا اور الحمدللہ مقدمہ دلائل الخیرات اختتام پذیر ہوا۔

☆————☆

الحزب الاول معہ شرح

(پیر کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوموار کا وظیفہ اور اس کی شرح

(شرح الحزب الاول)

☆

بعد اختتام دعاء مذکور حزب اول سے پڑھنا شروع کریں ۔ ورد میں لفظ الحزب الاول نہیں پڑھنا چاہئے ۔ ایسے ہی جو کلمات وعبارات بخط جلی مسطور ہیں وہ اوراد میں نہیں پڑھنے چاہئیں ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے پہلا حزب شروع ہے اسے پیر کے دن پڑھنا ہے' یاد رہے کہ پیر کے دن اور رات میں درود شریف پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے چند فضائل حاضر ہیں ۔

(۱)_____ پیر کے دن بندگان خدا کے اعمال اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اس لئے حضور سرور عالم ﷺ پیر کے دن روزہ رکھتے اور فرماتے کہ پیر کے دن اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں اس لئے میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں ۔

(۲)_____ پیر کے دن حضور سرور عالم ﷺ پیدا ہوئے ۔

(۳)_____ اسی دن آپ ﷺ کو اعلان نبوت کا حکم ہوا ۔

(۴)_____ اسی دن آپ ﷺ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی ۔

(۵)_____ اسی دن آپ ﷺ کا وصال ہوا ۔

(۶)ـــــــ اسی شب کو آپ کو معراج ہوئی۔

(۷)ـــــــ اسی دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

(۸)ـــــــ اسی شب ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسی خوشی کے اظہار سے جو اس نے حضور سرور عالم ﷺ کے میلاد (ولادت) پر کی تھی اور حضرت ثوبیہ (کنیز) رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا (احیاء العلوم ومواہب شرح شفا وغیرہ وغیرہ میلاد شریف کے متعلق)

مزید سوموار کے شب وروز کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''ایک سو بارہ سوالات کے جوابات'' میں پڑھیئے۔

فائدہــــــ دلائل الخیرات ہو یا کوئی اور مقام جہاں کسی نبی علیہ السلام بالخصوص حضور سرور عالم ﷺ یا کسی فرشتے کا نام آئے اس سے پہلے لفظ ''سیدنا'' اور آخر میں ''علیہ السلام'' یا ﷺ پڑھنا چاہئے' خواہ کتاب میں لکھا نہ ہو۔ افسوس ہے کہ دور حاضرہ میں ایک جماعت کہتی ہے کہ حضور علیہ السلام کے نام سے پہلے سیدنا بڑھانا بدعت سیئہ ہے۔ فقیر نے اس موضوع پر رسالہ لکھا ہے۔ ''سید کون؟''

فوائد اویسیہ ـــــــ درود شریف پڑھنے والا درود پڑھتے وقت یہ ارادہ کرے میں درود سے اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کے نبی کریم ﷺ کی تصدیق اور آپ سے محبت واشتیاق اور آپ کے مرتبہ عظیم کی تعظیم کیلئے اور آپ کے استحقاق کی بنا پر درور پڑھتا ہوں۔

(۱)ـــــــ درود شریف بھی دعاء ہے لیکن یہ دوسری دعاؤں کی طرح نہیں' اس کی ایک امتیازی شان یہ ہے۔ دوسری دعاؤں میں جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کا فائدہ مدنظر ہوتا ہے لیکن درود شریف میں پڑھنے والا یہ نہ سمجھے کہ میرے درود

پڑھنے سے حضور علیہ السلام کو کوئی فائدہ پہنچے گا بلکہ یہ تصور کرے کہ آپ پر درود شریف پڑھنے سے مجھے بے شمار فوائد نصیب ہونگے' سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے قرب وانعام خداوندی نصیب ہوگا۔ (مطالع المسرات)

انتباہ ــــــ اس سے اس بد بخت برادری کا رد ہوا جو رسول علیہ السلام کو بے اختیار کرنے کیلئے (معاذ اللہ) کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تو ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں جبکہ ہمیں حکم ہے ''صلوا علیہ وسلموا'' اور ہم ان کی خیر و بھلائی کیلئے پڑھتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد الخ

(۲) ــــــ یہ درود شریف ایسا بلند مرتبہ ورد ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے لئے اسی ورد کی خبر دیتا ہے کہ ''ان اللہ و ملئکتہ' یصلون علی النبی الخ''

(۳) ــــــ اللہ کے صلوٰۃ پڑھنے کا معنی بخاری شریف میں یوں بتایا ہے کہ ''ثنائوہ علیہ عند الملائکۃ'' اللہ کی ثناء حبیب علیہ السلام ملائکہ کے سامنے''۔

(۴) ــــــ یہ اتنا بلند مرتبہ ورد ہے کہ ہمارے سے اس کی ادائیگی ہوسکتی ہی نہیں اور نہ ہی اس کا علم ہے۔ اسی لئے اللہ کے جملہ اوامر کی ادائیگی بندوں نے کی لیکن جب درود شریف کا حکم ''صلوا علیہ وسلموا'' ہوا تو ہم نے ادائیگی کے بجائے اللہ تعالیٰ سے عرض کی ''اللھم صل وسلم علیہ'' یہ بظاہر تو حکم عدولی ہے لیکن درحقیقت اپنے عجز کا اظہار ہے۔

(۵) ــــــ ویسے تو درود شریف کے اجر و ثواب اور فضائل و فوائد کا کوئی حساب نہیں اور حل مشکلات کے لئے درود شریف اکسیر اعظم ہے کچھ فقیر غفرلہ نے رسالہ ''درود وسلام دافع ہر درد و آلام'' میں عرض کئے۔ یہاں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی الہ آبادی رحمہ اللہ کا بیان کردہ عرض کردو۔

السلام علیک یا امام الحرمین

السلام علیک یا امام الخافقین

السلام علیک یا رسول الثقلین

السلام علیک یا نور المشرقین

السلام علیک یا ضیاء الغربین

السلام علیک یا جدا السبطین الحسن والحسین علیک وعلی عترک وعلی واسرتک واولادک واحفادک وازواجک وخلفائک وتقبائک وبخبائک واصحابک واحزابک واتباعک سلام اللہ والملائکۃ والناس اجمین الی یوم الدین

والحمد للہ رب العلمین

خاصیت۔۔۔۔۔ اس درود شریف کو سات سلام کہتے ہیں جو کسی مہم وافکار و مشکلات میں سات روز بعد نماز' گیارہ بار پڑھے سات مرتبہ کوئی درود شریف پڑھے گا' مشکل آسان ہوگی' اس کے بعد ابیات ذیل پڑھے۔

یانبی اللہ سلام علیک

انما الفوزو الفلاح لدیک

سلام آمدم جو ابم دہ

مرھم ھر دل خرابم دہ

پس بود جاہ واحترام مرا

یک علیک از توضد سلام مرا

زاری من شنو تکلم کن
گریہ من نگر تبسم کن
لب بجنبان پے شفاعت من
منگر در گناہ اطاعت من

(حاشیہ دلائل الخیرات)

اے نبی خدا آپ پر سلام ہوں۔ بیشک کامیابی ونجات آپ کے پاس ہیں۔ سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ایک بار تو جواب سے نوازیئے۔ اس سے ہی میرا مرتبہ اور احترام ہے۔ آپ سے ایک بار وعلیکم فرمایا میرے لئے سو بار کے برابر ہے۔ میری زاری سن کر کوئی بات تو کیجئے۔ میرا رونا دیکھ کر تبسم فرمایئے۔ میری شفاعت کے لئے لب مبارک ہلایئے۔ میرے گناہوں اور اطاعت کو نہ دیکھئے۔

ازالہ وہم۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ درود شریف صرف درود ابراہیمی ہے اور بس یہ خیال غلط ہے۔ اس لئے کہ درود ابراہیمی نماز کے لئے کہا گیا ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوال پر کہ التحیات میں ''السلام علیک ایھا النبی'' تو معلوم کر چکے ہیں لیکن صلوٰۃ کا حکم پورا نہ ہوا جبکہ اللہ نے ''صلوا علیه وسلموا'' فرمایا ہے تو آپ نے درود ابراہیمی سکھایا۔ ہاں نماز سے باہر وہی درود شریف جس میں صلوٰۃ بھی ہو اور سلام بھی جیسے ''اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد الخ''۔

مزید تحقیق کیلئے فقیر کی تصنیف درود ابراہیمی کی حقیقت کا مطالعہ کریں۔

اللّٰھم

بعض نے یہی اسم اعظم بتایا ہے کہ جب اس سے دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے دراصل ''یااللہ'' تھا اس کی مزید تحقیق ''نعم الحامی شرح جامی'' میں ہم نے لکھ دی ہے۔

قاعدہ ـــــ اگر اللھم سے پہلے لفظ پر وقف کرے تو اللھم کے الف پر زبر پڑھے اگر وقف نہ کرے پچھلے لفظ سے ملائے تو بغیر زبر کے پچھلے لفظ سے ملا کر پڑھے۔

ذریۃ ـــــ نسل انسان مرد ہوں یا عورت الیٰ یوم القیٰمۃ اور حضور علیہ السلام کا سلسلہ اولاد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلا اور قیامت تک اولاد فاطمی رضی اللہ عنہم پر صلوٰۃ وسلام کا سلسلہ جاری رہے گا۔ میں حیران ہوں ان لوگوں پر کہ ایک طرف تو سادات یعنی اولاد فاطمی پر درود شریف پڑھتے ہیں پھر ان سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔

حکایت ـــــ نواب صادق محمد خان مرحوم کو نادانستہ کسی سید صاحب پر غصہ آیا تو پھانسی کا حکم دے دیا۔ پھانسی والے صبح سویرے حسب عادت دوران سیر درود شریف کی تسبیح ہلا رہا تھا ایک ہندو نے کہا کہ حضرت ایک تو سادات پر درود شریف پڑھتے ہو دوسری طرف ان کو پھانسی لٹکانے کا حکم دیتے ہو۔ فرمایا وہ کیسے' ہندو نے کہا کہ فلاں صاحب کو پھانسی کا حکم دیا ہے وہ سید صاحب ہیں' نواب صاحب مرحوم نے فوراً نہ صرف پھانسی کا آرڈر واپس لے لیا بلکہ سید صاحب کو انعام واکرام سے نوازا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''باادب بانصیب''۔

سادات سے مراد حق مذہب اہلسنت کے پابند حضرات مراد ہیں۔ خدانہ کرے اگر کوئی مرتد ہو جائے۔ مثلاً مرزائی' شیعہ' وہابی' دیوبند فرقہ میں شامل ہو جائے تو وہ نسل نبوت سے کٹ جاتا ہے۔

پسر نوح بابدان بہ نشت
خاندان نبوتش گم شد

اس کے متعلق تحقیق وتفصیل فقیر کی تصنیف ''کیا بد مذہب سید نہیں'' میں پڑھیئے

صل علی محمد النبی الامی (ﷺ) حضور سرور عالم ﷺ کا یہ لقب بہت

مشہور ہے لیکن اس کا آپ کے لئے ترجمہ (ان پڑھا) کرنا بے ادبی ہے۔ اس لئے کہ یہ عام معنیٰ ہے آپ کی حیثیت عامیانہ سے بلند و بالا ہے بلکہ اس کا ترجمہ ہو "بے پڑھا" ویسے لغوی اعتبار سے اس کا معنیٰ ہے امی وہ شخص ہے جو اس حالت پر ہو جس پر وہ پیدا ہوا کہ نہ کسی سے پڑھے اور نہ کچھ سیکھے۔ حضور سرور عالم ﷺ پیدائشی طور اسی حالت میں تھے لیکن اللہ نے آپ کو براہ راست پڑھایا اور ایسے علوم سکھائے جو کسی کو نصیب ہوئے نہ نصیب ہونے کا امکان ہے۔ قرآنی آیات کے علاوہ حدیث شریف میں ہے۔

"علمنی ابی فاحسن تعلیمی"

یہ آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے جو لوگ حضور علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا غلطی پر ہیں اس کی تفصیل فقیر کی تصنیف "پڑھا لکھا امّی" میں پڑھیئے۔

"اُمّی ﷺ"

آپ کے اس لقب پر فقیر کی تصنیف ہے "اُمّی لقب" چند معانی عرض ہیں۔

(ا)۔ منسوب بہ سوئے امتہ العرب وہ اس لئے کہ اہل عرب اکثر امّی تھے۔

"کمال مصطفےٰ ﷺ"

مواہب لدنیہ میں ہے کہ آپ کی نبوت مبارکہ کے دلائل سے ہے کہ آپ خود بھی امّی تھے اور نہ کچھ کہیں لکھنا سیکھا نہ پڑھنا۔ جہاں پیدا ہوئے وہ لوگ بھی ان پڑھ تھے اور جوان ہوئے انہی میں اور نہ اپنے شہر میں کسی سے کچھ پڑھا نہ باہر جا کر تعلیم حاصل کی لیکن آپ ﷺ نے تورات وانجیل بلکہ جملہ امم ماضیہ کی خبریں دیں حالانکہ ان کے نشانات مٹ گئے تھے۔

اللہم صل علی محمد عبدک الخ نسائی و بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ان کے الفا

''اللھم صل علیٰ سیدنا محمد عبدک ورسولک''

انتباہ ـــــــ صاحب دلائل الخیرات بہت بڑے محدث اور ولی کامل تھے انہوں نے عوام کی سہولت کیلئے اسانید حذف کئے باقی جتنے مضامین اور درود شریف ہیں۔ سب مستند ہیں' منکرین یہ شبہ ڈال کر تمام دلائل الخیرات کے درودوں کو غیر مستند مشہور کر رکھا ہے یہ ان کی علمی خیانت ہے۔ قیامت میں ان سے سخت باز پرس ہوگی اور ساتھ ان لوگوں سے بھی جنہوں نے ان کی بے پر کی اڑائی پر اعتماد کیا۔ انشاء اللہ فقیر کوشش کرے گا کہ ہر درود شریف کی سند عرض کرے ورنہ کم از کم بعض کو تو دلائل قاطعہ سے ثابت کرے گا جیسے اس درود شریف کو دیکھ لیں کہ صحاح ستہ کے دو مستند محدثین نے اس درود شریف کو روایت کیا۔

''اللھم صل علی سیدنا محمد و علی

آل سیدنا محمد کماصلیت الخ''

اس کی سند کا حال کیا خوب ہے۔ ''سبحان اللہ'' اس کی سند یوں ہے۔

حضرت زید بن علی (زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہم) نے فرمایا کہ اس درود شریف کے کلمات میرے ہاتھ پر میرے والد امام زین العابدین نے انہیں ان کے والد امام حسین نے ان کے والد حضرت علی مرتضیٰ نے انہیں رسول اکرم ﷺ نے انہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے اور فرمایا کہ اسی طرح یہ کلمات حق تعالیٰ سے اترے ہیں۔

وترحم علی سیدنا محمد الخ ۔ لفظ محمد کے فضائل میں ایک فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے بعض ایسے فرشتے جو قیامت تک روئے زمین پر پھرتے رہیں اور تلاش کر کے ان گھروں کی زیارت کریں جن میں احمد یا محمد نام والا ہو اور قیامت میں منادی

ندا کرے گا کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ بہشت میں داخل ہو ایسے نام والے کو ہرگز دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ اس میں بھی یہی شرط ہے کہ وہ محمد واحمد نام صحیح المذہب ہو اگر مرتد اور خارج از اسلام ہو اسکا یہ حکم نہیں

فائدہ ـــــ جس کتاب یا ورق پر اسم محمد ہو اسے جو کوئی بوسہ دے گا قیامت میں اس سے عذاب اٹھا لیا جائے گا (حاشیہ دلائل) اس قاعدہ پر ایک واقعہ یہودی بھی مشہور ہے جسے اکثر سیرت کی کتب میں درج کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل اور حوالہ جات فقیر نے رسالہ ''انگوٹھے چومنے کا ثبوت'' میں درج کئے ہیں۔

مسئلہ ـــــ محمد بن عبدالعزیز بن عمیر فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے ''ارحم'' (اے اللہ رحم کر) کہنا مکروہ ہے کہ اس لئے کہ ارحم جس کیلئے کہا جاتا ہے اسے حقیر و عاجز تصور کیا جاتا ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام کی شان کے خلاف ہے۔ (بلغایہ)

اللہ کے لئے جل جلالہ اور حضور علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے لئے یونہی ملائکہ پر علیہم السلام او ﷺ کہنا چاہئے' غیر انبیاء و ملائکہ پر علیہم السلام وغیرہ کہنا مکروہ ہے۔

رضی اللہ عنہ صحابہ کرام و اولیاء وعظام اور علماء و صلحاء کے لئے عام ہے۔ رضی اللہ عنہ صرف صحابہ کیلئے خاص کرنا جاہلوں کا خیال ہے۔ اس کی تحقیق و تفصیل فقیر کے رسالہ ''کراہت صلعم'' میں ہے۔

فائدہ ـــــ حضور علیہ السلام کے لئے رحمت کی دعا مکروہ نہیں لیکن یہ بھی اچھی بات نہیں ہے کہ کہا جائے اللہ نبی پر رحم کر۔ ہاں دعاء وغیرہ کے الفاظ کے بعد حرج نہیں یونہی نبی پاک ﷺ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں

بھی وہی تحقیر کا شائبہ ہے۔ اللہ نے تو آپ کیلئے فرمادیا ہے۔

یغفر لک اللہ ماتقدم وماذنبک (نسیم الریاض)

انتباہ ــــــ غور فرمائیے کہ متقدمین معمولی شائبہ بے ادبی بھی گوارا
کرتے لیکن آج حال یہ ہے کہ کھلی گستاخیوں کے ارتکاب کو توحید سمجھا جا رہا ہے۔

وبارکت علیٰ ابراھیم

یہاں برکت سے خیر وکرامت مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ اس سے خیر وبرکت پر
مراد ہے۔ بعض نے کہا اس سے عیوب سے تطہیر وتزکیہ مراد ہے۔ (نووی شرح مسلم)

صل علی النبئی

یہاں نبی کو ہمزہ کے ساتھ پڑھنا مناسب ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے اپنے ہاتھ
اسے ہمزہ کے ساتھ لکھا (حاشیہ) غالباً یہ لغت قریش ہے۔ (مطالع المسرات)

ازواجه امهات المومنین

مروی ہے کہ بدستور عرب وغیرہ کسی صحابی نے کہا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے وصال کے بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کروں گا اس
آیت ''**ازواجه امهاتهم**'' نازل ہوئی۔

ذریة ــــــ اس کی تشریح مختصراً پہلے عرض کی گئی ہے اور حضور علیہ السلام
تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادوں کی تفصیل پہلے گزر چکی
۔ چار صاحبزادیوں کی تفصیل یوں ہے' بی بی زینت کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے
بی بی رقیہ کا پہلے نکاح ہوا' عتیبہ بن ابولہب سے' اس کے بعد حضرت عثمان سے ہوا
رقیہ کے وصال کے بعد ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا' بی بی فاطمہ کا نکاح

حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے ہوا۔ آپ سے ہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے' ودیگر اولاد بھی۔ شیعہ صرف ایک صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مانتے ہیں باقیوں کا انکار کرتے ہیں۔ اس کے متعلق فقیر کی کتاب ''القول المقبول فی بنات الرسول'' عرف چار بنات پڑھیئے۔

انتباہ ــــــ اس درود شریف کی سند ملاحظہ ہو عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ یعنی نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ اسے اعلیٰ پیمانہ کے ساتھ ثواب دیا جائے تو وہ جب اہلبیت پر درود شریف پڑھے تو کہے پھر یہی درود ارشاد فرمایا (کذا فی الشفا للقاضی عیاض رحمہ اللہ)۔

سوال۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی اس درود شریف کی سند میں لفظ امّی نہیں ہے۔

جواب۔ الفاظ منقولہ میں اضافہ جائز ہے لیکن اس میں کمی نہ ہو جیسے حج میں تلبیہ کے الفاظ میں اضافہ کو تمام محدثین وفقہاء نے جائز رکھا ہے۔

(نوٹ۔ یہ حزب اول کا آٹھواں درود شریف ہے)

وعلی آل محمد الخ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''جس نے نماز پڑھی اور اس نے ہم پر اور ہمارے اہلبیت پر درود نہ پڑھا تو اس کی نماز قبول نہیں ہوئی''۔ (مواہب لدنیہ)

فائدہ ــــــ جب آیت ''وانذر عشیرتک الاقربین'' نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہلبیب کو بلا کر ہر ایک کو تہدید سنائی سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اس پر سہارا نہ کرنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہوں' عمل کرنا عمل ہی کام آئے گا' پھر حسنین

کریمین رضی اللہ عنہما کو فرمایا اے جگر گوشگان محمد ﷺ فرمانبرداروں کیلئے بہشت ہے
اگر چہ وہ حبشی غلام ہو اور دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے اگر چہ قریشی ہو پھر ازوا
مطہرات کو فرمایا کہ تمہارے لئے آیتہ **یا نساء النبی لستن الخ** کافی ہے۔
تہدید سنتے ہی اہلبیت میں ایک شور فغاں بپا ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام مل کر ایک کا
کی بخشش چاہیں تو نہ ہوگی کیونکہ کافر کی بخشش ممتنع ہے۔ (سبع سنابل)

ازالۂ وہم ــــــ اس مضمون سے حضور سرور عالم ﷺ نے ایک غلط وہم کا ازا
فرمایا کہ لوگ اس تصور میں تھے کہ ہم چونکہ فلاں بن فلاں ہیں اس لئے ہم تو جنت میں
ضرور جائینگے ورنہ اس مضمون سے شفاعت کی کیسے نفی ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس میں حضور
علیہ السلام کے اختیار کی نفی ہے، تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف (اختیار الکل مختار الکل)

(نوٹ۔ یہ اس حزب اول کا نواں درود شریف ہے)

سند یہ ہے کہ عن زید بن حارثۃ الانصاری الخ رواہ نسائی وابونعیم والدیلمی فی مسند
الفردوس، فرمایا "میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں
آپ نے کہا مجھ پر درود بھیجو اور دعاء میں کوشش کرو" پھر اسی طرح کہو جیسے دلائل
الخیرات شریف میں ہے۔

اللھم یا داحی المد حوات

اے زمینوں کو پھیلانے والے

وباریٔ المسموکات

اور اے آسمانوں کو پیدا کرنے والے

سند درود ــــــ یہ حزب الاول یعنی سوموار کا دسواں درود ہے اس کی راوی
حضرت سلامہ کندی رضی اللہ عنہا ہیں کہ انہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سکھایا

یہ شفاء شریف میں اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور حضرت سعید بن منصور نے روایت کی اور ابن سعد اور عزفی فرماتے ہیں کہ حضرت علی سے حضرت سلامہ نے روایت کیا۔

تخلیق زمین وآسمان

اس میں بہت بڑی تفصیل فقیر نے تفسیر فیوض الرحمٰن میں عرض کر دی ہے یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

عین المعانی میں ہے کہ

"اللہ نے ایک سبز جوہر پیدا فرمایا پھر اس پر نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل گیا اور بہہ نکلا آگ کو اس پر غالب کیا۔ اس کے جوش سے ایک بخار اور جھاگ پیدا ہوئی۔ جھاگ سے زمین اور بخار سے آسمان بنایا"

موجودہ سائنس کا رد

درود شریف مذکور سے ثابت ہوا کہ زمین ساکن ہے اور آسمان بھی۔ موجودہ سائنس کہتی ہے کہ زمین گھوم رہی ہے اور آسمان سرے سے ہے۔ اس درود شریف کے اشارے کے علاوہ متعدد آیات قرآن میں تصریح ہے کہ زمین ساکن ہے اور آسمان موجود ہیں اور وہ بھی ساکن ہیں قرآن وحدیث کے اصول اٹل اور مضبوط و مستحکم ہیں اور سائنس دانوں کے اصول بدلتے رہتے ہیں پہلے یہی سائنس دان آسمانوں کا وجود مانتے تھے اور زمین کو ساکن' چنانچہ سرسید احمد خان علی گڑھ نے اسی موضوع پر ایک رسالہ لکھا "حبل متین در سکون آسمان وزمین" مقالات سرسید مطبوعہ لاہور میں یہ رسالہ بھی ہے۔ اس موضوع پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا رسالہ "سکون آسمان وزمین" خوب ہے ان کے فیض

سے فقیر کی تصنیف پڑھیئے ’’سائنس اور قرآن‘‘۔

وجبار القلوب علی فطرتھا

وہ ذات جس کا حکم قلوب پر زبردستی نافذ ہے۔ فطرت وہ طبیعت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پیدا فرمایا ’’شقیھا وسعیدھا‘‘ یہ قلوب کی صفت ہے۔ شقی وہ دل ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کفر پر پیدا کیا اور سعید وہ دل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان پر پیدا فرمایا۔

فائدہ ــــــ سبع سنابل شریف میں ہے کہ سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے طالب حق کیلئے اہل دنیا کی صحبت سے بڑھ کر کوئی زہر قاتل نہ دیکھا اس لیئے کہ اہل دنیا کی صحبت دل کو مار مٹاتی ہے جب مومن کا دل مرجاتا ہے تو وہ پتھر ہوجاتا ہے پھر جو کچھ چاہتا ہے بکتا ہے اسے کوئی خوف نہیں ہوتا۔

اجعل شرائف صلواتک

شریف شریفۃ کی جمع ہے بمعنی مرتبہ بلند

ونوامی برکاتک

نوامی نامیہ کی جمع ہے نمی الشیُ والمال شے اور مال زیادہ ہو۔ اس جملہ کا معنی ہوا کہ اپنی بے انتہا برکتیں بتادے۔

ورأفۃ تحننک

رافتہ بمعنی بہت رحمت یا بلند اور لطیف ترین رحمت یا وہ رحمت جو مہربانی کے ساتھ منافع پہنچانے پر مشتمل ہو۔

ورسولک الفاتح

یعنی خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے سعادت و رحمت کے دروازے کھول

دیئے اور ہر مشکل میں جو کوئی آپ ﷺ کی بارگاہ حق میں وسیلہ لائے تو آسان کردیتا ہے۔ (مزرع الحسنات)

اور مطالع المسرات میں مذکورہ معانی کے علاوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے تخلیق کا دروازہ کھولا کیونکہ آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ یہ حدیث لولاک کی طرف اشارہ ہے اوراس کی شرح فقیر کی تصنیف شرح حدیث لولاک پڑھیئے یا آپ کے ذریعے نبوت کا دروازہ کھولا کیونکہ آپ پہلے نبی ہیں یا نور کا دروازہ کھولا کیونکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نور پیدا فرمایا' امت پر شفاعت کا دروازہ کھولا یا جنت کا دروازہ کھولا کیونکہ آپ سے پہلے کسی کیلئے نہیں کھولا گیا۔

والخاتم کا سبق

نبوت ورسالت کو ختم فرمانے والے کیونکہ آپ انبیاء ورسل کے خاتم ہیں۔

والمعلن الحق

یعنی ساتھ امر حق کے یا حق سے مراد کلام اللہ ہے یا خود اللہ تعالیٰ مراد ہے یعنی آپ ﷺ کا دین اسلام کا اعلان معونت اور تائید حق کے ساتھ۔ (مطالع المسرات)

خلاصہ یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کا اعلان حق از خود نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت وحمایت سے تھا۔

والدامغ لجیشات الاباطیل

دامغ از دمغ بمعنی کسی کو ایسا زخمی کرنا کہ زخم دماغ تک پہنچ جائے اور دماغ کا پردہ پھاڑ دے پھر اس کا استعمال ہلاک کرنے اور مٹانے کیلئے عام ہوگیا ہے۔ اباطیل باطل کی جمع حق کا بالمقابل یعنی حضور سرور عالم ﷺ باطل کے جملہ لشکروں کو مار مٹانے والے ہیں۔

فاضطلع بامرک

پوری طاقت کے ساتھ حکم الٰہی کی تعمیل کیلئے قائم ہوئے اضطلع ماضی از اضطلاع بمعنی تعمیل حکم کیلئے تیار ہونا۔

واعیا لوحیک

الوعی بمعنی حفاظت یعنی حضور سرور عالم ﷺ وحی الٰہی کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔

حافظا لعهدک

اس عہد سے وہ عہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ رسالت اور حقوق شریعت پر قائم رہنے کیلئے اور اس کے علاوہ دیگر امور اور حضور سرور عالم ﷺ ان تمام جملہ انبیاء علیہم السلام پر فائق و ممتاز رہے۔

ماضا علی نفاذا مرک حتی اوریٰ قبساً

قبس وہ شعلہ جو فتیلہ یا لکڑی کے کنارے پر آگ سے اگایا جائے اقتباس اس شعلہ کی طلب کو کہا جاتا ہے پھر مجازاً حق اور اس چیز کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس سے لوگ ہدایت پائیں' مواہب لدنیہ میں ہے کہ قبس سے مراد اسلام اور حق ہے قابس اسلام اور حق کا طالب۔

آلاء اللہ الخ

الٰہی جمع ہے بمعنی نعمتیں

بعد خوضات الفتن

خوضات خوضہ کی جمع ہے بمعنی ایک دفعہ پانی میں داخل ہونا مجازاً گفتگو کے شروع

کرنے اور امر باطل اور فعل مذموم میں داخل ہونے کو کہا جاتا ہے یہاں پر دلوں کا فتنوں میں واقع ہونا مراد ہے۔

الفتن فتنہ کی جمع ہے جس کی وجہ سے انسان آزمائش میں واقع ہو جائے کفر کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں بھی یہی مراد ہے۔

ابهج موضحات الاعلام

ابہج کی مادہ بہجۃ ہے بمعنی ظاہر کیا موضحات ایضاح سے ہے' بمعنی منکشف یا واضح کرنا الاعلام علم بفتحتین' وہ نشان جس سے راستہ معلوم کیا جائے۔

ونائرات الاحکام

نائرات نائرہ کی جمع ہے نور سے ہے بمعنی روشنی۔

وخازن علمک

یعنی حضور سرور عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے علوم کے خازن ہیں۔ ظاہر ہے کہ آپ ﷺ امّی ہونے کے باوجود ایسے امور غیبیہ کی خبریں دیں جن سے ملکوت بھی بے خبر ہیں۔

فقیر یہاں علم غیب کی صرف تین احادیث نقل کرتا ہے۔

حدیث نمبر۔(۱)

حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز نماز فجر کی ادائیگی کے بعد منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے اور نماز ظہر تک بیان فرماتے رہے' نماز کے بعد حضور ﷺ پھر منبر پر بیٹھ گئے اور بیان مبارک جاری رکھا۔ نماز عصر کے بعد بھی حضور ﷺ نے بیان فرمایا حتیٰ کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ حضور ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایت فرماتے ہیں کہ

''قیامت تک جتنے واقعات آنے والے ہیں' حضور ﷺ نے سبھی ایک ہی وعظ میں بیان فرما دیئے' اس وعظ کو جس نے یاد رکھا' یاد رکھا' جو بھول گیا سو بھول گیا' ہم میں وہ شخص بڑا عالم سمجھا جاتا تھا جسے رسول اللہ ﷺ کا اس روز کا وعظ زیادہ یاد ہوتا۔ بعض مرتبہ تو یوں ہوتا کہ کوئی بھولی ہوئی بات ہمیں اچانک یاد آ جاتی اور ہم کہتے' اوہو! پیغمبر خدا نے تو یہ بات بھی فرمائی تھی''

حدیث نمبر۔(۲)

مستدرک حاکم (حدیث کی ایک مشہور کتاب) میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

''ایک وقت آئے گا کہ میری امت والے ہندوستان کے کفار سے جنگ لڑیں گے' اس غزوہ میں جنگ کرنے والوں کا مقام میری امت میں بڑا بلند ہوگا''۔

حضرت ابو ہریرہ مزید روایت کرتے ہیں کہ

''حضور پاک صاحب لولاک ﷺ نے اپنی امت کے ان مسلمانوں کی بڑی ہی بلند شان کا ذکر کیا جس کے باعث میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اگر میری زندگی میں یہ موقع (غزوہ ہند) آیا تو میں اپنی جان و مال' سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں گا اور اگر اس (غزوہ) میں مارا گیا تو صرف شہید نہیں بلکہ افضل ترین شہیدوں میں میرا شمار ہوگا اور اگر جنگ سے زندہ واپس آ گیا تو غازی بن کر

اور جہنم سے آزادی کا پروانہ لے کر آؤں گا کیونکہ حضور نبی کریم ورحیم ﷺ نے ہم سے انہیں باتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ گویا اگر مارا گیا تب بھی جنتی اور اگر زندہ آ گیا پھر بھی جنت تو ہاتھ میں رہے گی''۔

حدیث نمبر۔(۳)

اس حدیث میں مزید تائید حضور نبی کریم ﷺ کے ایک اور صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے' ایک وہ جماعت جو ہند کے کافروں سے لڑے گی اور دوسری وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے (اس دنیا میں) آنے پر ان سے مل کر دجال سے لڑے گی''۔

فائدہ۔ ان احادیث میں نبی پاک ﷺ کے علم غیب کا کتنا واضح ثبوت ہے۔ اگر مخالف ضد نہ کرے تو وہ بھی مان لے اس سے خوبصورت بات یہ ہے کہ حذیفہ وابوہریرہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ بھی نہ بھولیئے کہ انہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر کتنا پختہ یقین تھا۔ مزید تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''غاية المامول فی علم الرسول''

وشهيدک يوم الدين

حضور سرور عالم ﷺ قیامت میں گواہ ہونگے۔ قرآن مجید میں ہے کہ

''فكيف اذا جئنا من كل امة شهدا وجئنا بک علیٰ هؤ اشهيدا''

(بس کیا ہوگا اس وقت کہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ لائینگے'')

کیونکہ آپ نبی الانبیاء والامم ہیں' مولوی شبیر احمد دیو بندی تفسیر میں لکھتا ہے کہ

''احادیث میں وارد ہے کہ جب پہلی امتوں کے کافر اپنے پیغمبروں کے دعوے کی تکذیب کرینگے اور کہیں گے کہ ہم کو تو کسی نے بھی دنیا میں ہدایت نہیں کی اس وقت آپ کی امت انبیاء کے دعوے کی صداقت پر گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ جو اپنے امتیوں کے حالات سے پورے واقف ہیں ان کی صداقت وعدالت پر گواہ ہونگے اس وقت وہ امتیں کہیں گی کہ انہوں نے تو نہ ہمارا زمانہ پایا نہ ہم کو دیکھا پھر گواہی کیسے مقبول ہوسکتی ہے اس وقت آپ کی امت جواب دے گی کہ ہم کو خدا کی کتاب اور اس کے رسول کے بتلانے سے اس امر کا علم یقینی ہوا' اس کی وجہ سے ہم گواہی دیتی ہیں''۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں۔

''رسول علیه السلام مطلع است بنور نبوت بر دین متدین بدین خود که کدام است درجه از دین من رسیده وحقیقت ایمان را چیست وحجابے که بدان از ترقی محجوب مانده است کدام است پس او می شناسد گناهاں شمارا ودرجات ایمان شمارا واعمال بدونیک شمارا واخلاق ونفاق شمارا الهدا شهادت اور ادردنیا بحکم شرع درحق امت مقبول وواجب العمل است''

(حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے نور نبوت کی وجہ سے ہر دین دار کے دین کو جانتے ہیں کہ دین کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اس کے ایمان

کی حقیقت کیا ہے اور کون حجاب اس کی ترقی سے مانع ہے۔ پس
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمان کے
درجات کو اور تمہارے نیک و بد اعمال اور تمہارے اخلاق اور نفاق کو
پہچانتے ہیں۔ لہٰذا ان کی گواہی دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں
مقبول اور واجب العمل)۔

حضرت مولانا اسماعیل صاحب حنفی حقی اپنی تفسیر روح البیان میں تحریر
فرماتے ہیں۔

''ومعنی شهادة الرسول عليهم اطلاعة رتبة كل متدين
بدينه فهو يعزف ذنوبهم و حقيقته ايمانهم واعمالهم
وحسنا تهم وسيّئا تهم واخلاصهم ونفاقهم وغير
ذالک تبور الحق وامته يعرفون ذالک من سائر الامم
بنوره عليه السلام"

(اور حضور علیہ السلام کی مسلمانوں پر گواہی دینے کے معنی یہ ہیں کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر دین دار کے دینی رتبہ کو پہچانتے ہیں پس
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے گناہوں کو اور ان کے اخلاص
اور نفاق وغیرہ کو نورِ حق سے پہچانتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی امت بھی قیامت میں ساری امتوں کے یہ حالات جانے گی مگر
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے)

وبعيثک نعمةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الذين بدلو نعمة الله كفرا اس آیت کی

تفسیر میں فرمایا کہ الذین بدلو سے مراد قریش مکہ اور نعمت سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراد
ہیں (زرقانی)۔

ورسولک بالحق رحمة

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی رحمت ہیں کہ امت کو کبھی نہیں بھولے۔ مکہ معظمہ میں
مقیم رہے یا مدینہ طیبہ میں' مسجد شریف میں رہے یا حجرۂ اقدس میں یہاں تک قاب
قوسین کے قرب میں بھی اپنی امت کو یاد رکھا اور مقام محمود پہ بھی امت کو یاد فرمائیں
گے۔ یہاں تک کہ میدان حشر میں آپ کے لب پر امتی امتی جاری ہوگا۔ آپ سر
رحمت ہی رحمت ہیں' جملہ عالمین کی رحمت' جن وانس کی رحمت' اہل ایمان کو ہدایت
دے کر رحمت' منافقوں کو امان از قتل و تاخیر عذاب کے سبب سے رحمت' کفار کو مسخ سے
بچانے سے رحمت یونہی ان کا زمین میں دھنس جانے اور عذاب دینوی سے بچانے کی
وجہ سے رحمت' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدکاروں اور
نیکوکاروں کیلئے رحمت ہیں' ورنہ آپ سے قبل امتوں پر عذاب نازل ہوتا تو کوئی نہ بچ
سکتا تھا' یہاں قیامت تک تاخیر عذاب کا وعدہ ہے۔ (زرقانی مواہب)

اللھم افسح له

مجرد ہے تو ہمزہ وصلی ہے اور سین مفتوح بمعنی وسیع فرما۔ مزید از افعال ہے تو
ہمزہ قطعی اور سین مکسور ہے۔ دونوں نسخے صحیح ہیں۔ دوسرا معنی زیادہ واضح ہے۔

فی عدنک

عدن میں دال ساکن' ایک بہشت کا نام ہے اور اس کا معنی ہے ''رہنے کا گھر''
(نسیم الریاض) یہاں وہی جنت مراد ہے جو بہترین اور اعلیٰ جنت ہے۔ لغوی لحاظ سے

یہ عدن بالمکان بمعنی فلاں نے مکان میں قیام کیا جنت عدن بھی اسی لئے ہے کہ وہاں سے پھر کہیں منتقل نہیں ہونا پڑے گا۔

مھنّات له مكدّرات

مھنئتہ کی جمع ہے اسم مفعول یعنی میم مضموم ہا مفتوح نون مفتوح مشدد اور ہمزہ مفتوح اس کا مادہ مہنا ہے۔ کسی چیز کا جاری کرنا مشقت کے بغیر آسان کرنا۔

غیر مکدرات دال مشددہ مفتوحہ اس کا مادہ کدر ہے جو صفائی کے بالمقابل ہے۔ اس کا مطلب صاحب مزرع الحسنات نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی نیکیوں اور وہ مشقتیں جو آپ نے رسالت کی تبلیغ میں اٹھائیں کے مقابلہ میں مذکورہ بالا انعام عطا فرمایا۔

اللهم اَعلِ الخ

امر از اعلاء، مزرع الخیرات میں ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلندی مرتبہ مراد ہے اور ظاہر کے اعتبار سے بھی جائز ہے کہ عرض کی گئی ''یا اللہ بہشت میں تمام لوگوں کے مکانوں سے آپ کا مکان بلند تر فرما''

ونزله

نون اور زاء دونوں مضموم وہ طعام یا میوہ جو مہمان کیلئے تیار کر کے اس کے سامنے لایا جائے اس سے مہمان کی تعظیم واکرام مدنظر ہوتا ہے۔ (مزرع الحسنات)

مرضى المقالة

مرضی مفعول از رضی یرضیٰ مقالہ بمعنی گفتگو یعنی وہ شہادت وشفاعت ایسی ہو جو اے اللہ تیری مرضی کے مطابق ہو۔

خطة الخ

خاء معجمہ مضمومہ اوطاء مشددہ بمعنیٰ شے قصہ طریقہ اورامرشان (نسیم الریاض

ان اللہ وملٰئِکتہ الخ

یہ اس حزب اول کا گیارواں درود شریف ہے۔

سند۔ یہ درود شریف شفاء شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
مواہب لدنیہ میں ہے کہ شیخ زین الدین بن الحسین المراغی نے اپنی کتاب تحقیق النق
میں ذکر کیا ہے کہ

> ''جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اہلبیت نے جنازہ پڑھی تو معلوم نہ ہو سکا کہ نماز جنازہ میں کیا پڑھیں تو انہوں نے ابن مسعود سے پوچھا' انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو' انہوں نے فرمایا الخ ،درود سے آیت محض تبرک کے طور ہے' جنازہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیل اور دعائیں اور جوابات شیعہ کے لئے فقیر کے رسالہ ''جنازہ خیر الانام اور صحابہ کرام'' کا مطالعہ کریں۔

فائدہ ـــــــ ملائکہ کرام کا دوردان کی زندگی تک ہے' حدیث شریف میں ہے کہ
تمام فرشتے یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام بھی جو رئیس ملائکہ ہیں' نفخہ اولیٰ سے مرجائیں
گے' پھر نفخہ ثانیہ سے اولاد آدم کی طرح اٹھیں گے' سوائے رؤساء ملائکہ اور حاملین عرش کے کہ
یہ دو نفخوں کے درمیاں مریں گے اور نفخہ ثانیہ سے پہلے اٹھیں گے (جمل حاشیہ جلالین) اس
کی تفصیل فقیر کا ترجمہ ''البدور السافرہ المسمیٰ بہ احوال الاخرۃ'' میں دیکھئے۔
ہاں اللہ کا درود یعنی محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ دائمی ہے کہ وہ کریم ''حی وقیوم'' ہے۔

والصدیقین

صادق وہ ہے جو اپنی صرف بات میں سچا ہو اور صدیق وہ ہے جو اقوال وافعال واحوال میں سچا ہو۔ (حکایت)

حضرت ابوعمر زجاجی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے ترکہ سے ایک مکان ملا میں اسے پچاس دینار میں بیچ کر حج کو چلا جب شہر بابل کے پاس پہنچا تو ڈاکو ملا اس نے کہا کہ تیرے پاس کیا ہے میں نے کہا کہ صدق میں نجات ہے اسی لئے سچ کہہ دیا کہ میرے پاس پچاس دینار ہیں' اس نے کہا لاؤ میں نے تھیلی نکال کر رکھ دی' اس نے کہا کہ میں نہیں لوں گا آپ کے سچ بولنے کی برکت سے آپ کا گرویدہ ہو گیا ہوں' اس نے اپنی سواری مجھے دی تا کہ میں سوار ہوں' میں نہیں مانتا تھا' مجھے مجبور کیا اور سوار کر کے پھر کہا کہ میں تا زیست آپ کا غلام ہوں وہ مرتے دم تک میری خدمت کرتا رہا۔ (رسالہ قشیریہ)

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ایسی کرامت سچ بولنے کی بچپن کے دور کی مشہور ہے۔

وما سبح

تمام مخلوق حق تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے' زبان حال سے یا قال سے اور اپنی بولی میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''وان من شیٔ الایسبح بحمد ربہ ولکن لا تفقھون الا قلیلا''

محمد بن عبداللہ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ بنت عمر کے بطن سے

پیدا ہوئے' آپ کی عمر مبارک پچیس برس تھی' آپ ﷺ کی ولادت سے تین ماہ پ
فوت ہوئے۔ وفات مدینہ پاک میں ہوئی اس لئے کہ کھجوریں خریدنے گئے تو و
وفات پائی۔

نجدی' وہابی بعض دیوبندی انہیں معاذ اللہ کافر سمجھتے ہیں' حالانکہ ان کے کفر کی ا
کے پاس دلیل بھی نہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ نے حضور علیہ السلام کے آباؤ امہات ک
ایمان کے بارے میں چھ رسالے لکھے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ ال
نے ''شمول الاسلام'' لکھا۔ فقیر نے ان بزرگوں کے فیض سے چار تصانیف اردو عر
میں لکھیں۔

اللھم اجعل صلواتک الخ

یہ اس حزب اول کا بارہواں درود شریف ہے۔

سند۔ یہ درود شریف شفاء شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ک
روایت سے مذکور ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے ک
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

''جب درود بھیجو تو بہتر درود بھیجو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارا درود مجھ پر
پیش کیا جاتا ہے لہٰذا کہو اللھم اجعل صلواتک الخ''۔

یہ درود ابن ماجہ' امام بیہقی نے شعب الایمان اور دارقطنی وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

امام المتقین

متقی کیسے ہوتے ہیں' امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی حکایت سے اندازہ لگایئے۔
امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کسی کی بکری گم ہوگئی آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے

لوگوں سے پوچھا بکری کی کل عمر کتنی ہوتی ہے' عرض کی گئی سات برس آپ نے ازراہ تقویٰ سات برس بکری کا گوشت نہ کھایا' اس خطرہ سے کہ ذبح کردہ وہی بکری نہ ہو۔

امام الخیر

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجسم خیر ہی خیر تھے۔ دنیا کی کوئی نیکی ایسی نہ تھی جو آپ میں نہ پائی جاتی۔

مقاماً محمودا

قیامت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حلّہ سبز بہشتی نہایت نفیس پہنایا جائے گا۔ آپ اور آپ کی امت عرش کی داہنی جانب ایک بلند مقام پر کھڑے ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بلیغ کرینگے اور اس مقام میں سوائے آپ کے کوئی کھڑا نہ ہو سکے گا اور یہی مقام محمود ہے۔ سب لوگ اگلے پچھلے خواہش کرینگے کہ یہ درجہ ہم کو بھی ملتا اور سب لوگ چاہیں گے کہ آپ ہی کی امت میں ہوتے اور آپ اس دن سید الناس ہونگے لواءِ حمد آپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا اور جمیع انبیاء علیہم السلام اس کے نیچے ہونگے' منتظر رہیں گے پھر آپ وہاں سے چلیں گے اور سب لوگ آپ کے پیچھے ہونگے' حتیٰ کے بہشت کا دروازہ کھلوا کر اس میں داخل ہونگے۔ (سیرت محمدیہ)

یغبطه' فیه الاولون والاخرون

یغبطه از غبطه بکسر العین باب ضرب یضرب بمعنی رشک یعنی کسی صاحب نعمت کو دیکھ کر آرزو کی جائے کہ کاش یہ نعمت مجھے نصیب ہو لیکن یہ تصور وخیال وآرزو نہ ہو کہ اس صاحب نعمت سے نعمت سلب ہو جائے ایسی آرزو حرام ہے اور وہ حسد اور حسد بری بلا ہے کسی وقت غبطہ کی گئی نعمت دیکھ کر مسرور ہونے کو بھی کہا

جاتا ہے۔(حاشیہ دلائل الخیرات)

اللھم صل علی سیدنا محمد الخ

یہ اس حزب اول کا تیرھواں درود شریف ہے۔

سند۔ شفاء شریف میں حضرت حسن بصری سے مذکور ہے وہ فرمایا کرتے کہ
شخص چاہتا ہے کہ قیامت میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر سے کامل پیالے پ
تو وہ یہی درود شریف پڑھے۔

یہی درود ابراہیمی ہے کہ اس کی مزید سندات کی ضرورت نہیں کیونکہ مخالفین
تو کہتے ہیں کہ درود شریف صرف ابراہیمی ہے باقی درود من گھڑت ہیں۔ فقیر کوشش ک
رہا ہے کہ دلائل الخیرات شریف میں لائے ہوئے ہر درود کی سند عرض کردے اس ک
باوجود اگر کوئی مخالفین کی باتوں کی طرف کان دھرتا ہے تو اس جیسا محروم القسمۃ کوئی نہ ہ
گا۔ یہی حال درود تاج، درود لکھی اور درود ہزارہ وغیرہ کا ہے کہ وہ بھی سندات سے خال
نہیں۔ حدیث کی سند کی طرح نہ سہی پھر بھی مستند ہیں لیکن یاد رہے کہ سند کی تلاش بھی
انہی مخالفین کی محض شرارت ہے ورنہ قاعدہ ہے کہ "کار خیر راحاجت استخارہ" نیست
ہزاروں امور خیر اسلام میں مروج ہیں، ان کی کسی نے سند نہیں تلاش کی اور نہ ضرورت
ہے، اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "بدعت ہی بدعت" کا مطالعہ کیجئے۔ درود شریف ہر کار
خیر کا سرتاج ہے اس کے لئے سند مانگنا محض بہانا ہے کیونکہ یہ لوگ خوارج کی شاخ ہیں
اور خوارج تو بحکم حدیث "کلاب النار" ہیں۔

اس لئے عاشق اسلام اور محبّ بانیٔ اسلام اس وہم کا شکار نہ ہو۔ کیونکہ

"عاشقا نرا بدلیل چہ کار"

سیدنا

مخالفین کو ہر کمال مصطفےٰ ﷺ کا انکار ہے یہاں تک اختلاف اٹھایا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے اسم پاک سے پہلے لفظ ''سیدنا'' بڑھانا جائز نہیں' فقیر نے ان کے رد میں رسالہ لکھا ہے'' سیدنا ومولانا کا اضافہ جائز ہے'' یہ بد بخت تو نماز سے باہر لفظ سیدنا کے اضافے سے گھبرا رہے ہیں' نسیم الریاض شرح شفاء شریف میں ہے کہ اسلاف کے نزدیک تشہد کے درود شریف میں سیدنا کا اضافہ جائز ہے۔ کوئی سیدنا بڑھائے تو جائز ہے بلکہ مستحب ہے' نہ بڑھائے تو بھی جائز ہے' صرف اختلاف اس میں ہے کہ بڑھانا حضور علیہ السلام کے ادب سے افضل ہے یا نہ بڑھانا افضل ہے کہ یہ کسی صحابی وتابعین سے منقول نہیں لیکن **الخیر کلہ** یعنی بڑھانا بھی بہتر ہے اور نہ بڑھانا بھی لیکن ترجیح بڑھانے کو کہ'' **الادب فوق الامر** '' قاعدہ مشہور ہے اسی لئے فقہاء کرام نے سیدنا کا اضافہ کو مستحب کہا ہے۔

فائدہ ـــــــ بیرون نماز درود ابراہیمی کا جواز ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی درود ہے ہی نہیں یہ وہابیوں' نجدیوں کا اختراع اور مداخلت فی الاسلام ہے۔

اصہارہ

اصہار صہر کی جمع ہے خلیل نے کہا کہ عورت کے نسبی لوگ مراد ہیں۔ زہری نے کہا کہ اس سے مراد ذوالمحارم ہیں' جیسے ماں' باپ' بھائی اور ان کی اولاد اور چچا وغیرہ۔ یہ لوگ عورت کے شوہر کیلئے اصہار ہیں' یونہی مرد کے کنبے کے لوگ عورت کے لئے اصہار ہیں' ابن السکیت نے فرق بتایا ہے وہ یہ کہ عورت کا کنبہ مرد کے اختان ہیں اور مرد کا کنبہ عورت کے احماء ہیں اور لفظ اصہار عام ہے جو ان دونوں کو شامل ہے۔ (نسیم الریاض)

اللھم صل علی سیدنا محمد الخ

سند۔ یہ درود شریف امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے حاشیہ دلائل الخیرات اور مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے کہ کسی نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا تو عرض کی کہ آپ سے اللہ نے کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجھے بخش دیا اس نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا ان پانچ کلمات کے سبب سے جو میں نبی پاک ﷺ پر درود شریف میں پڑھتا تھا۔ اس نے عرض کی وہ کلمات کیا ہے آپ نے یہی درود شریف بتایا۔

انتباہ۔۔۔۔۔ یہاں اسی حزب اول میں صرف چار کلمات ہیں یعنی اول سے تا کما تحب ان یصلّی علیہ اور پانچواں کلمہ یہ ہے۔

"وصل علی سیدنا محمد کما تنبغی الصلوٰۃ علیہ"

یہ دوسرے حزب کی ابتداء میں آئے گا۔ (حاشیہ دلائل ومطالع المسرات)

نیز یہ درود شریف شیخ ابو محمد کتاب شرف المصطفیٰ کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور فاکہانی نے الفجہ المنیر ابن سبع کے حوالے سے ذکر کیا۔

فضائل درود ھذا

صلوات ناصری میں ہے کہ یہ درود بہت مقبول ہے جو اس کی کثرت کرے گا تو اس کے اعمال اللہ کے ہاں ایسے مقبول ہو کر پہنچیں گے جو کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوگا اور اس کا درود ہلاکتوں اور خوفناک جگہوں بالخصوص ڈاکوؤں کے خطرے سے حفاظت کرتا ہے۔ (حاشیہ دلائل)

زیارت رسول ﷺ

جو کوئی ان میں تین درود یعنی تا تحب ترضا "لہٗ" رات کے وقت پڑھے گا

اسے حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی ایک بزرگ نے فرمایا کہ کم از کم ستر مرتبہ یا ایک سو مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ سات سو مرتبہ جمعہ کی شب کو پڑھے تو زیارت ہوگی اور امام فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تین درود خواب میں زیارت رسول ﷺ کیلئے پڑھے جاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ اس کا اضافہ ہو۔

"اللهم صل علے جسد محمد فی الاجساد
اللهم صل علے قبر محمد فی القبور"

مزید زیارت رسول ﷺ کے لئے وظائف و اعمال فقیر کی تصنیف "زیارت رسول ﷺ کے وظائف و اوراد" کا مطالعہ فرمایئے۔

مسئلہ۔ جس درود شریف میں تعداد کا ذکر ہو مثلاً "کعبے کے بدر الدجی تم پر کروڑوں درود" اور "مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" اور اسی درود شریف میں ہے۔

"عدد من صلی علیه و من لم یصل علیه" وغیرہ تو کیا اسے اس گنتی کے مطابق ثواب ملے گا یا صرف ایک درود کا ابن عرفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صرف ایک درود شریف سے زیادہ اور لاکھ سے کم ثواب ملے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اسے گنتی کے برابر ثواب ملے گا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ عدد کا کوئی اعتبار نہیں صرف ایک کا ثواب ملے گا لیکن مطالع المسرات میں اقوال مذکورہ نقل کر کے لکھا کہ یہ پڑھنے والے کے احوال پر ہے اسی لئے درود خواں کو پڑھتے وقت خشوع و خضوع اور ادب اور دل میں سوز و گداز اور یکسوئی ضروری ہے (مزید تفصیل فقیر کی شرح حدائق شرح درود سلام) میں دیکھئے۔

فائدہ۔ گنتی کے اعتبار سے اس حزب کا چودھواں درود ہے۔

اللهم یارب علی سیدنا الخ

سند۔ حضرت جبر رحمہ اللہ نے یہ درود شریف حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

عنہما کی روایت کردہ حدیث مرفوع کے حوالہ سے بیان کیا ہے اور اس کی بہت بڑی فضیلت بیان کی اور فرمایا کہ یہ درود شریف شرف المصطفیٰ میں ہے۔

فضائل ــــــ امام طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سند ضعیف سے روای کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری طرف حضور سرور عالم ﷺ کو وہ جزاء عطا فرمائے، جس کے آپ ﷺ اہل ہیں، اس نے ستر لکھنے والے فرشتوں کو ایک ہزار صبح کیلئے مشقت میں ڈال دیا''۔

(رواہ ابونعیم فی الاولیاء)

الو سلیۃ فی الجنۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''میں قیامت کے دن جنت میں آ کر دروازہ کھٹکاؤں گا، دربان کہے گا آپ کون ہیں، میں کہوں گا (حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) دربان کہے گا کہ میں صرف آپ ہی کیلئے دروازے کھولنے پر مامور ہوں آپ سے پہلے سب پر باب الجنۃ بند رکھنے کا حکم ہے اور میں صرف آپ ﷺ کی تعظیم کیلئے کھڑا ہوا ہوں، آپ کے بعد میں کسی کیلئے نہیں اٹھوں گا اور یہ صرف آپ کی خصوصیت ہے کہ خازن جنت آپ کے سوا کسی کے آگے تعظیم کے طور پر کھڑا نہ ہو'' (مواہب لدنیہ)

قیام تعظیمی

قیام تعظیمی کو نجدی وہابی (غیر مقلد) شرک کہتے ہیں حالانکہ وہ خود اپنے بڑوں

کی تعظیم کیلئے بارہا کھڑے ہوتے دیکھے جاتے ہیں گویا وہ خود اپنے فتویٰ کی زد میں ہیں' ورنہ ہمارے نزدیک بزرگوں کیلئے تعظیم کے طور پر کھڑا ہونا مستحب ہے' خود حضور سرور عالم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضور علیہ السلام اور ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

مخالفین کہتے ہیں' حضور علیہ السلام نے خود روکا تھا۔ فرمایا

''لاتقوموا کما تقوم الاعاجم الخ''

(جواب)۔ یہ قیام مقید ہے عجمیوں کے قیام کی تشبیہ سے اور ظاہر ہے کہ عجمیوں کا قیام محض رسم اور بادشاہوں اور امراء کے خوف سے تھا اور قاعدہ ہے مقید حکم مطلق کے منافی نہیں' تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''قیام تعظیمی''۔

وعلیٰ اھل بیته

علامہ فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت جبر رضی اللہ عنہ اپنی کتاب مشرق میں' احمد بن موسیٰ رحمہ اللہ سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے راوی ہیں کہ جو شخص ہر روز یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا' ان میں سے تیس دنیا میں ہونگی۔ (دلائل المسرات) اور ستر آخرت میں (حاشیہ دلائل)

سند۔ یہ امام حاکم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی۔ طبرانی نے یہ روایت حضرت زید بن ثابت سے بیان کی

حتی لایبقیٰ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص پکڑ کر لائے اور گواہی دی' اس نے اونٹنی چرائی ہے' حضور نبی پاک ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ وہ شخص چل کر یہ درود شریف پڑھتا جاتا تھا۔ خود اونٹنی بول پڑی کہ اس نے مجھے

نہیں چرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' ستر بدری صحابی رضی اللہ عنہم جا کر اسے لے آئیں جب وہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کون سی دعا پڑھی میں نے دیکھا کہ فرشتے مدینے کے کوچوں میں پھرتے تھے تا کہ وہ تجھے میرے سے حائل ہوں اس نے یہی درود شریف پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔ (حیواۃ الحیوان)

سوال۔ حضور سرور عالم ﷺ کو علم نہ ہوا' اونٹنی بولی تو؟

جواب۔ حضور سرور عالم ﷺ گواہوں کی گواہی پر عمل کرنے پر مامور تھے اپنے علم مبارک کو فیصلوں وغیرہ میں استعمال نہیں فرماتے تھے' تا کہ امت کے فیصلوں کیلئے آسانی ہو' اب بھی تعزیرات اسلامیہ میں یہی حکم ہے کہ حاکم گواہی پر فیصلہ دے اپنے علم کو استعمال نہ کرے۔ (کتب فقہ وفتاویٰ)

اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی محبوب ہوئی کہ فرمایا کل قیامت میں گواہوں کی گواہی پر فیصلہ فرمائے گا نیز حضور علیہ السلام نے ایسا نہ کیا ہوتا، اونٹنی کے معجزے کا اظہار کیسے ہوتا' اس میں تو الٹا کمالات مصطفےٰ ﷺ کا چرچہ ہوا۔ ولکن الوھابیة قوم لا یعقلون

سوال۔ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت غیر منتہی ہے یہاں لفظ حتی سے محدود کر دیا گیا ہے۔

جواب۔ اس میں مبالغہ مطلوب ہے کیونکہ حرف میں یونہی ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو ہر چیز دے دی اور اس پر اتنا انعام کیا کہ کوئی نعمت ہی باقی نہ رہی اور اس طرح کے مبالغہ کا محاورہ قرآن مجید میں بھی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

(اور وہ بہشت میں داخل نہیں ہونگے' یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو)

یعنی یہاں تک کہ کوئی بڑے جسم والی شئے کسی چھوٹے سے سوراخ والی شے میں

داخل ہو جائے اور ظاہر ہے بڑے جسم والا اونٹ ہے اور تنگ سوراخ والی سوئی ہے۔ یعنی جب مذکورہ بالا صورت ناممکن ہے اسی طرح اس کا موقوف یعنی کافر کا بہشت میں داخل ہونا بھی محال ہے۔ عرب کا دستور ہے کہ کسی غیر ممکن الصور شئے کو دوسری غیر ممکن الصدور سے مثال دیا کرتے ہیں۔ مثلاً کسی شاعر نے کہا

"اذشاب العزاب اتیت اهلی
وصار القار کا للین الحلیب"

ترجمہ: "جب کوا بوڑھا ہو گا تو میں اپنے گھر آؤنگا یا اس وقت تار کول سیاہ دودھ کی طرح سفید ہو گا۔ یعنی نہ کوا بوڑھا ہو گا۔ اسی طرح نہ تیل مذکورہ سفید ہو گا' نہ گھر واپس آئے گا"۔ (روح البیان' پ ۸)

یہاں بھی یہی مقصد ہے کہ اے کریم اپنے حبیب ﷺ کو اتنا دے کہ وہ حدود حساب سے باہر ہو

اس کا جواب حاشیہ دلائل الخیرات میں لکھا کہ اس سے وہ رحمت مراد ہے جس کے حضور سرور عالم ﷺ مستحق ہیں' وہی باقی نہ رہے نہ کہ مطلق رحمت الٰہی وغیرہ کیونکہ وہ غیر منتہی ہیں' یا اس سے مراد اقسام رحمت وغیرہ ہے نہ کہ افراد رحمت یعنی کسی قسم کی رحمت باقی نہ رہے' اگرچہ افراد رحمت باقی رہیں' مطالع المسرات ومزرع الحسنات میں مبالغہ مراد لے کر مذکورہ بالا مثال دے کر فرمایا یعنی اس شخص پر اتنی نعمت نثار کی گئی یہاں تک کہ اسے شوق نعمت نہ رہا۔

اللهم صل علی سیدنا محمد فی الاولین الخ

حضرت جبر نے سعید بن عطارد سے نقل کیا ہے کہ جو کوئی درود شریف کو روزانہ صبح وشام تین تین بار پڑھ لیا کرے۔ بہت بڑی بزرگی وشرافت وفضیلت حاصل

ہو۔(مزرع الحسنات)

اور حضرت عطاء (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا درود شریف مذکورہ طریقہ پڑھنے سے گناہ وخطائیں مٹ جائیں گی اور ہمیشہ خوشی رہے اور ہر دعا قبول ہو کر ہر مراد حاصل ہو' دشمنوں پر غلبہ رہے اور اسباب خیر میسر ہوں اور جنت اعلیٰ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو۔ (جذب القلوب)

ولم اره

حضور نبی ﷺ نے فرمایا۔ "مژدہ ہو اسے جس نے مجھے نہیں دیکھا لیکن مجھ پر ایمان لایا" (مشکوٰۃ)

من حوضه

امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم ﷺ کے دو حوض ہونگے۔

(۱)۔ موقف میں پل صراط سے پہلے۔

(۲)۔ جنت میں

دونوں کا نام کوثر ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حوض میزان سے پہلے ہوگا۔ جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میزان سے پہلے حوض پر آئیں گے اسی طرح ہر نبی علیہ السلام کے لئے حوض ہوگا' موقف میں کہ ان کی امت اس پر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپس میں فخر کریں گے اور کہیں گے کہ کس کے حوض پر لوگ زیادہ آتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا

"مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے"

(مظاہر حق) یہی حق ہے کہ آپ ﷺ کے حوض پر تمام انبیاء علیہم السلام کی

امتوں سے زیادہ لوگ ہونگے۔

سوال۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس میں امید ظاہر فرمائی ہے' امید میں تو یقین نہیں ہوتا اور تم نے یقینی امر کا دعویٰ کر دیا؟

جواب۔ علامہ شارح بخاری رحمہ اللہ نے قاعدہ لکھا کہ لعل (امید) کا اظہار اللہ اور اس کے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو تو وہاں یقین مراد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا۔

''**لعلکم تتقون**'' وغیرہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' **سلولی الوسیله** ''میرے لئے مقام وسیلہ مانگو' امید ہے وہ وسیلہ میرا ہی مرتبہ ہوگا تو جیسے یہاں امید میں یقین ہے یونہی مذکور مضمون یعنی حوض کوثر میں۔

حوض کوثر

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''میرا حوض ایک ماہ کی سیر (مسافت) کے مقدار میں ہے اور طول وعرض میں برابر ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے پیالے ستاروں سے زیادہ چمکدار ہیں جو اسے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ (بخاری شریف)

مسئلہ ___ حوض کوثر پر ایمان لانا واجب ہے۔ صحیح اور مشہور احادیث میں اس کا ذکر صراحۃً ہے۔ پچاس سے زیادہ صحابہ کرام نے اس کی روایت کی ہے۔ بیس سے زیادہ صحابہ کرام کی روایات صحیحین میں ہیں۔ باقی دوسری کتب احادیث میں اس کے راوی حد شہرت تک پہنچے ہوئے ہیں' صحابہ سے تابعین راویوں کی تعداد کئی گنا بڑھی

ہوئی ہے۔ پھر اس کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ اسلاف صالحین اور اہل سنت متاخرین کے اس کے وجود پر اتفاق ہے۔

(مطالع المسرات)۔ مزید تفصیل فقیر کے ترجمہ ''البدور السافرۃ'' میں ہے۔

حوض کوثر کی آواز

روح البیان تفسیر سورۃ الکوثر میں ہے کہ کانوں میں انگلیاں دباؤ اس سے جو آواز سنائی دیتی ہے وہ حوض کوثر کے اس پانی کی آواز ہے جو بہشتوں میں گرتا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ ـــــ جس ذات کے کنوئیں کا یہ حال ہے اس کے مالک کا کیا حال ہوگا۔ یعنی نبی پاک ﷺ کے لئے بھی دور و نزدیک کا کوئی فرق نہیں۔

اللهم تقبل شفاعة محمد الكبرى الخ

سند۔ شفاء شریف میں ہے کہ حضرت کاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہی دعا کہا کرتے اور حضرت ابن عباس سے عبد بن حمید اور اسماعیل القاضی نے فضیلت درود سے یہ روایت ذکر کی' ابن کثیر نے کہا کہ اس کی سند جید قوی اور صحیح ہے۔

فضیلت ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو کوئی یہ درود پڑھتا ہے تو نبی پاک ﷺ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس درود خوان کو اس کے اقرباء اور احباء کے حق میں شفاعت عنایت ہو۔ (تحفۃ الصلوٰۃ) (حاشیہ)

شفاعۃ کبریٰ

اس کے دو مطلب ہیں۔

(ا)۔ یہ شفاعت نبی پاک ﷺ کی جملہ شفاعات سے بڑی ہوگی کیونکہ آپ

ی شفاعات ایک سے ایک بڑھ کر ہیں' دوسری شفاعات خاص ہوں گی اور یہ سب کو
ام ہوگی' مومن وکافر وغیرہ وغیرہ۔ یہی مطلب اس لفظ کے لئے زیادہ مشہور ہے۔
(۲)۔ یہ شفاعت دوسروں کی شفاعت سے بڑی ہوگی۔ (مطالع المسرات)

وسیدنا موسیٰ علیہ السلام

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"موسیٰ علیہ السلام پر زیادہ درود بھیجا کرو اس لئے کہ میں نے اپنی امت کیلئے ان سے بڑھ کر شفیق نہیں دیکھا" (پچاس نمازوں سے پانچ ہونا ان کی شفقت کی دلیل ہے)۔

چنانچہ حدیث میں ہے۔

"کہ موسیٰ علیہ السلام شب معراج کی واپسی پر تم پر اچھے سفارشی ہوئے کیونکہ میں موسیٰ علیہ السلام پر اترا تو فرمایا' امت پر اللہ نے کیا فرض کیا' میں نے کہا پچاس نمازیں' عرض کی اس سے تخفیف کرواؤ' آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی' اسی طرح پچاس سے پانچ رہ گئیں' اس کی تخفیف کا بھی موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا لیکن میں نے اللہ سے حیاء کا عذر کیا' اللہ کی طرف سے فرمان ہوا کہ آپ کی امت کے لئے پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے" (تفصیل فیوض الرحمٰن' ترجمہ روح البیان) میں ہے۔

لطیفہ ـــــ یہ صاحب مزار موسیٰ علیہ السلام کا وسیلہ ہے کہ اب ہم پانچ نمازیں پڑھتے ہیں جو اہل مزارات کے وسیلہ کے منکر ہیں وہ بدستور پچاس پڑھ کر دکھائیں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد الخ

سند۔ یہ درود شریف حضرت کعب بن عجرہ کی روایت ہے اور مختلف الفاظ
مروی ہے ایک روایت میں ہے یہ الفاظ جو اس دلائل الخیرات میں مذکورہ ہیں اما
و دیگر محدثین رحمہم اللہ نے بیان کیا۔

قاعدہ ـــــ درود و سلام غیر انبیاء پر تبعاً بلا کراہت جائز ہے یعنی پہلے
نبی پاک ﷺ کا اسم مبارک ہو اس کے بعد آل اصحاب و اولیاء و علماء کا ذکر ہو تو
حرج نہیں جیسے سلام پڑھتے ہیں۔

''مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام''

اس کے بعد اسی سلام میں صحابہ و اہلبیت اور اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے آخر
کہتے ہیں۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفٰے
حکمت اعلٰی حضرت پر لاکھوں سلام

ایسے ہی ہر مرید اپنے مرشد کا نام درود میں شامل کرتا ہے تو دشمنان اول
اعتراض کرتے ہیں کہ یہ سنی لوگ اپنے پیروں اور مولویوں کا سلام پڑھتے ہیں یہ ان
جہالت کا یا پھر بغض و عداوت اولیاء کا بولتا ثبوت ہے۔

مسئلہ ـــــ بلا ذکر رسول ﷺ براہ راست اہلبیت یا صحابی یا ولی پر سلام کہ
مکروہ ہے مدارک میں ہے۔'' ھو من شعائر الروافض '' مثلاً شیعہ کہتے ہیں علی
علیہ السلام فاطمہ علیہ السلام حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام وغیرہ وغیرہ بعض سنی
بھی ان کی دیکھا دیکھی اس غلطی میں مبتلا ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ'' کراھتـ

علیہ السلام علی غیر الانبیاء الکرام ۔

سیدنا محمد نبیک

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔

'' جبرائیل علیہ السلام اترے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہر شے کا سردار ہے۔ سید البشر آدم علیہ السلام اور سید اولاد آدم آپ ہیں اور روم کا سردار صہیب ہے اور فارس کا سلمان اور حبش کا بلال اور درختوں کا سردار بیر کا درخت اور چڑیوں کا گدھ اور تمام مہینوں کا سردار رمضان اور تمام دنوں کا جمعہ اور بولیوں کا کلام عرب اور عربی کلام کا قرآن اور قرآن کی سورۃ بقرہ سردار ہے'' ۔ (حاشیہ دلائل از نفحات الازہار)

موسیٰ کلیمک

کلیم وہ جس نے اللہ سے بلا واسطہ کلام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

'' وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً ''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے ایک لاکھ بیس ہزار تین سو تیرہ کلمات سے گفتگو فرمائی' کلام اللہ کا اور سننا موسیٰ علیہ السلام کا' موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی' اے اللہ مجھ سے تو گفتگو فرما رہا ہے یا کوئی اور' ارشاد ہوا' میں خود تم سے گفتگو کر رہا ہوں' میرے اور تیرے درمیان کوئی قاصد نہیں ۔

(مطالع المسرات)

حضور نبی پاک ﷺ سے بھی اللہ تعالیٰ نے براہ راست بلا واسطہ گفتگو فرمائی' تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف '' تو تنہا داری''

عیسیٰ روحک

عیسیٰ روح اللہ سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اپنی قد
سے ایک کلمہ سے پیدا فرمایا اور اب عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ
ہیں' نہ کھاتے ہیں' نہ پیتے ہیں' نہ سوتے ہیں کیونکہ آپ اس وقت ملائکہ کی صفات
متصف ہیں (جمل علے الجلالین)۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہمارے جیسے
تھے کہ کھاتے پیتے' ان پر سوال ہے کہ کیا نہ کھانا' پینا بشریت سے نکال دیتا ہے یہ ہوسکتا
کہ بشر بھی ہو اور کھائے نہ پیئے جیسے عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام اور حضور علیہ ال
بھی ایک عرصہ تک کھاتے نہ پیتے اور فرماتے مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے درا صل مس
ہے کہ حضور علیہ السلام نور ہیں اور بشر کے لباس میں ہیں' آپ تمام صفات بشریہ سے
متصف ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''البشریۃ تعلیم الامۃ''

ازالۂ وہم ۔ کسی نبی علیہ السلام یا صحابی وغیرہم کو کوئی جزوی فضیلت ہو تو
الاطلاق دوسروں سے افضل نہیں سوائے ہمارے نبی پاک ﷺ کے کہ آپ جملہ مخل
سے علی الاطلاق افضل ہیں' تفصیل دیکھئے' امام اہلسنت شاہ احمد رضا محدث بریل
قدس سرہ کی تصنیف ''تجلی الیقین بان تبینا سید المرسلین''

عدد خلقه

لفظ خلق مصدر بمعنی مفعول یعنی مخلوق وہ بے جان یا جاندار یعنی جمادات ہوں
حیوانات' جواہر' اعراض اور اعیان یا معادن اجناس ہوں یا افراد۔ اس سے پہلے موج
ہو چکی ہیں یا آئندہ موجود ہونے والی ہیں یا ہر اعتبار سے معدوم کہ مخلوق کے عنوان شم
کرنا صحیح ہو۔ (مطالع المسرات)

سند ـــــ اس درود شریف کے یہ الفاظ ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی

اللہ عنہا کی حدیث سے ماخوذ ہے' جو صحیح مسلم میں وارد ہے۔

''حضور نبی پاک ﷺ نماز صبح کے بعد ان کے ہاں تشریف لائے وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں' پھر آپ چاشت کے بعد تشریف لائے وہ اسی طرح تشریف فرما تھیں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جب سے گیا ہوں تم اس وقت سے اسی طرح بیٹھی ہو' عرض کی ہاں! فرمایا' میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے' اگر ان کا وزن تمہارے آج کے تمام ذکر سے کیا جائے تو وہ بھاری ہونگے وہ کلمات یہ ہیں''۔

''سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه''

(مطالع المسرات)

عرشه

عرش اللہ کی سب سے بڑی مخلوق ہے' علماء فرماتے ہیں کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بمقابلہ کرسی ایسے ہیں۔ جیسے ایک خلقہ میدان میں اور کرسی بمقابلہ عرش کے یونہی ہے اس کے باوجود ہمارا عقیدہ ہے

عرش است کمیں پایہ ' زایوان محمد (سعدی رحمہ اللہ)

حضور علیہ السلام کے ایوان شاہی کا عرش صرف ایک پایہ ہے، مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''عرشیہ'' میں دیکھئے۔

مداد کلماته

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم ہونیوالے نہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''قل لو كان البحر مداداً لكلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد كلمٰت ربی ولو جئنا بمثله مدداً''

(تو کہہ اگر دریا سیاہی ہو کر لکھے میرے رب کی باتیں بیشک دریا خرچ ہو چکی ہے' ابھی نہ پوری ہوں میرے رب کی باتیں اور اگر چہ دوسرا بھی لائیں' ہم ویساہی اس کی مدد کو)

اس کی تفسیر میں مولوی شبیر احمد عثمانی دیو بندی نے لکھا ہے کہ قریش نے یہود کے اشارہ سے روح' صحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق سوال کیا تھا' سورۂ ھذا کی ابتد میں ''اصحاب کہف'' کا اور آخر میں ذوالقرنین کا قصہ جہاں تک موضوع قرآن سے متعلق تھا' بیان فرمایا اور روح کے متعلق سورۂ بنی اسرائیل منزل ۴ میں فرمادیا۔

''وما اوتيتم من العلم الا قليلا''

اب خاتمہ سورۃ پر بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم وحکمت کی باتیں بے انتہا ہیں جو باتیں تمہارے ظرف واستعداد اور ضرورت کے لائق بتلائی گئیں حق تعالیٰ کی معلومات میں سے اتنی بھی نہیں' جتنا سمندر میں سے ایک قطرہ' فرض کرو اگر پورے سمندر کا پانی سیاہی بن جائے جس سے خدا کی باتیں لکھنی شروع کی جائیں' اس کے بعد دوسرا اور تیسرا ویساہی سمندر اس میں شامل کرتے رہو تو سمندر ختم ہو جائیں گے' پر خدا کی باتیں ختم نہ ہوں گی' یہیں سے سمجھ لو کہ قرآن اور دوسری کتب سماویہ کے ذریعہ سے خواہ کتنا ہی وسیع علم بڑی سے بڑی مقدار میں کسی کو دے دیا جائے' علم الٰہی کے سامنے وہ بھی قلیل ہے۔

سند اور فضیلت درود مذکور

ابونعیم نے تخریج کی کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ

''جو چاہے کہ اسے مدۃ العمر برکت اور کاروبار میں وسعت حاصل ہو تو
وہ میرے اہلبیت سے رابطہ کرے یعنی ان کے لئے دعائیں' مثلاً یہی
دورد پڑھے، جو میرے اہلبیت سے تعلق صحیح نہیں رکھے گا' تو وہ مدۃ العمر
روئے گا اور قیامت میں میرے پاس روسیاہ آئے گا'' (حاشیہ دلائل از
ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار)۔

نوٹ ـــــ اہلبیت تین قسم کے ہیں

(i)۔''اصل'' جیسے ازواج مطہرات اور چار صاحبزادیاں۔
(ii)۔''داخل اہلبیت'' وہ تین ہیں' علی المرتضیٰ' حسنین (رضی اللہ عنہم)
(iii)۔ الملحق اہلبیت' وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے رجس سے پاک کیا اور کمالات
تقویٰ وطہارت بخشا' سادات ہوں یا غیر سادات جیسے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جیسا
کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

''سلمان منا اهل البيت'' (سبع سنابل)

انتباہ۔اسی تیسری قسم سے سادات بچیوں کے نکاح کا جواز ہے جبکہ بہتر اور اعلیٰ
انکا رشتہ قسم دوم سے ہو اگر قسم دوم کی اولاد کے حالات ناگفتہ بہ ہوں تو قسم ثالث میں
جائز ہے لیکن یہاں بھی شرط ہے کہ وہ اہل علم اور اعلیٰ قوم سے ہو نہ کہ عام اور ذلیل
اقوام' تفصیل دیکھئے' فتاویٰ رضویہ اور ان کے فیض سے فقیر کا رسالہ۔(سیدزادی کی
شادی مبارکبادی)

اللهم صل على سيدنا محمد وازواجه وذرية الخ

اس درود شریف کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے جیسا کہ مصنف دلائل الخیرات نے
لکھا'' ثم تدعو بهذا الدعاء ' اسی لئے حکم ہے کہ اس درود شریف کے بعد جب وہ

دعاء اللهم اجعلنی الخ شروع کرے تو پہلے یہی درود پڑھے تا کہ دعاء مستجاب ہو۔

منذ بنیتها الخ

حکماء کے نزدیک بارش اس بخار سے برستا ہے' دراصل یہ بادل اسی بخار سے پیدا ہوتا ہے جو بھی ہو آسمان کی طرف زمین سے بخار کا جانا اور اس سے بادل بننا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نمونہ ہیں' بادل اور بخار زمین وغیرہ کی تحقیق فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان پارہ اول دیکھئے۔

عدد النجوم

علماء کرام نے فرمایا کہ عقل کے ایک ہزار اجزاء ہیں' اللہ تعالیٰ نے 999 اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے باقی جملہ مخلوق کو (ناصر الحسنین۔ حاشیہ دلائل الخیرات)۔

تبصرہ اویسی غفرلہ۔ تقسیم ایزدی پہ قربان کہ اس نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے اور کتنا نوازا بات نہ پوچھو اور اسی ایک حصہ میں انبیاء ورسل اور ملائکہ اور انسان وجن' حوران وغلمان ورضوان وغیرہ وغیرہ' اس میں انبیاء ورسل کے بعد سے زیادہ عقل حضرت جبریل علیہ السلام کی ہے' اسی لئے ان کا لقب ''عقل کل'' ہے' (غیاث) انبیاء ورسل اور ملائکہ اور اہلبیت کے بعد ائمہ مجتہدین اور علماء محدثین ومفسرین اور فقہاء کرام اور اولیاء عظام اغوات اقطاب ابدال اور علماء ظواہر اور ان کے محققین کے عقول اسی ایک حصہ عقل ریز بردار ہیں۔ اب بتایئے اس تفصیل کے بعد وہابی کو کیا ملا ہوگا جبکہ اس گروہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سفہاء الاحلام'' (پاگل عقول والے) سے یاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد مسلمان سنی سوچے کہ یہ وہابی کس باغ کی مولی ہے جبکہ بکتا ہے کہ نبی علیہ السلام اور ہمارے میں صرف نبوت کا فرق ہے' نفس بشریت میں ہم برابر ہیں فرق ہے فضائل سے اور بس (فتاویٰ رشید یہ تقویۃ الایمان) کیا خوب! مولانا عبدالحق اله آ

آبادی خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہا اللہ شان عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ کا مصرعہ اسی عقل کی تقسیم کے بعد لکھا۔

''ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام''

(جتنا اللہ کی نعمتیں ہیں وہ آپ ﷺ پر ختم ہوئیں')

تنفست الارواح

روح کی جمع ہے کبھی ریح کی جمع بھی ارواح آتی ہے اس سے تمام حیوانات اور انسان کی ارواح مراد ہے' روح کیا ہے' اس کی تحقیق فقیر کی تصنیف'' الفتوح فیما فی الروح ''میں دیکھے۔

عدد ماخلقت

یعنی جسے تونے پیدا کیا جوہر یا عرض بسیط یا مرکب علوی یا سفلی جماد یا حیوان از ماضی تا مستقبل وغیرہ' وغیرہ۔ (مطالع المسرات)

وما احاطة به علمک

اس کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱)۔وہ اشیاء جو تونے پیدا کیں اور وہ ظہور پذیر ہوئیں۔

(۲)۔وہ اشیاء مذکورہ جو تیرے علم میں ہیں۔

(۳)۔وہ اشیاء جو لوح محفوظ میں ہیں۔

(۴)۔مبالغہ کے طور کہا گیا اس کی تفصیل گذری ہے۔

سوال۔عموم کو خاص کیوں کہا گیا ہے؟

جواب۔چونکہ اللہ کے علم کے معلومات غیر متناہی ہیں ان کا عدد ممکن نہیں اسی لئے

تخصیص ضروری ہے تاکہ امکان عقلی کی حدود میں رہے ایسے مقامات پر مخصص عقل ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا عقل بھی مخصص ہے وہابیہ اس سوال کہ " عالم تکن تعلم " میں عام ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے جمیع علوم بھی ثابت ہوئے اس سے حضور علیہ السلام کا علم اللہ کے برابر ثابت ہوا اور ایسا اہلسنت کا عقیدہ نہیں اس کا ہم نے جواب دیا کہ یہاں بھی مخصص عقل ہے اس کی مثال عام ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا " خالق کل شی " کل شئ میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات داخل ہیں لیکن عقل سے تخصیص کی گئی ہے۔

سوال۔ درود شریف میں ایسے موہم الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں بعض علماء نے اسے ناجائز کہا ہے؟۔

جواب۔ وہ موہم الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں جن سے غلط معنی کا وہم پڑتا ہو جن الفاظ کی عرف میں تخصیص ہو ان کا استعمال نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل طریقہ ہے علماء کرام کی بڑی جماعت نے اسے افضل کہا ہے شیخ عفیف الدین یافعی شرف بارزی اور بہاء بن عطار انہی میں سے ہیں امام مقدسی اپنے استاد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ دلائل الخیرات کے جملہ درود شریف اعلیٰ پیمانہ پر جمع کئے گئے ہیں۔ باقی مطبوعہ مضمون پر

اللھم صل علیھم عدد خلقک

یہ درود حضرت حسین نوشہ رحمہ اللہ کے درود شریف سے ماخوذ ہے اور مصنف رحمہ اللہ کے جمع کردہ درودوں میں الفاظ کا تغیر واضافہ مضر نہیں جس کی وجہ پہلے عرض کی گئی ہے اور دلائل الخیرات شریف کے جملہ درود شریف محبوب ومرغوب ہیں ان کی سندات خود حضور سرور عالم ﷺ تک ہیں خواہ وہ اتصال ظاہری ہے جو سلسلہ حدیث کا طریقہ ہے یا کسی ولی کامل کو ارشاد رسول ﷺ ہو۔ یہ درود شریف بھی ایک ولی کامل

حضرت حسین نوشہ کے ذریعے حاصل ہوا۔

رشد و ہدایت

رشد و ہدایت آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا' آپ کی مجلس میں تربیت روحانی کیلئے دور دور سے طالبان حق آتے اور فیضیاب ہوتے۔ آپ کا نام عرب وعجم میں مشہور وممتاز تھا اور آپ نے جو درود تالیف کیا تھا اس کی اشاعت دور دور ملکوں میں ہوئی۔ چنانچہ مونس القلوب مجلس بست وپنجم میں ہے کہ

جب آپ نے مکہ معظمہ میں یہ درود تالیف کیا

''اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد عدد خلقک ورضاء نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک وبارک وسلم''

اس وقت حضرت مولانا مظفر بلخی بھی وہیں تھے نصف شب کو آپ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ مظفر !

''اس رات کو تمہارے بھتیجے نے مجھ کو ایسا تحفہ بھیجا ہے کہ آج تک کسی نے ایسا تحفہ کم بھیجا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھا اور حضرت مولانا نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یاد کرلیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پہلے ایک حسین میرے محبوب تھے حسین ابن علی رضی اللہ عنہا اور اب دو حسین میرے محبوب ہوئے ایک وہی حسین ابن علی اور دوسرا حسین ابن معز رحمہ اللہ تعالیٰ تمہارا برادرزادہ''۔

مولانا جب جاگے' اسی وقت جس حجرہ میں شیخ حسین رہتے تھے' گئے' دروازہ کھٹکھٹایا اور پہلے سلام کیا اور تعظیم وتواضع بہت کی اور خواب کا قصہ

کہا۔شیخ حسین نے کہا کہ رات ایسا خیال گذرا اور یہ درود پڑھا "اللھم صل علی محمد...... کلما تک وبارک وسلم"

حسن اتفاق کہ اسی زمانہ میں اطراف وجوانب کے بہت سے قافلے آئے ہوئے تھے۔تیس یا چالیس اولیاء اللہ نے بھی حضرت محمد ﷺ کو اسی رات خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ

"برادرزادہ مظفر ایسا درود تالیف کر کے میرے پاس لایا ہے اس کو یاد کرلو' صبح کو ہر ایک مولانا مظفر کے پاس آئے اور خواب کا حال کہا اور وہ درود لیا اور اپنے ولایتوں میں لے گئے۔"

رضا نفسک

یعنی حضور علیہ السلام پر اتنا درود بھیج جتنا تو راضی ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ اپنے حبیب ﷺ کے لئے راضی نہ ہوگا مگر کامل ترین درود سے۔(حاشیہ)

مبلغ علمک

یعنی باعتبار تعلق علم کے معلومات کے ساتھ ورنہ اللہ کا علم غیر متناہی ہے اور یہ بطور مبالغہ ہے۔(مزرع الحسنات)۔اس کی مفصل تقریر پہلے گزری ہے

مستمرۃ الدوام

درود شریف کی کثرت مستحب ہے لیکن تشہد صلوٰۃ میں ہمارے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فرض ہے۔(مفتاح الصلوٰۃ)

عدد کل وابل وطل

"وابل" تیز اور مفید بارش کو کہتے ہیں اور "طل" شبنم اور ہلکی بارش کو کہا جاتا

ہے۔چنانچہ اس شعر میں ہے۔

الوابل العزیز دوالنمار، والطل مارق من الامطار

یعنی وابل تیز اور موسلا دھار بارش کو اور طل ہلکی بارش کو کہتے ہیں۔

صل علی سیدنا محمد

سیرۃ محمدیہ میں ہے کہ ہر آدمی کے دونوں ہونٹوں پر دو فرشتے مؤکل ہیں، ان کا اور کوئی کام نہیں صرف یہ کہ وہ اس آدمی کے درود شریف پڑھنے کے نگران ہیں۔

نکات

(۱)۔لفظ محمد (ﷺ) میں چار حرف ہیں تا کہ اللہ کے نام کے موافق ہو اس لئے کہ لفظ اللہ کے بھی چار حرف ہیں۔

(۲)۔لفظ اللہ میں نقطہ نہیں تو لفظ محمد میں بھی نقطہ نہیں۔

(۳)۔یونہی ''لا الہ الا اللہ'' میں کوئی نقطہ نہیں تو ''محمد رسول اللہ'' میں بھی نقطہ نہیں۔

(۴)۔اشارہ ہے کہ جملہ عالمین کو حضور سرور عالم ﷺ کی بدولت موجود فرمایا ہے۔

(۵)۔انسان کا ڈھانچہ لفظ ''محمد'' پر ہے میم اول بمنزلہ سر انسان کے ہے اور حاء بمنزلہ دونوں ہاتھوں کے لئے اور میم ثانی بمنزلہ ناف اور شکم کے لئے اور دال دونوں پاؤں کے لئے (ناصر اللبیب) مزید نکات اور تحقیقات فقیر کی تصنیف ''شہد سے میٹھا نام محمد'' میں پڑھیئے۔

ابراھیم خلیلک

درود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیت اس لئے ہے کہ شب معراج انہوں نے امت کو سلام بھیجا تھا۔(فتاویٰ شامی حاشیہ درمختار)

علاوہ ازیں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور علیہ السلام کے اجداد میں سے بلند ترین مرتبہ کے مالک ہیں اور آپ ﷺ کی ملت کے موافق ہیں اور **واجعل علی لسان صدق فیٔ الآخرین** ان کی دعا کی مقبولیت کی طرف اشارہ ہے۔ (فاسی)

وسمائک

آسمان دنیا موج سے بنا ہوا ہے اور اس میں تفرق وتغرق ممنوع ہے۔ دوسرا آسمان سفید سنگ مرمر کا ہے۔ تیسرا لوہے کا ہے' چوتھا تانبے کا' پانچواں چاندی کا' چھٹا سونے کا' ساتواں سرخ یاقوت کا۔ کرسی سفید یاقوت' عرش الٰہی سرخ یاقوت' آسمانوں کے دروازے سونے کے اور تالے نور کے اور چابیاں اسم اعظم کی ہیں۔

(حاشیہ دلائل الخیرات)

ملاء مااحصیٰ علمک الخ

حدیث شریف میں ہے کہ **ملاء السمٰوت والارض**۔ یہ کلام تمثیلی ہے اور بھر تول اور برتنوں کے کمانے کی اشیاء نہیں بلکہ اس سے تکثر مراد ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ اجر وثواب مراد ہو جو اللہ اپنے بندوں کو اپنے فضل عظیم سے عطا فرمائے گا۔ (فاسی)

ثم تدعو الخ

یعنی تم جو ابھی ابھی درود شریف پڑھ چکے ہو اس کے بعد دعا کرو۔ اس صورت میں الصلوٰۃ سے مراد وہ درود شریف ہے جو مصنف رحمہ اللہ اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں' اس کا مطلب یہ نہیں پڑھنے والا اپنا کوئی اور درود پڑھے بلکہ یہی درود شریف جو ابھی اوپر مذکور ہوا۔ یعنی

''اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ازواجہ وزریۃ

وجمیع النبیین الخ ''پھر یہ دعاء پڑھے ''اللھم اجعل الخ''
کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بغیر درود کے دعاء آسمان وزمین کے درمیان لٹکتی رہتی ہے اور مقبول نہیں ہوتی اسی لئے دعاء کے اول وآخر میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ (حاشیہ)

فضائل دعا

سہل بن عبداللہ نے فرمایا کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا کہ

(۱)۔۔۔۔۔ ''مجھ سے مناجات کرو' اگر یہ نہ ہو سکے تو میری طرف نظر لگائے رہو اگر یہ نہ ہو سکے تو مجھ سے سنو اگر یہ نہ ہو سکے تو میرے دروازہ پر پڑے رہو اگر یہ نہ ہو سکے تو مجھ سے اپنی حاجات عرض کیا کرو''۔

(۲)۔ حدیث میں ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے' جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ اس کی حاجت میں دیر کرو اس لئے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں اس کی آواز سنوں۔ ایک اور بندہ دعا کرتا ہے' اللہ اس کو دشمن رکھتا ہے' تو فرماتا ہے! اے جبریل (علیہ السلام) اس کی حاجت پوری کرو کہ مجھے اس کی آواز سے کراہت ہے''۔

دعاء کے آداب سے ہے کہ حضوری قلب اور رزق حلال اسی لئے مشہور ہے کہ دعاء حاجت براری کی کنجی ہے' یحییٰ بن معاذ کہتے تھے کہ' اے اللہ! میں تجھ سے کس طرح دعا کروجبکہ میں گنہگار ہوں اور دعا کیونکر نہ کروں جبکہ وہ کریم ہے۔ (رسالہ قشیریہ)

اللھم انی اسئلک الاستماک بسنّتم

استفعال کا باب ہے' بمعنی کسی شے کو مضبوطی سے پکڑنا۔ سنت کا معنی طریقہ اور

دین ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ مجھے اس امر کی توفیق دے کہ میرے اعمال وافعال سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہوں۔

حدیث نمبر۱۔۔۔۔۔ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں' جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑو گے ہرگز گمراہ نہ ہونگے۔ قرآن اور سنت

حدیث نمبر۲۔۔۔۔۔ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو فسادات کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا تو اسے سو شہید کا ثواب ملے گا۔

سند دعاء۔۔۔۔۔ ابوامامہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں بتائیں وہ سب ہم بھول گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک جامع الدعاء بتاتا ہوں پھر یہی دعا بتائی جو دلائل الخیرات شریف میں ہے۔

اللھم اسئلک من خیر ماسأ لک نبیک ﷺ تا العلی العظیم

امام ترمذی نے روایت کر کے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

ما اسقاذک منه محمد ﷺ الخ

حضور سرور عالم ﷺ یہ قول الٰہی شان حضرت ابراہیم علیہ السلام میں کہ ''**فمن تبعنی فانه منحا (الآیة)**'' آپ نے ہاتھ مبارک اٹھا کر کہا **اللھم امتی امتی** اور گریہ فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ (حضرت) محمد (مصطفیٰ) ﷺ سے پوچھو کہ کیوں روتے ہو' حالانکہ خوب جانتا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں'' فرمایا امت کیلئے'' جبریل علیہ السلام نے واپس اللہ کو عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل (علیہ السلام) (حضرت)

محمد (مصطفیٰ) ﷺ کو جا کر کہو آپ کو آپ کی امت کے حق میں راضی کرینگے آپ کو رنجیدہ نہ کرینگے۔ (رادہ مسلم)

من شر الفتن

الفتن فتنہ کی جمع ہے بمعنی آزمائش‘ پھر یہ ضلالت اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب ومحنت اور اختیار اور اضلال اور فساد اور اختلاف آراء اور جنون اور اعجاب الشیٔ اور جو شے بندے کو یاد خدا سے باز رکھے‘ پر اطلاق ہوتا ہے یونہی محبت مال واولاد پر بھی۔

"کما قال اللہ تعالیٰ انما اموالکم و اولادکم فتنہ"۔ (حاشیہ)

من الحقدو الحسد

حقد بغض وکینہ اور حسد کسی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر تمنا کرنا کہ اس سے زائل ہو اور مجھے مل جائے یہ دونوں مہلک بیماریاں ہیں۔ اس کی تفصیل احیاء العلوم کے ترجمۂ فقیر میں انطاق المفہوم کا مطالعہ ضروری ہے۔

یہاں صرف ایک حدیث شریف پر اکتفاء کرتا ہوں۔ ایک دن حضور نبی پاک ﷺ رونق افروز تھے‘ فرمایا! اس وقت ایک بہشتی آئے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ایک انصاری نوجوان آیا‘ دوسرے دن بھی آپ نے یونہی فرمایا تو پھر وہی نوجوان آیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس کے متعلق معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ سوائے پنجگانہ نماز اور کسب حلال کے اور کوئی نیک عمل نہیں کرتا‘ فرماتے ہیں‘ میں نے اس انصاری جوان سے خود پوچھا تو فرمایا کہ میں کسی سے حسد نہیں کرتا‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا‘ ہاں یہی عمل ہے جو تیرے سوا کوئی نہیں کرتا‘ جس کی تمہیں بہشت کی نوید ملی۔ (سبع سنابل شریف)

واسئلک التکفل

تکفل بمعنی ضمانت، مطلب یہ ہے کہ میرا رزق اپنے ذمہ کرم سے لے کر فرا
اور بےفکری اور عزت سے بغیر مشقت کے حاصل ہو۔اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔بلاتوقع۔

(۲)۔۔۔۔۔بابرکت۔

(۳)۔۔۔۔۔باوسعت وآسان۔

(۴)۔۔۔۔۔حاجت سے زیادہ نہ کم۔

(۵)۔۔۔۔۔خوشگوار وباعزت۔

(۶)۔۔۔۔۔طلب میں مشقت نہ ہو۔

(۷)۔۔۔۔۔دل کی مشغولی اور غم نہ ہو۔

(۸)۔۔۔۔۔اس کے لئے مخلوق کے سامنے ذلت نہ ہو۔

(۹)۔۔۔۔۔اس کے حصول کیلئے فکر اور سوچ بچار نہ ہو۔

(۱۰)۔۔۔۔۔دربانوں اور قطع رحمی سے واسطہ نہ ہو۔

(۱۱)۔۔۔۔۔جہنم کے قرب کا سبب اور آزمائش نہ ہو۔

(۱۲)۔۔۔۔۔عبادت سے دوری کا سبب نہ ہو۔

(۱۳)۔۔۔۔۔اللہ کی مہربانی شامل حال ہو ۔(مطالع المسرات)

الرزق

وہ ہے جو شرع فتویٰ دے۔طیب وہ ہے جو دل فتویٰ دے۔(سبع سنابل)

الرضا

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میں قسم کھاتا ہوں اپنی عزت کی کہ اگر تو راضی ہو اس سے جو میں نے تیری قسمت میں لکھا ہے تو میں تمہیں راضی کر دونگا' وہی تیرے لئے محمود ہے اگر تو میری تقسیم پر راضی نہ ہو تو میں تجھ پر دنیا مسلط کر دوں گا کہ تو اس کی طلب میں وحشی جانوروں کی طرح دوڑتا پھرے گا لیکن تجھے ملے گا وہی جو تیری قسمت میں لکھا ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابن آدم کی سعادت اسی میں ہے کہ اس پر راضی ہو جو اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ

''یا اللہ! مجھے وہ عمل بتا جس سے تو راضی ہو۔ اللہ نے وحی بھیجی' اے موسیٰ (علیہ السلام) تو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ موسیٰ علیہ السلام زاری کرتے ہوئے سجدہ ریز ہوئے' اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میری رضا اسی میں ہے کہ تم میری قضاء پر راضی ہو''

حضرت رویم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رضا یہ ہے کہ اگر اللہ دوزخ کو اس کی دائیں جانب لائے تو یہ بھی نہ کہے کہ یا اللہ اسے بائیں جانب سے لا' حضرت رابعہ رحمہا اللہ سے پوچھا گیا کہ بندہ کو رضائے الٰہی کیسے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا کہ جب اسے مصیبت پر ایسے بھلی محسوس ہوتی ہے جیسے نعمت' حضرت ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رضا یہ ہے کہ اللہ سے نہ بہشت کا سوال ہو اور نہ دوزخ سے بچنے کا عرض کرے۔ (رسالہ قشیریہ)

بینی و بینک

جیسے ترک روزہ و نماز جو امور مامور بہا ہیں اور جیسے شراب وغیرہ پینا۔ جو چیزیں

ممنوع ہیں۔ (فاسی)

حکایت ــــــ ایک دفعہ حضرت سفیان ثوری اور حضرت شیبان رازی
ایک جگہ مقیم ہوئے' حضرت سفیان شب بھر گریہ کرتے رہے۔ حضرت شیبان
نے پوچھا' سفیان کیوں روتے ہو' اگر گناہوں کی وجہ سے روتے ہو تو اللہ کی نافرما
کرو۔ حضرت سفیان نے کہا کہ خوف خاتمہ سے روتا ہو' اس لئے کہ میں اور میرے
بہشتیوں نے ایک مجتہد سے چالیس سال علم حاصل کیا اور اس کی نیکی کا یہ حال
نے ساٹھ برس کعبہ معظّمہ کی مجاوری کی لیکن اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا۔ حضرت شی
نے فرمایا' اے سفیان یہ تو اس کی شامت اعمال کی وجہ سے ہوا' اس مجتہد نے اتنی
نیکی کمائی لیکن کسی وجہ سے اللہ کی نافرمانی بھی ہوگی (اس سے وہ توبہ نہ کر سکا ہوگا)۔
لئے تمہیں بھی چاہئے کہ کسی بھی وقت اللہ کی نافرمانی نہ کرو۔ (سبع سنابل)

بینی و بین خلقک

جیسے کسی کو قتل کرنا' زخمی کرنا' گالی دینا' غیبت کرنا' جھوٹی گواہی دینا نفقہ نہ د
جن کا نفقہ واجب ہے' یہ ایسے گناہ ہیں کہ اکثر ان سے نہیں بچ سکتے' انسان کتنا ہی نیکوکا
ایسی غلطیوں کا مرتکب ہو ہی جاتا ہے۔ اسی لئے اسے چاہئے کہ اللہ کی طرف رجو
کرے۔ (مطالع المسرات)

اللھم نور بالعلم الخ

''فضیلت درود'' شیخ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود کو آخر تک یعنی علی سلطان تک
نئے برتن پر آب زمزم شریف یا بارش کے پانی یا جاری پانی سے لکھ کر پھر دھو کر پئے
وساوس شیطانی سے محفوظ رہے گا۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

انتباہ_____ سوموار (پیر) کا وظیفہ ''اجل معانی'' تک ختم ہوتا ہے پھر منگل کا حزب پڑھے۔ بہتر ہے کہ

'' **اللهم ان لى ذنوبا فيما بين وبينك** '' سے شروع کرے

یا

'' **اللهم نور بالعلم قلبى** '' سے شروع کرے۔

☆__________☆
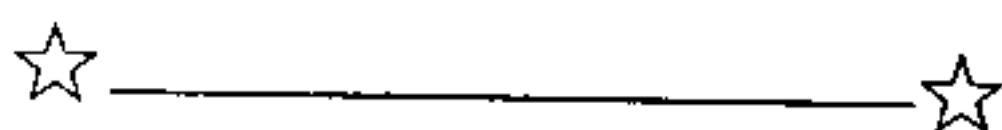
شرح الحزب الثانی مع شرح

(منگل کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح الحزب الثانی

(منگل کا وظیفہ)

☆

اسے عربی میں الثلثاء اور فارسی میں سہ شنبہ اور اردو میں منگل کہتے ہیں حضور سرور عالم ﷺ سے منگل کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا یہ خون کا دن ہے اسی دن بی بی حوا رضی اللہ عنہا کو ماہواری کا آغاز ہوا اور اسی دن قابیل نے ہابیل کو شہید کیا۔ امام مقاتل نے فرمایا کہ پہلے درندوں کو انسانوں سے انس تھا لیکن جب قابیل نے ہابیل کو شہید کیا تو انسانوں سے درندے اور پرندے اور وحشی بھاگ گئے اور ان کا انس جاتا رہا، اسی دن درخت خاردار اور میوے کھٹے (ترش) ہو گئے اور میٹھا پانی کھارہ اور غبار آلود ہو گیا۔ (حاشیہ)

فائدہ ــــــ محشی دلائل عقول کے تحت کہتے ہیں کہ منگل کے دن ناخن ترشوانا صحت کیلئے مضر ہے اور اس دن غسل کرنے سے عمر گھٹتی ہے۔ (واللہ اعلم)

واستغفرک

استغفار کے بے شمار فضائل ہیں۔ ابلیس کہتا ہے کہ میں ابن آدم کی پشت گناہوں سے توڑ دیتا ہوں لیکن وہ استغفار پڑھ کر میری پیٹھ توڑ دیتا ہے پھر ایسے ایسے گناہوں میں مبتلا کرتا ہوں کہ اس پر غفلت چھا جاتی ہے جن کی وجہ سے وہ استغفار کر بھی نہیں سکتا۔ (حاشیہ)

فائدہ ــــــ استغفار سے کبیرہ گناہ کبیرہ نہیں رہتا یعنی بخش دیا جاتا ہے اور گناہ

صغیرہ اصرار سے صغیرہ نہیں رہتا یعنی کبیرہ بن جاتا ہے پھر وہ بھی استغفار سے بخش د
جاتا ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ کبائر (گناہوں کی فہرست)۔

ولا نعلم

یعنی جو گناہ ہم جانتے نہیں یعنی ارتکاب کر کے بھی ہم نہیں جانتے کہ یہ بھی گناہ ہے
لیکن اللہ سے تو وہ پوشیدہ نہیں اسی لئے سوال ہے کہ یا رسول اللہ ہمارے دانستہ و نادانستہ تما
گناہ بخش دیجیے۔

جمیع خلقک

عموماً جمیع خالق سے انس وجن مراد ہوتے ہیں لیکن یہاں عام مراد ہے کیونکہ د
سے یہی مراد ہے کہ ضرر خلق سے حفاظت ہو اور ظاہر ہے کہ مخلوق عمومی طور پر ضرر رسا
ہے، فاسی وغیرہ۔

معافی تک سوموار کا وظیفہ ختم ہوتا ہے منگل کے دن پھر اس منگل کے حزب کے
ابتدا سے جیسے پہلے عرض کیا گیا ہے۔

اللهم صل علی سيدنا محمد الخ

معافی کے بعد پانچ درود امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف ہیں اس کی تفصیل سوموار
کے حزب میں عرض کر دی گئی ہے۔

فضیلت وسند

ایک دن حضور سرور عالم ﷺ رونق افروز تھے۔ صحابہ کرام ارد گرد بیٹھے تھے اس
دوران ایک نوجوان حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا اس نوجوان کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سے بھی نمایاں بٹھاؤ، صحابہ حیران ہوئے انہوں نے سمجھا شاید یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

نبی پاک ﷺ نے صدیق اکبر کی طرف منہ کر کے فرمایا دوستو یہ وہ شخص ہے کہ جیسا یہ مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے کوئی اور نہیں بھیجتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا کچھ کھاتا پیتا بھی نہیں، سوتا بھی نہیں ہر وقت درود شریف میں مصروف رہتا ہے آپ نے فرمایا یہ کھاتا پیتا بھی ہے سوتا بھی ہے اور دوسرے امور بھی سرانجام دیتا ہے صرف رات و دن میں ایک ایک دفعہ صلوٰۃ خمسہ پڑھتا ہے اس کا ناغہ نہیں کرتا۔ (صلوات ناصری، حاشیہ دلائل الخیرات)

پانچ درود یہی ہیں جو لفظ معانی کے بعد شروع ہیں مزید ان کے متعلق تفصیل حزب اول میں گزری ہے۔

نورہ من نور الانوار

یعنی اللہ نے سب سے پہلے نبی پاک ﷺ کا نور پیدا فرمایا پھر اس نور سے جملہ مخلوقات علویہ وسفلیہ کو اس معنی پر حضور نبی پاک ﷺ تمام مخلوق کے واجب التعظیم اور باعث ایجاد ہیں۔

انتباہ: منکرین کمالات مصطفیٰ ﷺ آپ کو صرف صرف اور صرف اپنے جیسا بشر و آدمی مانتے ہیں آپ کے دوسرے کمالات کے منکر ہیں وہ اس کے بھی منکر ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اول الخلق ہیں یا ''نور من نور اللہ'' ہیں۔ پھر اس موضوع کی احادیث کو نہیں مانتے گویا یہ لوگ منکر الحدیث ہیں اگر کوئی حدیث انہیں صحیح سند سے دکھا دی جائے تو غلط تاویلیں گھڑتے ہیں۔ مثلاً حضور علیہ السلام اول الخلق اور پھر آپ سے جملہ مخلوق پیدا ہوئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی صحیح مستند حدیث کے منکر ہیں اور ''نور من نور اللہ'' پر بھی انہیں اعتراض ہے کہ اس سے جزئیت ثابت ہوتی ہے یعنی نبی پاک ﷺ اللہ کا جزو ثابت ہوتے ہیں اور یہ عیسائیوں کا مذہب ہے ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں ''من نور

اللہ'' میں تم نے اپنے گمان فائز سے من تبعیضیہ بنا کر جزئیت سمجھ لی حالانکہ یہ'' من تشریفیہ'' ہے اور اس طرح کی متعدد آیات قرآن مجید میں ہیں۔ مثلاً'' نفخت فیه من روحی اور جمیعا منه'' اور روح منه وغیرہ وغیرہ میں من تبعیضیہ نہیں حضور نبی پاک علیہ وسلم صلی اللہ کے لیے بھی اگر ان آیات کی طرح مطلب سمجھا جائے تو کون سا حرج ہے لیکن ضد بری بلا ہے۔

وداء الضد یس له دواء
وان کان المسیح له طبیبا

وعلٰی اهل بیته الابرار

اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے بے شمار فضائل ہیں گاہے گاہے مضمون کی مناسب سے فقیر بھی لکھ دیتا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت ''تدع ابنائنا وابنائکم'' نازل ہوئی تو نبی پاک علیہ وسلم صلی اللہ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین کو بلا کر فرمایا اللھم اهؤ اهل بیتی (روا مسلم) مزید فضائل فقیر کے رسالہ پنجتن پاک کہتے کا ثبوت پڑھیئے اور آیت وحدیث سے شیعہ کے استدلالات کے جوابات فقیر کے رسالہ چار بابنات کا مطالعہ کیجئے۔

وبحر انوارک

نبی پاک علیہ وسلم صلی اللہ کے پایان کمالات کی طرف اشارہ ہے اور آپ کے اخلاق جمیلہ بھی بحر بے کنار کی طرح تھے منجملہ ان کے ایک تھا کہ آپ ہر امیر وغریب اور کافر ومسلمان کی عیادت طبع پرسی کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ جب بیمار کے پاس جاتے تو فرماتے لاباس طهور انشاء الله اور کبھی فرماتے کفارة یعنی کوئی حرج نہیں بیماری

کفارہ ذنوب اور طہارت قلوب ہے انشاء اللہ اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''تیمارداری اور اس کے فضائل واحکام'' میں پڑھیئے

عروس مملکتک الخ

عروس بروزن فعول (صبور کی طرح شادی کے موقع پر دولہا اور دلہن کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور مملکت بادشاہی اور مملکت کو شادی کے اجتماع سے تشبیہ دی جاتی ہے اس اجتماع میں آرائش ہوتی ہے اور مختلف لوگ جمع ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور حضور سرور عالم ﷺ پر دولہا کا اطلاق حدیث میں آیا ہے چنانچہ مواہب لدنیہ میں ہے کہ بقدر رای من آیات ربه الکبریٰ کی تفسیر میں علماء نے فرمایا حضور نبی پاک ﷺ نے عالم بالا میں اپنی صورت مبارکہ دیکھی کہ آپ ﷺ تمام کائنات کے دولہا ہیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا رحمہ اللہ نے صرف اس لفظ پر ایک رسالہ لکھا جبکہ حضرت مولانا محمد یار گڑھی اختیار رحمہ اللہ نے سوال بھیجا کہ میں نے آپ کے اشعار پڑھے جس میں حضور ﷺ کو دولہا کہا گیا ہے اس پر وہابیہ کو اعتراض ہے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے فوراً رسالہ تیار کر کے روانہ فرمایا تفصیل دیکھئے فقیر کی ''شرح حدائق'' میں۔

حضر تک

بمعنی درگاہ یعنی حضور سرور عالم ﷺ وہ عالی مرتبہ ہیں کہ جو بھی اے اللہ تیری بارگاہ میں پہنچتا ہے آپ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے۔ (حاشیہ)

خاتم انبیائک

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تخلیق میں اول النبین ہوں اور بعثت میں سب سے آخری ہوں۔ (زرقانی)

اللھم رب الحل والحرام

(۱)۔ جو شخص سوتے وقت اس درود شریف کو کئی بار پڑھ کر سوئے تو اسے دیدار مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوگا اس کے مزید وظیفے فقیر کے رسالہ ''زیارت رسول کے وظیفے'' میں پڑھیئے۔

(۲)۔ حضرت وضاح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو جمعرات کے دن بعد نماز عصر اس درود شریف کو پڑھتا ہے اللہ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرے کہ فلاں بن فلاں آپ کو سلام عرض کرتا ہے۔ (فاسی)

فائدہ ـــــ حرم مکہ معظّمہ کے چار سوء حد مقرر ہے یونہی مدینہ منورہ میں بھی۔ اس کی تفصیل فقیر نے ایک تصنیف ''محبوب مدینہ'' میں عرض کی دی ہے۔

سند ـــــ فاکہانی وغیرہ علماء نے ابن شکوال کی کتاب القربتہ سے یہ درود شریف نقل کیا ہے۔

ورب الرکن

رکن سے بیت اللہ شریف کا مشرقی (جنوب مشرقی) کونہ مراد ہے جس میں حجر السود نصب ہے۔ اس کی تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ ''**التحریر العسجد فی تحقیق الحجر الاسوده**'' دیکھئے۔

سید الاولین الخ

حضور نبی پاک ﷺ سید علی الاطلاق ہیں ترمذی شریف میں ہے **انا سید ولد آدم** اور حدیث شفاعت میں ہے **انطلقوا الی سید ولد آدم** اس کی تحقیق گزری ہے اور مستقل رسالہ فقیر ''سید کون'' کا مطالعہ کیجئے۔

مولانا محمد ﷺ

حضور سرور عالم ﷺ کا اسم محمد ﷺ ہر مشکل میں مدد فرماتا ہے کسی نے کیا خوب فرمایا

؎ یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگی تو اسی نام کی برکت سے اور قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام کو ابو محمد سے پکارا جائے گا۔ (ناصر اللبیب) حاشیہ، مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''شہید سے میٹھا نام محمد'' میں پڑھیئے۔

النبیٔ الامی الخ

نبی نبا مشتق ہے بمعنی خبر دینا، یہ اس لیے کہ آپ ﷺ اللہ کی طرف سے غیبی خبر دیتے ہیں یا نبوت سے ہے بمعنی ارتفاع اور بلندی ورفعت میں حضور علیہ السلام سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے۔

؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نبی بمعنی طریق بھی آیا ہے وہ اس لئے کہ آپ ہی علی الاطلاق اللہ تک رسائی کے وسیلہ ہیں۔ (حل المعاقد مولانا عبدالحلیم لکھنوی مرحوم)

فائدہ ـــــــ تمام دلائل الخیرات میں تین مقام پر نبی کو ہمزہ کے ساتھ لکھا ہے حزب اول میں اسی جگہ پر ایک تیسرہ آگے آئے گا۔ امی کے بارے میں تحقیق بار بار گزری ہے۔ محشی لکھتے ہیں کہ بمعنی کسی سے پڑھے بغیر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری و باطنی علوم پڑھائے۔

ابراھیم انک حمید مجید

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا وہ میرے

ساتھ زیادہ مشابہ ہیں خلق میں بھی، صورت میں بھی، سیرت میں بھی۔ (روح البیان)

انتباہ ـــــ انک حمید مجید سے پہلے ربنا نہ پڑھا جائے کیونکہ احادیث میں وارد نہیں ہوا اگر کوئی پڑھے تو کوئی حرج نہیں اولیٰ نہ پڑھنا ہے کیونکہ اوراد احادیث کو اسی طرح پڑھنا ہے اولیٰ جس طرح وارد ہوئے ہیں۔ (غنیہ)

جزیٰ بہ قلمک

محشی نے لکھا ہے کہ یہاں لوح محفوظ مراد ہے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے لوح کو سفید چاندی سے پیدا کیا۔ کہ جس کے کنارے یاقوت سرخ کے ہیں اور اس کا قلم نور کا ہے اور اس کی تحریر نوری ہے۔ (زرقانی)

لوح محفوظ کے بارے میں فقیر کا رسالہ ''لوح محفوظ'' پڑھیئے اور قلم کی تفصیل فقیر نے ''شرح درود تاج'' میں لکھ دی ہے۔

احصاہ کتابک

کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے جس میں جملہ عالم کے ذرہ ذرہ کا حال لکھا ہے ۔ اللہ نے فرمایا و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کوئی تر اور خشک نہیں جو کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں نہ ہو اس سے قرآن مجید بھی مراد ہو سکتا ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف نور الایمان فی ان جمیع العلم فی القرآن اور جامع البیان فی جمیع العلم فی القرآن

ملائکتک

یہاں ملائکہ سے کراماً کاتبین یا فرشتے نگہبان مراد ہیں۔ چنانچہ اللہ نے فرمایا مایلفظ من قول الالدیہ رقیب عتید۔

وعلی آل محمد الخ

آل سے کونا مراد ہیں اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ وہ لوگ جن کو زکوٰۃ لینا حرام ہے جیسے بنو ہاشم و بنو مطلب، بی بی فاطمہ وحسنین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وغیرھم۔ بعض نے کہا ہر متقی پرہیزگار آل ہے، شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات اس میں داخل ہیں اور آل بمعنی متبعین بھی آتے ہیں اس کو امام مالک وزہری اور سفیان نے اختیار کیا۔ امام نووی نے اس کو ترجیح دی۔ (حاشیہ)

اللھم بخشوع القلب الخ

یہ درود شریف بعض نسخوں میں نہیں ہمارے نسخہ میں بھی ہے اور مطالع المسرات میں بھی۔

سند۔۔۔۔۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میرے والد کو کوئی ضرورت شدید تھی جو پوری نہ ہو رہی تھی تیس سال تک مختلف دعائیں مانگتے رہے مراد پوری نہ ہوئی لیکن اللہ کی رحمت سے ناامید بھی نہ ہوئے بالآخر ایک رات سو رہے تھے دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے اے ابوالحسن وہ قسمیں یاد کرو جو تمہارے سرہانے کے نیچے رکھ دی گئی ہیں انہیں پڑھ کر اللہ کو قسمیں دو چنانچہ مندرجہ دعا پڑھی تو حاجت پوری ہوگئی۔ بعض بزرگوں نے فرمایا کہ وہ مکتوب حروف مقطعہ کی صورت میں تھا مثلاً ب، خ، ش، الخ بعض نسخوں میں قبل ان تخلق ہے اور بعض میں وبحق اسماء وصوت الرعود ہے۔ (حاشیہ) یہ عبارت ہے بھی اشعار کی صورت میں۔

تحت عرشک

عرش تمام آسمانوں کے اوپر عرش ہے اس کے اختتام پر لامکان ہے اور عرش کے

بارے میں حدیث شریف میں ہے۔

کان اللہ ولم یکن شی قبلہ و کان عرشہ علی الماء

اللہ اکیلا تھا اس سے قبل کوئی شے نہ تھی اور عرش پانی پر تھا

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عرش و پانی تمام اشیاء سے پہلے پیدا ہوئے لیکن ان کی یہ اولیت اضافی ہے حقیقی اولیت نبی پاک ﷺ کے لئے ہے جیسا کہ فقیر نے رسالہ ''اول الخلق'' میں دلائل سے ثابت کیا ہے ان کے پیدا ہونے کے بعد سات آسمان بنائے گئے اور فرمایا ﷺ نے کہ آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کی گہرائی اتنی ہے جیسے دو آسمانوں کی درمیانی مسافت آسمانوں کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں، ان کی شکل پہاڑی بھیڑ جیسی ہے، ان کے قدم سے کمر تک اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کی درمیانی مسافت وہ کمر پر عرش اٹھائے ہوئے ہیں ایک روایت میں ہے کہ ان کے کان سے اس کی لُو تک سات برس کی مسافت کے برابر ہے۔ (حاشیہ)

عدد ما احاط علمک

اللہ کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا جانتے ہوئے تمہارے نیچے کیا ہے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم، اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمین سے دوسری کا زمین تک پانچ سو سال کی مسافت ہے یونہی ساتوں زمینوں کی مسافت بتا کر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر یعنی اس کی قدرت وعلم پر اترے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''ھو الاول والاخر والظاھر''

فائدہ ـــــ مطلب یہ ہے کہ جیسے اللہ کا علم اوپر کی جانب کو محیط یونہی نیچے کی

جانب بھی اسی لئے، اللہ کو ہر ہر ذرہ کا علم ہے۔ (حاشیہ)

فائدہ ـــــ نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسے علم کا سوال کیا جو گہرائی رکھتا تھا اور اسے غیب بھی تعلق تھا اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ صرف اپنے سے نفی کی بلکہ حسب عادت عقیدہ ظاہر کر دیا الله ورسوله اعلم اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ عالم ماکان وما یکون یعنی علم کلی کے عالم ہیں۔ (تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''الاصابه فی عقائد الصحابه'')

مولانامحمدعددمااظلم الخ

محشی یہاں پر حضور ﷺ کے خصائص لکھتے ہیں۔

(۱) ـــــ آپ کا گہوارہ فرشتے ہلاتے۔

(۲) ـــــ گہوارے میں آپ ﷺ سے چاند باتیں کرتا۔

(۳) ـــــ جس طرف انگلی اٹھاتے چاند ادھر جھک جاتا۔

(۴) ـــــ بادل آپ پر سایہ کرتا تھا۔

(۵) ـــــ درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک جاتا (بوقت گرمی) تاکہ آپ کو دھوپ نہ لگے۔

(۶) ـــــ رات کو بھوکے سوتے تو بیدار ہونے کے بعد شکم سیر ہوتے کیونکہ آپ کو اللہ کھلاتا پلاتا تھا۔ (انموذج اللبیب)

مزید خصائص فقیر کے رسالہ ''خصائص مصطفیٰ'' میں پڑھیئے۔

بالغدوو الاصال

طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کا درمیانہ وقت غدُوٌ ہے آصال اصیل کی جمع

ہے، زوال یا عصر سے غروب آفتاب تک اصیل کہلاتا ہے لیکن یہاں دوام واستمرار مراد ہے۔(فاسی)

عدد النساء

عورتیں دنیا میں ایک بہترین مخلوق ہیں اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا حبب الیّ من دنیا کم ثلاث نساء والطیب وقرة عینی فی الصلوٰۃ ان تینوں میں نساء کو اولیت دی ہے واقعی خواتین سے مرد نیک سلوک برتیں تو جیتے جی بہشت ہیں جو لوگ ان سے نالاں ہیں وہ عوارض ہیں جو عورت سے نیک سلوکی سے ہٹ کر ان سے معاشرہ کیا جائے عموماً خواتین سے مندرج شکایات خود کردہ ہوتے ہیں مثلاً حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عورتیں ابواب فتن اور مخازن حزن کی چابیاں ہیں اگر کسی پر عورت احسان کرتی ہے تو ہمیشہ منت واحسان جتلاتی ہے شوہر کے مخفی اسرار واحوال کو خوب اچھالتی ہے بلکہ اس کے اکثر امور کو مہمل چھوڑ دیتی ہے اور غیر مرد کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

امام سیرین کے ارشادات بجا لیکن یہ بعض امور تو مرد کے اس سے بداخلاقی سے ظاہر ہوتے ہیں اور بعض عورت کی فطرت ہیں ان کا حل حضور نبی پاک ﷺ کی سیرت کا مطالعہ اور ایسی حکمت عملی سے کہ نوبت ایسے امور کے صدور تک نہ پہنچے، تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''خواتین کا اسلامی نصاب'' اسی لئے بعض بزرگوں نے کہا کہ عورتیں رات کو ریحان اور دن کو کانٹا ہیں کسی دانشور کو کہا گیا کہ بڑا دشمن مر گیا، اس نے کہا کہ اچھا ہوتا کہ تم مجھے اس کی موت کے بجائے خبر دیتے کہ اس نے نکاح کیا

ہے، حکماء یہ بھی کہتے ہیں کہ کوئی عظیم ترین مصیبت عورت سے بڑھ کر نہیں اور کوئی برا شر عورت کے شر سے زیادہ نہیں ہاں جہل بھی عظیم مصیبت ہے۔ (حیوۃ الحیوان)

انتباہ۔ مذکورہ بالا امور تمام عورتوں کے لئے نہیں بلکہ بعض یونہی ہوتی ہیں جیسے مذکورہ ہوا لیکن تجربہ شاہد ہے کہ ان کی تربیت واصلاح ہو تو بی بی رابعہ سے کم نہ ہونگی۔

افضل صلواتک

کثرت صلوٰۃ وسلام سے قرب نبوی میں اضافہ ہوتا ہے اور امت کے مراتب بلند ہوتے ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ تابع کی ترقی وبلندی دراصل متبوع کی بلندی ہے کسی نے کہا ہے کہ

صلوات برتو آدم که فزوده باد قربت

چه بقرب کل بکدو همه جزو هامقرب

(حاشیہ)

افضل سے وہ درود مراد ہے جو تمام درودوں سے خیر وبرکت میں زیادہ ہو۔

مسئلہ ـــــ شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسی نے قسم کھائی ہو کہ حضور علیہ السلام پر افضل درود بھجوں گا تو وہ یہ درود پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمد کلما ذکرہ الذاکرون وسھی عن ذکرہ الغافلون۔ (نسیم الریاض)

نبی الرحمۃ

آپ ﷺ کے رحمت ہونے کا کیا کہنا کہ آپ کی وجہ سے ابولہب جیسے کافر کو بھی پیر کی شب کو تخفیف عذاب ہوتی ہے یعنی درمیانی انگلی سے اسے پانی چوسنے کو مل جاتا ہے وہ اس لئے کہ اس نے حضور نبی پاک ﷺ کی ولادت مبارکہ کا سن کر ثوبیہ کو آزاد کیا تھا (بخاری، احیاء العلوم مواہب لدنیہ، شرح شفاء ودیگر بے شمار کتب احادیث وسیر)

وہابیہ نے اس حدیث کے غلط مطالب بیان کئے ہیں فقیر نے اس کے جوابات میلاد شریف کی شرعی حیثیت میں عرض کئے ہیں۔

کاشف الغمة

بمعنی مغموم پریشانی تنگی، تکلیف، حضور سرور عالم ﷺ غم دور فرماتے ہیں بلکہ تہہ دل سے صرف آپ کا اسم پاک زبان پہ لایا جائے تو غم کافور ہو جاتے ہیں نہ صرف دنیا میں آخرت میں آپ ﷺ کے غم کے مناظر دیدنی ہونگے، چونکہ وہابی، نجدی شفاعت کے تو منکر ہیں ہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غم ٹالنے کا عقیدہ تو ان کے نزدیک شرک اکبر ہے اسی لئے وہ دلائل الخیرات کے ایسے بڑے دشمن ہیں جیسے یہودی قرآن مجید کے حضور علیہ السلام کی صفت کاشف الغمة کی تفصیل فقیر کی تصنیف ''ندائے یارسول اللہ'' پڑھیئے۔

شفاعت کا منظر

حضور نبی پاک ﷺ اپنی تمام امت کو دوزخ سے نکالیں گے یہاں تک کہ آپ کا ایک امتی بھی دوزخ میں نہ ہوگا لیکن وفادار امتی مراد ہیں ورنہ غدار امتی کیلئے فرمایا کہ جو میری شفاعت کا منکر ہے میں اس کی شفاعت نہیں کرونگا۔ کفار ومشرکین کی شفاعت ہو گی، ہی نہیں سوائے شفاعت کبریٰ مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''شفاعت کا منظر'' دیکھیے۔

صاحب اللواء المعقود

معقود عقدت الحبل سے ہے میں نے اسی کو باندھا چونکہ جھنڈا نیزے یا ایسی ہی شے پر باندھ کر اس کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ ہوائیں اسے حرکت دیتی رہیں۔ اسی لیے اسے معقود کہا جاتا ہے گویا اللواء المعقو دوہ کپڑا جسے نیزے پر باندھتے ہیں اور لڑائی کے وقت سردار کے آگے لے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ فوج آرہی ہے (مزرع

الحسنات) اوراس سے وہ لواء الحمد مراد ہے جو رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے دن دیا جائے گا ہوسکتا ہے وہ جھنڈا مراد ہو جو آپ ﷺ جنگوں میں لے جاتے ہیں۔ (فاسی)

صاحب المکان المشھود

(۱)____ اس سے وہ مقام مراد ہے جہاں شب معراج صرف آپ ہی پہنچے اور کسی کو وہاں پہنچنا نصیب نہ ہوگا۔

(۲)____ مقام محمود مراد ہے جہاں اولین وآخرین آپ کی حمد کرینگے۔

(۳)____ وہ مقام ہے جہاں آپ عرش یا کسی پر بیٹھیں گے۔

(۴)____ عرش کی دائیں جانب آپ ﷺ کھڑے ہوں گے۔

(۵)____ وہ مقام جہاں قیامت میں براق پر ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں سوار ہونگے اور آپ بہترین لباس جنت پہنائے جائیں گے اور آپ کے نام کی اذان دی جائے گی اور لواء الحمد آپ کے ہاتھ میں ہوگا اور آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے امام قائد خطیب ہونگے۔

(۶)____ وہ مقام جب آپ ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کے درمیان ہونگے اور جملہ اہل محشر آپ کے اس مقام کو دیکھ کر رشک کریں گے جنت کا وہ مقام جہاں آپ ﷺ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہونگے۔

(۷)____ آپ ﷺ کی وہ دینوی قیام گاہ جہاں ملائکہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ (فاسی وحاشیہ)

(۸)____ روضہ مبارک (گنبد خضراء) کی وہ جگہ مراد ہے جہاں روزانہ صبح وشام فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

(۹)____ روضہ مبارک (گنبد خضراء مطلق) جہاں تمام لوگ حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۰)ــــــ آپ کے تشریف فرما ہونے کا ہر مقام مراد ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے علم کی بنا پر منتخب فرمایا آپ پر کتاب نازل فرمائی، آپ ﷺ کو مخلوق کا رسول بنا کر بھیجا اور آپ کو دنیا میں ایک جگہ (مدینہ پاک) میں ٹھہرایا تا کہ دنیا والے آپ ﷺ کی زیارت کریں وغیرہ وغیرہ۔ (مطالع المسرات)

بالکرم والجود

آپ ﷺ ایسے سخی تھی کہ کسی کا سوال رد نہ کرتے جو کچھ ہوتا اللہ کی راہ میں لٹا دیتے۔

سخی وجواد کا فرق

سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور جواد وہ ہے جو خود نہ کھائے اور دوسروں کو کھلا دے اور آپ ﷺ جود وسخا میں ایسے بے مثال تھے کہ آپ کے برابر کا کوئی سخی نہ تھا اللہ کے بعد اجود الاجودین ہیں۔

سوالــــــ حاتم بڑا سخی تھا کہ اس کی سخاوت کے آٹھ دروازے تھے اور آپ کا ایک دروازہ تھا اور بس؟

جوابــــــ حاتم کی سخاوت کمزور تھی کہ محتاج آٹھوں دروازوں پر گشت کر کے مال حاصل کرنے کے باوجود پھر بھی محتاج رہتا اور نبی پاک ﷺ کی سخاوت کی یہ برکت تھی کہ جسے ایک دفعہ مل جاتا ہے پھر تا قیامت کسی سے سوال کی ضرورت نہ رہتی۔

(نکتہ) حضرت ابو علی دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم ﷺ سے بڑھ کر کسی کا جود وایثار ممکن ہی نہیں کہ قیامت میں تمام انبیاء علیہ السلام نفسی نفسی پکاریں گے اور آپ ﷺ امتی امتی فرمائیں گے۔ (حاشیہ)

اللھم صل علی من یریٰ

نبی پاک ﷺ کا یہ کمال بتاتا ہے کہ آپ بشر تو ہیں مگر نوری بشر آگے دیکھنے کا معاملہ بھی ممتاز تھا کہ تالا مکان اور تحت السریٰ تک نبی اکرم ﷺ کا پیچھے دیکھنا، حدیث میں ثابت ہے جسے امام بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے حمیدی نے اپنی مسند میں ابن منذر نے اپنی تفسیر میں بیہقی نے مرسلا حضرت مجاہد سے روایت کیا، پھر اس دیکھنے میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ دیکھنا آنکھوں سے تھا اور یہی صحیح ہے، اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ عقلی طور پر دیکھنا نہ تو آنکھ سے نکلنے والی شعاع پر موقوف ہے نہ ہی اس چیز کا سامنے ہونا ضروری ہے جیسے کہ آلہ رویت آنکھ پر بھی موقوف نہیں اس لئے حضور ﷺ کا پیچھے والوں کو سر کی آنکھوں سے دیکھنا معجزے کے طور پر تھا۔ حالانکہ وہ لوگ سامنے نہ تھے، دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دل کا دیکھنا تھا، بعض نے اسے صحیح قرار دیا، تیسرا قول یہ ہے کہ دیکھنے سے علم مراد ہے، خواہ بذریعہ وحی ہو یا بذریعہ الہام یہ قول ضعیف اور خلاف ظاہر ہے، چوتھا قول یہ ہے کہ آپ کی پشت مبارک پر سوئی کے سوراخ ایسی دو آنکھیں تھیں (جس سے آپ ملاحظہ فرماتے تھے) یہ قول بالکل ہی ضعیف اور نا قابل اعتبار ہے۔

سید الشفیع

بمعنی شافع ہے مگر اس میں مبالغہ بھی ہے۔ ''اَلْمُشَفَّع'' جن کی شفاعت قبول کی جائے، ''یَوْمَہ الْقِیَامَۃِ'' قیامت کے دن حضور شفیع المذنبین ﷺ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر درخواست کریں گے کہ مخلوق کا حساب جلد شروع کیا جائے، بعض کا عذاب معاف کر دیا جائے اور بعض کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تمام مخلوق میں یہ اعزاز صرف آپ کو دیا جائے گا اور آپ کو انتہائی عزت بخشی جائے گی اور فرمایا جائے گا، کہو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا، تم سفارش کرو قبول کی

جائے گی، یہ مقام محمود ہوگا اور شفاعت کا بیان اکثر آ چکا ہے مکمل معلومات کے لئے فقیر کی تصنیف ''شفاعت کا منظر'' پڑھیئے۔

سیدنا صَاحِبَ الضَّرَاعَةِ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی عاجزی، انکساری والے اور کمال خضوع وخشوع سے اس کی بارگاہ میں دعا کرنے والے ممکن ہے کہ وہ عاجزی مراد ہو جو آپ شفاعت کے وقت سجدہ کرتے ہوئے پیش کریں گے، جیسے کہ حدیث شفاعت میں ہے (کہ آپ سجدہ کریں گے) کیونکہ تمام گفتگو شفاعت ہی کے بارے میں ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہمہ وقتی عاجزی مراد ہو کیونکہ آپ ہمیشہ بارگاہ الٰہی میں انتہائی عجز وانکسار کا مظاہرہ کرتے تھے اس لئے کہ آپ تمام مخلوق سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں سب سے زیادہ خوف خدا رکھتے ہیں سب سے بلند مقام بندگی پر فائز ہیں اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں (کیونکہ انعامات جتنے زیادہ ہوں گے احتیاج اتنا ہی زیادہ ہوگا)

سیدنا صاحب الهراوة

ھِراوۃ، ہاء کے کسرہ کے ساتھ لغت میں عصا کو کہتے ہیں بعض نے کہا کہ موٹے عصا کو کہا جاتا ہے نسخہ سہلیہ کے حاشیہ پر لکھا کہ اس سے مراد موٹا عصا ہے کتب قدیمہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف مذکورہ ہے۔ بادشاہ فارس نے جب عبدالمسیح کو سطیح کاہن کے پاس (اپنے ایک خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے) بھیجا تو سطیح نے بھی یہی وصف بیان کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے دست مبارک میں عصا رکھتے اور اس پر ٹیک لگاتے، خادم عصا لے کر آپ کے آگے آگے چلتا اور بوقت ضرورت زمین میں گاڑ دیتا تاکہ اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائیں۔ بعض نے فرمایا کہ اس میں اشارہ ہے کہ آپ عربی ہیں عجمی نہیں کیونکہ عصا عام طور پر اونٹ کو مارنے کے لیے

استعمال کیا جاتا تھا اور وہ عربوں کی سواری تھی۔ کثیر نے اونٹ کے بارے میں کہا

ینوخ ثم یضرب بالھراوہ
فلا غیر لدیہ و لا نکر

وہ بیٹھ جاتا، پھر اسے ڈنڈا مارا جاتا، کوئی دوسرا اس کے پاس نہ ہوتا اور نہ ہی انکار کرنیوالا۔

حضرت قاضی عیاض نے فرمایا میرا گمان یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ عصا مراد ہے جو حوض کوثر کی حدیث میں وارد ہے کہ میں یمن والوں کے لیے لوگوں کو عصا کے ذریعے حوض سے دور کروں گا تا کہ یمن والے آگے آئیں۔ امام نووی نے فرمایا کہ یہ قول ضعیف ہے یا باطل کیونکہ مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایسی صفت بیان کی جائے جسے لوگ جانتے ہوں اور اہل کتاب جانتے ہوں کہ ان کی کتابوں میں اسی وصف کے ساتھ آپ کی بشارت دی گئی ہے لہٰذا ایسی چیز کے ساتھ تفسیر کرنا صحیح نہیں جو آخرت میں ہوگی اس لئے صحیح مطلب وہی ہے جو گزر چکا ہے۔

فائدہ ـــــ آپ ﷺ کا ایک عصا مبارک تھا اسے منسوق کہا جاتا ہے ایک نیم عصا تھا اسے عرجون کہا جاتا۔

سیدنا صاحب النعلین

یہ نعل کا تشنیہ ہے جس کا معنی ہے جوتا، نعلین دونوں پاؤں کے جوتوں کو کہتے ہیں نعل کلام عرب میں بطور مؤنث استعمال ہوتا ہے جسکے ساتھ پاؤں کو زمین سے بچایا جائے اور پنڈلیوں تک نہ پہنچے، موزے کو نعل نہیں کہا جاتا آپ کی نعلین مبارک کی رفعت کا اندازہ لگائیں کہ عرش معلٰی کی بوسہ گاہ ہے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی طوی پر سے نعلین اتارنے کا حکم ہوا۔ **فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی** حالانکہ عرش الٰہی کا تقدس وادی طویٰ سے بڑھ کر ہے، بعض حضرات نعلین سمیت عرش پر جانے پر

معترض ہیں فقیر نے ان کے اعتراض کے جواب میں رسالہ ”نعلین پر عرش“ لکھا ہے۔

فائدہ ــــ انجیل میں نبی اکرم ﷺ کی صفت ”صاحب النعلین“ واقع ہے گویا اس میں آپ کے عربی ہونے کی طرف اشارہ ہے حضور اقدس ﷺ دباغت کئے ہوئے چمڑے کے نعلین استعمال فرماتے جس کے بال اتار دیئے گئے ہوتے ہیں آپ کے نعلین میں پاؤں کی پشت پر چمڑے کی ایک پٹی دوسرے پٹی پر رکھ کرسی ہوئی ہوتی ہے، اس کے آگے دو تسمے ہوتے ایک انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان ہوتا اور دوسرا درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی چھوٹی انگلی میں ہوتا، اس دونوں تسموں کا تعلق اس پٹی کے ساتھ ہوتا جو پاؤں کی پشت پر ہوتی، نعل مبارک درمیان سے باریک اور اس کا اگلا حصہ لمبائی اور لطافت میں زبان کی طرح تھا، نعل اقدس کی لمبائی اور چوڑائی میں اختلاف ہے۔

فائدہ ــــ نعل اقدس کی برکات اور دیگر تفصیلات کے لئے مطالعہ کیا جائے، رسالہ مبارکہ ”شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ“ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے بھائی مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

ان کے فیض سے فقیر نے فضائل برکات نعلین پاک لکھی ہے۔

نقشہ نعل پاک

محدثین لکھتے ہیں کہ جو کوئی نقشہ نعلین پاک اپنے پاس رکھے گا خیر و برکت پائے گا جملہ مخلوق میں اس کی عزت و تعظیم ہو۔

سیدنا صاحب المعراج ﷺ

معراج یعنی سیڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ شب معراج آپ ﷺ کے لیے

سیڑھی لائی گئی ہے وہ جنت میں سے ہے جس کے دس زینے، ایک سونے کا، ایک چاندی کا، دونوں جانبوں میں سے ایک جانب یاقوت سرخ کا، دوسرا یاقوت سفید کا اور وہ مکلل تھی موتی اور جنتی جواہرات سے جبریل نے اس کے نچلے حصے کو بیت المقدس پر رکھا اور اوپر کا حصہ عرش تک ان کے ہر ایک زینے کی مسافت دوسرے زینہ تک آسمان زمین کے درمیانی خلاء کے برابر تھی، اس کا پہلا زینہ پہلے آسمان پر تھا، اس کے ساتوں آسمانوں کے مطابق سات زینے۔ آٹھواں زینہ سدرہ کے پاس، نواں کرسی کے پاس اور دسواں عرش تک جب حضور علیہ السلام نے اس پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا تو پہلے آسمان کا زینہ آپ کے قریب ہوا آپ اس پر چڑھے اسی طرح پھر دوسرے آسمان کا زینہ نیچے ہوا یہاں تک کہ آپ عرش تک پہنچے۔ (فتوحات الٰہیہ، حاشیہ)

آپ ﷺ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک براق پر تشریف لے گئے وہاں سے ساتوں آسمان تک ملائکہ کے پروں پر وہاں سے سدرہ تک جبریل علیہ السلام کے بازو پر وہاں سے عرش تک رفرف پر پھر آپ کا نزول بھی اس طرح ہوا جو ترتیب اوپر مذکورہ ہوئی۔ (روح البیان)

سیدنا صاحب القضیب ﷺ

دلائل کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ قضیب سے مراد تلوار ہے، حاشیہ نگار نے کہا کہ میں نے حضرت مصنف کی تحریر نقل کی ہے۔

سیدنا راکب النجیب ﷺ

نجیب اصیل اور فرماں بردار کو کہتے ہیں، قاموس میں ہے اونٹنی کو نجیب اور نجیبہ کہا جاتا ہے اس کی جمع نجائب ہے۔ نبی اکرم ﷺ اونٹنی پر سواری فرمایا کرتے تھے،

ہجرت کے موقع پر اسی پر سواری فرمائی آپ کی ایک مشہور اونٹنی تھی جو اصیل ہونے میں
معروف تھی، حدیبیہ کے روز آپ اس پر سوار تھے تو وہ ایک جگہ بیٹھ گئی، صحابہ کرام نے از
تعجب کہا کہ قصویٰ (اونٹنی کا نام) رک گئی، سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا، قصویٰ خود نہیں ر
اور نہ ہی یہ اس کی عادت ہے اسے اس ذات اقدس نے روک دیا جس نے ہاتھیوں کو ر
تھا اور جب اسی سال آپ نے اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ کرایا تو ایک اعرابی کا اون
حضور ﷺ کی اس اونٹنی عضباء (نام) سے آگے نکل گیا حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا صحا
کرام پر یہ بات گراں گزری تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کی عادت کریمہ یہ ہے کہ وہ د
کی جس چیز کو بلندی عطا فرماتا ہے، اسے پست بھی کر دیتا ہے۔

بعض نے کہا کہ نجیب نبی ﷺ کے اونٹ کا نام ہے۔

سیدنا مخترق السبع الطباق

وہ ذات جو آسمانوں سے گزر کر آگے چلی گئی ''اسبع'' سے مراد سات آسمان ہیں۔

الطباق

طبقة کی جمع ہے یعنی آسمانوں کے مختلف طبقات ہیں ایک کے اوپر دوسرا ہے
لیکن آپس میں متصل نہیں ہیں جیسے علامہ بیضاوی نے اس آیت کریمہ کے تحت فرمایا

الذی خلق سبع سموات طباقا

کہ طباقا یا تو مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی بعض آسمان بعض کے اوپر اور مطابق
ہیں کہا جاتا ہے، طابقت النعل جب ایک ٹکرا دوسرے کے اوپر رکھ کر سی دیا جائے یا اسم
مفعول کے معنی میں ہے۔ یعنی ایک کو دوسرے پر منطبق کیا گیا ہے دونوں صورتوں میں یہ
معنوی طور پر صفت ہے یا اس سے پہلے مضاف محذوف ہے یعنی آسمان آپس میں

مطابقت والے ہیں۔ ''طباق'' یا تو ''طبق'' کی جمع ہے جیسے ''جبل'' کی جمع ''جبال'' ہے یا طبقہ کی جمع ہے جیسے رحبہ کی جمع رحاب ہے۔

''الشفیع فی جمیع الانام''

وہ ذات اقدس جو عمومی اور شفاعت کبری فرمانے والی ہے۔ الانام کی تفسیر میں مختار یہ ہے کہ اس کا معنی مخلوق ہے لیکن اس جگہ مکلفین مراد ہے۔

سیدنا من سبح فی کفا الطعام

امام بخاری حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور اس دوران کھانے کی تسبیح سن رہے تھے یہ حدیث امام ترمذی نے اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے۔

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی طبع مبارک ناساز تھی۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کی خدمت میں تھال لائے جس میں انار اور انگور تھے آپ نے وہ تناول فرمائے تو وہ تسبیح پڑھ رہے تھے، یہ روایت حضرت قاضی عیاض نے شفاء شریف میں بیان کی اور علامہ حجر نے ان کے حوالے سے نقل کی۔

متن میں ہے ''فِیْ کَفِّهٖ'' مواہب لدینہ میں علامہ قسطلانی نے یہی الفاظ نقل کئے ہیں، ابن سید الناس نے عیون الاثر میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ وسبح الطعام بین اصابعہ طعام نے حضور ﷺ کی انگلیوں میں تسبیح پڑھی۔

من بکی الیہ الجذع

جذع جیم کے کسرہ اور ذال کے سکون کے ساتھ، کھجور کے تنے کو کہتے ہیں اس سے وہ خشک تنہ مراد ہے جو رسول اکرم ﷺ کے فراق سے رویا تھا یہ روایت متواتر المعنیٰ کے

قبیل سے ہے اس معجزہ کو فلاسفہ کو انکار ہے فقیر ان کے رد اور معجزہ ہذا کو تفصیل سے لکھا
"معجزہ استن حنانہ"

وحن

فراق کے وقت محب کی غمگین آواز کو حنین کہتے ہیں "لِفِرَاقِهٖ" یعنی نبی اکرم ﷺ کے ستون سے جدا ہونے کے سبب (نبی اکرم ﷺ ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے) جب منبر تیار ہو گیا تو آپ کی جدائی کے سبب ستون رونے لگا یہ حدیث مشہور ومعروف ہے یہ واقعہ اتنا ظاہر و باہر ہے کہ متاخرین نے متقدمین سے بکثرت روایت کیا، یہ روایت حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے جسے صحاح کے مصنفین نے روایت کیا ہے، اس کے راوی دس سے زیادہ صحابہ کرام ہیں یہ واقعہ اس کثرت سے مروی ہے کہ اس پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کی چھت کھجور کے تنوں پر قائم تھی نبی اکرم ﷺ ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب آپ کے لئے منبر تیار کیا گیا تو ہم نے اس ستون کے رونے کی آواز سنی جیسے اونٹنی اپنے بچے کی جدائی میں روتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے رونے کی آواز سے مسجد گونج اٹھی، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کی والہانہ محبت کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی بہت روئے، حضرت مطلب بن وداعہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ فرط غم سے پھٹ گیا حتیٰ کہ حضور انور ﷺ تشریف لائے اور اس پر دست شفقت رکھا تو وہ چپ ہو گیا بعض دوسری روایات میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے رونے کا سبب یہ ہے کہ اس سے ذکر الٰہی جاتا رہا، بعض روایات میں ہے کہ قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے

اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ لپٹاتا تو یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے رسول کے غم میں روتا ہی رہتا، پھر حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے منبر کے نیچے دفن کر دیا جائے، حضرت عارف رومی قدس سرہ فرماتے ہیں

استن حنانہ درھجر رسول
نالہ می زد ھمچو ارباب عقول

من توسل بہ

جن کو مطلب کے حصول کے لئے وسیلہ بنایا "طیر" طائر کا اسم جمع ہے بعض نے کہا کہ طائر کی جمع ہے ایک کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، الفَلاۃِ یعنی جنگل اس کی جمع فلا اور فلوات آتی ہے۔ جنگلی اور وحشی پرندوں کا رسول اللہ ﷺ کو وسلیہ بنانا اور آپ سے کلام کرنا اور اپنی مشکلات پیش کرنا کئی اقعات میں ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف "المعجزات" یہاں بطور نمونہ چند واقعات حاضر ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔ امام بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ایک صحابی جنگل میں گئے اور ایک سرخ پرندے کے انڈے نکال لائے اور وہ مادہ پرندہ آکر نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے سروں پر اڑنے لگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے کس نے تکلیف پہنچائی؟ ایک صحابی نے عرض کیا، میں اس کے انڈے نکال آیا ہوں، آپ نے اس پرندے پر رحم کرتے ہوئے فرمایا: واپس کرو، واپس کرو۔

(۲)۔۔۔۔۔ امام بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے، جس پر سرخ رنگ کے پرندے کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دونوں پکڑ لئے مادہ

پرندہ آ کر بار، بار حضور ﷺ کے سامنے گزرنے لگی، آپ نے فرمایا: اس کے بچے پکڑ کر اسے کس نے تکلیف دی ہے؟ ہم نے عرض کیا ہم نے پکڑے ہیں فرمایا: انہیں واپس کر چنانچہ ہم انہیں ان کی جگہ رکھ آئے۔

فائدہ ــــــ امام بیہقی نے فرمایا میری کتاب میں یہ لفظ ہے ''تعرض'' وہ چڑ سامنے آتی تھی، بعض دیگر روایات میں ''تغرش'' ہے جس کا معنی ہے کہ وہ پروں کو پھیلا کر زمین کے قریب آتی تھی۔ یہ لفظ سنن ابوداؤد میں ہے، صاحب تیسر الموصول نے امام ابوداؤ کی روایت میں ''تعرش'' کا لفظ نقل کیا ہے، جس کا معنی ہے کہ وہ چڑیا پروں کو پھیلا کر اس طرح زمین کی طرف آتی تھی گویا وہ زمین پر اترنا چاہتی ہے لیکن اترتی نہ تھی، انہوں نے فرمایا کہ ایک روایت میں ''تغرش'' ہے کہا جاتا ہے ''فَرَشَ الْجَنَاحَ'' پرندے نے پَر پھیلائے۔

اس روایت پر اَلْحُمَّرَۃُ کا لفظ حاء کے ضمہ اور میم کی تشدید کے ساتھ ہے، بعض اوقات تشدد کے بغیر بھی پڑھا جاتا ہے، چڑیا کے ہم شکل پرندے کا نام ہے، بعض نے کہا چھوٹی چڑیا کا نام ہے، بعض نے کہا کہ خود چڑیا ہی کو کہتے ہیں۔

من سبحت فی کفه الحصاة

الحصا کنکری کو کہتے ہیں اس کی جمع الحصاۃ یہ ان معجزات کی طرف اشارہ ہے، جن میں کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا ذکر ہے، مثلاً

(۱) ــــــ عارف رومی نے معجزہ بیان کیا کہ ابو جہل حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

گفت چیست درد ستم نہاں
تو کہ خبرداری زرا آسمان

چنانچہ کنکریوں نے کلمہ پڑھا۔

(۲)_____ محمد بن یحییٰ ذہلی ''الزہریات'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات، نویا اس کے قریب کنکریاں دست اقدس میں لیں تو انہوں نے آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھی، آپ کی مٹھی میں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی سنی گئی، پھر آپ نے مجھے چھوڑ کر وہ کنکریاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائیں ان کے ہاتھ میں بھی کنکریاں تسبیح خواں رہیں، پھر آپ نے لے کر زمین پر رکھ دیں تو وہ خاموش ہوگئیں اور محض کنکریاں ہوگئیں پھر سرکار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائیں تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق کی طرح ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی، آپ نے لے کر زمین پر رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں، پھر آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائیں تو انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرح ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی اور جب آپ نے لے کر زمین پر رکھیں تو وہ پھر خاموش ہوگئیں، یہ حدیث امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بزار نے روایت کی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حلقے میں بیٹھے ہوئے تمام صحابہ کرام نے ان کی آواز سنی پھر ہمیں دی گئیں تو ہم میں سے کسی کے ہاتھ میں انہوں نے تسبیح نہیں پڑھی یہ حدیث امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن ابی عاصم سے اور ابن عصا کر نے اپنی تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

من تشفع الیه الظبی

جن کی بارگاہ میں ہرنی حاضر ہوئی کہ میرے لئے سفارش فرمائیں ''ظبی'' ہرن کو کہتے ہیں اس کی جمع ''اظب'' اور ''ظبی'' ہے مونث کے لئے ''ظبیہ'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، اس کی جمع ''ظبیات'' ہے حدیث میں ہرنی کا ذکر ہے، یہ ان معجزات کی طرف اشارہ

ہے جن میں ہرنیوں کا بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونے کا بیان ہے۔

بافصح کلام

ایسی واضح گفتگو جس کا مقصد ظاہر ہو اور سننے والے کو الفاظ اور معانی کی وضاحت کی ضرورت نہ ہو۔ دوسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ اس نے عربی میں گفتگو کی جو دوسری زبانوں سے زیادہ فصیح ہے، یا انسانی زبان میں گفتگو کی جو ہرنوں کی نسبان سے زیادہ واضح ہے، یہ اس وقت ہے جب ہرنوں کی ان آوازوں کو کلام کہا جائے جن کا مطلب سمجھا جاسکتا ہے۔ جیسے "عَلِمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ" (ہمیں پرندوں کی گفتگو کا علم دیا گیا ہے) میں ہے لیکن عرف میں نطق اور منطق کلام سے عام ہے۔ ہر کلام نطق ہے لیکن ہر نطق کلام نہیں ہے۔ نطق عقلاء اور غیر عقلاء دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، عرب کہتے ہیں "نَطَقَتِ الْحَمَامَه" کبوتری بولی، اسی کے مطابق آیت کریمہ میں ہے "علمنا منطق الطير" نطق ہر آواز کو کہا جاتا ہے، خواہ وہ مفرد کی ہو یا مرکب کی، مفید کی ہو یا غیر مفید کی اور کلام عقلاء کے ساتھ خاص ہے فصاحت کا معنی واضح گفتگو ہے۔

ہرنی کی حدیث امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ایسی سند سے روایت کی جس میں متعدد راوی نامعلوم ہیں۔ ائمہ کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ابن کثیر نے کہا اس کی کوئی اصل نہیں ہے لیکن اس کی متعدد سندیں ایک دوسری کے لئے تقویت کا باعث ہیں، قاضی عیاض نے شفاء شریف میں حافظ منذری نے الترغیب والترہیب میں اور حافظ ابن حجر نے "تخریج احادیث المختصر" میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے" علامہ ابن سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب میں فرمایا کہ کنکروں کا تسبیح پڑھنا اور ہرنی کا سلام عرض کرنا ایسے معجزات ہیں کہ اگرچہ آج یہ متواتر نہیں ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ دوسرے معجزات نقل کر دینے پر اکتفا کیا گیا ہو اور اس طرف توجہ نہ

ہوئی ہو یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت یہ متواتر ہوں (مطالع المسرات) یاد رہے کہ ایسے معجزات کے انکار میں احادیث کی سندات کی فکر کرنا ان لوگوں کا کام ہے، جو عشق رسول ﷺ سے کورے ہیں ورنہ قاعدہ ہے کہ عاشقانرا بدلیل چہ کار سندات نہ ہوں تب بھی من حیث المعجزہ انکار کرنا مناسب نہیں واقعہ ہرنی ملاحظہ ہو۔

قصہ ہرنی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنگل میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے تین مرتبہ پکارا یا رسول اللہ! آپ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک ہرنی رسیوں میں جکڑی ہوئی ہے اور ایک اعرابی دھوپ میں چادر اوڑھے ہوئے سو رہا ہے، آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہرنی نے عرض کیا مجھے اس اعرابی نے پکڑ لیا ہے اور میرے اس پہاڑ میں دو بچے ہیں آپ مجھے رہا فرما دیجئے تا کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا دوں، پھر واپس آ جاؤں گی آپ نے فرمایا تو اپنا وعدہ پورا کرے گی؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں پلٹ کر نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے اس عذاب میں مبتلا فرمائے جس میں دس مہینے کی حاملہ اونٹنی مبتلا ہوتی ہے، سرکار ﷺ نے اسے رہا فرما دیا وہ گئی اور واپس آ گئی آپ نے اسے دوبارہ باندھ دیا، اتنے میں اعرابی بیدار ہو گیا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ: آپ کو کوئی کام ہے؟ آپ نے فرمایا اس ہرنی کو رہا کر دو، اعرابی نے اسے رہا کر دیا تو وہ خوشی سے سرشار ہو کر دوڑتی ہوئی جا رہی تھی اور کہتی جا رہی تھی

اشهد ان لااله الا اللّٰه و انک رسول اللّٰه

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کئی

معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

''مَنْ کَلَّمَهُ الضَّبُ'' ضاد کے فتحہ کے ساتھ ایک معرف جانور (گوہ) جو جنگل

میں پایا جاتا ہے۔ فِیْ مَجْلِسِہٖ بیٹھنے کی جمع میں مع اصحابه الاعلام علم (پہاڑ) کی جمع استقامت میں پہاڑوں کے ساتھ مشابہت کے سبب صحابہ کرام کے لیے اعلام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے بہت سے نسخوں میں ''فی اصحابه'' کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ الفاظ ہونے چاہیں کیونکہ ان کے بغیر عبارت بے معنی ہو جائے گی۔ ظاہر ہے کہ ''الاعلام'' کو مجلس کی صفت نہیں بنایا جا سکتا۔ بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں ''فی مجلس الاعلام'' مجلس کی اعلام کی طرف اضافت ہے، حدیث میں یہ واقعہ اس طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے جیسے کہ عنقریب آئے گا صحابہ کے ساتھ مجلس میں تشریف فرما ہونے کا ذکر کر کے صورت حال کی ابن عباس سے سند ضعیف سے روایت کی۔

تفجر

جاری ہوا اور بہ پڑا ''من بین اصابحه الماء النمیر'' پاک اور صاف پانی یہ ان معجزات کی طرف اشارہ ہے جن میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے پانی کے دریا بہائے ان کی تفصیل فقیر نے شرح حدائق بخشش میں عرض کر دی ہے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔ یاد رہے کہ امام قرطبی فرماتے ہیں کئی مواقع پر، عظیم اجتماعات میں نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے طیب و طاہر پانی برآمد ہوئے واقعہ، بکثرت روایات سے مروی ہے، جو معنوی اعتبار سے تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور مجموعی طور پر ان سے علم یقینی حاصل ہوا ہے ایسا معجزہ نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی کے بارے میں نہیں سنا گیا، یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ جسد اقدس ہڈیوں، پٹھوں، گوشت اور خون سے پانی جاری ہوا۔ (علامہ قرطبی) انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی حدیث، صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے، حضرت انس سے امام بخاری و مسلم ابن شاہین نے روایت

کی، حضرت جابر سے امام بخاری و مسلم اور امام احمد نے اپنی مسند میں، امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابن شاہین نے روایت کی ابن عباس سے امام دارمی اور ابونعیم نے روایت کی، حضرت ابولیلیٰ انصاری سے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کی، حضرت قاضی عیاض نے پانی کے جاری ہونے سے متعلق دو قول نقل کیے ہیں۔

(۱)____ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا یہ اکثر کا مذہب ہے۔

(۲)____ اللہ نے پانی کو کثرت عطا فرمادی تو وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان زائد ہوتا رہا علامہ ابن حجر نے فرمایا پہلا قول معجزے کے زیادہ مناسب ہے۔ احادیث میں کسی طرح اس کی تردید نہیں ہوئی؟ لہٰذا یہی قول ہی بہتر ہے۔

آب کوثر افضل یا زمزم

فقیر کا اس نام کا ایک مفصل رسالہ ہے جس کا فیصلہ ذیل میں مطالع المسرات سے منقول ہے لیکن ان دونوں سے وہ یا تو افضل جو نبی پاک ﷺ کی انگشتان مبارک سے نکلا چنانچہ حضرت خطاب نے فرمایا، میں کہتا ہوں کہ پہلے قول کے مطابق وہ پانی دنیا و آخرت کے تمام پانیوں سے زیادہ افضل ہے امام بلقینی نے فرمایا کہ زمزم کا پانی کوثر کے پانی سے افضل ہے کیونکہ اس سے نبی اکرم ﷺ کے دل انور کو غسل دیا گیا تھا اور اس پانی کا کیا کہنا جو آپ کی ذات اقدس سے جاری ہوا۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ کتاب ''بہجہ النفوس'' میں عارف ابن ابی حجرہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ زمزم کا پانی کوثر کے پانی سے افضل ہے لیکن یہ قول مرجوع ہے صحیح وہ ہے جو علامہ سیوطی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ کوثر کا پانی زمزم کے پانی سے افضل ہے کیونکہ نہر کوثر نبی اکرم ﷺ کو عطا کی گئی اور زمزم حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عطا کیا گیا، واللہ

تعالیٰ اعلم بالصواب۔

من شكى اليه البعير

ابوعلی فارسی نے فرمایا لفظ بعیر، اونٹ اور اونٹنی دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جس طرح انسان مرد اور عورت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ قاموس میں ہے کہ بعض اوقات لفظ بعیر کی باء پر کسرہ پڑھا جاتا ہے اس اونٹ کو کہا جاتا ہے جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو یا نو سالہ ہو بعض اوقات اونٹنی کو بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ جمل میم کی حرکت کے ساتھ، بعض اقات میم ساکن پڑھا جاتا ہے، عام طور پر اونٹ کے لئے اور اونٹنی کے لئے بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

اونٹوں کی قطار

رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اونٹوں کے عشق کے متعدد واقعات ہیں بعض تو فقیر نے موذی اور وہابی میں بیان کئے ہیں اور بعض یہاں عرض کئے دیتا ہوں۔

(۱)_____ شفاء شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے تو ایک اونٹ نے حاضر ہو کر آپ کو سجدہ کیا یہ حدیث حضرت ثعلبہ بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت یعلی بن مرہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ جو شخص بھی اس باغ میں داخل ہوتا وہ اونٹ پر حملہ آور ہوتا تھا جب نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے گئے تو اس اونٹ کو بلایا، وہ حاضر ہوا ہونٹ زمین پر رکھ دیئے اور گھٹنے آپ کے سامنے ٹیک دیئے آپ نے اسے نکیل ڈال دی آپ نے فرمایا:

زمین و آسمان کے ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، سوائے نافرمان

جنوں اور انسانوں کے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کے مالکوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم اسے ذبح کرنا چاہتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالکوں سے فرمایا کہ اس نے شکایت کی ہے کہ مجھ سے کام زیادہ لیا جاتا ہے اور چارہ کم دیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس اونٹ نے شکایت کی کہ تم بچپن سے اس عمر تک اس سے سخت مشقت کرواتے رہے ہو آج تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہوں اس کے مالکوں نے اس بات کی تصدیق کی۔ (شفاء شریف)

اونٹ والی حدیث، امام بزار نے سند حسن سے حضرت ابو ہریرہ سے، امام ابونعیم نے حضرت ثعلبہ بن مالک سے اور بیہقی نے سند صحیح سے امام بغوی نے شرح السنہ میں امام مسلم ابوداؤد اور ابن شاہین نے دلائل میں حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت کی مصابیح میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے امام ابونعیم اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی یہ حدیث امام احمد اور نسائی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی امام طبرانی نے حضرت عکرمہ سے انہوں نے حضرت کی طرف اشارہ کیا ہے نیز اس واقع کی شہرت کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ آپ صحابہ کرام کی جماعت میں تشریف فرما تھے، مواہب لدنیہ میں ہے کہ ان معجزات میں سے گوہ والی حدیث ہے جو زبان زد عام ہے۔ امام بیہقی نے اسے متعدد حدیثوں میں روایت کیا لیکن یہ حدیث غریب ہے، مزنی نے کہا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے نہ متن کے اعتبار سے حضرت قاضی عیاض نے اسے شفاء شریف میں ذکر کیا ہے سندات کی بحث میں حیث التحقیق کی جاتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ سرے سے معجزات کا بھی انکار کر دیا جائے یہ بیماری وہابیوں میں عام ہے

لیکن ہم من حیث المعجزہ ایسے واقعات فخریہ بیان کرتے ہیں کوئی سند کی بات کرتا ہے تو ہم کہتے ہیں ؎

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

گوہ کی کہانی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی محفل میں تشریف فرما تھے اتنے میں بنو سلیم کا ایک اعرابی آ گیا اس نے ایک گوہ پکڑ کر اپنی آستین میں چھپا رکھی تھی وہ اسے اپنے گھر لے جا کر اور بھون کر کھانا چاہتا تھا اس نے صحابہ کرام کی جماعت کو دیکھا تو حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے پوچھنے لگا یہ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اس نے گوہ اپنی آستین سے نکالی اور کہنے لگا لات وعزیٰ کی قسم! میں آپ پر تب ایمان لاؤں گا جب یہ گوہ ایمان لائے گی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے زمین پر رکھ دیا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ! وہ فصیح زبان میں گویا ہوئی جس کو تمام حاضرین نے سنا

لبیک وسعدیک یا زین من وافی القیامه

میں دل وجان سے حاضر ہوں اے تمام انسانوں کی زینت! جو قیامت سے دوچار ہونے والے ہیں

آپ نے فرمایا: تو کس کی عبادت کرتی ہے؟

گوہ نے کہا: اس ذات کی جس کا آسمانوں کے اوپر عرش ہے زمین پر جس کی سلطنت ہے، سمندر میں جس کے راستے ہیں، جنت میں جس کی رحمت اور جہنم میں جس کا عذاب ہے۔

آپ نے فرمایا: میں کون ہوں؟

گوہ نے کہا آپ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبین ہیں جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے تکذیب کی وہ ناکام ہوا، اعرابی یہ گفتگو سن کر مسلمان ہو گیا۔

اس طویل حدیث پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ موضوع ہے لیکن احادیث میں نبی اکرم ﷺ کے اس سے بھی بڑھ کر معجزات موجود ہیں اس روایت میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس پر شرعاً اعتراض کیا جا سکے، خصوصاً جبکہ ائمہ حدیث نے اس کی روایت کی ہے، زیادہ سے زیادہ اسے ضعیف کہا جا سکتا ہے، موضوع نہیں کہا جا سکتا، واللہ تعالیٰ اعلم (شفاء شریف)

ابن وحیہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے جبکہ امام طبرانی، دارقطنی ابن عدی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے امام بیہقی نے فرمایا یہ حدیث حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ہم نے جو سند بیان کی ہے وہ ضعیف ہونے کے باوجود عمدہ ہے ابن عساکر نے یہ حدیث حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

من انشق له القمر

سوائے نبی پاک ﷺ کے کسی کے لئے چاند دو ٹکڑے نہیں ہوا اور یہ آپ کے الھات والمعجز ات سے ہے اور مفسرین نے اجماع کیا ہے کہ یہ معجزہ آپ ﷺ سے خاص ہے جب قریش مکہ نے آپ ﷺ کی تکذیب کی تو انہوں نے آپ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے چاند توڑ بھی دیا اور پھر جوڑ بھی دیا یہ معجزہ ہجرت سے قبل پانچ سال میں واقع ہوا۔

مودودی اس معجزہ کو نہیں مانتا اس کے علاوہ اور بھی، جیسے ابن تیمیہ سر سید علی گڑھی

وغیرہ وغیرہ فقیر نے ان کے رد میں رسالہ لکھا ''معجزہ شق القمر''

الفجر الساطع

سورۃ الفجر میں فجر سے مراد حضور نبی پاک ﷺ ہیں کہ آپ سے نور حسّی بھی ظاہر ہوتا تھا۔ (مدارج النبوۃ)

ساطع اس لئے کہ آپ سے ہی ایمان نے طلوع کیا۔ (مواہب لدنیہ)

انجم (الثاقب) امام سلمی نے فرمایا کہ واسماء والطارق میں انجم الثاقب سے حضور سرور دو عالم ﷺ مراد ہیں۔ (زرقانی)

نذیر اهل الارض

انسان اور جن میں سے حق مذہب یہ ہے کہ آپ آسمانوں کے بھی نبی ہیں اور فرشتوں کے بھی بلکہ نبیوں کے بھی نبی ہیں جن وانس کی تخصیص اس لئے کہ ان سے ہی گناہ صادر ہوتے ہیں۔ (فاسی)

المشمر عن ساعد الجد

یہ عرب کا محاورہ ہے کہ جب کوئی کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے اٹھتا ہے تو پھرتی سے اٹھتا ہے اور آستین چڑھاتا ہے اور دامن اٹھالیتا ہے آپ ﷺ فرمابرداری حق میں چونکہ ہر وقت تیار رہتے تھے اسی لئے آپ کو ''المشمر عن ساعد الجد'' کہا گیا ہے۔ (مزرع الحسنات)

النبی الخاتم

بفتح الخاء آخر الانبیاء حاء معجمہ کے ساتھ بھی آتا ہے یعنی دین واسلام لوگوں پر واجب کرنے والے (نکتہ) پہلے میں نبی دوسرے میں رسول لائے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ

نبوت رسالت پر مقدم ہے۔

المصطفیٰ

بمعنی اوصاف بشریہ سے خالص یا بمعی برگزیدہ یا مخلوق میں بہترین یا وہ ذات جو اللہ تعالیٰ کو بہت قریب ہو حدیث شریف میں ہے ان اللہ اذا رحب شیاء بتلاہ فان صبر اجتباہ وان رضی اصطفاہ۔ (فاسی)

ابو القاسم

یہ حضور سرور عالم ﷺ کی کنیت ہے اور آپ کی ایک صفت قاسم بھی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "انا قاسم اللہ یعطی "میں تقسیم کرتا ہوں اللہ دیتا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابو القاسم ہوں کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں ویسے بھی آپ ﷺ ہر حق دار کو حق پہنچاتے تھے، علاوہ ازیں جو کچھ کسی قسم کا رزق دنیا یا آخرت کا ظاہر یا باطن معارف وطاعات تو آپ کے صدقے ملتا ہے۔ (حاشیہ)

صاحب الدلالات

اس لئے کہ آپ ﷺ نے راہ دکھائی مخلوق کو علم الٰہی کی از روئے ذات اور اسماء صفات وافعال اسی لئے آپ کی رسالت ہے اور دعوت بھی عام وتام لہٰذا حقیقی ہدایت کی دلیل آپ ہی ہیں باقی تمام آپ کے نائب۔ (مطالع)

صاحب الاشارات

اشارات میں دو احتمال ہیں۔ (۱)۔صریح کلام اور عبارت کے علاوہ وہ امور جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً معجزات وغیرہ اور خوابیں یعنی وہ

خوابیں جو دوسرے لوگوں نے آپ ﷺ کے متعلق دیکھیں جیسے بخت نصر کا خواب جس کی تعبیر دانیال علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔

بخت نصر مختلف علاقوں میں تباہی مچا کر بابل لوٹ گیا۔ وہاں اس نے ایک خواب دیکھا اس کے بعد معاً ایک اور چیز دیکھی جس سے وہ خواب بھلا دیا اس کے پوچھنے پر حضرت دانیال علیہ السلام نے بتایا کہ تم نے ایک مجسمہ دیکھا جس کے پاؤں اور پنڈلیاں بجتی ہوئی مٹی کی ہیں، گھٹنے تانبے کے، پیٹ چاندی کا، سینہ سونے کا، گردن اور سر لوہے کا ہے۔ تم اسے پسندیدگی سے دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک بھاری پتھر بھیجا جس نے اس مجسمے کو پاش پاش کر دیا اس نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ یہ بادشاہوں کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے کہ کسی کی حکومت کمزور کسی کی نرم، کسی کی سخت اور خوبصورت، تیری بادشاہی لوہے کی طرح سخت اور غالب ہے اور وہ بھاری پتھر جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا جس نے سب کو ریزہ ریزہ کر دیا اس کا اشارہ اس نبی کی طرف ہے جسے اللہ تعالیٰ آسمان سے بھیجے گا اور انہی کا اقتدار ہوگا۔

موبذان کا خواب اور سطیح کاہن نے اس کی تعبیر دی

نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی شب زلزلے سے شاہ فارس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے اور آٹھ باقی رہ گئے۔ مدائن کے بادشاہ ساسان نے ایک خوفناک خواب دیکھا اس نے اپنے ملک کے تمام کاہن، جادوگر، نجومی اور علماء یہود کی ایک جماعت کو بلایا، جنہیں موبذان کہا جاتا تھا، انہیں کہا کہ میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے، تم بتاؤ کہ وہ خواب کیا ہے؟ اور اس کی تعبیر کیا ہے؟ سب حیران رہ گئے ان میں سے ایک نے کہا اس سوال کا جواب تمہیں سطیح سے مل سکتا ہے وہ سال میں ایک بار باہر نکلتا تھا اور آئندہ سال کی خبریں دیتا تھا۔ بادشاہ کا نمائندہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے بتایا کہ کسریٰ نے خواب میں

دیکھا کہ عربی گھوڑوں نے مدائن کو بھر دیا ہے اور وہ عراقی اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے وہاں سے نکال رہے ہیں اور یہ نبی عربی ﷺ کی پیدائش کی نشانی ہے جن کی نعت تورات اور انجیل میں ہے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ نبی عربی ﷺ کے صحابہ فارس کے شہروں کو فتح کریں گے اور ساسان کے آٹھویں بادشاہ سے مدائن چھین لیں گے، محل کے باقی رہنے والے آٹھ کنگروں کا اسی طرف اشارہ ہے یہ کہہ کر سطیح رو پڑے کہا سطیح کی عمر بہت کم باقی ہے اور وہ اس نبی جلیل ﷺ کی بعثت کے زمانے کو نہیں پا سکے گا، چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ صریح عبارت کے بغیر دلالت کرنے والے امور مثلاً علوم و معارف اسرار خبریں اور رونما ہونے والے واقعات وغیرہ دوسرا احتمال زیادہ قریب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

صاحب الکرمات

یہ کرامت کی جمع ہے اس سے مراد یا تو وہ عزت و کرامت اور شرافت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی اور اس کے ذریعے آپ کو تمام مخلوق پر فضیلت دی یا تمام خارق عادت امور اور یا وہ خوارق مراد ہیں جو زمان بعثت سے پہلے صادر ہوئے۔

صاحب العلامات

یہ علامت کی جمع ہے اس سے مراد وہ علامات نبوت ہیں جن کے ذریعے اہل کتاب آپ ﷺ کو اس طرح پہچانتے تھے جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے اس کے علاوہ وہ تمام ارہاصات اور معجزات مراد ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دال ہیں اور جن سے آپ کی نبوت کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور وہ حد شمار سے باہر ہیں۔

صَاحِبِ البیّنٰتِ

ایسے دلائل و براہین والے جو اپنے مدلول کی حقانیت اور صداقت پر قطعی طور پر دلالت کرتے ہیں جن کے بعد شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی اس میں معجزات اور

ان کے علاوہ دلائل داخل ہیں۔ بـان یبین کا معنی ظاہر ہونا ہے اس سے بَیِّنَة بطور صفت متحمل ہے، بطور اسم بھی اس کا استعمال کثرت سے ہے۔

صاحب المعجزات

یہ معجزہ کی جمع ہے۔ معجزہ وہ خرق عادت امر ہے جو رسالت کے مدعی کے ہاتھ پر اس کے دعوے کے موافق ظاہر ہو اور اس کے ساتھ زبانی یا دلالت حال سے چیلنج بھی پایا جائے اور کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چیلنج دعوائے رسالت ہے یا یہ کہنا کہ کون معجزہ پیش کر سکتا ہے؟ اور جو کچھ میں لایا ہوں اس کی مثل کوئی نہیں لا سکتا یا غیر کو عاجز کرنے کیلئے اس سے مقابلہ کرنے کا مطالعہ کرنا ہے، مثلاً کہا جائے کہ اگر میری بات نہ مانو تو مجھ جیسا کام کر کے دکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں پتہ ہے جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی تو اس کی مثل ایک چھوٹی سی سورت لا کر دکھاؤ"۔ امام الحرمین کے قول کے مطابق چیلنج یہ ہے کہ دعوائے نبوت کے وقت دعوے کو معجزے سے منسلک کرنا ہے۔ معجزہ عجز سے ماخوذ ہے اور وہ قدرت کے مقابل ہے۔ اصل میں اعجاز کا معنی عجز کا ثابت کرنا ہے، پھر بطور استعارہ اسے صار عجز کے لیے استعمال کیا گیا، پھر مجاراً اس کا اسناد سبب عجز کی طرف کیا گیا ہے، پھر اسے سبب عجز کا اسم قرار دے دیا گیا اور اسے معجزہ کہا گیا لفظ حقیقة کی طرح اس میں تاء وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کے لئے ہے، بعض نے کہا کہ مبالغہ کے لیے ہے چیلنج کے وقت رسول کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خوارق کو معجزہ کہنا علماء کلام کی اصطلاح ہے ان کے نزدیک چیلنج کے بغیر رسول کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خرق عادت امر کو صرف آیت اور دلیل کہتے ہیں لیکن آیت مجموعی حیثیت سے انبیاء کرام کے حق میں معجزہ ہیں کیونکہ یہ آیات کثیرہ معجزہ کے ساتھ منضم ہیں اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان سے اشارہ فرمایا ہر نبی کو ایسی آیات عطا فرمائی گئیں جن کی

مثل پر انسان ایمان لائے اور مجھے وہ وحی عطا کی گئی جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے، متکلمین کے علاوہ دیگر اجلہ ائمہ نے ایسے خوارق کو دلائل نبوت اور آیات نبوت کہا ہے، اسی لئے وہ اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا نام دلائل النبوۃ یا دلائل الاعجاز رکھتے ہیں، اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، علماء کلام نے معجزہ انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے اور اولیاء کرام کے خوارق کو کرامات کہتے ہیں امام احمد وغیرہ ائمہ سلف تمام خوارق کو معجزہ کہتے ہیں ان کے نزدیک آیت اور برہان کے الفاظ انبیاء کرام کے لئے مختص ہیں بعض اوقات کرامات کو بھی آیات کہہ دیا جاتا ہے کیونکہ وہ اس نبی کی حقانیت کی دلی ہیں جس کی پیروی اس ولی نے کی ہے۔

فائدہ ــــــ حاشیہ دلائل میں ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم ﷺ کے کل چار ہزار پچاس معجزات ہیں یہ شیخ کے معلومات یا ان کے بیان کردہ ہونگے ورنہ آپ ﷺ کے معجزات بے حد وعد ہیں اور تا قیامت جاری ہیں باقی انبیاء علیہم السلام کے معجزات محدود اور ختم ہو گئے صرف ان کے نام باقی ہیں، نبی پاک ﷺ کے دیگر معجزات سے قطع نظر قرآن مجید دائمی معجزہ ہے کوئی اس کا معارضہ نہیں کر سکتا۔ (مواہب لدنیہ)

صاحب خوارق العادات یعنی وہ امور جو اسم اور عادت کے خلاف ہو مثلاً انگلیوں سے پانی کا اگلنا، شق القمر پتھروں اور درختوں کا سلام اور گریہ استن حنانہ وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات ہیں کہ دوسرے انبیاء علیہ السلام سے بھی صدور پذیر نہیں ہوئے۔ (مواہب لدنیہ)

الاحجار

حجر کی جمع ہے، پتھروں سے دو طرح سلام عرض کیا۔

(۱) ــــــ قول سے یعنی السلام علیک۔

(۲)_____ فعل سے مثلاً سجدہ کیا حضرت امام بوصیری رحمہ اللہ نے فرمایا
جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه علیٰ سباق بلا قدم، واقعی درختوں کی حاضری بصورت سجدہ ہوئی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فقیر کی شرح قصیدہ بردہ شریف چند روایات ملاحظہ ہوں۔

(۱)_____ امام مسلم اپنی صحیح میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مکہ معظّمہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں بعض علماء نے کہا کہ وہ حجر اسود تھا بعض نے کہا کہ وہ دوسرا پتھر تھا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ معظّمہ کے بعض اطراف میں جانے کا اتفاق ہوا جو درخت اور پتھر آپ کے سامنے آیا اس نے کہا ''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' یہ حدیث امام بزار اور ابو نعیم نے روایت کی امام ابو نعیم حضرت جابر بن عبداللہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو سجدہ کرتا۔

الاشجار

زمین پر پیشانی رکھنے کو سجود کہا جاتا ہے اصل میں اس کا معنی جھکنا ہے، بعض علماء نے کہا کہ اس کا اصل معنی خضوع اور تذلل ہے ''سَجَدَ'' کا معنی ہوا عاجزی اور فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ نماز کے سجدے کو اس لئے سجود کہا گیا ہے کہ وہ انتہائی عاجزی ہے اسی لئے کہ یہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو روا نہیں خواہ وہ نبی علیہ السلام ہوں یا کوئی ولی اگر کوئی غیر اللہ کو حقیقی سجدہ کرتا ہے تو کافر ہے، تو کافر ہے اگر تعظیمی سجدہ کرتا ہے تو فاسق ہے اور سجدہ حرام ہے، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے ایک کتاب لکھی ہے ''الزبدۃ الزکیہ''

ان کے فیض سے فقیر کا رسالہ پڑھئے سجدہ تعظیمی حرام ہے۔

سجدہ اشجار

ابھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث گزر چکی ہے امام بیہقی دلائل النبوۃ میں اور امام ترمذی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً بارہ سال کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ پہلا سفر شام کی طرف کیا، اس سفر میں ان کا گزر بحیرا راہب کے پاس سے ہوا تو اس نے آپ کے ساتھیوں کو بتایا کہ میں نے ایک سفید بادل دیکھا جو صرف آپ پر سایہ فگن تھا اور کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جس نے آپ کو سجدہ نہ کیا ہو اور یہ کہ شجر و حجر صرف نبی کو ہی سجدہ کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں فروکش ہوئے تو اس کا سایہ آپ کی طرف پلٹ گیا، راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ کی طرف پلٹ گیا، علماء سیرت وغیرہم نے یہ واقعہ بیان کیا۔

یہ تعظیمی سجدہ تھا جو غیر مکلّف نے کیا، بعض علماء نے کہا کہ پہلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی محض جھکنے کا نام تھا، زمین پر ماتھا نہیں رکھا جاتا تھا، اساس (لغت کی کتاب) میں ہے کہ سجدہ کا مجازی معنی جھکنا ہے کہا جاتا ہے شَجَرٌ سَاجِدٌ وَسَوَاجِدُ جھکے ہوئے درخت اور **السفینة تسجد للریاح** کشتی ہواؤں کے دباؤ کے آگے جھک گئی۔

انتباہ: ہمارے دور میں بعض جاہل پیر سجدہ تعظیمی کو رواج دے رہے ہیں وہ یقین کریں کہ وہ شریعت سے بغاوت کر رہے ہیں اس کی سخت سزا بلکہ عذاب الٰہی چکھو گے۔

درخت کا قصہ

حضرت یعلی ابن مرہ ثقفی فرماتے ہیں ہم نے دوران سفر ایک جگہ قیام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرماتے تھے کہ ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا حاضر ہوا اور آپ کو

ڈھانپ لیا پھر اپنی جگہ چلا گیا جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے یہ واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے میری بارگاہ میں سلام عرض کرنے کی اجازت طلب کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی، یہ حدیث امام بغوی نے شرح السنہ میں روایت کی متعدد احادیث میں نبی اکرم ﷺ سے درختوں کے ہم کلام ہونے آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرنے آپ کی فرمانبرداری کرنے، آپ کی خدمت میں حاضر ہونے اور پھر اپنی جگہ واپس چلے جانے اور آپ کی رسالت کی گواہی دینے کا ذکر ہے۔

الازهار

زہرہ کی جمع ہے اس کا معنی ہے سبزہ اور شگوفہ، اس جگہ مجازی نسبت ہے، اصل مطلب یہ ہے کہ شگوفوں کے غلاف کھل گئے من تعلیلیہ ہے مراد یہ ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے وہ شگوفے عالم وجود میں آئے جن کی شان یہ ہے کہ ان کے خلاف کھل جاتے ہیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ من ابتدائیہ ہو اب مطلب یہ ہوگا کہ نبی اکرم ﷺ کے نور سے شگوفے پیدا ہوئے اس سے پہلے یہ گفتگو گزر چکی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا نور اصل کائنات ہے، خاص طور پر شگوفوں اور پھولوں کا ذکر ان کے حسن رنگ اور خوشبو کی بنا پر کیا گیا اور اس لئے کہ ان میں جنت کی خوشبو کی ایک جھلک ہے۔

یہ حدیث کہ گلاب کا پھول نبی اکرم ﷺ یا براق کے پسینے سے پیدا ہوا تو علامہ زرکشی نے فرمایا کہ مسند الفردوس اور ابن فارس کی کتاب الریحان میں یہ متعدد سندوں سے مروی ہے، امام نووی نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں ہے علامہ سیوطی فرماتے ہیں ابن عساکر نے فرمایا یہ موضوع ہے اسی طرح حافظ ابن حجر نے اسے موضوع قرار دیا۔

کھجوروں کے تین سو پودے

الثمار وہ ذات اقدس جن کی برکت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت و کرامت کے سبب پھل پک گئے، اس کے چند مطلب ہو سکتے ہیں۔

(۱)_____ ان حضرات کی طرف اشارہ ہے جنہیں نبی اکرم ﷺ کھجور کے نر اور مادہ کے ملاپ سے منع فرمایا تو ان کی کھجوروں نے ملاپ کے بغیر پھل دیا۔

(۲)_____ یہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اپنے مولا سے اپنی آزادی کا سودا کریں ان کے مولا نے کہا کہ تم تین سو کھجوروں کے پودے لگاؤ اور پھل دینے تک ان کی دیکھ بھال کرو، اس کے علاوہ چالیس اوقیہ سونا ادا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے انہوں نے یہ تمام شرائط نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیں آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ پودے گانے میں ان کی امداد کرو اور خود آپ نے اپنے دست اقدس سے پودے لگائے ان میں سے کوئی بھی ضائع نہیں ہوا بلکہ اسی سال سب کے سب بار آور ہو گئے، ایک روایت میں ہے کہ ایک پودا کسی اور نے لگایا وہ سرسبز نہیں ہوا، آپ نے اسے اکھیڑ کر دوبارہ لگایا تو اس نے بھی اسی سال پھل دیا، نیز انہیں مرغی کے انڈے برابر سونے کی ڈلی زبان اقدس پر پھیر کر دی، جس میں سے انہوں نے چالیس اوقیہ کے مقدار سونا تول کر اپنے مولا کو دیا اور اتنا ہی سونا ان کے پاس بچ گیا۔

(۳)_____ تمام پھل مراد ہوں کیونکہ جو بھلائی بھی وجود میں آئی ہے وہ آپ ہی کے سبب اور آپ ہی کی برکت سے ہے خاص طور پر پھلوں کا ذکر ان کے حسن، ان کے خصوصی نعمت ہونے خوراک کے لئے ان کی سخت حاجت ہونے اور دلوں میں ان کا شوق پائے جانے کے سبب کیا گیا۔

خشک لکڑی سرسبز ہوگئی

اخضرت من وضوئه الاشجار جن کے وضو کے پانی سے درخت سرسبز ہو گئے، وضوء واؤ کے فتحہ کے ساتھ وضو میں استعمال کیا جانے والا پانی جس واقعہ کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے، ہمارے علم میں نہیں ہے صاحب مواہب نے ذکر کیا کہ خشک لکڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں سرسبزی ہوگئی اور اس کے پتے نکل آئے۔ ممکن ہے کہ صاحب مواہب نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی اس کھجور کی طرف اشارہ کیا ہو جس کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے، جو خشک ہو گئی تھی آپ نے اسے کھود کر دوبارہ لگایا تو وہ سرسبز اور بار آور ہوگئی، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی دوسرے واقعہ کی طرف اشارہ ہو

جميع الانوار

جن کے نور سے تمام حسی اور معنوی اور تمام انبیاء ومرسلین اور ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے انوار پیدا ہوئے۔

تحط الاوزار

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے اور آپ پر درود شریف بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (شفاء شریف)

يرحم الكبار الخ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے شدائد سے جلد نجات پانے والا ہوگا جو مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتا ہے۔ (شفاء)

نتنعم فی ھذالدار الخ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے رات کو ایک عجیب خواب دیکھا ہے وہ یہ کہ میری امت کا ایک مرد پل صراط پر افتاں خیزاں گزر رہا تھا تو اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود آ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے پل صراط سے سلامت گزار دیا۔ (معارج النبوۃ)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کا ایک بازو مشرق میں دوسرا مغرب میں، اس کا پاؤں ساتویں زمین میں اور اس کا سر عرش سے متصل ہے، بمقدار جملہ مخلوق از قسم ملائکہ اور جن وانسان اور حیوانات دریائی جنگلی اور بعدد برگ درختان وستار ہائے آسمان اور ذرات ریت بیابانوں کے، اس فرشتے کے جسم پر پروبال ہیں، جب کوئی ہمارا امتی درود شریف بھیجتا ہے، اللہ اس فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ اس دریائے نور میں غوطہ لگائے جو عرش کے نیچے ہے، غوطہ لگا کر باہر آئے اور اپنے پروبال جھاڑے، وہ پروبال جھاڑتا ہے تو اس کے ہر بال کی جڑ سے قطرے گرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں ہر ایک قطرے سے فرشتہ پیدا کرتا ہے پھر وہ فرشتے قیامت تک اس درود بھیجنے والے کیلئے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ (زہرۃ الریاض)

ازالۂ وہم ــــــ ایسے فرشتے کی کیفیت سے نہ گھبرائیں اللہ کی قدرت پر ایمان لائیں اور نہ صرف یہ ایک فرشتہ بلکہ اس جیسے بے شمار بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ نے پیدا فرمائے ہیں جو مختلف ڈیوٹیوں پر مامور ہیں، تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ”فرشتے ہی فرشتے“ میں نیز اس میں بھی حیران نہ ہو کہ اللہ ایک درود شریف کے لئے اتنا بڑا اہتمام کیوں فرماتا ہے، یہ حیرانی اسے چھائے گی جو کمالات مصطفیٰ علیہ ﷺ کا منکر ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو بہت سی نیکیوں کے لئے اس سے بھی بڑھ کر ایسا کرتا ہے اور یہ تو درود شریف ہے

جواس کا اپنا وظیفہ ہے اور ملائکہ کا بھی۔

المنصور المؤید

غزوہ بدر کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی مدد کے لئے پانچ ہزار ملائکہ بھیجے۔

باذیاله

ذیل کی جمع ہے ہر شے کا کارہ چادر اور کپڑے کے لٹکنے والا حصہ مطالع المسرات میں ہے کہ بہت دفعہ امداد اور پناہ کا طلبگار کسی شخصیت کے دامن سے لپٹ جاتا ہے جس کی پناہ حاصل کرنا چاہتا ہے پھر محض امداد اور پناہ طلب کرے کے لئے استعمال کیا گیا، اگرچہ اس کے کپڑے کو نہ چھوئے یہاں یہی مراد ہے۔ مثلاً وحشی جانور نبی پاک ﷺ کی پناہ اور امداد کے طلب گار جیسے ہرنی اور ایک پرندہ کا واقعہ پہلے مذکورہ ہوا ہے۔ الوحوش جمع وحش اس کا اطلاق جنگل کے پرندوں پر بھی ہوتا ہے۔

والحمد لله رب العالمين

یہ کیفیت درود پاک کی فصل کے پہلے چوتھائی حصے کا آخر ہے، اس کے بعد کیفیت صلوٰۃ ربع ثانی شروع ہوتا ہے، جس کا ابتدائیہ ہے الحمد لله علىٰ حلمه الخ

بعد قدرته الخ

حاملین عرش آٹھ ہیں چار کہتے ہیں سبحانک وبحمدک علی حلمک بعد علمک اور چار کہتے ہیں سبحانک وبحمدک علی عفوک بعد قدرتک۔ (فاسی)

ومن الخوف الخ

ایمان میں جتنا کاملیت پختہ ہوگی اتنا ہی خوف خدا زیادہ ہوگا۔ عشرہ مبشرہ کو جیتے

جی بہشت کا ٹکٹ مل گیا لیکن خاتمہ ایمان کیلئے ہر وقت خوف خدا سے کانپتے رہتے تھے یہی کامل ایمان کی علامت ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت میں اگر اعلان ہو تو امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام افراد بہشت میں جائیں سوائے ایک کے مجھے خوف ہے کہ شاید وہی میں ہوں۔ (سبع سنابل)

حدیث شریف میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بخشش نہ ہوتی تو کوئی.........خوشگوار نہ ہوتا یونہی اگر وعید حق نہ ہوتی تو کوئی بھی نیک عمل نہ کرتا، یوں سمجھئے کہ رجاء (امید بر رحمت) باگ کی مانند ہے کہ آدمی کو کھینچتی ہے اور خوف مانند کوڑے کے ہے کہ اسے ہانکتا ہے۔ (سبع سنابل)

مغروراً

اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱)____ گناہوں پر دلیری

(۲)____ گناہ کو گناہ نہ سمجھنا

(۳)____ گناہ کے بعد توبہ نہ کرنا

(۴)____ گناہوں میں انہماک

(۵)____ نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود اللہ کا شکر نہ کرنا

(۶)____ توبہ واستغفار کا تصور ہی ختم

(۷)____ مہلت عمر سے فائدہ نہ اٹھانا

(۸)____ سزا کو مؤخر دیکھ کر اس خیال میں ہونا کہ میں تو انعام کا مستحق ہوں حالانکہ یہ ایک پوشیدہ مکر و استدراج ہے کہ اس کے بعد حذا نہ کرے وہ وقت آجائے کہ مالک کہے

گیرم نہ گیرم اگر گیرم سخت گیرم

شمائة الاعداء

انسان کے چار دشمن ہیں۔ چنانچہ دیلمی شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انسان کے چار دشمن ہیں

(۱) حاسد (۲) منافق (جو اندرون خانہ اس کا دشمن) (۳) شیطان (۴) کافر

نبی پاک ﷺ نے فرمایا تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے، جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے۔ (فاسی)

عضال الداء

مضموم العین وضاد غیرہ مشدود، عضال بیماری اور عضال الداء وہ سخت بیماری جس کے علاج سے اطباء عاجز ہوں یہ دراصل الداء العضال تھا یہ ہر بدنی اور باطنی یعنی دینی دینوی، روحانی وجسمانی بیماری کو شامل ہے روحانی بیماری شدید تر ہے، شیخ سعدی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص سرتاپا زخم ہی زخم تھے لیکن شکر وحمد کئے جارہا تھا، کسی نے پوچھا ایسی مصیبت میں شکر کیسا؟ تو جواب دیا کہ الحمد للہ در مصیبت گرفتارم نہ در مصیبت۔

زوال النعمة

اللہ کی ہر عطا نعمت ہے بالخصوص فرحتوں کی فراوانی غموں کی دوری، مقاصد کا حصول، بیماریوں سے سلامتی اور عوارض سے حفاظت، نعمۃ کے زوال کا سبب اللہ کی طاعت سے روگردانی اور اس کی نعمتوں کا شکر نہ کرنا، اللہ فرماتا ہے **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔**

فجاوة النقمة

مضموم الفاء اور مفتوح الفاء وسکون الجیم بلا الفا بروزن حمزہ النقمۃ جس میں نقصان بھی ہو اور عذاب بھی، اس کا مطلب یہ ہے کہ عذاب کا بے خبری سے اچانک آ جانا۔

خلیلک

امام رازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب خلیل اس لئے ہے کہ محبت الٰہی ان کے دل میں راسخ ہو چکی تھی اور رونگٹے رونگٹے میں محبت الٰہی سے سرشار تھے، یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اور چلتے پھرتے اللہ کا ذکر جاری رہتا۔ (ارشاد ساری، شرح بخاری)

نبی پاک ﷺ کی بھی یہ صفت تھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یذکر اللہ فی کل احیان ہر وقت آپ ﷺ ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے، اس لئے آپ اس سے بڑھ کر حبیب بھی تھے (ﷺ)۔

پاس انفاس

جو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ پاس انفاس پر عمل کرے یعنی ہر سانس اندر جائے تو اللہ اور باہر آئے تو ھُو کا تصور جمائے، اتنا پابندی کرے کہ نیند میں بھی سانس اسی طرح چلے، حضرت چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو اس پر چالیس روز مداومت کرے اس کی ولایت کا میں ذمہ دار ہوں، پاس انفاس ہر اہل سلسلہ کا ورد ہے۔

کماتحب وترضاله

یہ حزب ثانی یعنی منگل کے ورد کا آخری درود شریف ہے، اس میں جملہ علمائے

امت کا اتفاق ہے، کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے۔

(مسئلہ) اگر کوئی نماز میں بالغ ہوا اور اس میں درود شریف پڑھا تو اس سے فرضیت ساقط ہوگئی۔

(مسئلہ)۔ جب حضور نبی پاک ﷺ کا اسم پاک پڑھا یا سنا جائے تو اختلاف ہے کہ کیا نام لینے اور سننے پر درود واجب ہے یا نہ، امام طحاوی رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے ہر بار نام مبارک لینے اور سننے پر درود شریف پڑھنا واجب ہے لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ یہ مستحب ہے۔ (درمختار)

الحمدللہ حزب ثانی کی شرح ۲۸ شال المکرم ۱۴۲۳ھ بروز اتوار ختم ہوئی۔

☆――――――――☆

الحزب الثالث معہ شرح

(بدھ کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
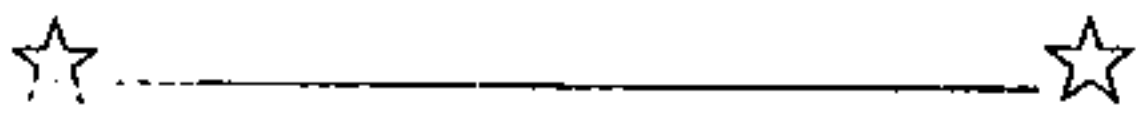
شرح الحزب الثالث

(بدھ کا وظیفہ)

☆

بعض لوگ بدھ کو منحوس سمجھتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں بالخصوص صفر کے آخری بدھ کو یہ بھی صحیح نہیں، تفصیل فقیر کے رسالہ ''آخری بدھ کی تحقیق'' پڑھیئے۔ عقول عشرہ میں ہے کہ جس نے بدھ کو غسل کیا اس کی دولت و مال میں برکت ہوگی۔

سند درود شریف ــــــ جبر و فاکہانی ابن دراغہ محدث رحمہ اللہ نے حدیث کے حوالے سے یہ درود ذکر فرمایا۔

فضیلت درود اللهم صل علی روح سیدنا محمد ﷺ

امام فاکہانی سے مروی ہے کہ جو کوئی اس درود شریف کو تاغافلون رات کے وقت سترہ بار پڑھے پھر سو جائے تو خواب میں مشرف ہوگا لیکن پڑھنے والا پڑھنے سے پہلے ایسے مستعد ہو جیسے امراء اور بڑی شخصیات سے ملاقات کیلئے تیاری کی جاتی ہے۔ (حاشیہ)

اور امام فاکہانی نے حضرت جبر و وداعہ سے ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ قیامت میں میری زیارت کرے گا اور جو میری زیارت کرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا جسے میری شفاعت ہوگی وہ حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا جسم آگ پر حرام کرے گا' حضرت جبر نے کتاب القربۃ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی (مطالع المسرات) حدیث شریف میں ہے کہ حضور

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مذکورہ درود یوں پڑھا۔

اللھم صل علی روح محمد تافی القبور پھر اضافہ کرے **اللھم ابلغ روح محمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) **منی تحیۃ وسلامہ** تو وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔

(حاشیہ ومطالع المسرات)

وعلیٰ قبرہ فی القبور

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پاک کی زیارت قریب بواجب ہے اس کے بارے میں احادیث مبارکہ وارد ہیں۔ چند احادیث حاضر ہیں۔

(۱)____ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۲)____ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری قبر مبارک کی زیارت کو ترسے اور اس کے سوا اور کوئی ضرورت مدنظر نہ ہو مجھ پر اس کا حق ہے کہ قیامت میں میں اس کا شفیع ہوں۔

(۳)____ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج پڑھا لیکن میرے مزار کی زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(۴)____ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج پڑھ کر میرے ہاں حاضری کا ارادہ کیا اور میری مسجد کی حاضری دی تو اس کے لئے دو حج مبرور لکھے جائیں گے۔ (جذب القلوب)

انتباہ____ سوائے ابن تیمیہ اور اس کے ہمنواؤں کے زیارت مزار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنے کو کوئی بھی منع نہیں کرتا بلکہ اعلیٰ ترین سعادت سمجھتے ہیں آج نجدیوں کی بدقسمتی ہے کہ ابن تیمیہ کے مذہب پر زور لگا رہے ہیں کہ روضۂ

رسول ﷺ کی زیارت حرام ہے ہاں مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کر کے مدینہ میں آئے تو قبر رسول ﷺ کی زیارت مباح ہے' تفصیل و تحقیق کیلئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ''محبوب مدینہ''

النبی الامی

عرب ''ام'' اصل کو کہتے ہیں اسی لئے مکہ معظّمہ کو ام القریٰ کہتے ہیں کہ یہ تمام شہروں اور قصبوں اور بستیوں کا اصل ہے اور رسول اکرم ﷺ اسی لئے امی ہیں کہ آپ جملہ موجودات کا اصل ہیں۔ (بحر الحقائق)

ازواجہ

آیت انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت میں ازواج مطہرات داخل ہیں' اسی لئے انہیں بھی اہلبیت کہا جائے گا۔ (مدارک)

المقام المحمود

سرور عالم کی وہ قیام گاہ جو عرش میں ہے یہ حضرت مجاہد کا قول ہے اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ مقام کرسی میں ہے خود حضور سرور عالم ﷺ سے مقام محمود کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے بعض نے کہا کہ اس سے لواء الحمد مراد ہے' بعض نے کہا کہ آپ کا مرتبہ مراد ہے' جو اللہ نے آپ کی تعریف فرمائی۔ (زرقانی)

حضرت شیخ ابن العربی رحمہ اللہ نے فرمایا مقام محمود تمام مقامات کا مرجع اور تمام اسماء الٰہیہ کا مظہر ہے اور یہ صرف اور صرف حضور ﷺ سے خاص ہے اسی مقام سے ہی باب الشفاعۃ مفتوح ہوگا۔ (فتوحات مکیہ)

اخوانه الخ

اُخ کی جمع ہے حقیقی بھائی کے علاوہ ہم جنس اور رفیق کو بھی بھائی کہا جاتا ہے انبیاء علیہ السلام نبوت میں حضور علیہ السلام کے ہم جنس ہیں انہیں اخوان کہا گیا یونہی حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام بھی اخوان ہیں' جیسا کہ جب حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رشتہ چاہا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اخوت کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اخوت اسلامی ہے یہ رشتہ ازدواج کے لئے مانع نہیں یونہی حضور علیہ السلام نے آنے والے امتیوں کو بھائی کہا' مثلاً فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں' آپ نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے' یہ نبی پاک ﷺ نے از راہ شفقت فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کو دلیل بنا کر کہتے پھریں کہ حضور ﷺ تو ہمارے بڑے بھائی ہیں' جیسے تقویۃ الایمان میں لکھ دیا یہ ایسے ہے جیسے صدر مملکت اپنے خطاب میں رعایا سے کہ کہے کہ میں تمہارا خادم ہوں اب کوئی منچلا کہتا پھرے کہ صدر صاحب ہمارے بھائی ہیں یہ سوء ادب ہے یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا باوجودیکہ سرکار مدینہ ﷺ کے ساتھ رشتہ داریاں بھی رکھتے تھے لیکن کبھی رشتہ داری سے خود کو حضور علیہ السلام کو نہیں کہا' مثلاً صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہو کہ حضور علیہ السلام ہمارے داماد ہیں' حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہا نے کہا ہو کہ حضور علیہ السلام ہمارے سسر ہیں وغیرہ' وغیرہ بلکہ ادباً کہتے کہ حضور علیہ السلام ہمارے آقا و مولیٰ ہیں یہاں تک کہ معمولی سی نسبت جتلانا بھی ان کو گوارہ نہ تھا چنانچہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا آپ عمر میں بڑے ہیں یا

حضور علیہ السلام انہوں نے جواباً کہا کہ بڑے تو حضور علیہ السلام ہیں میں آپ ﷺ
سے دو سال پہلے پیدا ہوا ہوں۔ (شفاء)

اسی لئے امتی پر واجب ہے کہ ادب کا دامن تھامے بشر بشر اور بھائی بھائی کی
رٹ نہ لگائے ورنہ مارا جائے گا۔

وانزله المنزل المقرب

بضم میم وراء مشددہ اس مقام رفیع کی حامل شخصیت مروی ہے کہ قیامت میں
جب اللہ تعالیٰ زمین پر نزول اجلال فرمائے گا اور اس کا تخت صخرہ بیت المقدس پر رکھا
جائے گا اس وقت رسول اکرم ﷺ کی کرسی اس تخت کے بہت ہی قریب ہوگی اور
قرب سوائے رسول پاک ﷺ کے کسی کو نصیب نہ ہوگا اس وقت تاج شفاعت
آپ ﷺ کے سر مبارک پر سجایا جائے گا۔ (حاشیہ)

توجه بتاج العزانح

تاج مکلل بادشاہوں کے سر پر رکھا جاتا ہے اور قیامت میں تاج مکلل حضور
علیہ السلام کے سر مبارک پر ہوگا اس وقت دیکھنی ہے عزت رسول اللہ ﷺ کی۔

درود شریف مذکور کی سند

طبرانی نے معجم کبیر میں امام احمد بزار اور ابن عاصم نے السنتہ میں حضور رویفع بن
ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ درود شریف روایت کیا فرمایا جو شخص یہ درود شریف
پڑھے اس کی شفاعت واجب ہے اللھم صل تا المنزل المقرب منک یوم القیمة

لنفسه

شیخ نے فرمایا جو اس درود شریف کو تین بار پڑھے اس نے گویا ساری دلائل

الخیرات پڑھی۔

آدم

ابوالبشر علیہ السلام حضور ﷺ کے مبعوث ہونے تک انہیں پانچ ہزار آٹھ سو سال بعض روایت میں پانچ ہزار نو سو سال گزرے۔

(روضۃ الاحباب)

نوح وابراہیم علیہ السلام

ان دونوں کے درمیان گیارہ سو تینتالیس سال کا فاصلہ ہے۔

(ارشاد الساری شرح بخاری)

موسیٰ علیہ السلام

آپ گندم، گیہوں اور طویل القامۃ تھے' آپ کے جسم مبارک پر بال بہت زیادہ تھے' سخت اتنے تھے کہ آپ دو قمیص بھی پہنے ہوتے تب بھی بال مبارک باہر نکل آتے' آپ جب غصہ کرتے تو بال ٹوپی مبارک سے باہر نکل آتے اکثر اوقات ٹوپی مبارک جل جاتی۔ (روح البیان)

عیسیٰ علیہ السلام

آپ کے اور رسول اکرم ﷺ کے درمیان چھ سو سال کا زمانہ ہے' (مدارک) عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے قتادہ سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تم میں کون ہے جو میرے مشابہ ہو کر قتل کیا جائے وہ آپ کی شکل میں ہو کر قتل کیا گیا اور آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا' اس وقت انہیں پر پلے اور نور کا جامعہ پہنایا گیا، ان سے کھانے پینے کی لذت منقطع کر دی گئی اور اب وہ فرشتوں کے ساتھ

اڑتے پھرتے ہیں اور عرش کے گرد فرشتوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ (زرقانی شریف)

انبیا

یہ لفظ آدم علیہ السلام کے لئے ہے اس کو سیدنا کے بجائے سمجھا جائے۔ حوا تما
آدمیوں کی ماں مروی ہے کہ جب آدم علیہ السلام کے جسم میں روح ڈالی گئی تو انہیں
انتہائی وحشت محسوس ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کی بائیں پسلی سے حسن وخوبی سے بی
حواء کو پیدا فرمایا ان کا جسم نازک اور جسم کا رنگ صاف اور خوش آورز اور آنکھیں خو
اور سیاہ اور ہتھیلیاں نازک اور سن میں آدم علیہ السلام سے چھوٹی بی بی حواء کی وفا
آدم علیہ السلام سے ایک سال بعد کو ہوئی۔ بعض روایت میں سات سال بعد کو ہو
بی بی حواء کا مزار سراندیپ میں، ایک روایت میں مکہ شریف میں جبل بوقبیس میں، ای
روایت میں بیت المقدس میں۔ (حاشیہ)

جدہ میں آپ کا مزار مشہور ہے بخدیوں کی حکومت سے پہلے اور اس پر قبہ ا
بہت چہل پہل رہتی اب وہ نہ قبہ رہا نہ چہل پہل گوشہ گمنامی میں ہے واللہ اعلم

سیدنا جبریل علیہ السلام الخ

چار فرشتے اللہ کا مقرب شمار ہوتے ہیں کسی شاعر نے کہا ۔

از ملائک چہار مشہور اند
کہ باسمائے خویش مذکور اند
وحی تنزیل کا رجبریل است
نفخ در صور از اسرافیل است
کافل از قہار میکائیل
قابض روحہاست عزرائیل

(مزرع الحسنات

ان کے متعلق ودیگر ملائکہ کی تفصیل فقیر کی تصنیف فرشتے ہی فرشتے پڑھے
حملۃ العرش معالم میں ہے کہ قیامت میں حاملین عرش آٹھ ہونگے' بصورت ہر کوئی ان
کے سموں سے زانوں تک ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کی مسافت کے برابر
ہے۔ (تفسیر حسینی)

صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ موصولۃ الخ

حضور نبی پاک ﷺ کے فضائل وکمالات بے شمار ہیں یہاں محشی نے آپ کی
ولادت سے پہلے کا ایک واقعہ از مزرع الحسنات نقل کیا ہے' فقیر اسے تعنیۃ یہاں درج
کر رہا ہے۔

صلاتک التی صلیت علیہ

ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ نے جو درود شریف اپنے حبیب ﷺ پر بھیجا ہوگا وہ خوب
سے خوب تر ہوگا' اسی لئے درود شریف میں اس درود شریف کی طلب کی گئی ہے۔
(مزراع الحسنات)

علی سیدنا محمد سلامک الذی الخ

سید کے کئی معانی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱)۔فقیہ
(۲)۔حلیم
(۳)۔مالک
(۴)۔جس کا ظاہر و باطن برابر ہو۔
(۵)۔جس کے ہاں لوگ اپنی حاجات وضروریات لائیں۔

(٦)۔وہ جو اپنی قوم سے بڑھ جائے حضور علیہ السلام خود کو سید یوں ظاہر فرماتے ہیں کہ میں سید ولد آدم ہوں' قیامت میں قیامت کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس وقت آپ کی سرداری خوب ظاہر ہو گی' یہاں تک کہ مخالف کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔(حاشیہ)

اللھم صل علی سیدنا محمدبحر انوارک الخ(سند)

شیخ نے فرمایا کہ بعض اکابر اولیاء کا ارشاد ہے کہ یہ درود شریف کو تا یارب العالمین چودہ ہزار درود کے برابر ہے اور یہ درود بعض پتھروں پر بخط قدرت لکھا پایا گیا۔(فاسی)

فضیلت_____ جو اس درود شریف کو سوتے وقت ستر بار پڑھے اسے دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں نصیب ہو۔(حاشیہ)

دیگر اسناد_____ حضرت علی بن وفاء کے درود میں ہے
اور شیخ ابوالمواہب تونسی کے درود میں ہے۔

عروس مُملکتِکَ الخ

عروس یعنی جس طرح دولہن سے گھر کی زینت ہوتی ہے اور تمام گھر والے اس سے خوش ہوتے اور اسے معزز سمجھتے ہیں اور اس کی ہر خدمت کو راحت جانتے ہیں' بلا تمثیل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مملکت خداوندی کے عروس ہیں۔

(زرع الحسنات)

طراز مُلکِکً

اس پھول بوٹے کو کہا جاتا ہے جو کپڑے پر کاڑھا جاتا ہے یہاں ملک خدا کو

کپڑے سے تشبیہ دی گئی ہے اور حضور علیہ السلام ﷺ پر طراز کا اطلاق مجاز ہے وجہ شبہ زیب وزینت سے بیل بوٹے کی زینت ہوتے ہیں اور انہیں لوگ شوق سے دیکھتے ہیں بلاتشبیہ سمجھئے کہ حضور سرور عالم ﷺ کو اللہ نے جملہ کائنات کو زینت بخشی ہے اور سارے جہاں کی آپ ﷺ روح ہیں اور کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی زیب وزینت ورعنائی پر دنگ ہے عارف رومی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

ہر ملک حیران زحسن روئے تو

ایک اور درود شریف میں ہے

اللھم صل علیٰ عین العنایة وعروس المملکة وحسان الحجة سیدنا محمد وعلی آله عددما ذکره الذاکرون وغفل عن ذکره الغافلون (فاسی)

وانسان عین الوجود

انسان آنکھ کی پتلی کو کہتے ہیں کہ جس پر آنکھ کا دارومدار ہے یعنی مسور کا دانہ برابر آنکھ کی سیاہی کا دائرہ جس سے آدمی وغیرہ وغیرہ دیکھتا ہے اسے اہل عرب ''ذباب العین'' بھی کہتے ہیں اگر وہ نہ ہوتو آنکھ میں روشنی رہے نہ بینائی تو جس طرح آنکھ کی پتلی آنکھ کی روشنی اوروزینت ہے کہ اس کے بغیر آنکھ کالعدم ہے یونہی حضور سرور عالم ﷺ سے کائنات کو بقاء ہے حضرت علی بن وفاء رحمہ اللہ نے فرمایا۔

روح الوجود حیاة لولاہ ماتم الوجود لمن وجد

آپ ﷺ وجود کی روح ہے اور جملہ موجودات کی حیاۃ ہیں آپ نہ ہوں تو موجودات کا وجود نامکمل (کالعدم) ہے اعلحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس

سرہ نے فرمایا

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا

وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جاں ہیں وہ جہاں کی

جان ہے تو جہاں

فائدہ ــــــ اسی جملہ کے مطابق بزرگوں نے درود شریف تیار کئے۔

(۱)۔حضرت علی بن وفاء رحمہ اللہ نے فرمایا۔

نور کل شیءٍ وهداهُ وسر کل سرو سناهُ، انسان عين المظاهراه لهية ولطيفة تروحات الحضرة القدسية مددالامدادوجودالجودواحدلا حادو سرالوجد وسرک المنزه الساری فی جزئيات العالم وكلياته علوياته وسفلياته من جوهروعرض ووسائط ومركبات وبسائط واری سريان سره فی الاكوان ومعناه المشرق فی مجاليه الحسان۔(مطالع المسرات)

اس کے علاوہ اور بھی اسی قسم کے درود علامہ فاسی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں۔

والسبب فی كل موجود

جیسا کہ سند عبدالرزاق میں حدیث جابر میں ہے کہ تمام اشیاء نبی پاک ﷺ کے نور سے پیدا کی گئی۔

فائدہ ــــــ ہمارے دور کے خوارج و معتزلہ نے اس حدیث کا انکار کر دیا گویا یہ صاحبان منکرین حدیث کے لقب کے لائق ہیں' فقیر نے اس حدیث کی توثیق میں رسالہ لکھا ہے' فیض الغافر فی تحقیق حدیث جابر' اس روایت کی توثیقات میں حدیث ابن عساکر ہے کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور کہا کہ آپ کا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو آپ کو حبیب بنایا ہے' میں نے اپنی بارگاہ میں آپ سے بڑھ کر کسی کو مکرم پیدا نہیں کیا' میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اسی لئے پیدا کیا کہ اپنی بارگاہ میں تمہاری عزت وکرامت سے انہیں آگاہ کروں اے حبیب آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا' امام بوصیری نے فرمایا ہے۔

لولاک لم تخرج الدنیا من العدم

اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود میں نہ آتی' مزید تفصیل وتحقیق فقیر کے رسالہ شرح حدیث لولاک دیکھئے۔

عین اعیان خلقک

یعنی جس طرح اعیان خلق یعنی انبیاء ورسل وملائکہ اور جملہ عباداللہ الصالحین تمام مخلوق کے اعیان ہیں آپ ﷺ ان اعیان واخیاء کے عین ہیں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد الخ

(سند)۔امام سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ درود شریف چھ لاکھ درود شریف کے برابر ہے' بعض اکابر نے فرمایا کہ جو اس درود شریف کو روزانہ ایک ہزار بار پڑھے وہ دونوں جہانوں میں سعادت مند ہوگا' اسی لئے اس کا نام ''صلوۃ السعادۃ'' ہے از بیاض سید علی بن یوسف مدنی شیخ الدلائل۔ (حاشیہ)

وعلیٰ آل سیدنا محمد الخ

لفظ آل کا اطلاق اشراف (دینی دینوی) لوگوں پر ہوتا ہے مثلاً آل عثمان وآل علی وآل رشید آل فرعون وغیرہ کم مرتبہ والوں پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا' مثلاً آل الحجام آل الکناس آل الدباغ وغیرہ نہ کہا جائے گا۔

علی آل ابراھیم الخ

قیامت میں سب سے پہلے حلہ بہشتی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا‘ اس لئے کہ آپ کو نار میں ننگا ڈالا گیا اور الحمد اللہ ہمارے نبی دو حلے جنتی پہنائے جائے گے‘ اور آپ کا حلہ نفیس ترین ہوگا اور اعلیٰ واکمل بھی علاوہ ازیں حضور علیہ السلام مزارے انہی کپڑوں سے اٹھائے جائیں گے۔ جس میں آپ کو کفنایا گیا اور یہ حلہ کرامت کے طور پہنایا جائے گا‘ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولیت اضافی ہے اور حضور علیہ السلام کیلئے اولیت حقیقی ہے۔ (زرقانی)

بقی

دراصل یہ باب علم سے ہے اسی لئے اسے بقی بکسر القاف پڑھنا چاہئے لیکن سابقہ فقرہ کی مناسبت سے اسے بفتح القاف پڑھنا چاہئے‘ علاوہ ازیں لغت بنو طے میں بفتح القاف بھی پڑھنا مناسب ہے۔ (فاسی)

فی کل سنة الخ

سال قمری تین سو چون دنوں کا ہوتا ہے‘ جمعہ بضم میم اور اس کا اسکان بھی جائز ہے اور یوم طلوع فجر سے غروب شمس تک اور سانحہ گھنٹہ یا موجودہ وقت نفس بالتحریک سانس اور انفاس ازمان دقیقہ کہ ملے سبیل التقاقب انسان سے خارج داخل ہوتے شب وروز ہر انسان کے چوبیس ہزار سانس ہیں‘ طرفہ بفتح وسکون مراء ہر انسان ہر دو بار پلک مارنا گویہ شب وروز ہر انسان اڑتالیس ہزار بار پلک مارتا ہے۔ (مطالع المسرات)

لیکن یہاں پر یعنی درود شریف میں زمانہ دراز مراد ہے۔ (مزرع الحسنات)

جیسے دوسرے راویون کے بارے میں ہوتا ہے۔

فائدہ۔ زمانہ صحابہ ابتدائے نبوت سے لے کر موت آخر صحابی تک اور آخری صحابہ کی موت ۱۲۰ھ تک ہوئی۔ (مشارق الانوار)

فائدہ۔ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد بمطابق تعداد انبیاء علیہ السلام صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔

صحابی کی تعریف و تحقیق

صحابی وہ ہے جسے صحبت رسول اکرم ﷺ نصیب ہوا وہ بوجہ معذوری آنکھوں سے نہ دیکھ سکا جیسے نابینا ہونا اگرچہ کافی دیر مجالست اور گفتگو کا موقعہ نہ ملا ہو وہ مرد ہو یا عورت انسان ہو یا جن روایت کی ہو یا نہ تمیز کے سن کو پہونچا ہو یا نہ اس قید میں وہ بچے بھی صحابیت میں شمار ہونگے جیسے تحتیک نصیب ہوئی یا آپ ﷺ نے اس کے سر وغیرہ پر ہاتھ مبارک پھیرایا اس کے منہ پر تھوکا اگرچہ وہ شیر خوار ہو بہر حال ایمان کی حالت میں صحبت رسول ﷺ نصیب ہو اگرچہ لمحہ بھر لیکن یہ صحبت نبی پاک ﷺ کی زندگی میں ہو دعوائی نبوت کے بعد وصال کسی کو زیارت نصیب ہوا گرچہ دفن سے پہلے راجح یہ ہے کہ وہ صحابی نہیں اس طرح جو زیارت رسول ﷺ کے بعد مرتد ہو جائے اور اسی ورتداد میں مرجائے تو بھی صحابی نہیں۔ (انتباہ اویسی غفرلہ)

شیعہ ایسے لوگوں کو صحابی بنا کر مطلق صحابہ کی مذمت کرتے ہیں یہ ان کا دھوکہ ہے اگر ورتداد کے بعد اسلام قبول کر کے خالص مخلص ہو جائے تو اس میں در قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ ایسا شخص صحابہ میں شمار ہوگا جیسے اشعت بن الکندی رضی اللہ عنہ

(مذاہب لرینہ)

صلوٰۃ تنجینا

(سند)۔ روضۃ الاحباب اورروح البیان میں ہے کہ ایک بزرگ جہاز پر سوار تھے جہاز طوفان سے غرق ہونے لگا تمام لوگ پریشان ہو گئے' اس بزرگ کو غنودگی طاری ہوئی' تو حضور سرور عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ جاز والوں کو کہو کہ یہ درود تنجینا پھر ایک ہزار بار پڑھیں' ابھی انہوں نے تین سو بار بھی نہ پڑھا کہ طوفان دفع ہو گیا۔

فضیلت۔۔۔۔۔ (۱)۔ جو شخص اس درود شریف کو سوتے وقت ہزار بار پڑھے تو اسے اللہ یارسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوگی' ہفتہ یا چالیس دن کے اندر مشرف ہوگا۔

(۲)۔۔۔۔۔ شیخ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو ایک ہزار بار پڑھے' اللہ اس کی تمام بلیات وآفات کو دفع کر دے گا' **ببرکۃ النبی** ﷺ۔ (حاشیہ)

مزید سندات۔۔۔۔۔ درود تنجینا کی توثیق مزید مندرج الیہ وعلماء نے کی ہے۔

(۱)۔۔۔۔۔ علامہ فاکہانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب **الفجر المنیر** میں یہ درود شریف اور واقعہ مذکورہ بیان کیا ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔ صاحب قاموس مجاہدین فیروز آبادی نے اپنی سند کے ساتھ واقعہ بیان کر کے وہی فضیلت بیان کی جو اوپر مذکور ہوئی۔

وعلیٰ آلہ وصحبہ

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کے تمام صحابہ عادل تھے اسی لئے محدثین کا اتفاق ہے کہ روایت میں صحابی کے بارے میں ثقہ وغیر ثقہ بحث نہ کی جائے'

سند درود مذکور ــــــ یعنی درود صلوٰۃ الرضی وارض عن اصحابہ الخ کے متعلق مروی ہے کہ ایک صحابی نے شب معراج کی صبح کو یہ درود پڑھا تو حضور علیہ السلام نے سن کر تبسم فرمایا۔

(حاشیہ دلائل الخیرات)

درود سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

علامہ فاسی مطالع المسرات میں لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اس درود پاک کے ساتھ اپنے حزب (وظیفہ) کو ختم کیا ہے اور یہ درود شریف سیدی عبدالقادر کے حزب میں موجود ہے' صرف فرق اتنا ہے کہ دلائل الخیرات میں ہے اللھم صل علی محمدن السابق الخ اور امام سخاوی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے الفاظ یوں ہیں

وصلی اللہ علی سیدنا محمدن السابق للخلق نورہ یہ کوئی اختلاف نہیں الفاظ کا ردوبدل ہوتا رہتا ہے۔

مزید سند درود مذکور۔ یہ ان خیر و برکت والے درودوں میں سے ہے جنہیں امام محی الدین معروف بہ جنید یمن رحمہ اللہ نے تربیت دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ درود صبح وشام دس بار پڑھے جائیں تو استحقاق افعائے حق نصیب ہوتا ہے۔ پڑھنے والا اللہ کی ناراضگی سے محفوظ ہوگا اور اس کی مشکلات آسان ہوں گی' علامہ سخاوی نے بھی اس درود پاک کو ذکر کیا ہے' اور یہ درود اس درودوں میں سے ایک ہے' مطالع المسرات میں ہے کہ جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے گا' اس کا دس ہزار درود شریف پڑھنے کے برابر پڑھنا ہوگا۔

جلالک

اللہ کے جن صفات میں آثار لطف ورحمت ہوں اسے جمال کہا جاتا ہےاور جن میں قہر وجبر کے معانی ہوں اسے جلال کہا جاتا ہے' بعض انبیاء علیہ السلام مظہر جلال ہیں' جیسے نوح علیہ السلام وموسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور بعض مظہر جمال ہیں' جیسے ابراہیم وعیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی پاک ﷺ مظہر جمال بھی ہیں اور مظہر جلال بھی ہاں آپ پر صفت جمال کا غلبہ تھا کیونکہ یہ بھی اللہ کے اخلاق میں سے ایک ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے' سبقت رحمتی علی غضبی۔ (حاشیہ از ضوء المعانی)

سند درود۔ یہ درود یعنی اللھم صل علی سیدنا محمدن الذی ملا ٔت قلبه الخ ان دس درودوں میں سے ایک ہے' جسے جنید یمن رحمہ اللہ نے مرتب کیا۔

اوراق الزیتون

زیتون کا ذکر محض اس کی فضیلت وبزرگی کی بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نہ صرف ذکر فرمایا ہے بلکہ اس کی قسم بھی یاد فرمائی ہے' چنانچہ فرمایا

(والتین والزیتون) بعض بزرگوں نے فرمایا کہ زیتون پر اللہ کا اسم مبارک منقوش ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ انجیر وزیتون دونوں کثیر المنافع وجامع الفوائد ہیں اور انہیں انسان کی حقیقت جامعہ سے خصوصی مشابہت ہے' مولوی شمیر عثمانی نے لکھا ہے کہ اس میں دو پہاڑوں کی طرف اشارہ جن کے قریب بیت المقدس واقع ہے گویا ان درختوں کی قسم مقصود نہیں بلکہ اس مقام مقدس کی قسم ہے جہاں یہ درخت بکثرت پائے جاتے ہیں اور وہی مولد مبعث حضرت مسیح علیہ السلام ہے۔

(حاشیہ عثمانی بر ترجمہ محمود الحسن)

غور فرمایئے کہ مولد ومبعث عیسیٰ علیہ السلام کی یہ شان ہے تو آقائے دو عالم ﷺ

کی قدر کتنی بلند ہوگی لیکن افسوس اس قدر ومنزلت کی نجدی نے نہ سمجھ کر مولد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے قدری کا مرتکب ہوا۔

وعلیٰ آله

کلمہ علیٰ آل پر داخل کرنا اہلسنت کے نزدیک جائز ہے' شیعہ کا مذہب ہے کہ علیٰ کا لفظ آل پر ناجائز ہے وہ ایک حدیث سے نقل کرتے ہیں کہ

اہلسنت کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ اگر حدیث مان لی جائے تو اس سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد ہیں یہ لفظ جارہ نہیں اب مطلب یہ ہے کہ جو صرف حضرت کو ہی آل مانے اور باقی کا انکار کرے تو اسے شفاعت نصیب نہ ہوگی' دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ جو میرے اور میری آل کے درمیان لفظ علی کا فرق کرے یعنی کبھی لفظ علی لائے اور کبھی نہ لائے جیسے شیعہ کا طریقہ ہے تو اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ (حاشیہ)

"ولا تحل بینا"

یہ حیلولۃ سے مشتق ہے بمعنی حائل ہونا یعنی قیامت میں ہمارے اور حضور علیہ السلام اور ہمارے درمیان کوئی شے حائل نہ ہو اور اس رکاوٹ کے دو سبب ہیں۔

(۱)۔اتباع سنت سے انحراف یہ انسان کی ظاہری پاکیزگی کے خلاف ہے۔

(۲)۔حب دنیا یہ انسان کی باطنی پاکیزگی کے منافی ہے' یہ دونوں امر نہ ہوتو قرب خدا اور قرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتا ہے اللہ نے فرمایا۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک الذین انعم اللہ علیهم من النبین الایة۔(حاشیہ)

واغفر لنا

چونکہ انسان اتباع سنت اور ہر نیکی پر عمل کے باوجود اپنی کارروائی سے نجات نہیں پا سکتا جب تک مغفرت ایزدی یاوری نہ کرے اسی لئے شیخ نے مغفرت کی دعا کو وسیلہ بنایا ہے اور صرف مغفرت ایزدی کی طلب بھی کام نہ آئے گی جب تک وسیلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو اللہ فرماتا ہے۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله

استغفرهم الرسول لوجد والله توابا رحيما

لطیفہ ــــــ وہابی نجدی کہتے ہیں کہ یہ آیت صرف علیہ السلام کے زمانے سے خاص ہے۔ (معاذ اللہ) ہم نے اس کا جواب دیا کہ پھر قرآن کے اکثر مضامین حضور علیہ السلام کے زمانہ سے مخصوص کرنے پڑیں گے کیونکہ یہ قاعدہ صرف اس آیت تک محدود کیوں۔ اس جواب سے عاجز آ کر ایک اور جواب گھڑا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے ہم نے کہا منسوخ دو قسم ہے۔

(۱)۔ جس کے نسخ پر عمل کرنا حرام جیسے شراب۔

(۲)۔ نسخ پر عمل مستحب ہے جیسے عاشوراء کا روزہ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''ناسخ ومنسوخ''۔

علی سیدنا محمد الخ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اسی لئے علماء نے فرمایا کہ لفظ محمد پر بھی اسی لئے نقطہ نہیں کہ نقطہ کو مکھی سے مشابہت ہے اللہ کو گوارہ نہ ہوا کہ آپ کے نام پر نقطے لگائے۔ (نسیم الریاض)

مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''شہد سے میٹھا نام محمد'' پڑھیئے۔

فائدہ ـــــ اس درود شریف سے دلائل الخیرات شریف کے دوسرے ثلث کی ابتدا ہوتی ہے۔

اکرم خلقک الخ

حضور علیہ السلام تمام مخلوق یہاں تک کہ انبیاء وملائکہ بھی مکرم تر ہیں اور وہ کمالات جو دوسرے انبیاء علیہ السلام میں پائے جاتے ہیں' آپ تنہا ان سب کے حامل ہیں' آنچہ ہمہ دارند تو تنہا داری اس موضوع اور اس نام پر تنہا داری فقیر کی تصنیف پڑھیئے۔

سراج افقک

جیسا کہ اللہ نے حضور علیہ السلام کے لئے فرمایا سراجاً منیرا اس معنی پر آپ ﷺ خود نور ہے اور دوسروں کیلئے منیر اور رضاءت میں آپ کامل تر ہیں۔ (مواہب لدنیہ)

افق

اگرچہ یہ صرف آسمان کے کنارہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے لیکن یہاں مطلق مراد ہے کہ آپ ﷺ جملہ آفاق یعنی اقطار السموات والارض کے آپ چراغ ہیں۔

بتیسیرک

باء مصاحبت یا سببیت کی ہے۔ یعنی سرور عالم ﷺ کو اللہ نے اپنی مخلوق کی آسانی کیلئے مبعوث فرمایا' اسی لئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے میری امت سے بھول چوک اور وہ کہ جس پر انہیں اگر رد کیا جائے درگزر فرمایا۔ (حاشیہ)

قولک

قول سے کتب وصحائف اور ممدوح سے انبیاء علیہ السلام ہیں اور ہمارے حضور ﷺ ان سب سے بالاتفاق افضل ہیں۔ (حاشیہ)

کرامۃ رضوانک

رضوان بمعنی رضا اور رضائے الٰہی ایک عظیم باب اور مخلوق کیلئے ڈھال ہے اللہ تعالیٰ سے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرما، جس پر کروں تو تو راضی ہو جائے، اللہ نے فرمایا یہ بہت مشکل ہے، تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، موسیٰ علیہ السلام گڑ گڑا کر سجدہ ریز ہوئے اور عرض کی ضرور ارشاد ہوا اللہ نے فرمایا، میری رضا اس میں ہو کہ تم میری قضاء پر راضی ہو۔ (رسالہ قشیریہ)

اکرم الکرماء

یعنی تمام ملائکہ وانبیاء، صدیقین وشہداء اور صالحین سے اس کی دلیل ''کنتم خیر امۃ الایۃ'' ہے اس لئے جس ذات کی امت تمام امتوں سے افضل ہے تو وہ خود تمام انبیاء علیہ السلام سے افضل ٹھہرے اور انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں، یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام سے بھی اور آپ سب سے بالاتفاق مطلقاً افضل ہیں۔ (زرقانی)

المنادین

اس سے انبیاء علیہ السلام مراد ہیں کہ یہ حضرات خلق خدا کو راہ خدا کی طرف بلاتے ہیں اور آپ ﷺ ان سے افضل ہیں۔

اللھم صل وسلم الی فی العالمین

تک حمید مجید (سند) امام نسائی نے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

کہ میں نے عرض کی کہ آپ پر صلوٰۃ کس طرح ہے آپ نے فرمایا اللھم صل وسلم الخ

علی ابراھیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے برگزیدہ نبی ہیں' آپ نے اپنے دور میں بڑے خونخوار ظالم نمرود کا مقابلہ کیا' جب ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کو دعوت دین دی تو اس نے کہا کہ میں تمہارے خدا کو جب تک دیکھ نہ لوں نہیں مانوں گا چنانچہ اپنی سمجھ پر آسمانوں کی طرف جانے کا پروگرام بنایا اس نے گدھ کے چار بچے پالے' یہاں تک کہ وہ جواب ہوئے' پھر اس نے ایک تابوت بنوایا' اس کے دو دروازے بنوائے' ایک اوپر دوسرا نیچے' ایک ساتھی کو اپنے ساتھ بٹھایا' اطراف تابوت میں چار لکڑیاں باندھیں ان کے سرے پر گوشت لٹکایا اور وہ تابوت ان چاروں گدھ نوجوانوں کے پاؤں میں باندھا وہ چاروں گدھ گوشت کے طمع پر اوپر اڑے یہاں تک کہ ایک دن گزر گیا اور ہوا سے دور نکل گئے' نمرود نے ساتھی سے کہا کہ اوپر کا دروازہ کھولئے کیا ہم آسمان کے قریب آ پہنچے یا نہ' اس نے دروازہ کھول کر کہا کہ آسمان تو جوں کا توں ہے' پھر کہا نیچے والا دروازہ کھولو' اس نے کہا نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے' زمین ایک دریا کی طرح معلوم ہوتی ہے اور پہاڑ دھواں نظر آتے ہیں' اس طرح وہ گدھ ایک دن اور اوپر اڑے پھر نمرود نے پہلے کی طرح دروازے کھلوائے اور ساتھی نے وہی جواب دیا جو پہلے کہا تھا۔ اس وقت غیب سے ندا آئی کہ اے نافرمان کب تک ایسے غلط ارادے کرے گا۔

حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ نمرود کے حکم سے اس کے ساتھی نے آسمان کی طرف تیر پھینکا وہ تیر کو دریا کے اندر مچھلی سے خون آلود ہو کر واپس لوٹا' نمرود نے کہا کہ میں نے آسمان والے خدا کو قتل کر دیا۔ (معاذ اللہ) پھر حکم دیا کہ تابوت نیچے اتارا جائے' جب نیچے اترے تو ان کی گرجدار آواز سے پہاڑ تھرا گئے' قریب تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے'

"وصل اللھم تاعن ذکرہ الغافلون"

یہ وہ درود ہے جو ابن ابی زید کے رسالہ میں ہے۔ (مطالع المسرات)

صل علی سیدنا محمد الخ

حضور سرور عالم ﷺ کی بشریت سے کسی کو انکار نہیں اور اس سے بھی کسی کو انکار نہیں کہ آپ کی بشریت کی تخلیق خاک سے ہے لیکن آپ ﷺ کی بشریت کے ہر طور وطریقہ کو ایسا منزہ و پاکیزہ بنایا گیا کہ اس سے بشریت کی کثافت دور ہو کر ایسی مجلّی وروشن ہوئی کہ جس سے ہر روشنی شرمائے' ایسی بشریت کو بھی ہم نور سے تعبیر کرتے ہیں' مثلاً جس خاک (مٹی) سے حضور سرور عالم ﷺ کی بشریت تیار ہوئی' اس کا حال یہ ہے کہ اسے جبریل علیہ السلام (مدینہ پاک) سے لے کر جنت میں تسنیم سے اتنا صاف وشفاف کیا کہ اس کی کثافت وکدورت کا نشان تک باقی نہ رہا' اسی لئے علماء کرام نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک بھی روح کی طرح عالم علوی سے ہے۔

(روح البیان)

پھر وہ صاف شدہ خمیر کعبہ شریف والی جگہ رکھا گیا جو دور سے ایک نورانی شعلہ جھاگ کی طرح نظر آتا تھا' جس سے زمین بچھائی گئی' اسی لئے کعبہ مکہ معظّمہ کو زمین کی ناف کہا جاتا ہے' اس موضوع کی تفصیل فقیر کی تصنیف البشریہ تعلیم الامۃ میں ہے۔

سند درود شریف ـــــــ حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جو کوئی روزانہ بکثرت پڑھا کرے۔

اللھم رحم امتہ سیدنا محمد ﷺ

تو اللہ اسے ابدال میں لکھے گا۔ (مواہب لدنیہ)

کماصلیت

یہ کاف تشبیہ برائے تاکید ہے‘ یعنی اے اللہ جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بھیجی‘ اس طرح ہمارے نبی پاک ﷺ پر بھیج کہ وہ ان سے افضل ہیں۔

(شامی حاشیہ۔ درمختار)

یاد رہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو مقام خلت سے نوازا گیا تو ہمارے نبی پاک ﷺ مقام خلت و مقام محبت سے نوازے گئے‘ چنانچہ ابویعلی نے روایت کی شب معراج

قال ربه اتخذتک خلیلا حبیبا

(زرقانی ۶ مواہب لدینہ)

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الخ

شیخ علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ کھانے کی اس چیز پر کہ جس سے بدبو آتی ہے یہ درود پڑھا جائے تو اس کی ناگوار بو سے حفاظت ہوگی۔ (حاشیہ)

ختمت به الرسالة

نبی پاک ﷺ چونکہ جامع الکمالات والفضائل ہیں‘ اسی لئے آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا کذاب واجب اللعنة ہے۔ (حاشیہ)

والکواثر

اس کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔

(۱)_____ جنت کی نہر، جیسا کہ بخاری وغیرہ میں ہے کہ یہ وہ نہر ہے جو حوض میں ڈالی جائے گی۔

(۲)_____ حوض کوثر جومشہور و معروف ہے۔

(۳)_____ خیر کثیر یہ جامع جمیع معانی ہے۔

(۴)_____ نبوت

(۵)_____ علم

(۶)_____ اخلاق حسنہ

(۷)_____ اسلام

(۸)_____ قرآن

(۹)_____ ذکر عظیم

(۱۰)_____ دشمنوں کے خلاف امداد

(۱۱)_____ علمائے امت اولیائے ملت

(۱۲)_____ تمام نعمتیں

(۱۳)_____ اولاد امجاد

الخلق العظیم

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق کیا تھا آپ نے فرمایا قرآن کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا قرآن کے موافق تھی' آپ کسی پر غصہ فرماتے تو قرآن کے مطابق اور اپنے نفس کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے۔

نکتہ فاطمہ علٰی صاحبا الرضوان و الغفران

ایک اعرابی نے حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپ کے خلق کے بارے میں سوال کیا' بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے فرمایا

کہ تو دنیا کا حال بیان کر‘ اس نے کہا یہ تو مشکل ہے‘ آپ نے فرمایا کہ جب تو دنیا کا حال بیان نہیں کر سکتا‘ جسے اللہ نے فرمایا’’ الدنیا متاع قلیل ‘‘تو میں وہ حال کیسے بیان کروں‘ جس کے لئے اللہ نے فرمایا’’ انک لعلیٰ خلق عظیم ‘‘(حاشیہ)

واصحابه

حضور علیہ السلام کا ہر صحابی واجب التعظیم ہے‘ اس کا گستاخ مستحق نار ہے‘ چنانچہ ایک شخص کا جنازہ لایا گیا‘ حضور سرور عالم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے اس لئے انکار فرمادیا کہ یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بغض رکھتا تھا فرمایا‘ جوان سے بغض رکھتا ہے میں بھی اس سے بغض رکھتا ہوں اور میرا اللہ بھی۔

مسئلہـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کسی صحابی کا غصہ کے ساتھ نام لے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

فاعظم اللهم به

يه فعل تعجب هے.

سوال:۔ فعل تعجب میں اللھم ندا لانے کا کیا معنیٰ؟

جواب:۔ جائز ہے اہل عرب میں عام مستعمل ہے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید دیکھ کر فرمایا

اے ابوالیقظان (حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) مجھ پر یہ گراں ہے کہ میں آپ کو شہید اور خاک آلود دیکھ رہا ہوں۔ (فاسی)

الدّاج

بمعنی تاریک یعنی جس طرح اندھیری رات میں چلنے والا راستہ بھول جاتا ہے‘

راستہ کے بھولنے پر دوڑ دھوپ کرنے کے باوجود منزل مقصود نہ ملنے سے انسان بہت تنگ دل اور سخت مضطرب ہوتا ہے' اسی طرح حق سے بھٹکنے والے کا حال ہے' پھر جیسے ستاروں سے راستہ آسان ہو جاتا ہے' یونہی صحابہ کرام وآل عظام کی اتباع سے راہ حق نصیب ہوتا ہے کیونکہ یہ راہ یقین کے ستارے اور چراغ اسلام ہیں' ان کی بدولت انسان کو ظلمت دارین سے نجات نصیب ہوتی ہے۔ (مزرع الحسنات)

خوش قسمت ہے سنی مسلک کہ وہ صحابہ کرام کا بھی نیاز مند اور آل اطہار کا غلام بے دام ہے۔

وافضل الصلوٰۃ الخ

یہ درود شریف قاضی ابو محمد عبدالحق بن عطیہ رحمہ اللہ کی تفسیر کے خطبہ کے آخر میں ہے' الصفوۃ تینوں حرکتوں سے پڑھنا جائز ہے' بمعنی برگزیدہ۔

علیٰ رسوله الكريم

کریم بمعنی داد دہش فرمانے والے اور خیر وشرف کے جمیع انواع کے جامع آیت وانہ لقول رسول کریم میں بقول امام زرقانی رحمہ اللہ حضور سرور عالم ﷺ مراد ہیں' جبریل علیہ السلام مراد نہیں۔ (زرقانی شرح مواہب)

اگرچہ بعض مفسرین نے جبریل علیہ السلام مراد لیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

شفيع الخلائق

شفاعت کے نجدی' وہابی' پرویزی' نیچری' چکڑالوی اور ان کے ہمنوا فرقے منکر ہیں' حالانکہ یہ احادیث صحیحہ واجماع امت اور قرآنی آیات سے ثابت ہے اور آپ ﷺ جمیع انواع شفاعت کے شافع ہیں، اور شفاعت کبریٰ تو صرف آپ سے

خاص ہے آپ کے طفیل دیگر انبیاء، اولیاء، وصلحا وغیرہم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی شفاعت فرمائیں گے اسی لئے آپ اعظم اشفعاء ہیں۔

شفاعت کے اقسام

(۱)_____ کبریٰ

(۲)_____ بلاحساب جنت میں داخل کرانا

(۳)_____ مستحق دوزخ کے باوجود اسے دوزخ سے بچالینا

(۴)_____ بعض مسلمان بعض جرائم کی وجہ سے دوزخ میں ہونگے' آپ ﷺ ان سب کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے' یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی مسلمان نہ رہے گا۔

(۵)_____ بہشت میں درجات کی بلندی کی شفاعت

(۶)_____ کفار میں بعض کے عذاب میں مطلقاً تخفیف جیسے ابوطالب

ازالۂ وہم _____ بعض لوگ ابوطالب کے کفر میں متردد ہیں اور دلیل یہ کہ وہ حضور علیہ السلام سے محبت کرتے اور بہت بڑے بہترین اشعار منقبت لکھے اور بڑی خدمت کی وغیرہ وغیرہ یہ دلیل اصول اسلام کے خلاف ہے' اس لئے کہ اسلام دین میں داخلہ کے لیے کلمہ اسلام پڑھنا شرط ہے' خدمت محبت وعقیدت اس کی فرع ہیں' اب بھی اگر کوئی ہزاروں اشعار نبی پاک ﷺ کی منقبت میں لکھے جیسے ہندوؤں کے اشعار یونہی محبت کا اظہار کرے اور دین کی بہت بڑی خدمت کرے' مدارس اسلامیہ بنوائیں وغیرہ وغیرہ لیکن کلمہ اسلام نہ پڑھیں' ایمان ابوطالب کے لئے جو روایات پیش کی جاتی ہیں' وہ سند صحیح نہیں' ہاں کفر کی روایات صحاح ستہ کی ہیں اور ابوطالب کی اس خدمت کا یہی صلہ کیا کچھ کم ہے کہ دائما تخفیف عذاب نصیب ہوا' جیسے ابولہب کو عارضی تخفیف

نصیب ہے تو وہ بھی نبی پاک ﷺ کی تعظیم رسمی کے صلہ میں اور یہ شفاعت کی ساتویں قسم ہے مزید شفاعت کے اقسام فقیر کی تصنیف ''منظر شفاعت'' کا مطالعہ کیجئے۔

سید الاولین والآخرین

حضور سرور عالم ﷺ کے سردار ہونے میں اہل اسلام میں کسی کو شک وشبہ نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ **انا سید ولد آدم یوم القیمة** اور حدیث شریف **یوم القیمة** کی قید اس لئے ہے کہ اس وقت آپ کے اعداء کفار ومشرکین بھی مان لیں گے۔ (سیرت محمدیہ)

حبیب اللہ

خلیل وہ ہے جو خود کو اللہ کے سپرد کردے اور حبیب وہ ہے جو فنافی اللہ ہو جائے اسے کہا جاتا ہے کہ حبیب خلیل سے افضل ہے۔ (تفسیر کاشفی)

کلیم وحبیب کا فرق۔ مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ مجھے کلیم بنایا اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو حبیب اس کی وجہ کیا ہے اللہ نے فرمایا کہ:

(۱)۔ کلیم وہ ہے جو میری رضا کا طالب ہو حبیب ہو ہے جس کی رضا کا میں طالب ہوں۔

(۲)۔ کلیم وہ ہے جو مجھے محبوب رکھے اور حبیب وہ ہے جسے میں محبوب رکھوں۔

(۳)۔ کلیم وہ ہے کہ وہ چالیس دن روزہ رکھے اور راتوں کو عبادت کرے تب کہیں میرے پاس کوہ طور حاضری دے حبیب وہ ہے کہ اپنے بستر پر فراغت اور بلا فکر استراحت فرماتے ہیں، جبریل علیہ السلام کو بھیج کر طرفۃ العین سے پہلے اپنی بارگاہ میں بلاؤں اور اسے عظیم مراتب پر فائز فرماؤں جہاں مخلوق کا فہم نہ پہنچ سکے۔ (معارج النبوۃ)

رحمتہ اللہ

آپ ﷺ کی برکت سے مومن وکافر زمین میں دھنس جانے سے محفوظ ہیں اور مسخ بھی نہ ہوگا اور عذاب التیصال اور منافقین قتل ہونے سے محفوظ ہوئے اور ان سب پر عذاب بھی مؤخر کردیا گیا۔ (زرقانی)

المختار

اسم مفعول بمعنی پسندیدہ وبرگزیدہ اسم فاعل بمعنی اختیارات والا جیسا کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اختیار الکل بخشا ہے' آپ ﷺ کی صفت مختار تورات میں ہے' علاوہ ازیں توریت وانجیل میں آپ کی نعت وصفت ونبوت لکھی ہوئی ہے' حضرت عطا ابن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سید عالم ﷺ کے وہ اوصاف دریافت کئے' جو توریت میں مذکور ہیں' انہوں نے فرمایا کہ حضور کے اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں' انہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں' اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا' اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا' شاہد ومبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو' میں نے تمہارا نام متوکل رکھا' نہ بہ خلق ہو نہ سخت مزاج' نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دفع کرو لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے رہو اور ان پر احسان فرماتے ہو' اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا' جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرمادے کہ لوگ صدق ویقین کے ساتھ۔ **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات واحسان کو ان کا شعار کروں گا۔ اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق ووفا کو ان کی طبیعت اور عفو وکرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا احمد ان کا نام ہے خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم ومعرفت اور گمنامی کے بعد رفعت منزلت عطا کروں گا' انہی کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقہ کے بعد محبت عنایت کروں گا، انہیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کرونگا اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا' ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں میرے بندے احمد مختار ان کا جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے۔ ان کی امت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ یہ چند قول احادیث سے پیش کئے گئے' کتب الٰہیہ حضور سید عالم ﷺ کی نعت وصفت سے بھری ہوئی تھیں' اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت انجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں' اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائیبل میں حضور سید عالم ﷺ کی بشارت کا کچھ نشان باقی رہ ہی گیا' چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائیبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولہویں آیت میں ہے ''اور میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے'' لفظ مددگار

پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو ،بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انیسویں تیسویں آیت میں ہے اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب وانکسار ہے' پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدے مند ہے' کیونکہ اگر میں نہ جاؤنگا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا' اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں' آپ کا ظہور جب ہی ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں' اس کی تیرہویں آیت ہے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا' اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔

اصدق قائل الخ

بہت بڑے سچے اور بڑے ثابت قدم حق بات پر اور بات چیت میں اور محاورات اور وضع تکلم اور آواز خوش میں اور آپ کی صداقت اور اعدائے اسلام کفار مکہ بھی معترف تھے مروی ہے کہ جب کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو آپ محزون و

مغموم ہو گئے، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ تو کفار بھی مانتے ہیں کہ آپ الصادق الامین ہیں (مواہب لدنیہ) پھر غم کیوں۔

وسیلة

یعنی جو کوئی بھی آپ کو وسیلہ بنا کر لائے گا وہ اپنے مطلب ومقصد میں فائز المرام ہوگا۔ (مطالع المسرات)

اللھم شریعة

آپ ﷺ کی شریعت کا خود اللہ ضامن ہے کہ اسے ہمیشہ محفوظ رکھے یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں تشریف لائے گئے تو آپ کی شریعت میں عمل کریں گے۔ (زرقانی)

وافضلھم مولداً

آپ کی ولادت گاہ مکہ معظّمہ ہے اسی سبب سے اللہ نے مکہ کو کمال بزرگی وشرافت بخشی قرآن میں اس کی قسم یاد فرمائی۔

کما قال لااقسم بھذاالبلد اوراحادیث صحیحہ میں ہے کہ مکہ میں ایک روزہ رکھنا لاکھ روزوں کے برابر ہے اور ایک نماز کا ثواب لاکھ کے برابر ہے وغیرہ، وغیرہ۔ حدیث شریف میں ہے جو مکہ میں مرے گا وہ قیامت میں پیغمبروں کے ساتھ اٹھے گا گویا وہ زمین وآسمان کے درمیان مرا۔ (حاشیہ)

انتباہ ـــــ شہر مکہ کے اتنے بڑے فضائل حضور ﷺ کے طفیل ہیں اور شہر کی فضیلت سے اس مقدس مقام کو زیادہ شرف حاصل ہے جو ولادت کا گھر ہے لیکن افسوس کے نجدیوں نے اس سے کیا سلوک کیا ہے، حالانکہ اسی سے قبل صدیوں سے

اس گھر کی بہت بڑی تعظیم وتکریم ہوا کرتی۔

واطهرهم قلباً

اللہ نے قرآن مجید میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کا ذکر فرمایا ہے تو ان میں قلب اطہر کا ذکر بھی فرمایا مثلاً ما كذب الفواد ماراى اور آپ کی زبان کا ذکر فرمایا۔

فائدہ۔اس درود شریف میں دو لفظ قابل شرح ہیں ارومۃ ہمزہ کی زبر اس کا معنی ہے اور جرثومۃ بضم الجیم بمعنی اصل یا جماعت اس سے مراد آپ کا خاندان ہے' یا صحابہ وجملہ متبعین۔(فاسی)

شكراً

بمعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ شکر کرنے والے یا بعوض قلیل کے بہت زیادہ دینے والے۔ یہاں تک کہ وصال کے بعد آپ پر کسی کا احسان باقی نہ رہا اور خود کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر سے موصوف فرمایا جب آپ نماز پڑھتے تھے عرض کی گئی آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا افلاء كون عبدالشكورا۔(زرقا)

ارجحهم مزاناً

مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' آپ نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے' ایک زمین پر اتر آیا' دوسرا آسمان وزمین کے درمیان' وہاں ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ وہی ہیں' اس نے کہا ہاں مجھے انہوں نے ایک دوسے تولا تو میں اس سے بڑھ گیا' پھر دس سے تولا میں ان سے بھی بڑھ گیا پھر سو سے تولا میں ان سے بڑھ گیا' پھر ہزار سے تولا ان سے بڑھ گیا'

پھر دوسرے نے کہا کہ آپ شق صدر کرو میرا شق صدر ہوا اس سے شیطان کا حصہ نکال لیا گیا اور اسے پھینک دیا پھر کہا کہ آپ کا شکم اطہر اور قلب دھوڈالو اور سی دو پیٹ سی کر مہر نبوت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھ کر چلے گئے۔ (حیواۃ الحیوان)

شق صدر کے جوابات گزر چکے ہیں اور تفصیل فقیر نے ''معراج مصطفےٰ'' میں عرض کردی ہے۔

☆————————☆
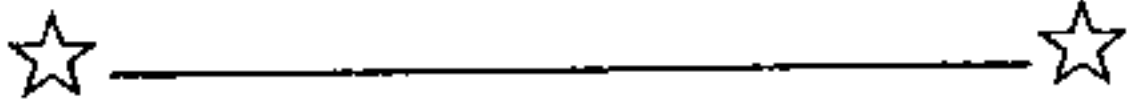
الحزب الرابع معہ شرح

(جمعرات کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح الحزب الرابع

(جمعرات کا وظیفہ)

☆

حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جمعرات کو مجھ پر سو بار درود بھیجے وہ کبھی محتاج نہ ہو۔ (مفاخر الاسلام)

اور احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی جمعرات کے دن ظہر و عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں الحمد شریف اور آیۃ الکرسی سو بار پڑھے اور دوسرے رکعت میں الحمد شریف اور سو بار قل ھو اللہ شریف پڑھے پھر ایک سو بار مجھ پر درود پڑھے تو اللہ اسے روزانہ ماہ رجب شعبان و رمضان کا ثواب اور حج کا ثواب دے گا اور اس کے لئے بعدد ہر مومن کے ایک ایک نیکی لکھے گا۔

اللهم صل على سيدنا محمد الخ

چوتھے حزب یعنی جمعرات کا پہلا درود شریف شروع ہے (سند) شیخ ابو طالب مکی اور ابو حامد نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف سات جمعے ہر جمعہ میں سات بار پڑھے اس کے لئے رسول اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے' امام سخاوی رحمہ اللہ نے اس درود شریف کی نسبت ابن ابی عاصم کی مرفوع روایت کی طرف ۔ کی ہے۔ (فاسی)

واعطه الوسیله الخ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ مانگو عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ کے ساتھ اس میں اور کون ہوگا فرمایا علی و فاطمہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (مدارج النبوت)

اللھم اجعل فضائل صلواتک الخ

یہ خمیس کے وظیفہ کا دوسرا درود شریف شروع ہے۔ (سند) یہ درود شریف قوت القلوب اور احیاء العلوم میں با اختلاف بعض الفاظ موجود ہے۔ علامہ عراقی احادیث احیاء کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا یہ درود ابی حاتم ابن مسعود سے مروی ہے' ابن ماجہ نے موقوفاً ابن مسعود سے روایت کی۔

نبی الرحمة

سوال ـــــــ حضور ﷺ مطلق رحمت ہوتے تو کافر ایمان لا کر دوزخ سے بچ جاتے؟

جواب ـــــــ کفار کے لئے آپ کا رحمت ہونا پہلے بیان ہو چکا ہے ایمان نہ لانا حضور علیہ السلام کی رحمت کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ کفار کی استعداد و قابلیت کی کمی کی وجہ سے ہے کیونکہ ان پر مہر خداوندی ثبت تھی' اسی لئے انہوں نے بجائے ایمان کے کفر قبول کیا اس کی مثال نور آفتاب جیسی ہے کہ اس کا شعاع تو عام ہے لیکن جو شے دیوار کے تلے دبی پڑی ہو تو اس پر شعاع کیونکر پہنچے اس تو محروم اس شے کی دوسری وجہ ہے نہ کہ سورج کی شعاع کا قصور ہے۔

یغبطه به الاولون

یعنی آرزو کریں گے کہ کاش ہمیں بھی یہ مرتبہ نصیب ہوتا غبط (رشک) جائز

ہے کہ اس میں دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا نہیں ہوتی اور حسد حرام ہے کہ اس میں دوسرے کی نعمت کے زوال کا خیال اور آرزو ہوتی ہے' حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ غبط (رشک) ضرر رسان ہے' آپ نے فرمایا نہیں یہ ایسے ہے جیسے درخت پھلدار پر پھل توڑنے کے لئے ڈنڈا مارا جائے تو صرف پھل گرتے ہیں' لیکن درخت اور اس کی شاخیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں ایسے ہی غبط کا حال ہے ہاں حسد ضرر رسان ہے۔ (نسیم الریاض)

اهل علّیین

یہ ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش کے نیچے ہے' بعض نے کہا کہ یہ علّیین عرش کا سیدھا پایہ ہے' بعض نے کہا سدرۃ المنتہیٰ کا دوسرا نام علّیین ہے۔ (تفسیر حسینی)
س کے اہل سے ابرار مراد ہیں اور وہاں کے ملائکہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔

احینا علی سنتبه

حیات بشریت اور ہے اور حیات معرفت شے دیگر عوام کی حیات بشریت ہے اور خاصان خدا کی حیات معرفت ہے' حیات بشریت کل نفس ذائقۃ الموت سے ختم ہو جاتی ہے لیکن حیات معرفت قائم دائم رہے گی' جیسا اللہ نے فرمایا' فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ (سبع سنابل) مصنف دعا میں حیات معرفت مراد لے رہے ہیں۔

سنت کی فضیلت

(۱)____ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت ضائع کی یعنی اس پر عمل نہ کیا تو اس پر میری شفاعت حرام ہو گی۔
(۲)____ فرمایا جس نے میری سنت کی حفاظت کی یعنی اس پر عمل کیا تو اللہ

اسے چار چیزوں سے اکرام فرمائے گا۔

(۱)_____اس کی نیک لوگوں کے دلوں میں محبت۔

(۲)_____بدکاروں کے دلوں میں اس کا خوف۔

(۳)_____وسعت رزق۔

(۴)_____دین کی ثقاہت۔

(تفسیر روح البیان)

واحشر ناالخ

یعنی قیامت میں اللہ ہمیں حضور سرور عالم ﷺ کی جماعت میں اٹھائے' اس لئے کہ قیامت میں ہر امتی اپنے نبی علیہ السلام کے ساتھ محشور ہوگا۔ (مطالع المسرات)

اخوانہ النبین

نبی پاک ﷺ کو عرض کی گئی کہ آزمائش والے کون لوگ ہیں' آپ نے فرمایا انبیاء علیہ السلام' پھر عرض کی گئی ان کے بعد کون' آپ نے فرمایا علماء' پھر سوال ہوا اس کے بعد کون آپ نے فرمایا صلحاء' ان حضرات سے ایسی آزمائش ہوئی۔ یہاں تک کہ بعض کو کھٹمل مار ڈالتے۔ بعض فقر و فاقہ میں اتنے مبتلا ہوتے کہ انہیں اوڑھنے کیلئے کمبل تک نہ ہوتا اور وہ حضرات زحمت و بلاء میں ایسے خوش ہوتے جیسے تم عطا..ت سے خوش ہوتے۔ (حیوۃ الحیوان)

والا رضین

ارض۔ بکسراء کی جمع ہے' ارضون راء کی فتحہ' بعض نے کہا کہ جمع بھی بسلون را ہو کسی شاعر نے کہا

لقد ت الارضون اذ قام من بنی یدوس خطیب

فوق اعر اد منبر جب بنو یدوس کا خطیب منبر پر کھڑا ہوا تو زمینیں چیخ پڑیں' بعض نے لہ الارضون د اعز یر ضرورت شعری کی وجہ سے ہے۔ (فارسی)

ولجمیع المومنین

اہل ایمان انسان ہوں یا جن کامل ہوں یا ناقص یونہی المسلمین کا یہی مطلب ہے' حدیث میں ہے کہ جو کوئی مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرتا ہے تو اللہ اس پر از ابتداء اہل ایمان تا قیامت ہر ایک کی طرف سے ایک ایک نیکی لکھتا ہے۔ (فاسی)

ولا حول ولا قوۃ الخ

اس جملہ کے فضائل میں بے شمار احادیث وارد ہیں' ایک روایت میں ہے کہ لاحول ولاقوۃ کنوز جنت سے ایک کنز ہے اور عرش کے کنوز سے بھی ایک کنز ہے اور ابواب جنت سے ایک باب ہے اور جنتی درخت اور ننانوے بیماریاں اس کے پڑھنے سے ٹلتی ہیں' اس میں سے ایک مرض غم ہے اور یہ باقیات صالحات سے ہے اور اس سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کی پتیاں جھڑتی ہیں۔ (مطالع)

کمل النصف الخ

یعنی نصف کتاب دلائل الخیرات اول خطبہ سے یہاں تک مکمل ہوئی یہ عبارت وظیفہ میں پڑھنے کی نہیں۔

سیدنا محمد نور الانوار الخ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حسن ظاہری ایسا عطا فرمایا ہے کہ آپ کے حسن اور نور کے سامنے شمس و قمر بھی ماند تھے' چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ ایک

رات حضور نبی پاک ﷺ سرخ چادر اوڑھے ہوئے چاند کے سامنے کھڑے تھے میں نے دیکھا تو آپ کے چہرہ کی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

اللھم صل علٰے سیدنا محمد صلوٰۃ تکرم بھا الخ

(سند) حضرت عبداللہ سنوسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کو ایکبار پڑھنا ایک ہزار درود شریف کے برابر ہے۔ (مطالع المسرات حاشیہ دلائل الخیرات)

تعظیماً لحقک یاسیدنا محمد ﷺ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کسی کو کوئی حاجت تھی' آپ اس طرف التفاف نہ فرماتے' اس نے عثمان بن حنیف سے عرض کی آپ نے فرمایا وضو کر کے دعائے وسیلہ پڑھ یعنی اللھم اسئلک واتوجہ الیک بنبیتک محمد ﷺ نبی الرحمۃ یا محمد ﷺ انی التوجہ بک الی ٗربک لیقضیٰ حاجتی اللھم فشفعہ فی 'اس شخص نے وضو کر، دوگانہ پڑھ کر دعاء مذکور پڑھی اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر حاضر ہوا' دربان نے آ کر حضرت عثمان کے پاس پہنچایا آپ نے اسے اپنے پاس بٹھا کر ضرورت پوچھی' تو اس نے عرض کی آپ نے اس کا کام کر دیا اور فرمایا پھر ضرورت ہو تو آ جایا کرو' اس شخص نے عثمان بن حنیف سے کہا کہ جزاک اللہ آپ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میری سفارش کی' انہوں نے میرا کام کر دیا' عثمان بن حنیف نے کہا کہ میں نے تو انہیں کچھ نہیں کہا لیکن میں نے دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری بینائی بحال ہو جائے' آپ سے امداد چاہی' آپ نے اسے وہی دعاء سکھائی جو میں نے تجھے بتایا۔ (طبرانی معجم کبیر)

اس حدیث سے علماء کرام نے استدلال کیا ہے کہ جو بھی اس طرح عمل کرے اس کا کام بن جاتا ہے اور بہت سے علماء و مشائخ نے اسے آزمایا ہے اگر کوئی صدق دل سے اس پر عمل کرے تو اب بھی یہ نسخہ اس طرح مؤثر ہے جسے دور صحابہ و تابعین میں موثر تھا' مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ندائے یارسول اللہ کا مطالعہ کریں۔

انتباہ ـــــ نجدی وہابی' دیوبندی' رسول اللہ ﷺ کو پکارنا شرک کہتے ہیں' پھر آپ سے مدد کی طلب کو ڈبل شرک' اس کے علاوہ حاضر و ناظر اور حضور ﷺ کا درود سننا وغیرہ' وغیرہ' ان کے نزدیک بہت بڑا شرک ہے' فقیر یہاں چند دلائل قائم کرتا ہے' اہلسنت کے نزدیک۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارنا ہر طرح جائز ہے' شوق اور محبت سے ہو یا استغاثہ اور امداد کے طور پر' خواہ دور سے پکاریں یا روضہ مطہرہ کے قریب کھڑے ہو کر پکاریں اور یہ نداء آنحضرت ﷺ کی حیات ظاہری میں اور اس کے بعد بھی جائز ہے اور یہ نداء کرنا بہ آواز بلند ہو یا آہستہ سے ہو ہر طرح جائز ہے' پھر انفرادی صورت میں ہو یا چند لوگ مل کر نعرہ رسالت لگایں' ہر طرح جائز بلکہ مستحسن ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں۔

(۱) ـــــ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں پہنچے تو لوگوں میں اختلاف ہوا کہ آنحضرت ﷺ کس جگہ تشریف فرما ہوں گے' آنحضرت نے فرمایا کہ میں خواجہ عبدالمطلب کے ننیال میں ٹھہروں گا اور آن کو عزت بخشوں گا۔

فصعید الرجال و النساء فوق البیوت وتفرق العلمان الخدم فی الطوق ینا دون یا محمد یارسول اللہ۔ (مسلم شریف' صفحہ ۱۴۹' ج ۲)

ترجمہ ـــــ پھر تمام مرد اور عورتیں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور

انکشاف بحالت نماز ہوتا ہے۔ لہٰذا محل خطاب حاصل ہو گیا۔

ملاحظہ فرمایئے سعایہ جلد ثانی صفحہ ۲۲۸' مصنف مولوی عبدالحی لکھنوی، اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۰۱ رج ا' مصنف شاہ عبدالحق محدث دہلوی' تیسر القاری شرح بخاری صفحہ ۲۸۱ رج ا' مسک الختام شرح بلوغ المرام صفحہ ۲۴۴' جب نماز میں آپ کو حاضر و ناظر جان کر خطاب کرنا شرک نہیں' تو پھر بیرون نماز کیونکر شرک ہو گا۔ معلوم ہوا آپ کو حاضر و ناظر جان کر ندا اور خطاب کرنا جائز ہے اس کو شرک و کفر سمجھنے والے خود گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور ابلیسی توحید سے بھی بچائے جس میں اللہ والوں کی تعظیم و تکریم شرک بن جاتی ہے۔

(۵)_____ ابن ماجہ باب صلوٰۃ الحاجت میں حضرت عثمان بن حنیف سے مروی ہے کہ ایک اندھے کو حضور ﷺ نے ایک دعا تعلیم فرمائی جس سے اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں' اس دعا کے چند الفاظ یہ ہیں۔

یا محمد انی قد تو جھت یک الی

ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی یا محمد

میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں

اپنی اس حاجت میں تا کہ وہ پوری ہو۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔

فائدہ_____ اس حدیث کو ترمذی۔ نسائی۔ حاکم' بیہقی۔ طبرانی۔ معجم صغیر۔ ابو نعیم اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں لکھا۔

(۶)_____ مصنف ابن ابی شیبہ اور بیہقی میں ہے کہ زمانہ عمر فاروق میں قحط پڑا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بوقت مصیبت فریاد کی ''یا رسول اللہ'' اپنی امت کیلئے بارش طلب فرمایئے۔

(۷)۔ حصن حصین۔ طبرانی' ابن شیبہ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ساتھی نہیں تو اسے چاہئے کہ پکارے۔

یا عباد اللہ اعینوانی (اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) اگر مدد کے لئے پکارنا شرک ہوتا تو حضور علیہ السلام شرک کی تعلیم نہ دیتے۔

(۸)____ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے قصیدہ نعمان مطبوعہ مصر ص۔۶۲ میں فرماتے ہیں۔

یا سید السادات جئتک قاصدا ارجوا رضاک واحتمی بحماکا۔

(۹)____ شرح تحفہ نصائح صفحہ ۱۰۵، پس از پیغمبر شفاعت خواہد و بگرید۔

یا رسول اللہ اسالک الشفاعۃ واتوسل بک لی اللہ تعالیٰ ان اموت مسلما علےٰ ملتک وسنتک پھر حضور سے شفاعت کی درخواست کرے اور کہے یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں اور آپ کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرتا ہوں کہ میں آپ کے دین اور آپ کی سنت پر قربان ہو کر مروں۔

(۱۰)____ کلمات امدایہ صفحہ ۷۸ مطبوعہ دیو بند میں ہے۔

یا حبیب کبریا فریاد ہے

(۱۱)____ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاؤں سن ہو گیا' کسی نے کہا **ذکر احبّ الناس فقال یا محمدہ**

ف۔ حدیث میں آگے یوں ہے۔ **فکانما نشیط من عقالٍ** یعنی جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو پکارا تو ان کے پاؤں کی شکایت فوراً دور ہو گئی' ایسا معلوم ہوا کہ وہ

رسی سے کھول دیئے گئے' یعنی انہیں شفاء ہوگئی اور بالکل صحیح ہو گئے۔ بعض روایت میں ابن عباس کا واقعہ لکھا ہے۔

(۱۲)۔ مناقب احمدیہ صفحہ ۱۲۵ پر ہے۔ ندائے یارسول اللہ یانبی اللہ یاولی اللہ را باثبات اسانیدہ اند' یعنی شاہ احمد سعید صاحب دہلوی ندائے یارسول اللہ یانبی اللہ اور ولی اللہ کو بلا دلائل ثابت کر کے اس کے جواز کے قائل تھے۔

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار اکابر صحابہ میں ہوتا ہے۔ روایت سے معلوم ہوا کہ انہوں نے پاؤں سن ہوتے وقت آنحضرت ﷺ کو پکارا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل کی غفلت زائل کرنے کیلئے نعرہ رسالت لگائے تو فی الواقع تو اس کا عمل صحابہ کرام کے عمل سے مستنبط ہے۔

جنگ یمامه میں نعرۂ یارسول الله

نجد کے قبیلہ حنیفہ کا مشہور بہادر اور اپنی قوم کا رئیس مسلمۃ الکذاب جس نے عہد نبوت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور مسلمانوں کے مخالف قبیلوں کو اکسا کر چالیس ہزار کا لشکر بنالیا تھا۔ آخر جمادی الآخر ۱۱ھ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دربار سے حضرت خالد بن ولید کو حکم ہوا کہ وہ دس ہزار مجاہدین لے کر میدان کارزار میں پہنچ جائیں۔ مجاہدین کے پہنچنے پر لڑائی کا آغاز ہوا' یمامی جانباز اپنے مذہب کی حفاظت میں جان توڑ کر لڑتے رہے' مگر مسلمان غازیوں نے ان کی دھجیاں اڑا دیں۔ جس کے نتیجے میں مسلیمہ حضرت وحشی کے ہاتھوں مارا گیا۔ یمامیوں کے ہاتھ اس طرح شل ہو گئے کہ غازیوں نے ان کے ہاتھوں سے تلواریں چھین لیں' اس جنگ کا نام جنگ یمامہ ہے اور زیادہ خونریزی کے سبب اسے حدیقۃ الموت بھی کہتے ہیں۔

فائدہ ـــــــ ابن کثیر ''البدایہ والنہایہ'' جلد نمبر ۶' صفحہ ۲۱۶ پر لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی فوج کا شعار یا محمدہ تھا اور فتوح الشام میں ہے کہ رومیوں سے جب لڑائی ہوئی' اس میں حبشہ کے مسلمان یا محمد کا نعرہ لگاتے تھے۔

ف۔ ہر فوج کا شعار اور نشان خاص ہوتا ہے' جنگ یمامہ کے شعار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق و باطل کے معرکہ میں اہل حق کی علامت نعرہ رسالت ہے' اس لئے یا رسول اللہ کہنا چاہئے' تاکہ اہل حق اہل باطل سے ممتاز ہو جائیں۔

قحط سالی میں حضور علیہ السلام سے فریاد

حضرت بلال بن حارث مزنی سے ''عام الرساد'' میں جو خلافت عثمانی ۱۸ھ میں واقع ہے' ان کی قوم (بنی مزینہ) نے درخواست کی کہ قحط کی وجہ سے ہم مر رہے۔ ہمیں کوئی بکری ذبح کر کے ہمیں کھلاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بکری میں سوائے نری ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں رہا' لوگوں کے اصرار پر حضرت بلال نے بکری ذبحہ کی' جب کھال اتاری گئی تو سوائے ہڈیوں کے کچھ نہ پایا' یہ دیکھ کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہا مغموم ہوئے اور فریاد کر کے کہا یا محمدہ حتیٰ کہ رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضور علیہ السلام نے قحط کو دفع ہو جانے کی خوشخبری سنائی۔

(حما مل التواریخ از ابن اثیر جزری)

یا رسول اللہ المدد

جنگ قنسرین سے فارغ ہو کر سیدنا حضرت ابو عبیدہ مبین الامتہ حلب کی طرف بڑھے' راستہ میں معلوم ہوا کہ اہل قنسرین نے عہد شکنی کر کے پھر بغاوت اختیار کر لی ہے' لہٰذا ان کی سرکوبی کیلئے حضرت کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو روانہ فرما دیا۔ جنہوں

لڑکے راستوں میں ادھر ادھر بکھر گئے اور وہ یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے تھے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا جائز بلکہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنت ہے۔

فائدہ ــــــ امام ابوعبداللہ مالکی متوفی ۸۲۷ء اکمال المسلم شرح مسلم میں لکھتے ہیں۔

ینا دون یا محمد یا رسول الله فیه ماوضع الله سبحانه وتعالیٰ لنبیه صلی الله علیه وسلم من المحبة فی القلوب وخص الله سبحانه به للانصار رضی الله عنهم من التکرمة والخیر فی اعزازهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ونصرته

روایت مسلم ینادون یا محمد یا رسول اللہ ہے۔ اس نعرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی محبت دلوں میں رکھ دی ہے اور انصار صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت عطا فرمائی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اعزاز اور آپ کی نصرت کی وجہ سے کرامت اور خیر سے نوازے گئے۔

فائدہ۔ معلوم یہ ہوا کہ نعرہ یا رسول اللہ میں آنحضرت ﷺ کی محبت اور اعزاز کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ انصار نے کیا تھا۔

(۲) ــــــ عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علی بن الحسین قال حدثنی ممونة بنت الحرث زوج النبی ﷺ ان رسول الله ﷺ بات عندها فی لیلتها فقام یتوضا للصلوٰة فسمعهٗ یقول فی متوضه، لبیک لبیک ثلاثاً نصیرت نصیرت ثلاثاً قلت یا رسول الله سمعتک تقول فی متوضائک لبیک لبیک ثلاثاً نصیرت نصیرت کا

نک تکلم انسا ناً نهل کا معک احد فقال هذازا اجز یستصر خنی

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ حضرت میمونہ کی باری میں ان کے ہاں شب باش تھے پس (سحری کے وقت) آپ اٹھے اور نماز (تہجد) کے لئے وضو فرما رہے تھے میں نے سنا کہ آپ نے وضو کی جگہ پر تین بار فرمایا لبیک لبیک (حاضر ہوں حاضر ہو) اور تین بار فرمایا نصرت نصرت (تیری مدد کی گئی تیری مدد کی گئی) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے وضو کی جگہ پر تین بار لبیک اور تین بار نصرت فرمایا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسا کہ آپ کسی شخص سے بات کر رہے تھے کیا آپ سے کوئی شخص بات کر رہا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں ہاں یہ راجز تھا جو مجھے زور زور سے پکار رہا تھا۔

حوالاجات مذکور بالا حدیث

(المعجم الصغیر للطبرانی صفحہ ۲۶، الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر صفحہ ۲۹۷ / ج ۴ سنن کبریٰ للبیہقی صفحہ ۲۳۳ / ج ۲ کتاب الاستحیاب صفحہ ۲۴۶ / ج ۲)

ف۔ یستصرخنی کا معنی ہے کہ مجھے وہ راجز چیخ کر زور زور سے پکار رہا تھا (چنانچہ ابن منظور افریقی لسان العرب میں استصراخ کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''الا ستصراخ الاستغاثۃ'' یعنی استصراخ کے معنی فریاد کرنے کے ہیں تو یستصرخنی کا معنی ہوا کہ وہ مجھے زور زور سے پکارتا تھا اور فریاد کر رہا تھا) یہ لفظ یارسول اللہ کے جواز پر واضح دلالت کرتا ہے۔

(۳)_____ صلح حدیبیہ کا عہد نامہ جو مورخہ ۶ ذلقعید ۶ھ کو بمقام حدیبیہ لکھا

گیا اور مکہ معظّمہ سے چھ میل دور ہے اور حرم مکہ میں داخل ہے' شرائط صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ دس سال تک ہم دونوں فریق ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے اور ہمارے مددگار و معاہد بھی اسی عہد پر پابند ہوں گے یعنی وہ بھی ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے مگر ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو آنحضرت ﷺ دس ہزار مجاہدین کا لشکر تیار کر کے مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ کی طرف عازم ہوئے اور قریش مکہ کے ساتھ جنگ ہوئی حتیٰ کہ مکہ مکرمہ فتح ہو گیا جو مسلمانوں کیلئے عظیم فتح تھی تو دریافت طلب یہ بات ہے کہ عہد نامہ تو دس سال کیلئے تھا لیکن ایک سال دس ماہ اور چار دن کے بعد یہ معاہدہ کس طرح ٹوٹ گیا؟ یعنی آٹھ سال ایک ماہ اور چھبیس دن بقایا معیاد حلف نامہ کس طرح ختم ہو گئی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاہدہ کے دوران بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف ہو گئے اور بنو بکر قریش مکہ سے حلیف ہو گئے' کیونکہ یہ دونوں قبیلے مکہ شریف کے اطراف میں آباد تھے اور مدت سے ان میں دشمنی تھی' مگر کفار مکہ کو صلح نامہ کا لحاظ اور پاس نہ رہا بلکہ قبیلہ بنی بکر نے جب خزاعیوں پر حملہ کیا تو سرداران قریش مددگار بن کر میدان میں اتر آئے' اندریں حالات حضرت ابو عثمان انصاری مدنی قاضی نے (جن کا نام عمرو بن سالم ہے اور لقب راجز ہے آپ آنحضرت ﷺ کے صحابی اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) فریاد کی اور آنحضرت ﷺ کو پکارا (یا رسول اللہ) کہا جب تقریباً تین سو میل دور تھے مگر آنحضرت ﷺ نے اس کو سن کر لبیک ارشاد فرمایا اور امداد و نصرت کی خوشخبری سنائی۔

ف۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت آنحضرت ﷺ کو ندا کرنا اور یا رسول اللہ کہنا گو دور سے کیوں نہ ہو' صحابہ کرام کی سنت ہے' کہ واقعہ مذکورہ اس پر شاہد ہے۔

یاد رہے کہ راجز اور خزاعیوں کا ایک ہی قصہ ہے اور رجاز کا نام عمر بن داؤ کے

اور عمرو بن سالم واؤ کے ساتھ بھی آیا ہے۔

(۴)_____ "التحیات للصلوٰۃ من ندا" سب جانتے ہیں کہ التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ندا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود پڑھائی اور ہم سب شب و روز نمازوں میں کئی بار پڑھتے ہیں' جمہور صحابہ کرام حیات اور بعد وصال حضور اکرم ﷺ السلام علیک ایھا النبی پڑھتے تھے' ملاحظہ فرمایئے۔

عرف شذی صفحہ ۱۳۹' مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۸ جلد اول میں ہے تمام صحابہ کرام حضور کے وصال کے بعد بھی السلامه علیک ایھا النبی پڑھتے رہے۔

کتاب المیزان مطبوعہ مصر (۱۴۷/ج ۱) میں ہے کہ نمازیوں کو یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ جہاں وہ بیٹھے ہیں اس بارگاہ میں ان کے نبی ﷺ بھی تشریف فرما ہیں۔ اس لئے کہ وہ دربار خداوندی سے کبھی جدا نہیں ہوتے پس نمازی حضور کو بالمشافہ (روبرو) سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں۔

ایسا ہی فتح الباری (صفحہ ۲۵۰/ج ۲) میں ہے کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے۔ یعنی دربار خداوندی میں حضور جلوہ گر ہیں حضور کو دیکھتے ہی السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته کہتے ہوئے حضور کی طرف متوجہ ہوئے۔

یہی عبارت عمدۃ القاری شرح بخاری (صفحہ ۱۱۱/ج ۶) مواہب الدنیہ صفحہ ۲۳۰/ج ۲' زرقانی' صفحہ ۲۲۹/ج ۷' زرقانی شرح مؤطا امام مالک صفحہ ۱۷۰/ج ۱' سقایہ' صفحہ ۲۲۷/ج ۲' فتح الملہم ۴۳/ج ۲' اوجز المسالک صفحہ ۲۶۵/ج ۲' پر بھی مرقوم ہے' نیز علماء کاملین عارفین ارشاد فرماتے ہیں۔

التحیات لله وصلوٰۃ وطیبة السلام علیک ایھا النبی موجود ہے۔

ہر بندہ کے باطن میں حاضر موجود ہے اور آپ ہر جگہ حاضر ہیں۔ اس حالت کا پورا

ثابت ہوا کہ یا محمد یا احمد یا ابن عبداللہ وغیرہ خطابات سے آنحضرت ﷺ کو پکارنا ممنوع ہے' بلکہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ یا نبی اللہ وغیرہ القاب سے پکارنا چاہئے۔

جواب:۔ جہاں یا محمد یا احمد کی ندا کا حوالہ دیا گیا ہے وہاں صفتی معنی ملحوظ ہے کیونکہ یا محمد کے معنی ہے۔

یا من حُمِدَ حَمْداً بَعدَ حَمْدٍ (اے وہ ذات مقدس جس کی بار بار تعریف کی گئی ہے) اور یا احمد کے معنی ہے۔ یا من اَلٰی ما یُحْمَدِ عَلَیهِ (اے وہ ذات مقدس جس نے وہ قابل ستائش کام کئے) جب عرف میں یہ صفتی معنی معروف نہ ہوتو اس وقت یوں کہنا اور پکارنا ناجائز ہے بلکہ یوں کہنا ہوگا' یارسول اللہ چنانچہ ملا علی قاری اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

قصد به المعنى الوصفى دون المعنى العلمى

یعنی علمی معنی نہیں بلکہ وصفی معنی مراد لیے گئے ہیں۔ (مرقات، صفحہ ۵۱، جلد۔۱)

اعتراض ــــــ نحو کے قانون کے مطابق ندائے یارسول اللہ ناجائز ہے کیونکہ یہ جملہ نامکمل ہے۔

جواب:۔ یہاں ندا کا جواب محذوف ہے تفصیل دیکھئے فقیر کی نعم الحامی شرح شرح جامی۔

اللهم صل علىٰ سيدنا محمد حاء الرحمة

(۱) ــــــ (سند) شیخ علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ کسی کی کشتی غرق ہو رہی تھی' اس نے اس درود کو بکثرت پڑھا اور حاء الرحمتہ پر تکرار کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی کشتی کنارے لگی۔

(۲) ــــــ سیدی حاجری رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جس

نے نبی پاک ﷺ پر یہ درود شریف پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

(۳)۔۔۔۔۔ کسی بزرگ کو حضور ﷺ کی زیارت ہوئی' اس نے آپ ﷺ کو عرض کی کیا اس درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلکہ یہ درود دس درودوں کے برابر ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے' یعنی اس درود شریف کے پڑھنے سے ہزار نیکیوں کے ثواب کے برابر ہے۔

(۴)۔۔۔۔۔ شیخ فقیہ صالح ابوالحسن علی بن محمد مدراسی معروف بالحاج نے یہی درود شریف بالفاظ مختلفہ نقل کیا کہ یہ درود الفیہ (ہزارہ) کے نام سے مشہور ہے۔ انہوں نے یہ درود شریف ولی صالح سیدی عبداللہ بن موسیٰ طرابلسی سے نقل کیا' انہوں نے سیدی محمد بن عبداللہ زیتونی سے نقل کیا' جو کہ جرید کے شہر مُسیلہ میں مدفون ہیں' انہوں نے بیس مشائخ سے نقل کیا۔ (مطالع المسرات)

حاء الرحمته الخ۔ یہ درود شریف ہمارے اس سلام کی دلیل ہے کہ دور حاضرہ میں ہم کہتے ہیں' سلام سے اثاء اور میم دال الخ و میمی الملک' دو میم ملک کے یعنی دنیا اور ملک آخرت۔ (حاشیہ دلائل)

ودال الدوام

امام فاسی نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نانا کے بھائی شیخ ابوعبداللہ محمد عربی ابن شیخ ابوالمحاسن یوسف فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قلم کی تحریر اس درود شریف پر دیکھی' انہوں نے لکھا کہ ملک دو ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔ ملک دنیا

(۲)۔۔۔۔۔ ملک آخرت

پس پہلا میم پہلے ملک (دنیا) کے لئے اور دوسرا میم دوسرے ملک (آخرت) کے

لئے ہے اور رحمت دونوں کے لئے عام ہے' پس حاء ایک ہے اور دو میموں کے درمیان ہے تاکہ دونوں میم حاء رحمت کو اپنی طرف کھینچیں تو ہر میم اس سے اپنا حصہ حاصل کرتا ہے' دوسری وجہ یہ ہے کہ حاء ماء رحمت دونوں ملکوں کے درمیان رابطہ ہے کیونکہ اسی کی بدولت انسان کو ملنے والی دنیا کی نعمتیں آخرت کے ساتھ متصل ہو جاتی ہیں' پس وہ رحمت انسان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامنے سے حاصل ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے آخرت کی رحمت تک پہنچا دیں گے' لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں' دال مؤخر ہے اس لئے کہ دوام انتہاء کی طرف سے حاصل ہوتا ہے' دوسری وجہ یہ ہے کہ دال ملک ثانی کے ساتھ متصل ہو تاکہ دلالت کرے کہ دوسرا ملک (آخرت) دائمی ہے اور پہلا ملک (دنیا) وہ دائمی نہیں۔

السید الکامل

آپ کی سرداری دنیا کی تمام مخلوقات انسانوں جنوں اور ان کے ماسوا پر ہے' خواہ وہ خشکی پر ہوں یا سمندر میں' پہلے ہوں یا پچھلے' اسی طرح آسمان کے رہنے والوں' میدان قیامت کی تمام مخلوقات اور اہل جنت پر ہے۔ (**عددما**) ای **عدد مافی علمک** (**کائن**) کائن مبتداء محذوف کی خبر ہے جو کہ صدر صلہ ہے یعنی ''ھُوَ'' اس کے معنی ہے جو چیز پہلے معدوم تھی پھر اس وقت یا آئندہ خارج میں موجود ہو گی۔

او قد کان

یعنی جو چیز ماضی میں موجود ہوئی' اس کا ''کائن'' پر عطف ہے' مطلب یہ ہے کہ ان ممکن اشیاء کی تعداد میں جو تیرے علم کے مطابق آئندہ موجود ہوں گی یا ماضی میں موجود ہو چکی ہیں (**صلاۃ دائمۃ بدوامک باقیۃً**) بعض نسخوں میں ہے وباقیۃً واؤ عاطفہ کے ساتھ (**ببقائک**) لامنتہیٰ یہ صلاۃ کی دوسری صفت ہے یا حال ہے۔

انک علیٰ کل

کل ایسا لفظ ہے جو ذات شے کے اجزاء کو جمع کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے اس کا استعمال شے کے اجزاء اور اس کے احوال مختصہ کو جمع کرنے کیلئے بھی آتا ہے یہ مکمل کا معنی دیتا ہے چونکہ یہ جمع کرنے اور احاطہ کے لئے اس لئے الفاظ عموم میں ہے اور قضیہ موجبہ کلیہ سور ہے (شـیٔ) ہر وہ چیز جس کو تو چاہے (قدیر) قادر ہے یہاں شی اسم مصدر ہے بمعنی شی (اسم مفعول) اسم چاند نہیں جیسے بعض لوگوں سے غلطی ہوئی ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام جیسا دوسرا پیدا کرنا تحت قدرت نہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا چاہا ہوا نہیں جیسے اللہ کا اپنے جیسا پیدا کرنا اور اس کی صفات کا پیدا کرنا تحت قدرت نہیں کہ وہ اس کی مشیت میں نہیں ۔ مزید تفصیل مولانا خیر آبادی و مولانا صدر الدین دہلوی کی تصانیف امتناع النظیر میں ہے ان کے فیض سے فقیر کا رسالہ اکسیر پڑھیے۔

الذی ھوا ابھیٰ

ابھیٰ کا معنی ہے حسین ترین (شـموس الھدیٰ) ھدًی سے مراد ہدایت ہے یا توفیق اور رشد مراد ہے ہدایت کے آفتابوں سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں ان کے نورانی ہدایت یافتہ ہونے اور ان کی بدولت ہدایت ملنے کی بنا پر ان کیلئے لفظ شموس مجازً لایا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام آفتاب ہیں ہمارے آقا و مولیٰ اور نبی حضرت محمد ﷺ وہ آفتاب ہیں جو ان تمام آفتابوں سے زیادہ حسین ہیں (و البھر ھا) اور سب سے غالب اور ضیاء میں سب سے قوی ہیں۔ یہ لفظ معتمد نسخوں میں اسی طرح ہے ایک نقطے والی باء کے ساتھ بعض نسخوں میں اجھر ھا جیم کے ساتھ ہے اس کے معنی ہے تمام آفتابوں سے زیادہ عظیم اور جمیل۔

نے جاتے ہی قنسرین کا محاصرہ کرلیا اور جلد ہی دوبارہ فتح کرلیا۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلب کے اطراف پہنچ کر ایک مقام پر جہاں عیسائی عرب بنوتنوخ آباد تھے جا اترے' اول تو انہوں نے بھی جزیہ دے کر امان چاہی لیکن آخر میں اسلامی صداقتوں قومی اتحاد اور تبلیغ اسلام نے ان کے دلوں میں ایسا گھر کرلیا کہ سب کے سب مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ حلب والوں کو جو یہ خبر لگی تو شہر پناہ کا دروازہ بند کر کے قلعہ بن ہوگئے۔

حضرت عباس بن غنم نے جو مقدمۃ الجیش کے افسر تھے' شہر کا محاصرہ کرلیا' چند روز کے بعد دیگر مفتوحہ شہروں کی طرح ان شرائط پر صلح ہوگئی کہ ان کی جان و مال محفوظ رہے اور ان کے گرجے نہ برباد کئے جائیں۔ صرف مسلمانوں نے مسجد بنانے کیلئے ان سے تھوڑی سی زمین لے لی' جس کے بغیر اہل اسلام کا گزارہ بھی نہیں ہوسکتا تھا اور اس طرح اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہونے لگا اور حضور کے نام مبارک سے غیر مسلموں کے کان آشنا ہونے لگے' جب حضرت ابوعبیدہ نے حلب کی جانب کوچ فرمایا تو حضرت کعب بن ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہزار سواروں کے ساتھ مقدمۃ الجیش کے طور پر آگے روانہ کیا اور فرمادیا کہ جہاں اس قدر تعداد ملے جس کا تم مقابلہ مناسب سمجھو تو لڑائی سے ہرگز نہ چوکنا' میں بھی تمہارے پیچھے لشکر لئے آتا ہوں' گھبرانا نہیں' خدا اور رسول پر بھروسہ رکھنا' ادھر خبر رسانی کے لئے یوقنا حاکم حلب نے جاسوس چھوڑ رکھے تھے' ان کی رپوٹوں سے اس کو معلوم ہوا کہ یہ ایک ہزار مسلمانوں کی جمعیت حلب کی طرف بڑھتی آرہی ہے جو اس وقت یہاں سے صرف چھ میل کے فاصلے پر ایک نہر کے کنارے ٹھہری ہوئی ہے' یوقنا حاکم حلب نے اپنے جرار لشکر کا نصف سے زائد حصہ پوشیدہ مقامات پر چھپادیا' باقی نصف سے ان کا رخ کیا۔

مجاہدین اسلام پر اچانک حملہ

اسلامی بہادر مجاہدین ملت اس وقت بالکل بے خبر تھے۔ مگر گرد و غبار دیکھتے ہی سب کے سب فوراً مسلح ہو گئے۔ یوقنا کے ساتھ دس ہزار جوان جنگ آزمودہ تھے سامنا ہوتے ہی جنگ شروع ہو گئی۔ ہنگامہ کارزار گرما گرمی پر تھا۔ مسلمان عنقریب معرکے کو سر کرنا ہی چاہتے تھے کہ پشت کی جانب سے شور و غل کی آوازیں آنے لگیں۔

حضرت کعب کا نعرہ یا رسول اللہ جلد مدد کو تشریف لائیے

یہ وقت بھی مجاہدین اسلام اور اصحاب کرام کے لئے بڑا نازک وقت تھا چاروں طرف سے نرغہ میں گھر چکے تھے۔ شجاعان اسلام نہایت جان بازی سے لڑ رہے تھے' مگر معاملہ بڑا نازک تھا' آگے اور پیچھے دشمن ہی دشمن نظر آ رہے تھے۔ مگر ان بہادروں کا یہ حال تھا کہ سر میں سودائے زلف احمدی سمایا ہوا تھا' دلوں میں آئینے حضور کی محبت سے جگمگا رہے تھے' شوق شہادت میں قلوب بے چین تھے۔ نگاہوں میں اپنے پیارے آقا کا جلوہ تھا' عادت بھی یہی پڑی ہوئی تھی کہ مصیبت کے وقت حضور کو پکارتے اور بلاتے تھے اور سرکار کرم فرمایا کرتے تھے۔ حیات النبی ﷺ کا پورا پورا عقیدہ تھا وہ جانتے اور مانتے تھے کہ آج بھی حضور زندہ ہیں۔ ہماری فریاد کو سنتے ہیں اور ہماری امداد کو پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی ایمانی عقیدہ اور عرفانی تجلیات کی روشنی میں اس وقت بھی حضرت کعب ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فریاد بلند کی یا رسول اللہ یا محمد یا نصر اللہ انزل (صلے اللہ علیک یا رسول اللہ یا رسول اللہ) یا رسول اللہ یا نصر اللہ آیئے مدد فرمایئے۔

(شمس التواریخ' صفحہ ۱۴۵)

آخر یہی ہوا کہ حضرت کعب ضمری کے نعرہ یا محمد سے ایک نیا ولولہ مجاہدین کے دلوں میں پیدا ہو گیا سب کی آنکھوں میں حضور کے چہرہ زیبا کا نقشہ سما گیا یہ معلوم ہو گا گا کہ حضور نگاہوں کے سامنے موجود ہیں اور یہ تصور بلکہ یقین کامل ہوا کہ سرکار ہمارے سامنے ہیں۔اس وقت جان نثاری کے جذبات جس شباب پر ہوں ہونگے' اس کا اندازہ اور صحیح اندازہ کون کرسکتا ہے' اس وقت یہ تمنا ہوتی ہے کہ

آرزو یہ ہے کہ نکلے دم تمہارے سامنے
تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے
روز محشر بھی ہو شرح غم تمہارے سامنے
سب خدا کے سامنے ہوں ہم تمہارے سامنے

نتیجہ یہ ہوا کہ اب جو مسلمانوں نے ایک بار ولولہ شہادت میں پھر یوقنا کی فوج پر پرجوش حملہ کیا تو پھر کہاں وہ تاب مقاومت لا سکتے تھے۔رحمت رسول اللہ ﷺ کا ورد ہو چکا تھا' مدد الٰہی نازل ہو چکی تھی' فتح کا دروازہ کھل چکا تھا۔اگرچہ یوقنا بھی بڑی ہمت سے مصروف جنگ تھا۔مگر اچانک حلب کا ایک عیسائی باشندہ یوقنا کے پاس آیا اور خبر دی کہ آپ تو ادھر مصروف جنگ ہیں ادھر اہل حلب نے آپ کی غیر موجودگی میں مسلمانوں کے سردار لشکر ابو عبیدہ سے صلح کر لی ہے اور وہ سب اہل اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ گئے ہیں۔کچھ دیر میں مسلمان حلب کے اندر داخل ہو کر قبضہ کر لیں گے۔ تمہارے بال بچے لاوارث ادھر' ادھر مارے مارے گھومتے ہونگے' بس یہ سننا تھا کہ یوقنا کا دیوالہ نکل گیا اور جلد ہی مسلمانوں کے سامنے سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔اس کا ہٹنا تھا کہ پھر فوج کے قدم کہاں جمنے والے تھے۔بھگدڑ مچ گئی اور دم کے دم میں مجاہدین اسلام کو فتح حاصل ہو گئی۔

تین بھائیوں کی فریاد

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں بسند مسلسل حضرت ابوعلی بریری سے روایت کی ہے کہ ملک شام میں تین بھائی تھے' جو ہمیشہ اسلام کے لئے جنگ کرتے تھے اور شہ سوار و بہادر تھے۔ ایک مرتبہ انہیں روم کے بادشاہ نے گرفتار کر لیا اور کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیوں کا تم سے بیاہ کروں گا وہ نہ مانے اور اس مشکل میں حضور علیہ السلام سے فریاد کی اور کہا یا محمداہ۔ (شرح الصدور)

ف۔ یہ حضرات اگر تابعی نہ تھے تو تبع تابعی ضرور تھے جب انہیں نصرانیت قبول کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے مذہب اسلام پر ثابت قدمی کیلئے آنحضرت ﷺ کی ندا کی اور پکارا اس کی برکت سے وہ اسلام پر ثابت قدم رہے۔ چنانچہ دو کو بادشاہ نے اس طرح دھمکایا کہ تین دن تک متواتر ان کو ایک بھٹی کے پاس لائے (جس میں گرم تیل تھا) اور کہتے تھے کہ اسلام چھوڑ دو ورنہ اس تیل میں جلا دیں گے' وہ یہی جواب دیتے کہ تیل میں جلنا منظور ہے مگر اسلام ہاتھ سے نہ جائے گا' بالآخر تیسرے دن ان کو اسی گرم تیل میں ڈال کر شہید کر دیا گیا۔ تیسرے بھائی کو وہاں کے وزیر نے اپنی حسین و جمیل لڑکی کے سپرد کر کے پوچھا' اس کو نصرانیت پر لانے کیلئے تجھے کتنے دن چاہئیں؟ لڑکی نے کہا چالیس دن' جب چالیس دن کے بعد وزیر نے پوچھا تو کہنے لگی کہ وہ بھائیوں کے فراق میں مغموم ہے' آپ ہمارا گاؤں تبدیل کر دیں' مگر گاؤں تبدیل ہونے کے باوجود لڑکی کے حیلوں سے مسلمان پر کچھ اثر نہ ہوا بالآخر وہ لڑکی مسلمان ہو گئی۔

سوال:۔ قرآن کریم میں ہے۔ ''**لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً**''

رسول اللہ ﷺ کو ایسے نہ پکارو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو' اس سے

واسیر الانبیاء فخراً

اسیر اسم تفضیل کا صیغہ سیر سے مشتق ہے' مطلب یہ ہے کہ آپ کا فخر مشہور ہونے اور اطراف عالم میں پھیلنے کے اعتبار سے سواروں کے پھیلاؤ سے زیادہ ہے کہ اس سلسلے میں تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ پوری دنیا میں پھیلی' نیز وہ دائمی ہے' اس کا نفع عام ہے' سابقہ کتابوں میں اس کی خوشخبری دی گئی ہے اور اکابر رسولوں نے اس میں شامل ہونے کی آرزو کی۔

(واشھرھا) اور تمام انبیاء سے زیادہ مشہور و معروف اور مخلوق ہے' سب سے زیادہ چرچے والے' ونورہ ازھر اور آپ کا نور سب سے زیادہ روشن (انوار الانبیاء واشھرقھا) بعض نسخوں میں قا کے ساتھ ہے اور بعض میں قاف کے ساتھ (واوضحھا) سب سے زیادہ ظاہر (وازکی) اور سب سے زیادہ پسندیدہ اور مظہر (الخلیقة) یعنی مخلوق' مراد اہل عقول ہیں۔

(اخلاقاً) جمع ہے خلق کی' خاء اور لام دونوں پر پیش' لام کو ساکن بھی پڑھ سکے ہیں' اس کے معنی ہے طبیعت' اس سے مراد باطنی صفت ہے' یعنی نفس میں راسخ ھیات' جس کے سبب افعال آسانی سے صادر ہوں' اگر اچھے افعال صادر ہوں' تو خلق حسن ہے اور اگر قبیح افعال صادر ہوں تو قبیح ہے۔

(واطھرھا) بے نقطہ طاء کے ساتھ تمام عیوب ونقائص کم درجہ افعال اور بے مقصد کاموں سے تمام مخلوق سے زیادہ پاکیزہ (واکرمھا) اور تمام مخلوق سے اشرف۔

(خلقاً) خلق خاء کی زبر کے ساتھ اس کے معنی ہے' ذات کی شرافت' بعض نسخوں میں لام پر پیش ہے' اس وقت معنی ہوگا' اخلاق کی شرافت اور اس سے پیدا ہونے والے افعال

تیری خلق کوحق نے جمیل کہا
تیرے خلق کوحق نے عظیم کہا

(واعدلھا) اور تمام مخلوق سے زیادہ معتدل مزاج والے چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا جسم اقدس نہ تو دبلا تھا اور نہ ہی بہت زیادہ موٹا' آپ کا قد مبارک نہ زیادہ طویل تھا اور نہ زیادہ چھوٹا (بلکہ قد شریف درمیانہ تھا) آپ کا رنگ نہ اتنا زیادہ سفید تھا کہ برض کے رنگ کے مشابہ ہو اور نہ ہی گہرا گندمی تھا' بلکہ سرخی مائل تھا اور سرخی غالب تھی' آپ کے اعضاء شریفہ حسن و جمال اور مقدار میں انتہائی متناسب تھے۔ آپ کو کامل واکمل حسن دیا گیا' آپ کی عقل کامل' سوچ اعلیٰ ذکاوت کی حامل' حواس قوی' زبان فصیح اور حرکات میں کمال درجے کا اعتدال تھا' بالوں کی سفیدی اور بڑھاپے نے تیزی کے ساتھ آپ کی طرف راہ نہیں لی' کیونکہ آپ کی ذات عالی اعتدال کا شاندار نمونہ تھی۔

خلق عظیم کی شرح

نبی پاک ﷺ کے خلق کے معنی یہ ہے کہ ظاہر میں مخلوق سے میل جول اور بول چال رکھتے تھے باطن میں اللہ سے مشغول رہتے تھے' بعض نے کہا کہ آپ کا خلق یہ تھا کہ خلق خدا سے نرمی فرماتے تھے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور السلام علیکم میں پہل فرماتے' بیمار کی طبیعت پرسی فرماتے وہ نیک ہوتا یا بد مسلمان ہوتا یا کافر مسلمانوں کی نماز جنازہ کے لئے تشریف لے جاتے اور حقوق کی رعایت فرماتے' ہمسایگان کے حقوق کی پابندی فرماتے۔ ہمسایہ مسلمان ہوتا یا کافر ہر ایک کی دعوت قبول فرماتے' وہ غلام ہوتا یا آزاد اسی لئے ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنے رسول اکرم ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں اور آداب طریقت اور احوال حقیقت بجالائیں۔ (حاشیہ دلائل)

یہ تقریر حضرت مولانا عبدالحق شیخ دلائل کی ہے' اب امام فاسی رحمہ اللہ کی تقریر

ملاحظہ ہو۔

جس نسخے میں خلق کے لام پر پیش ہے‘ اس کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اخلاق میں خوشی اور ناراضگی کے موقع پر نہ تو سختی تھی اور نہ انحراف‘ واجب کے ادا کرنے میں کوتاہی فرماتے اور نہ ہی سستی کا مظاہرہ فرماتے‘ مداہنت‘ جفاء شدت وغلظت اور تنگ دلی کا آپ میں شائبہ نہ تھا‘ ناحق ناراضگی نہ فرماتے اور جہاں موقع ہوتا وہاں درگزر نہ فرماتے۔ اپنی ذات کے لئے بدلہ نہ لیتے‘ اپنی طرف سے انصاف فراہم فرماتے‘ زیادتی کرنے والے کو معاف فرمادیتے‘ قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم فرماتے‘ جفا کرنے والے سے چشم پوشی کرتے‘ جاہل کے ساتھ حلم کا مظاہرہ فرماتے‘ معذرت کرنے والے کی معذرت قبول فرماتے‘ کسی پر بدچلنی کی تہمت نہ لگاتے‘ غرض! یہ کہ آپ کے اخلاق میں وسعت‘ خصائل میں لطف وکرم اور معاملے میں حسن تھا‘ اگر آپ کے اہل بیت میں سے کسی سے کذب صادر ہو جاتا تو اس سے اعراض فرماتے اور اسے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیتے‘ آپ کمال کی انتہا پر فائز تھے‘ آپ عمدہ اخلاق وشمائل کے آخری نقطہ کے حامل تھے ﷺ۔

”الذی ھو ابھی من القمر التام“

جو ماہ تمام سے زیادہ حسین ہیں‘ چاند کو ماہ تمام اس وقت کہتے ہیں‘ جب اس کی پوری ٹکیہ روشن ہو‘ یہ کیفیت تیرہ‘ چودہ اور پندرہ تاریخ کو ہوتی ہے اس وقت چاند کو بدر کہتے ہیں‘ بعض نسخوں میں التم ہے‘ بغیر الف کے (واکرم من السحاب) السّحاب‘ سحابۃ کا اسم جنس ہے یہ وہ بادل ہے جو بارش کو اٹھائے ہوئے ہو اور اسے برسانے والا ہو‘ اسم جنس جمع کے معنی میں مستعمل ہو تو اسے مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ السّحاب کی صفت مونث (المرسلۃ) لا کر اسی طرف اشارہ کیا ہے‘ (المرسلۃ) بھیجے

ہوئے یا کسی طرف متوجہ کئے ہوئے اس کا مطلب ہے وہ بادل جو تیز اور موسلا دھار بارشوں کے ساتھ بھیجے گئے (نبی اکرم ﷺ ان بادلوں سے بھی زیادہ کریم ہیں)۔

الخطم کی علمی تحقیق

(۱)۔ الخطم' نقطے والی خاء اور بے نقطہ طاء کے ساتھ' ایک معتبر اور صحیح نسخہ میں اسی طرح ہے۔(۲)۔ الخضم، نقطے والی خاء کے نیچے زیر' نقطے والے ضاد کے اوپر زبر اور میم مشدد۔(۳)۔ الطام، حضرت شیخ کے بعض متبعین کے لکھے ہوئے ایک قدیم نسخہ میں ہے۔(۴)۔الطم، بغیر خاء کے اور طاء کے بعد بغیر الف کے حاشیہ میں ہے۔(۵)۔الخطم، محشی نے کہا کہ میں نے بعض دوستوں سے سنا' یہ بھی کہا کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے۔(۶)۔ الخطم، لکھا تھا' خاء اور بے نقطہ طاء کے ساتھ پھر اس نسخہ کے صاحب نے کہا کہ یہ دونوں صحیح ہیں' ان دونوں کے معنی بھی لکھا' لیکن حاشیہ کے اکثر الفاظ اڑ گئے ہیں۔(۷)۔الخظم، نقطہ والی خاء اور نقطے والی ظاء کے ساتھ لیکن اس کا ضبط نہیں کیا گیا' الخطم نقطے والی خاء اور بے نقطہ طاء کے ساتھ تو اس کا معنی قاموس اور غریب الھروی میں ہے' امر عظیم' اس بنا پر (البحر الخطم) کا معنی ہوگا عظیم و جلیل سمندر۔(۸)۔الخضم، خاء اور ضاء دونوں نقطے والے حرف' پہلے کے نیچے زیر اور میم مشدد' اس کا معنی ہے بھرا ہوا' اساس میں بحر خضم بہت پانی والا سمندر اسی پر کسی نے یہ شعر پیش کیا۔

دعانی الی عمرو جودہ

وقول العشیرۃ بحر خضم

مجھے عمرو کی سخاوت اور قبیلے کے اس قول نے اس کی طرف بلایا کہ وہ پانی سے بھرا ہوا سمندر ہے۔(۹)۔الطام، مشدد ہو طم سے ہے اور مخفف ہو تو طما سے ہے' اسکا معنی

ہے' بہت پانی والا' بھرا ہوا اور بلند۔ (۱۰)۔ الخظم، نقطے والی ظاء کے ساتھ' یہ الخضم سے تبدیل کیا ہوا ہے (یعنی ضاد کو ظ سے غلط طور پر بدل دیا گیا) غالباً النخطم میں بھی ایسی ہی تبدیلی ہوئی ہے' اس سے مراد النخضم ہی تھا' ضاد کو لمبا کر کے ظاء بنا دیا گیا' پھر نقطہ گرا دیا گیا اور خاء کی زبر اور طاء کے سکون کے ساتھ ضبط کر دیا گیا۔ (یعنی صحیح ضاد ہے' نہ کہ طاء اور ظاء) واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مطالع المسرات)

چاند' سمندر اور بادل سے تشبیہ ناموزوں

حضرت امام فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ چاند' سمندر اور بادل کے ساتھ تشبیہ معروف و مشہور تھی' اس لئے حضرت مولف نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وجہ تشبیہ میں ان سے بلند و بالا ہیں' ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان اشیاء میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے' کیونکہ چاند کی روشنی نہ تو مکمل اور نہ ہی دائمی ہے' بادل کی بخشش ختم ہو جاتی ہے اور سمندر گھٹتا رہتا ہے جو موج وہ پھینکتا ہے وہ اس کی طرف لوٹ جاتی ہے' نیز اس کی بخشش مقدار اور مرتبے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش کو نہیں پہنچتی' کیونکہ آپ کی عطاء ایمان ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور نزدیکی ہے اور النعیم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی رضا اور خوشنودی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(الذی قرنت البرکۃ بذاتہ) جن کی ذات سے برکت ملا دی گئی اور وابستہ کر دی گئی (ومحیاہ) میم پر پیش' حاء پر زبر اور یاء مشدد' یعنی آپ کے چہرہ نور سے' نسخہ سہلیہ ہے' میم پر زبر اور حاء ساکن یعنی آپ کی حیات سے (وتعطرت) اور معطر ہو گئے' یہ عطر سے ہے' عین کے نیچے زیر' خوشبو (العوالم) عالم کی جمع ہے' غیب اور شہادت کے جہانوں کو شامل ہے۔

(بطیب ذکرہ وریاہ) ریاہ کا معنی ہے آپ کی پاکیزہ خوشبو' اس کا عطف طیب

پر ہے یا' ذکرہ پر' پہلی صورت میں ضمیر ذکر کی طرف راجع ہے' یا نبی اکرم ﷺ کی طرف' دوسری صورت میں نبی اکرم ﷺ کی طرف راجع ہے۔

ابن ہشام نے نحویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ صفت ہے اور اس پر اسمیت کا غلبہ ہے' اساس میں ہے ریـا طیبـہ کہنے کی اجازت ہے' یہ تیز خوشبو ہے' جو الطیب سے نقل کی گئی ہے اور صفت غالبہ ہے۔ (انتہی)

نبی اکرم ﷺ کی خوشبو آپ کے ذکر اور آپ پر بھیجے جانے والے درود پاک سے جہانوں کا معطر ہونا اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بکثرت درود شریف بھیجنے والوں سے خوشبو کا پایا جانا' سب مشہور و معروف ہے احادیث اور اولیاء کی حکایات میں وارد ہے تعطرت العوالم کی تشریح میں مولانا عبدالحق شیخ الدلائل رحمہ اللہ نے فرمایا' جملہ عالمین کا آپ ﷺ کے ذکر سے معطر ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا ذکر ہر جگہ گونج رہا ہے۔

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

اور آپ کا درود کا ورد بھی جملہ عالمین میں ہے' اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ درود شریف کی کثرت کرنے والوں میں خوشبو مہکتی ہے' مرنے کے بعد ان کی قبر معطر ہوتی ہے' منجملہ ان کے مصنف دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے' جیسا کہ فقیر نے ان کی سوانح میں لکھا ہے ان کے علاوہ دیگر متعدد بلکہ بے شمار بندگان خدا کے متعلق مشہور و معروف ہے۔

"اللھم صلی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وسلم"

(سند) حضرت جبر نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے ہو کر یہ درود شریف پڑھا اس کے بیٹھنے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اگر بیٹھے پڑھا تو اسکے کھڑے ہونے سے پہلے

اسکی مغفرت ہو جائے گی۔

فائدہ۔ نبی پاک ﷺ کے خواص سے ہے کہ قرآن مجید میں صرف آپ پر اللہ کا صلوٰۃ بھیجنا معرح ہے دوسرے انبیاء علیہ السلام کیلئے ایسی تصریح نہیں۔ (الخوذج اللبیب)

و آلہ

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کو اپنے کمبل کے نیچے لے کر دعا کی اور وہ کمبل خود بھی اوڑھے رہے، اے اللہ یہ میری اہلبیت ہیں پلیدیوں سے انہیں پاک فرمایا۔ (مواہب لدنیہ) اس کی مزید تشریح اور شیعہ کے سوالات کے جوابات فقیر کے رسالہ پنجتن پاک کہنے کے ثبوت میں پڑھیے۔

عبدک

عبداللہ نبی پاک ﷺ کا نام اللہ نے آپ کی خصوصیت سے رکھا ورنہ دوسرے انبیاء علیہم السلام میں کسی کو عبدالشکور اور کسی نعم العبد کہا (الخوذج اللبیب)

سند۔ اس درود شریف کو حضرت انس رضی اللہ عنہم نے مرفوعاً روایت کیا ہے جسے دارقطنی خطیب نے ذکر کیا حضرت سعید بن المسیب انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ قوت القلوب اور احیاء العلوم میں جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کئے جانے والے درود شریف کی صورت میں اسے ذکر کیا۔ بالفاظ مختلفہ وارضافظہ

سیدنا محمد ﷺ

آپ ﷺ کی خصوصیات سے ہے کہ آپ کے اسم مبارک کے بحساب تکسیر نہ کہ بحساب ابجد ۳۱۳ عدد ہیں۔بصورت تکسیر میم۔ی اول کے ۴۰ اور دوسرے میم مشدد ہے جو اصل دو میم ہیں۔بصورت ھذا م۔ی۔م۔م۔ی۔م ان کے ۴۰۔۱۰۔۴۰۔۴۰۔۱۰۔۴۰

ستر اور دال کے اسی اعتبار سے پنتیس ہوئے۔اور حاء کے بلا تکبیر ۸ ہوئے یہ مجموعہ ۳۱۳ اور یہی تعداد رسول اکرم ﷺ کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام محمد مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے رکھا۔(ناصر اللبیب)

نکتہ ــــــ (۱)۔لفظ محمد کے میم میں اشارہ ہے کہ نبوت کا خاتمہ ہوا کیونکہ میم کا مخرج ہے اور وہ حروف کا خاتمہ ہے۔کہ اس کے بعد کسی حرف کا مخرج نہیں۔

(۲)ــــــ میم کے عدد چالیس ہیں اس میں اشارہ ہے کہ آپ کی نبوت کے اعلان کا وقت چالیس سال پر ہے۔

(۳)ــــــ کلمہ لاالہ الا اللہ کے بارہ حروف ہیں۔اور یہ اسرار الٰہیہ سے مناسب ہے۔اور محمد رسول اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے بھی بارہ ہیں۔یہ حضور علیہ السلام سے اخلاق میں مناسبت رکھتے ہیں اور نسب میں یوں کہ سرے میں حضرت علی اور حضرت عثمان کا پانچویں میں اور ابوبکر کا ساتویں میں اور حضرت عمر کا نویں میں رضی اللہ عنہم اور حضور علیہ السلام کے نام کے بھی چار حرف ہیں اور اللہ کے بھی چار۔(روح البیان)

مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''شہد سے میٹھا نام محمد'' پڑھیے

سند

اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد ملأ الدنیا

الــخ امام جبر ابن فاکہانی اور سخاوی نے حضرت معروف کرخی کے مرید کے حوالہ سے

ذکر کیا کہ وہ یہ درود شریف حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کرتے تھے۔ ابن الفا کہانی نے فرمایا کہ ابن الشکوری نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر کاتب صوفی کے حوالہ سے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن کرخی کو یہ درور شریف نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے دیکھا۔ المنفوت فی سورۃ الاعراف۔ وہ یہ آیت ہے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی بجدو نہ‘

مکتوبا عندھم فی التورٰتہ الانجیل

وہ لوگ پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے۔ کہ

جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔

فائدہ ــــــ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے اس کی تفسیر میں لکھا کہ ”امی“ یا تو ”ام“ (بمعنی والدہ) کی طرف منسوب ہے جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی کا شاگرد نہیں ہوتا نبی اکرم ﷺ نے ساری عمر کسی مخلوق کے سامنے زانوے تلمذ تہ نہیں کیا۔ اس پر کمال یہ ہے کہ جن علوم و معارف اور حقاق و اسرار کا آپ نے افاضہ فرمایا کسی مخلوص کا حوصلہ نہیں۔ کہ اس کا عشر عشیر پیش کر سکے۔ پس ”نبی امی“ کا لقب اس حیثیت سے آپ کیلئے مایۂ صد افتخار ہے۔ اور یا ”امی“ کی نسبت ”ام القریٰ“ کی طرف ہو جو کہ ”مکہ معظّمہ“ کا لقب ہے جو آپ کا مولد شریف تھا۔ یعنی آپ کی تشریف آوری کی بشارت اور نعوت وصفات کتب سماویہ سابقہ میں مذکور ہیں۔ حتیٰ کہ اس وقت سے لے کر آج تک ساڑھے تیرہ سو برس کی کاٹ چھانٹ کے بعد بھی موجودہ بائبل میں بہت سی بشارت واشارات پائے جاتے ہیں۔ جن کو ہر زمانہ کے علماء بحوالہ کتب دکھلاتے چلے آتے ہیں۔ واللہ الحمد علیٰ ذلک

حاشیہ ترجمہ محمود الحسن دیوبندی تبصرہ اویسی عیسائیوں کی مزید تحریفات اور ان کی

تردید فقیر کی کتاب ''ذکرہ فی الانجیل'' پڑھیے۔

تبصرہ مزید ـــــــ امی کا معنی مذکورہ مناسب بلکہ موزوں تر ہے لیکن تعجب ہے کہ ایک طرف امی کا مطلب مذکور بتاتے ہیں لیکن ترجمہ کرتے ہیں ان پڑھ ہاں اس کا موزوں ترجمہ ہے۔ بے پڑھا۔ مزید تفصیل فقیر کا رسالہ ''پڑھا لکھا امی'' پڑھیے۔

اصلاب الشراف

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا نکاح سے اور بدکار سے پیدا نہیں ہوا ابتدائے آدم سے لے کر یہاں تک کہ مجھے ماں باپ نے جنا اور وہ بھی جاہلیت میں انہیں بدکاری پہنچی۔ (زرقانی)

فائدہ ـــــــ یہ حضور ﷺ کے علم کی وسعت کی دلیل ہے ورنہ کوئی اپنے نسب کی پاکیزگی بیان کر سکتا ہے۔

من لمعاص عبدالمطلب

خلاصہ خاندان عبدالمطلب بن عبدمناف سے (سوال)۔ حضرت ہاشم کا نام درمیان میں کیوں چھوڑا۔

جواب۔ یہ عرب میں عام ہے کہ دادا کی نسبت کر کے درمیان میں والد کی نسبت ترک کر دی ان کی شہرت کی وجہ سے جیسے حضور ﷺ خود بار بار فرماتے ابن عبدالمطلب۔

خاندان نبوت کی برگزیدگی

نبی پاک ﷺ نے اپنے خاندان کے متعلق فرمایا

(۱) ـــــــ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہم یکے بعد دیگرے بنی آدم کے زمانوں میں سے بہتر زمانے میں بھیجے گئے ہیں یہاں تک کہ ہم اس زمانے میں بھیجے گئے، جس میں ہم ہیں' امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب بھی لوگ دو جماعتوں میں تقسیم ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان میں سے بہتر میں شامل فرمایا (الحدیث) امام ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں متعدد سندوں سے حضرت انس سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے (مرفوعاً) روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے پاکیزہ پشتوں سے طاہر رحموں کی طرف پاک صاف منتقل فرماتا رہا۔ جب بھی دو شاخیں ہوئیں تو میں ان میں سے بہتر شاخ میں تھا۔ امام مسلم اور امام ترمذی نے حضرت ثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو بنو کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب فرمایا اور مجھے بنو ہاشم میں سے منتخب فرمایا۔

(۲)۔۔۔۔۔۔ حافظ ابولقاسم حمزہ ابن یوسف سہمی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہم کے فضائل میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہم کی یہ روایت ان الفاظ سے بیان کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور انہیں خلیل بنایا۔ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل کو منتخب فرمایا۔ پھر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے نزار کو' پھر نزار کی اولاد میں سے مضر کو' پھر مضر میں سے کنانہ کو' پھر کنانہ میں سے قریش کو' پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو' بنو ہاشم میں سے عبدالمطلب کو منتخب فرمایا۔ پھر بنو عبدالمطلب میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

(۳)۔۔۔۔۔۔ امام طبرانی معجم کبیر اور معجم اوسط میں سند حسن سے امام بیہقی اور

ابونعیم دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ تو اس میں سے بنی آدم کو منتخب فرمایا۔ بنی آدم میں سے عرب کو' عرب میں سے مضر کو۔ مضر میں سے قریش کو قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب فرمایا۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا تو ہم بہترین لوگوں میں سے بہترین لوگوں کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ سنو! جس نے عرب سے محبت رکھی تو اس نے ہماری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے عرب سے بغض رکھا اس نے ہمارے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا۔

(۴)______امام ابن سعد الطبقات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عربوں میں بہترین مضر ہے۔ مضر میں بہترین عبد مناف، بنو عبد مناف میں سے بہترین بنو ہاشم اور بنو ہاشم میں سے بہترین بنو عبدالمطلب ہیں اللہ کی قسم! جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اس وقت سے جب بھی دو گروہ بنے تو ہم ان میں سے بہترین گروہ میں تھے۔

(۵)______امام ترمذی نے حدیث روایت کی کہ اور اسے حسن قرار دیا۔ اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا تو ہمیں اپنی بہترین مخلوق میں سے بنایا۔ پھر جب قبیلے پیدا فرمائے تو ہمیں بہترین قبیلے میں شامل فرمایا۔ اور جب نفوس کو پیدا فرمایا تو ہمیں بہترین نفوس میں شامل فرمایا۔ پھر جب کنبوں کو پیدا فرمایا تو ہمیں بہترین کنبے میں بنایا۔ پس ہم سب انسانوں سے کنبے اور ذات کے اعتبار سے بہتر ہیں۔

(۶)______امام طبرانی' بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو قسموں میں

پیدا فرمایا۔ تو ہمیں بہترین قسم میں سے بنایا۔ پھر دونوں قسموں کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا تو ہمیں بہترین تہائی حصے میں شامل فرمایا۔ پھر ان تین حصوں کو قبیلوں میں تقسیم فرمایا تو ہمیں بہترین قبیلے میں بنایا۔ پھر قبائل کو کنبوں میں تقسیم کیا تو ہمیں بہترین کنبے میں شامل فرمایا۔

(۷)____ حاکم نے حضرت ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو اسے دو حصوں میں تقسیم فرمایا اور ہمیں بہترین حصے میں شامل کیا۔ پھر ان کو کنبوں میں تقسیم کیا تو ہمیں بہترین کنبے میں شامل فریا۔ پھر ہم کنبے اور قبیلے کے اعتبار سے تم سب سے افضل ہیں۔

ازالہ وہم____ بعض بد بخت ہمارے دور میں نبی پاک ﷺ کے ماں باپ اور آباؤ اجداد کو کافر کہتے ہیں ان کے جواب میں حضرت حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کے آباء اکرام کی شرک سے برأت اور نجات کی تائید کی ہے یہ بھی کہا کہ وہ کسی ملت کے پیروکار تھے۔ یا زمان فترت میں تھے۔ (زمانہ فترت وہ زمانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی اس دنیا میں تشریف فرما نہ ہو) زمانہ فترت کے لوگوں کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ وہ نجات پانے والے ہیں۔ ان سے پہلے امام فخر الدین رازی بھی یہ عقیدہ پیش کر چکے ہیں امام سیوطی نے اس موضوع پر چھ رسالے لکھے ہیں۔ انہوں نے متعدد حدیثیں نقل کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے حضرت محمد ﷺ کے اباؤ اکرام اپنے زمانے والوں میں سے بہترین تھے۔ اور ایسی حدیثیں بھی نقل کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین اولیاء کرام اور مسلمانوں سے خالی نہیں ہوتی۔ ثابت ہوا کہ وہ مسلمان تھے کیونکہ وہ زمین کے باشندوں میں سے افضل تھے۔ اس وقت زمین میں مسلمان بھی تھے اور مشرک بھی۔ اور مشرک مسلمان سے ہرگز بہتر نہیں ہوسکتا۔

انہوں نے ایسی آیات اور آثار بیان کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر یا تمام کے تمام مومن تھے۔ خاص طور پر نبی اکرم ﷺ کے براہ راست والدین کے کئے جانے اوران کے ایمان پر دو حدیثیں بیان کیں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے اس موضوع پر امام اہلسنت سیدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا رسالہ شمول الاسلام خوب ہے ان کے فیض سے فقیر نے بھی متعدد رسائل لکھے ہیں۔

(الذی ھئیت بہ الخلاف) جن کے سبب تو نے اختلاف سے ہدایت فرمائی۔ یہ اختلاف لوگوں میں ادیان کے بارے میں تھا۔ یا بعض کہ کتاب کی تکذیب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے۔ یا نصرانی تھے۔ یا قبیلہ میں اختلاف تھا۔ کیونکہ یہودی بیت المقدس کی طرف اور نصاری مشرق کی رخ کرتے تھے یا جمعہ کے دن میں اختلاف تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں پر ایک دن فرض فرمایا تھا۔ یہودیوں نے ہفتے کا دن اور نصاری (عیسائیوں) اتوار کا دن منتخب کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت کو جمعہ کے دن کی ہدایت فرمائی جو مقرر کیا گیا تھا۔ جیسے کہ حدیث صحیح میں نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں پر ایک دن خصوصی عبادت کیلئے مقرر فرمایا تھا۔ لیکن اس کی تعین بندوں کی سپرد کردی گئی دوسری قومیں جمعہ کا دن اختیار نہ کرسکیں۔ یہ شرف اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ اور آپ کی امت کو عطا فرمایا یا اختلاف سے مراد وہ عداوت اور تفریق ہے جو عربوں میں پائی جاتی ہے۔

(وبینت بہ سبیل العفاف) اور تو نے آپ کے سبب حرام کاموں اور ناحق خواہشات کی پیروی سے باز رہنے کا راستہ بیان فرمایا۔ ابوسفیان بن حرب نے ہرقل (بادشاہ روم) کو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہا تھا کہ وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک

دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ (جیسے کہ بخاری شریف میں مفصل واقعہ ہے۔)

اللھم انی اسالک بافضل مساء لتک

(سند)۔ درود شریف ہٰذا کا ذکر ابن سبع نے کیا ہے اور عزفی نے ان کی پیروی کی ہے ابن الفا کہانی نے صاحب علم الاعلام اور ابن وداعہ نے عزفی سے اسے نقل کیا نیز امام سخاوی اور رصاع نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے۔ ''ربنا انک روف رحیم'' اے ہمارے رب تو بہت ہی مہربان اور رحم والا ہے۔ ان حضرات نے اس درود شریف کی نسبت حضرت علی بن عبداللہ بن عباس عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرف کی ہے۔ حضرت علی بن عبداللہ کے صاحبزادے حضرت سلیمان نے اسے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد علی بن عبداللہ جب رات کی نماز سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے اور کہتے۔

اللھم انی اسالک بافضل مساء لتک الی آخرہ

علامہ شقراطسی نے اپنی کتاب الاعلام میں اس درود شریف کا ذکر حضرت یعقوب بن جعفر بن سلیمان کی روایت سے کیا۔ حضرت یعقوب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سلیمان بن علی سے روایت کیا کہ میرے والد یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ کتب مذکورہ اور دلائل الخیرات میں اس درود شریف کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے۔ (مطالع المسرات)

مسئلتک

سوال کی طرح مساء لۃ سَأل کا مصدر ہے جس کا معنی طلب کرنا ہے مطلب یہ ہے کہ اے اللہ میں اس عظیم ترین سوال کے طفیل جو تجھ سے مانگا جاتا ہے سوال کرتا ہوں۔

اسم اعظم

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین اسم پاک سے مراد اسم اعظم ہے۔ جب اس کے طفیل دعا مانگی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے تو سوال پورا کیا جاتا ہے۔ یہ محبوبیت ہی ہے جس کی بدولت اسم اعظم ممتاز ہوتا ہے۔

تحقیق اسم اعظم

صاحب روح البیان قدس سرہ فرماتے ہیں وہ اسم اعظم کہ جس کا ذکر مشہور ہو گیا ہے۔ اور جس کی خبر چار سو پھیل گئی ہے۔ اور جس کا چھپانا لازم اور ظاہر کرنا حرام ہے۔ وہ حقیقتاً و معنیٰ عالم حقائق و معنیٰ سے ہے اور صورۃً ولفظاً عالم صورت و الفاظ سے ہے جمع حقائق کمالیہ سب کی سب احادیث کا نام حقیقت ہے۔ اور اس کے معنیٰ وہ انسان کامل ہے جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔ یعنی وہ قطب الاقطاب جو امانت الہیہ کا حامل اور اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے اور اسم اعظم کی صورت ولی کامل کی ظاہری صورت کا نام ہے۔

ف۔ اسم اعظم کا علم سابقہ امم پر حرام کر دیا گیا تھا جب تک کہ حقیقت انسانیہ کا اپنی اکمل صورت میں ظہور نہ ہوا۔ بلکہ اس کا ظہور اس زمانہ کامل کی قابلیت پر موقوف تھا جب اسم اعظم کا معنیٰ اور اس کی صورت رسول پاک صاحب تاج لولاک ﷺ کے وجود مقدس سے پایا گیا۔ تو محض اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اسم اعظم کا علم مباح کر دیا۔ (روح البیان، پ۔۱، البقرہ)

تعیین اسم اعظم

حقیقت یہ ہے کہ اسم اعظم معین نہیں جسے جس اسم اعظم سے فائدہ ہوا۔ اس نے وہی اسم بتایا۔ مثلاً بعض نے کہا ''ھو'' اسم اعظم ہے بعض نے کہا ''اللہ'' بعض نے کہا اللہ

الرحمن الرحیم ہے بعض نے کہا الرحمن الرحیم الحی القیوم بعض نے کہا ''الحنان المنان بدعی السموٰت والاض ذوالجلال واکرام بعض ستاروں میں لکھا دیکھ کر کہا یہ اسم اعظم ہے وہ مکتوب ذوالجلال والاکرام ہے۔ بعض نے کہا اللہ لاالہ الا ھو الاحد الصمد تا کفوا احد بعض نے کہا احد احد ہے۔ بعض نے کہا ''لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعض نے کہا ھو اللہ اللہ اللہ الذی لاالہ الا ھورب العرش العظیم. (قسطلانی شرح بخاری)

اس کے علاوہ دیگر اقوال بھی ہیں۔ فقیر کے رسالہ الدرا المنظم فی تحقیق الاسم الاعظم کا مطالعہ فرمایئے۔

یاد رہے کہ اسم اعظم معین نہیں ہے۔ جس اسم کے وسیلے سے تمام تر تعظیم اور توجہ قلبی سے دعا مانگی جائے وہ قبول کی جائے گی۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ظاہر ہے۔

امن یجیب المضطر اذادعاہ (۶۲/۲۷)

یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے۔ مشہور یہ ہے کہ اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا معین نام ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہتا ہے الہام فرما دیتا ہے۔ پھر نظر و فکر' آثار سے استدلال اور کشف و الہام کی بناء پر جن حضرات کے نزدیک وہ معین اسم پاک ہے۔ ان مین اختلاف ہے بعض نے کہا کہ وہ اسم جلالت اللہ ہے۔ بعض حضرات نے اس قول کی نسبت اکثر اہل علم کی طرف کی ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ ھو ہے۔ بعض نے کہا الحی القیوم ہے بعض نے کہا العلی العظیم الحلیم العلیم ہے۔ بعض نے کہا لاالہ الااللہ ہے یا لاالہ الاھو ہے۔ بعض نے کہا کہ اللھم ہے بعض نے کہا الحق ہے۔ بعض نے کہا کہ ذوالجلال والاکرام ہے بعض نے کہا کہ لاالہ الا انت ذوالجلال والاکرام ہے بعض نے کہا کہ لاالہ الا انت

سبحانک انی کنت من الظالمین ہے۔ یہ بھی آیا۔

انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللہ الذی لاالہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یالد ولم یولد ولم یکن الہ کفواً احد ہے یہ بھی آیا ہے۔ الھم انی اسئالک باان الک الحمد لاالہ الا انت المنان اوالحنان المنان بدیع السموٰت الارض یا ذوالجلال والاکرام یہ بھی آیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے قل اللھم مالک (الآیۃ) بعض نے کہا کہ ارحم الراحمین ہے بعض نے کہا ربنا بعض نے کہا الوھاب بعض نے کہا الغفار، بعض نے کہا کہ القریب بعض نے کہا السمیع البصیر بعض نے کہا سمیع الدعا بعض نے کہا خیر الرازقین بعض نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (واللہ تعالیٰ اعلم)

الموعودک

نبی پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ہمیں ان اللہ وملائکتہ الخ کے متعلق کچھ فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے علم مکنون سے ہے اگر تم سوال نہ کرتے تو میں اس کی خبر نہ دیتا۔ اللہ نے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جو میرا نام سن کر دورد پڑھتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں غفر اللہ لک اس کے جواب میں اور فرشتے کہیں (آمین) اور جس کے ہاں میرا ذکر ہو اور وہ درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں لاغفر اللہ لک اور فرشتے کہتے ہیں (آمین) کشاف (حاشیہ دلائل الخیرات)

افترضتا

فرض تین قسم کے ہے

(۱)_____ عین جس پر فرض ہے وہی ادا کرے۔

(۲)ــــــ فرض کفایہ دوسرے کی ادائیگی سے ادا ہو جائے گا۔ جیسے نماز جنازہ۔

(۳)ــــــ فرض ظنی وہ مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔ جیسے غسل فرض ہے۔

منہ اور ناک میں پانی ڈالنا پھر فرض عین دو قسم ہے۔

(۱)ــــــ فرض دائم جیسے ایمان و معرفت الٰہی

(۲)ــــــ فرض موقت جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ (مفتاح الخیرات)

ان تصلی انت و ملائکتک علی محمد الخ ﷺ

مروی ہے کہ آدم علیہ اسلام نے پیدا ہونے کے بعد عرض کی یا اللہ تو نے میری کنیت ابو محمد کیوں رکھی۔ اللہ نے فرمایا سر اٹھاؤ۔ انہوں نے اسر اٹھایا تو سرادقات عرش پر نور چمکتا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ یہ نور کس کا ہے۔ اللہ نے فرمایا یہ نور ایک نبی علیہ السلام کا ہے جو تمہاری پشت سے ہے۔ اس کا نام آسمان میں احمد اور زمین میں محمد مشہور ہے۔ (ﷺ) اگر محمد نہ ہوتے تو نہ تو ہوتا اور نہ زمین اور آسمان۔ (الدرالتنظیم) حاشیہ

من ذریته و اهلبیته

اس میں ارشاد ہے آیت۔

والذین آمنو واتبعتم' ذریتهم بایمان الحقاد بهم ذریتهم واماآء التهنم من عملهم من شیء(سوره طور . ۲۱)

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔ اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔ اس کی تفسیر میں صدر الافاضل رحمہ اللہ نے لکھا کہ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کیلئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے

فضل وکرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔ کہ انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل وکرم سے بلند کیے۔

یہ حکم تو عام اہل ایمان کا ہے اور حضور ﷺ نبی آخرالزماں ﷺ کیلئے خصوصی انعام ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ کہ حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ اے علی جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا وہ میں ہوں اور تم اور فاطمہ اور حسین اور میری بیویاں اور میری، ذریات دائیں بائیں میری بیویاں ہوں گے پھر میری بیویاں آگے اور ان کے پیچھے میری اولاد ہوگی۔ (کشاف)

فائدہ ــــــ مناقب السادات میں ہے کہ کوئی صحیح النسب سید کفر پر نہ مرے گا لیکن جو مرتد ہوگیا اور بدمذہبوں میں مل گیا وہ اس حکم میں نہیں۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "بدمذہب سید نہیں" پڑھیے۔

فائدہ ــــــ انبیاء علیہم السلام اور عشرہ ومبشرہ اور اولاد ازدواج رسول ﷺ اور اہل بدر اور حدیبیہ اور ان جیسے اور جلیل القدر صحابہ کا ایمان زوال پذیر نہیں ہو سکتا۔ (دستورۃ القصاد) حاشیہ

اکثرالنبین تبعا

نبی پاک ﷺ کی امت تمام امتوں سے زیادہ ہوگی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جنت میں ایک سوبیس صفیں ہوں گی۔ اسی صفیں اس امت کی چالیس باقی امتوں کی۔ (مطالع المسرات)

لطیفہ ــــــ بعض لوگ دو چار کتابیں پڑھ کر عالم مولوی علامہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں پھر جرأت یہ کہ نبی پاک ﷺ کے علوم ورسعہ طعن کرتے ہیں۔ اور ان کا اپنا حال یہ ہے کہ انہیں اپنی مسجد جمعہ کی صفوں کا علم تک نہیں۔ جنازہ پڑھاتے وقت صفیں

گنواتے ہیں اور حضور نبی پاک ﷺ کا کمال دیکھئے کہ ابھی قیامت قائم نہیں ہوئی پہلے بتارہے ہیں کہ کل صفیں کتنی اور ہماری صفیں کتنی اور دوسروں کی صفیں کتنی۔ (ﷺ)

ازراء

وزیر کی جمع ہے۔ بمعنی مددگار اور ذمہ داریوں کے بوجھ اٹھانے والا وزر سے یہ ازراء یا توازیر کی جمع ہے یا وزیر کی۔ واؤ ہمزہ سے تبدیل ہو کر آئی ہے جیسے علم الصرف قاعدہ ہے کہ واؤ ابتداء میں واقع ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے وجہ کی جمع وجوہ اور اجوہ آتی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی شرح ابواب الصرف۔

اصوبھم کلاماً

اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اوتیت جوامع الکلم جو امع الکلم وہ کلام ہے جو مختصر ہو لیکن اس میں بے شمار مضامین موجود ہوں۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ ہے جواہر الحکم فی جوامع الکلم

وایخبھم مسئلہ

اس کی مثال حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے اس پر کبھی نہ ڈانٹا کہ یہ کام کرنا تھا تو نے کیوں نہ کیا یا یہ کام نہیں کرنا تھا تو نے کیوں کیا۔ (بخاری ملخصاً)

اجعل بینا لنا فرطا

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ **الفراط علی الحوض** میں حوض پر تمہارا پیشوا ہوں اور تم سب میرے پیچھے ہو اور آپ اپنی امت کی شفاعت کیلئے پہلے لئے گئے ہیں۔ (حاشیہ زرقانی)

ولم نرہ

حضور نبی پاک ﷺ کو جس نے خواب میں دیکھا تو یقیناً اس نے آپ ﷺ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان آپ کی مثال نہیں بن سکتا اور فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے وہ قیامت میں میرے قریب تر ہوگا۔ قاعدہ زیارت مصطفیٰ ﷺ یاد رکھیے۔ وہ یہ کہ جب حضور ﷺ کی محبت دل میں مکمل طور پر جاگزین ہوتی ہے تو پھر آپ ﷺ کی صورت ایک لمحہ کیلئے غائب نہیں ہوتی۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ نبی پاک ﷺ پر کثرت سے بااخلاص درود شریف پڑھنے سے باطن میں نور چمکتا ہے۔ تو پھر وہ دل اسی صورت مبارکہ کیلئے آئینہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ صورت مبارکہ دل سے غائب نہیں ہوتی۔ (فاسی)

وحسن اولئک رفیقاً

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہم نہایت ہی کمزور اور ضعیف ہو گئے تھے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا یہ ضعف و کمزوری کیوں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے یہ کمزوری اس لئے ہے کہ مجھے فکر ہے کہ کل قیامت میں آپ سے ملاقات ہو یا نہ ہو کیونکہ آپ تو بہت بڑے مراتب ومقامات پر ہوں گے۔ اور ہم کہاں جائیں گے۔ ان کی اس محبت پر آیت نازل ہوئی۔ **من یطع اللہ والرسول فاؤلئک مع الدین الخ،پ۵**

ھذاالآخر النصف الاول

کتاب دلائل الخیرات کے نصف اول کا اختتام ہے۔ اس کے بعد دوسرے نصف کی ابتداء ہے۔

بعدہ

نبی پاک علیہ السلام کے بعد ہر طرح کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ بروزی ہو یا ظلی وغیرہ وغیرہ اسی لئے قادیانی غلام احمد مرزا نے جس طرح کے دعویٰ کیے سب غلط ہے کیونکہ نبی پاک علیہ السلام پر دین کامل و مکمل ہو گیا ہے۔ اس لئے وحی نبوت کا دروازہ بھی بند۔

سوال ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ وہ نبی ہیں اس لئے لا نبی بعدہ کہنا غلط ہے؟

جواب ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے لیکن من حیث النبی نہیں بلکہ من حیث الامتی جیسا کہ بار بار بیان کیا جا چکا ہے۔

سوال ـــــ خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام نبی ہیں اور وہ دونوں زندہ موجود ہیں۔ اسی لئے لا بنی بعدہ کا قول صحیح نہ ہوا؟

جواب ـــــ یہ اختلافی قول ہے ہاں وہ قول جو ان کی نبوت اور زندہ ہونے پر دلالت کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا زندہ موجود ہونا مستقل نبوت کے طور نہیں بلکہ شریعت مصطفیٰ علیہ السلام کی اتباع میں امتی ہو کر۔

فائدہ ـــــ نہ صرف عیسیٰ و حضر والیاس علی نبینا و علیہ السلام حضور سرور عالم علیہ السلام کے امتی ہیں بلکہ جملہ عالمین کے جیسا کہ آیت تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ للعالمین نذیرا' دلالت کرتی ہے کیونکہ عالمین عالم کی جمع ہے اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں۔ جس میں مخلوق کا ذرہ ذرہ شامل ہے۔

فلہذا عالمین میں ملائکہ' جن' انسان' حیوانات اور نباتات غرض یہ کہ عرشی' وفرشی سب ہی داخل ہیں کوئی بھی حضور علیہ السلام کے امتی ہونے سے خارج نہیں۔

فی الارواح

روح کی جمع ہے۔ روح کی حقیقت اور دیگر لوازمات کی تحقیق فقیر کے رسالہ ''الفتوح فیمانی الروح'' میں دیکھئے۔ یہاں اتنا عرض کروں کہ کیا حضورﷺ کو روح کی حقیقت معلوم تھی۔ لیکن اظہار کی اجازت نہ تھی۔ کہ آپ کی اس علامت کو یہود بھی مانتے تھے چنانچہ تفاسیر میں ہے کہ یہود نے قریش سے کہا کہ رسول اللہﷺ سے پوچھو کہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات کیسے ہیں اور روح کی حقیقت کیا ہے اگر وہ تینوں کا جواب دیں، یا نہ دیں تو نبی نہیں اگر بعض کا جواب دیں اور بعض سے سکوت کریں تو وہ نبی ہیں چنانچہ قریش کے سوال پر آپ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے قصے سنادیئے اور روح کیلئے توقف فرمایا جیسے تورات میں مبہم تھا۔ (تفسیر انوار التنزیل)

صل علی ملائکتک

نبی پاکﷺ کی عظیم الشان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ کے پیچھے ملائکہ خدام کی طرح چلتے تھے۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ باہر نکلے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ میرے آگے آگے چلو لیکن میرے پیچھے کا حصہ ملائکہ کیلئے چھوڑ دو۔ (زرقانی)

حملة عرشک

حاملین عرش بھی ملائکہ مقربین سے ہیں اس لئے کہ دوسرے فرشتے ہر صبح وشام ان کو تکریماً وتعظیماً سلام عرض کرتے ہیں۔ (کشاف)

ملک الموت

موت کا فرشتہ ہے۔ جب کہ عام مشہور ہے کہ ان کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے۔

انسان اگر اپنی موت کو یاد رکھے تو آخرت کی آسانی کے علاوہ دنیا میں شیطان کے برے اثرات سے بھی محفوظ رہے گا۔ چنانچہ ایک ولی اللہ کو شیطان تنگ کرتا تھا لیکن وہ درویش اس کے قابو میں نہ آ سکے۔ کبھی کہتا کہ کیا کھاؤ گے۔ وہ کہتا کہ آج موت کا ذائقہ چکھوں گا' کبھی کہتا کیا پہنو گے وہ فرماتا کہ کفن پہنوں گا۔ کبھی کہتا کہاں سوؤ گے۔ وہ فرماتا کہ قبر میں۔ چنانچہ ان کے ایسے جوابات سن کر انہیں گمراہ کرنے سے مایوس ہو گیا۔ (سبع سنابل)

رضوان خازن جنت

رضوان کے بارے میں مفصل بیان فقیر کی تصنیف فرشتے ہی فرشتے پڑھیئے۔
ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں میں بہت سخت پیاسا ہوا یہاں تک کہ میں گر پڑا کسی نے میرے منہ میں پانی ڈالا تو اس کی سردی سے میرا دل باغ بہار ہو گیا۔ میں نے آنکھ کھولی تو خوبصورت جوان نظر آیا ایسا خوبرو انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ گھوڑے پر سوار اور سبز پوش تھا۔ عمامہ زرد اور سر پر زرد رنگ کا عمامہ سجایا ہوا تھا۔ ہاتھ میں اس کے ایک پیالہ تھا مجھے پلا کر فرمایا کہ میرے ساتھ گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔ تھوڑی دیر گزری تو میں مدینہ پاک میں تھا اترا تو فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوان جنت کے سلام قبول ہو۔ (حیوۃ الحیوان)

وصحابه وسلم۔تسلیما

فضائل صحابہ اکرام

(۱)______ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا میرے بعد میرے اصحاب کو امور قبیحہ کا نشان نہ بنانا جو ان سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جو ان سے بغض

کرتا ہے وہ میرے سے بغض کرتا ہے جو انہیں اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت دیتا ہے' جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا تعالیٰ کو اذیت پہنچائی' جس نے خدا تعالیٰ کو اذیت دی اسے اللہ جلد تر پکڑے گا۔ (شفاء شریف)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب کی میری امت میں ایسی مثال ہے جیسے نمک کھانے میں اور نمک کے بغیر کھانا بے لذت ہے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

(۳)۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے اصحاب کو گالی دیتا ہے ۔اس پر خدا تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت' اللہ اس کی نہ توبہ قبول کرے گا نہ فرضی عبادت۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

(۴)۔۔۔۔۔ جتنی نعمتیں اللہ نے انبیاء علیہ السلام کے یاروں اور گھر والوں کو عطا کیں اللہ ہمارے نبی پاک ﷺ اور آپ کے اصحاب اور گھر والوں کو عطا فرمائے بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ (حاشیہ)

(سند)۔۔۔۔۔ یہ درود شریف رؤف رحیم' تک حضرت علی ابن عباس رضی اللہ عنہم پڑھا کرتے تھے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات' مطالع المسرات)

فائدہ۔۔۔۔۔ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے البدور السافرہ میں فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام سے حساب نہ ہوگا اور نہ ہی اہل ایمان کے غیر بالغ بچوں کا یونہی صحابہ کرام میں عشرہ مبشرہ کا رضی اللہ عنہ لیکن اس سے حساب مناقشہ مراد ہے' ورنہ حساب عرض وہ تو انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام سے بھی ہوگا' ان سے اتنا کہا جائے گا کہ تم نے یہ کام کیا اور ہم نے معاف فرما دیا اور حساب مناقشہ یہ ہے کہ کہا جائے گا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا' اس کی تفصیل فقیر کے ترجمہ اور البدر السافرہ المعروف احوال الاخرۃ میں پڑھیے۔

وعدد النجوم

ستارے دوقسم ہیں۔سیارے وثوابت یہاں ہرطرح کے سیارے مراد ہیں لیکن اصل مراد کثرت ہے' یعنی ان گنت اور بے شمار۔

اللهم انی اسئلک العفو الخ

یہ دعا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایت ہے (مطالع)' امام ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا رکن یمانی (بیت اللہ شریف کے جنوب مغرب کے کونے) پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہ دعا مانگے تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔

فائدہ۔۔۔۔۔۔ اس دعا کے ساتھ **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار** بھی ملانا چاہئے۔

نوٹ۔۔۔۔۔۔ جمعہ کا وظیفہ **اللهم انی اسئلک الخ** سے شروع ہوتا ہے لیکن جمعرات یہاں ختم نہیں بلکہ آگے ختم ہوگا۔ اس کی نشاندہی دی جائے گی۔ (انشاءاللہ)

عرشک

عرش ہر اونچی اور بلند شے کو کہتے ہیں لیکن یہاں وہ مقام مراد ہے جو مشہور ہے کہ تمام جنتوں کے اوپر اور کرسی اور جملہ سمٰوت ولارض کو محیط ہے۔ اس کا تعارف ومزید معلومات فقیر کے رسالہ عرشیہ کا مطالعہ کریں۔

کرسیک

کرسی بضم کاف اور کبھی مکسور بھی پڑھتے ہیں' لغت میں ہر وہ شے جس پر سہارا کیا

جائے اور بیٹھا جائے' یہاں وہ مقام ہے جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے' اللہ نے فرمایا' وسع کرسیه السموٰت والارض

وبالا سم الذی

جملہ عالمین کے جملہ امور اسمائے الٰہی کی تاثیر پر موقوف ہیں' بعض نے کہا کہ وہ جملہ امور جو مذکور ہوئے وہ اللہ کے ایک اسم پر موقوف ہیں' بعض علماء کرام نے فرمایا کہ اللہ کے ہر اسم کی تاثیر جدا' جدا ہے یہی صحیح ہے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

علی اللیل فاظلم

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم جس کی وجہ سے تیرے حکم کا غلبہ ہوا تو رات تاریک ہوگئی۔ (مزرع الحسنات)

فائدہ ــــــ ابن شافع نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے ہر اسم میں راز رکھا' بعض اسماء وہ ہیں جس کی وجہ سے بارش ہوتی ہے' بعض وہ جن کی وجہ سے ہوائیں چلتی ہیں' بعض سے سمندر پر سکون ہو جاتا ہے' بعض کی برکت سے پانی پر چلا جا سکتا ہے' بعض وہ ہیں جن کی وجہ سے ہوا پر پرواز ہو سکتا ہے' بعض اسماء وہ ہیں جن کی برکت سے درزاد نابینے بینا ہو جاتے ہیں۔ (مطالع المسر ات)

کرامات الاولیا حق کی تصدیق اس بیان سے ہوئی کہ جب ایک عامل الاسماء سے اس طریقے سے خرق العادۃ صادر ہو سکتے ہیں تو جس بندہ خدا کو اللہ اپنا قرب بخشتا ہے تو اس سے ایسے خرق العادۃ صادر ہوں تو کون سا حرج ہے اور پھر اس میں شرک کا وہم کیوں۔

فائدہ ــــــ مطالع المسر ات میں ہے کہ وہیب ابن الورد ابدال میں سے تھے' انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی پہاڑ پر بسم اللہ شریف پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے'

بعض ارباب اشارات نے فرمایا کہ تمہارا بسم اللہ شریف صدق دل اور از راہ یقین کہنا کن کے قائم مقام ہے' یعنی تم اسے یقین وخلوص سے پڑھو گے تو اللہ تمہارا مطلب اور تمہاری ضرورت بغیر تاخیر کے عطا فرما دے گا' امام المکاشفین سیدنا ابن العربی رضی اللہ عنہم نے اسماء تکوین کو کرامات میں سے شمار کیا ہے۔ اسماء کی معرفت کی بناء پر یا محض دل کی سچائی کی بنا پر فرمایا اس کا بعض اہل تکوین نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (فاسی وحواشی)

علی ورق الزیتون

وہ اسماء جو مذکورہ بالا اشیاء مثلاً جبتہ اسرافیل وجبرئیل تا ورق الزیتون ان کا علم اللہ ورسولہ اعلم (مطالع المسرات)

☆———————☆
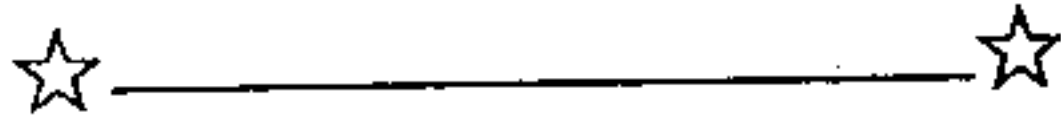
الحزب الخامس معہ شرح

(جمعہ کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح الحزب الخامس

(جمعہ کا وظیفہ)

☆

جو کوئی جمعہ کے دن زوال سے پہلے چار رکعت پڑھے' ہر رکعت میں الحمد شریف گیارہ بار اور آیۃ الکرسی' قل یایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دس' دس بار پڑھے' بعد سلام ستر بار استغفار اور ستر بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا' اس کا اتنا عظیم ثواب ہے کہ تمام مخلوق آسمانی و زمینی بھی نہ لکھ سکیں' اسے ہر جمعہ یا مہینے کے کسی جمعہ یا سال میں ایک دفعہ ضرور پڑھے۔ (مکتوبات صدی مخدوم)

فائدہ ــــــ اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین کے ہر طرح کے اجزائے ارض سے پیدا فرمایا یعنی شور و شرین اور سفید و سیاہ اور سرخ و زرد اور چالیس سال قالب آدم علیہ السلام وادی نعمان جو مکہ و طائف کے درمیان واقع ہے پڑا رہا اس کے بعد روح قالب میں داخل ہوئی۔ بعض روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا سر مبارک خاک کعبہ اور گردن و سینہ خاک بیت المقدس سے تیار کیا گیا آپ کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ اور عمر شریف ایک ہزار سال تھی اور جمعہ کے دن وفات پائی اور وصال کے وقت بیس لڑکے اور انیس لڑکیاں تھیں اور ان کی اولاد اس وقت چالیس ہزار افراد تھی۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

واسئلک الی ان قال آدم علیه السلام

''آدم'' صحیح یہ ہے کہ یہ عجمی ہے' بعض نے کہا یہ عربی ہے' ادم یا ادیم الارض سے مشتق ہے' آدم علیہ السلام کے تفصیلی حالات قصص الانبیاء وتفاسیر وتواریخ میں مشہور ومعروف ہیں۔

وبالاسماء الی ــــــ نوح علیه السلام

آپ کا نام یشکر یا عبدالغفار تھا' نوح اس لئے مشہور ہوئے کہ آپ نے بکثرت گریہ فرمایا' آپ صاحب شریعت نبی ہیں۔

ھود علیہ السلام

آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے' آپ نوح علیہ السلام کی والاد سے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام

ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ بمعنی اب رحیم' سہلی فرماتے ہیں' بہت بار عربی وسریانی میں اتفاق ہوجاتا ہے' یا لفظاً متقارب ہوجاتے ہیں' جیسے ابراہیم کی تفسیر اب رحیم ہے چونکہ وہ بچوں سے رحمت فرماتے' بنابریں اس نام سے موسوم ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ جو بچے اہل اسلام کے صغر میں مرجاتے ہیں وہ قیامت تک ان کی کفالت حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی زوجہ محترمہ کے سپرد ہوتی ہے۔

تذکرۃ الموتی میں ہے کہ ان کا نام ابرم تھا۔ پھر اس میں ہا بڑھائی گئی اور ''ہا'' سریانی لغت میں تفہیم وتعظیم کے لئے آتی ہے۔ (روح البیان)

صالح علیہ السلام

آپ نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں' پیغمبروں میں یہ ان اسماء سے ہیں' جن پر

تنوین نہیں اور وہ چھ ہیں جیسا کہ نحوی لوگ کہتے ہیں

گر ہمی خود ہی کہ دانی ہر پیغمبرے

تاکدام است اے برادر نزد نحودی منعرف

صالح وھود محمد باشعیب ونوح ولوط

منصرف داں ودگر باقی ہمہ لاینصرف

یونس علیہ السلام

نون میں ضمہ اور فتحہ وکسرہ پر تینوں جائز ہیں' آپ سلیمان علیہ السلام کے بعد اور انبیاء میں یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا مزار موصل (عراق) میں ہے۔

ایوب علیہ السلام

آپ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں' آپ کا مزار عراق میں کربلا کے علاقے میں مشہور ہے' آپ سلیمان ویونس کے درمیان گزرے ہیں۔

یعقوب علیہ السلام

دنیا میں پانچ انسان بہت زیادہ روئے۔

(۱)____ آدم علیہ السلام بہشت سے دنیا میں آ کر اتنا روئے کہ دونوں رخساروں سے دانت مبارک نظر آتے تھے۔

(۲)____ یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کے فراق میں اتنا روئے کہ آپ کی آنکھیں سفید ہوگئیں لیکن نابینا نہیں ہوئے' تحقیق دیکھئے ''انارۃ القلوب ببصارۃ یعقوب''

(۳)____ یوسف علیہ السلام قید خانہ میں۔

(۴)۔ سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کریم ﷺ کے وصال کے بعد

(۵)۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہم واقعہ کربلا کے بعد اتنا روئے کہ کبھی آپ کے آنسو بند نہ ہوئے کربلا کے بعد چالیس سال زندہ رہے' پانی پیتے تو خوب روتے۔

داؤد علیہ السلام

ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کی دعا مشہور ہے' **اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من تضی ومن اھلی ومن الماء البارد** ۔حضور سرور عالم ﷺ جب داؤد علیہ السلام کو یاد کرتے تو فرماتے وہ عبد بشیر تھے۔ (حیوۃ الحیوان)

معجزہ داؤدی

جب داؤد علیہ السلام لوہے پر ہاتھ پھیرتے تو وہ موم کی طرح نرم ہو جاتا' اس سے بڑھ کر ہمارے نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے کہ خشک لکڑی کو ہاتھ لگایا تو وہ سبزی ہوگئی اور اس سے سبز پتیاں ظاہر ہوتیں۔ (زرقانی شرح مواہب لدنیہ)

سلیمان علیہ السلام

آپ حیوانوں کی بولیاں جانتے تھے اور شیاطین وجن اور ہوا آپ کے تابع تھی اور ان جیسا ملک اور کسی کو نہ ملا اور ہمارے نبی پاک ﷺ کو ان سے بڑھ کر معجزات ملے جانور آپ سے بولتے' پتھر بولتے' کنکریاں تسبیح پڑھتی تھی' بکری کا زہریلا گوشت بول پڑا اور ہرن اور اونٹ آپ سے بول پڑے۔ (تفصیل گزری ہے زرقانی)

ارمیا علیہ السلام

بعض نے کہا کہ خضر علیہ السلام ہی ارمیا علیہ السلام ہیں۔

شعیاء علیہ السلام

آپ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے پیروکار تھے، بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے، آپ کی عمر میں اختلاف ہے۔

الیاس علیہ السلام

آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ شریعت موسوی کے پیروکار اور بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے۔ شام میں ایک قوم بت پرست تھی اور بعل بت کو پوجتی تھی۔ آپ کا نام الیاسین بھی ہے، بعض نے کہا آپ کے والد کا نام الیاسین تھا۔ (واللہ اعلم)

الیسع علیہ السلام

بعض نے کہا یہی یوشع علیہ السلام اور تشدید لام اور سکون یاء اور فتح سین کے ساتھ بھی آیا ہے۔

ذوالکفل علیہ السلام

بعض نے کہا کہ الیاس علیہ السلام یہی ہیں، بعض نے کہا کہ یہی زکریا علیہ السلام ہیں آپ صرف ایک شخص کی طرف مبعوث ہوئے۔ (فاسی)

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ اور پاک وصاف پیدا ہوئے۔ پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا، دونوں سبابہ انگلیاں آسمان کی طرف عاجزانہ طور اٹھائیں، باقی انگلیاں آپ نے قبض کئے ہوئے تھے اور آپ کا جھولا فرشتہ جھلاتے تھے اور چاند جھک جاتا تھا، جس

طرف آپ اشارہ فرماتے' آپ گہوارہ میں بولتے تھے۔ (مواہب وزرقانی وغیرہ)

والقمر مضیئاً

اس کا مقام طبعی اسفل ہے' اس کی شان یہ ہے کہ وہ سورج سے نور حاصل کرتا ہے اور اس کا ذاتی رنگ سیاہ ہے۔ (فاسی)

الکواکب

کوکب کی جمع ہے' وہ جسم بسیط کروی شفاف ہے یعنی اس کا رنگ نہیں۔

کنت حیث کنت

(سند) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو لقمہ بنا تو وہ انہیں ایک لقمہ کر لے' اس کی تسبیح ہے۔ سبحانک حیث کنت الخ۔ (فاسی)

ازالۂ وہم ـــــ فرشتے کی یہ وصف قابل تعجب نہیں اللہ نے اس سے بھی بڑھ کر بڑی شان والے فرشتے بنائے ہیں' دیکھئے۔ فقیر کی تصنیف (فرشتے ہی فرشتے)

علیٰ سیدنا محمد ملأ ارضک

(۱) ـــــ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار خصائص ہیں۔ من جملہ ان کے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے آگے دیکھتے اسے پیچھے دیکھتے تھے۔

(۲) ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے دن کو دیکھتے ایسے ہی رات کو (کسی روشنی کی ضرورت نہ تھی)

(۳) ـــــ آپ کا لعاب دہن کڑوے اور کھارے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا۔

(۴)____ آپ کی بغل میں بال نہ تھا۔

(۵)____ بغل متغیر اللون بھی نہ تھی (بلکہ اس سے خوشبو مہکتی اس سے پسینہ گرتا تو ستارے جھڑتے معلوم ہوتے)

(۶)____ آپ کی آواز اتنی دور تک پہنچتی کہ کسی دوسرے کے آواز وہاں تک نہ پہنچ سکتی۔

(۷)____ آپ کی سماعت دوسروں سے بڑھ کر تھی۔

(۸)____ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل بے دار رہتا تھا۔

(۹)____ ج۔ آپ کو جمائی نہیں آتی تھی۔ بلکہ کسی کو آئے اور تصور کرے کہ انبیاء علیہ السلام کو جمائی نہیں آتی تھی تو جمائی رک جاتی ہے۔

ماجزیٰ بہ القلم

قلم موتی کا ہے اس کا طول وعرض پانچ سو یا سات سو برس ہے اس کے درمیان میں شگاف ہے اسی سے سیاہی جاری ہوتی ہے۔ (زرقانی)

لطیفہ____ منکرین کمالات مصطفیٰ ﷺ نے دوردتاج کے اس جملہ پر اعتراض اٹھایا فی اللوح تو صحیح ہے کہ لوح میں لکھا جاتا ہے لیکن قلم میں لکھے نہیں جاتے بلکہ قلم سے لکھا جاتا ہے۔ ہم نے انہیں جواب دیا کہ یہ قلم خداوندی ہے۔ کسی انسان کا نہیں جیسے اللہ کی کرسی کی وسعت سے لوگ گھبرا جاتے ہیں تم لوگ القلم کی وسعت سے نہیں گھبراتے تو اتنی بڑی وسعت کی درمیانی مسافت میں حضو ﷺ کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے۔ تو تم خطرے میں کیوں پڑ گئے مزید تحقیق فقیر کی تصنیف ضواء السراج فی شرح درودتاج نہیں پڑھتے۔

فی ام الکتاب

اس سے لوح محفوظ مراد ہے۔ اسے ام الکتاب اس لئے کہا گیا ہے کہ قیامت تک کے حالات مندرج ہیں یا ان جملہ صحائف کی اصل ہے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ (فاسی)

قطرت من سمٰونک

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجتا ہے جو آسمان سے پانی حاصل کر کے چلتی ہے۔ جیسے دودھ دینے والی اونٹنی، ابوالشیخ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم سے روای ہیں۔ کہ ان سے پوچھا گیا کہ بارش آسمان سے ہے یا بادل سے۔ انہوں نے فرمایا آسمان سے ہے۔ بادل تو دھوئیں جیسی شے ہے۔ جس پر آسمان سے پانی اترتا ہے۔ امام ابوالشیخ اور ابن حاتم خالد بن معدان سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ بارش وہ پانی ہے جو عرش کے نیچے سے نکل کر ایک آسمان سے نکل کر دوسرے آسمان تک پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ پہلے آسمان پر پہنچ کر ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے۔ جسے الایزم کہا جاتا ہے سیاہ بادل اس جگہ داخل ہو کر اس طرح پیتا ہے جیسے اسفنج پانی کو پیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے۔ اسے بھیج دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ سیاہ بادل میں سفید بارش ہوتی ہے اور سفید بادل میں تری (رطوبت) ہوتی ہے جو پھلوں کے پکنے میں مدد دیتی ہے حضرت عکرمہ (تابعی) سے روایت ہے کہ پانی آسمان سے اترتا ہے۔ اور اونٹ کے برابر اس کا قطرہ بادل پر ٹپکتا ہے ﷺ امام شعبی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد۔ فسلکه ینابیع

فی الارض کی تفسیر میں ہے۔ کہ زمین میں جو بھی پانی ہے آسمان سے ہے۔ ابوالشیخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی کا جو چلو بھی اتارا اندازے سے اتارا اور ہوا کی جو مقدار بھی نازل فرمائی۔ وہ اندازے سے نازل فرمائی۔ سوائے طوفان نوح (علیہ السلام) کے کیونکہ ہوا خازن فرشتوں کے قابو سے باہر ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

بریح صرصر عاتیة (۶/۶۹)

قوم عاد تیز ہوا سے بند کی گئی جو فرشتوں کو قابو سے باہر ہوگئی۔

فائدہ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا جو قطرہ بھی نازل کیا اس کے ذریعے زمین میں سبزہ اور سمندر میں موتی پیدا فرمائے۔ یہ تمام دلائل اس امر کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں کہ بارش آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ بخلاف ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ بارش زمین کے سمندر سے اٹھنے والے بخارات اور رطوبتوں سے ہوتی ہے۔ یہ قول معتزلہ کی طرف منسوب ہے۔ جو ہر جگہ عقل کے فیصلوں کو ترجیح دیتے ہیں یہی فلاسفہ کا مذہب ہے دور حاضرہ کے بعض سائنسدان اسلام سے بے خبری یا اسلام سے مخالفت کی بناء پر اکثر امور انہی معتزلہ سے لیتے ہیں کیونکہ وہ بھی عقلی گھوڑے دوڑاتے تھے یہ بھی ان کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ نیچری، پرویزی، چکڑالیوں کے اکثر کا یہی حاصل ہے۔

خلقت الدنیا

ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اہل دنیا کو اسی لئے پیدا کیا

کہ انہیں اللہ بتائے کہ حضور نبی پاک ﷺ کی اس بزرگی وکرامت کا علم ہو جو اللہ کے نزدیک ہے۔اے محمد ﷺ آپ نہ ہوتے تو میں دنیا اور اہل دنیا کو پیدا نہ کرتا۔(زرقانی)

فائدہ۔۔۔۔۔نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے دو باتوں سے آدم علیہ السلام پر فضیلت دی۔

(۱)۔۔۔۔۔میرا شیطان اسلام لایا۔

(۲)۔۔۔۔۔میری ازواج کو میرا مددگار بنایا اور آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا۔اور ان کی بیوی ان کی مددگار نہ ہوئی۔(حاشیہ دلائل الخیرات)

فائدہ۔۔۔۔۔اللہ جب کسی بندے کیلئے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے ایسے بچاتا ہے جیسے تم بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔(سبع سنابل)

فائدہ۔۔۔۔۔حدیث شریف میں ہے کہ ترک دنیا تمام عبادات کا سر ہے۔ اور حب دنیا تمام گناہوں کی سر ہے۔(سبع سنابل)

اللہ نے ایک ہزار گروہ پیدا فرمائے۔چھ سو دریا میں اور چار سو جنگل اور خشکی میں۔(حاشیہ)

فائدہ۔۔۔۔۔دنیا دنوں سے ہے بمعنی قریب یہ اس لئے کہ یہ عقبی کے قریب ہے اور بعض نے کہا کہ یہ دنیا ئیت سے ہے۔بمعنی خبیث وکمینگی دنیا چونکہ ایک حسین اور کمینہ شے ہے اسی لئے اس نام سے موسوم ہے اور قیامت قیام سے ہے۔چونکہ اس دن مردے اٹھیں گے اس لئے اس نام سے موسوم ہے۔

فائدہ۔۔۔۔۔الدنیا بضم الدال' ابن فتیبہ نے فرمایا کہ بکسر الدال بھی جائز ہے اس میں دو قول ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔مشہور ومعروف ہے یعنی یہ عالم جس میں ہم گزر رہے ہیں۔

(۲)_____ اس عالم میں جملہ مخلوقات وہ جواہر ہوں یا عوارض، آخرت کے قیام سے پہلے کا دور یعنی ابتدائی تخلیق تا ابتدائے آخرت دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے۔اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ دنیا کی عمر اول سے آخر تک پچاس ہزار سال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کا علم اللہ کو ہے کہ اس کی ابتداء کہاں سے ہے اور کب تک ہے اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور سرور عالم ﷺ کو علم ہے اور ان کے فیض سے اولیاء کاملین کو بھی۔

صلی علی سیدنا محمد

قاضی ابوبکر بن العربی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا درود شریف کا فائدہ صرف پڑھنے والے کو ہے کہ وہ اپنے نبی پاک ﷺ سے خلوص عقیدت سے اظہار محبت اور مداومت ،طاعت و معرفت حق اور وساطت واحترام رسول ﷺ کے طور درود پڑھ رہا ہے۔اور حضور علیہ السلام کو دعائیں دینا در صل یہ بھی امت کے فائدہ کیلئے ہے۔(مدارج)

یسبحک

تسبیح سے سبحان اللہ کہنا اور تہلیل سے لا الہ الا اللہ کہنا اور تکبیر سے اللہ اکبر کہنا اور حمد اللہ سے الحمد للہ کہنا بسملہ سے بسم اللہ کہنا اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا وغیرہ وغیرہ مراد ہوتا ہے۔

یعنی ان لوگوں کی تعداد میں جو تیری پاکیزگی اور تقدس زبان حال سے بیان کرتے ہیں کیونکہ ان کی تخلیق اس امر کی دلیل ہے کہ تو موجود ہے اور تمام وجودی اور سلبی صفات کاملہ سے موصوف ہے۔یا وہ زبان قال سے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''سبحان الله'' یا ''سبحانک'' وغیرہ الفاظ جو تیری پاکیزگی اور تقدیس پر دلالت کرتے ہیں۔(ویھلک)اور کہتے ہیں لاالہ الا اللہ یالا الہ الا ھو یالاالہ الا انت (ویکبرک)اور کہتے ہیں اللہ اکبر یا اللہ اکبر یاالکبیر وغیرہ ذلک (ویعظمئک)اور الفاظ تعظیم یا عقیدہ تعظیم یا عظمت کی گواہی کے ساتھ تیری عظمت کا اظہار کرتے ہیں۔

اللھم صل علی

الفاظ جمع ہے لفظ کی۔یعنی تمام انسانوں نے جتنے الفظ بولے' خواہ وہ ایک حرف پرمبنی تھے یازیادہ پر۔خیر سے متعلق تھے یا شر سے مباح تھے۔یا معصیت ایک نسخے میں اس کے بعد ہے۔

والحاظھم

اللحظ کا معنی ہے گوشہ چشم سے دیکھنا۔

وصل علی محمد عدد کل نسمیة

نون اور سین پرزبر' اس کا معنی ہیں نفس' روح اور جسم اس کی جمع ہے نسم ہر جانور جس میں روح ہے وہ نسمہ ہے۔قاموس میں ہے ''النسمة'' پہلے حرف کی حرکت کے ساتھ اس کا معنی ہے انسان' صحاح میں ہے النسمة کا معنی ہے۔نفس انسانی' مشارق میں ہے۔النسمة نفس روح اور بدن خلیل نے کہا۔النسمة کا معنی انسان ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

وبرأ النسمة ۔اور اللہ تعالیٰ نے روح کو پیدا فرمایا۔اساس میں ہے غبار سے بچو۔فان منه النسمة کیونکہ اس سے جان (جراثیم) ہے۔

وھـذہ نسـمة مبـار كة ۔یہ بابرکت روح ہے ''واعتق نسمة'' اس نے ایک جان کوآزادکیا۔''والله باری النسیم'' اللہ تعالیٰ روحوں کو پیدا فرمانے والا ہے۔

''وامصلت الناقة والدھاقبل ان تنسم'' اونٹنی نے اپنے بچے کوخارج کردیا قبل اس کے وہ مجسم مکمل اور جانور بن جائے۔(انتھی)

خلقتها فيهم

ہر جان جسے تو نے تسبیح کرنے والوں اوران کے ساتھ جن حضرات کا ذکر کیا گیا ہےان میں پیدا فرمایا۔(وصل علی محمد عدد الریاح الذرایه) کہا جاتا ہے ذرت الـريـح التـراب تـذروه تذريه ذروًا وذرياء واذرته وذرته (یعنی یہ ناقص واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے۔اسی طرح باب نصراورضرب دونوں سے آتا ہے۔معنی یہ ہے کہ ہوانے مٹی کو پھینکا اسے لے گئی اوراسے اڑادیا۔

الاغصا

جمع ہے۔غص کی پہلے حرف پر پیش،غص درخت کے تنے سے نکلنے والی باریک اورموٹی شاخ کہتے ہیں۔

علی ارضک

جو کچھ تو نے زمین پر پیدا فرمایا مثلاً حیوان'مٹی طرح طرح کے پتھر اور پانی وغیرہ۔(ومـابين سموٰاتک)اور جو کچھ تو نے اپنے آسمانوں میں پیدا کیا۔جس کا ہمیں علم نہیں ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد ملٔ ارضک من الخ

(واقـلـت)جس چیز کوزمین نے اٹھایا اور بلند کیا۔یہ پہلے فعل کے مرادف ہے

(من) ہے۔(قدرتک)یعنی قدرت کے آثار جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔اور اپنی قدرت سے انہیں زمین پر وجود عطا فرمایا۔ایک یہ ہے کہ من تعلیلہ ہو یعنی زمین نے جو کچھ اٹھایا وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھایا اور ایک نسخے میں اس کی جگہ ''بما وسعت وبما حملت '' ہے دونوں جگہ ایک نقطے والی باء کے ساتھ ''واستقلت من قدرتک'' ہے اقله و استقله اور اس کا معنی ایک ہی ہے۔

(فی سبع بحارلک)سوال۔زبان عربی کے مشہور طریقے کے مطابق سبعة کہنا چاہئے تھا۔مغرد یعنی بحر کا اعتبار کرتے ہوئے جو مذکر ہے۔جواب۔بغداد کے نحویوں اور امام کسائی کا اس میں اختلاف ہے وہ جمع کا اعتبار کرتے ہوئے تاء کو ترک کردیتے ہیں۔(کیونکہ جمع بتاویل جماعت مونث ہے)سیبویہ اور فراء نے کہا کہ کلام عرب اس کے خلاف ہے کہ سبع بحارلک بغیر تاء کے کہا جائے نیز صحیح یہ ہے کہ سبعہ کہا جاتا ہے۔کیونکہ تین سے لے کر دس تک اسم عدد کا مضاف الیہ جمع مکسر اور جمع قلت کے وزن پر ہونی چاہئے۔جیسے اللہ نے فرمایا''والبحر یمده من بعده سبعة البحر ''سات سمندر یہ ہیں۔

(۱)____بحر ہند

(۲)____طبرستان

(۳)____بحر کمان

(۴)____بحر عمان

(۵)____بحر قلزم

(۶)____بحر روم

(۷)____اور بحر مغرب (واللہ تعالیٰ اعلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ زمین کی مسافت پانچ سو برس ہے اوراس میں ویران علاقے سو برس کی مسافت ہے۔ (زرقانی شرح مواہب)

فائدہ: یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار امتیں اور جاندار کی قسمیں پیدا فرمائیں۔ چھ سو کو سمندر میں اور چار سو کو خشکی پر یہ بھی ایک روایت ہے کہ ہر امت عرش کی زبانوں میں سے زبان اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔

اللھم صل علی محمد عدد مل ء سبع بحارک

یعنی ان چیزوں کی تعداد میں سے جنہوں نے سات سمندروں کو بھر رکھا ہے اور وہ اشیاء ہیں پانی کے اجزاء مچھلیاں' جانور اور ریت وغیرہ یا یہ مطلب ہے کہ یہ اتنے درود جو ساتوں سمندروں کو بھر دیں اگر انہیں اجسام فرض کیا جائے۔ نسخہ سہلیہ اور بعض دوسرے معتبر نسخوں میں مـل ء کو بعض نے منصوب پڑھا ہے۔ اور بعض نے مجرور قرار دیا ہے۔ نصب کی صورت میں یہ عدد سے بدل ہے جر کی صورت میں اضافت ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

فی مستقر الارضین

مستقر قاف پر زبر کے ساتھ اسم مفعول ہے معنی ہے کہ زمین اپنے ماسوا مخلوقات کے قرار پانے کی جگہ ہے۔ اگر قاف کے نیچے زیر ہو تو اسم فاعل ہے۔ یہ ماخوذ ہے حضرت مصنف کے گزشتہ اور آئندہ قول سے و علی الارض فاستقرت (اس اسم کے طفیل جسے تو نے زمین پر رکھا تو وہ پر سکون ہو گئی (و سھـلھـا) یہ واؤں کے ساتھ خاص کا عام پر عطف ہے سہل زمین کا وہ حصہ جو پہاڑ کے علاوہ ہے (یعنی نرم زمین) عـدد اضطراب المیاہ العذبۃ میٹھے پانیوں کے متلاطم ہونے کی تعداد میں اَلعَذبَۃ بے نقطہ عین پر زبر نقطے والا ذال ساکن۔ اس کا واحد عَــذبُ ہے وہ پانی جو آسانی کے ساتھ

حلق سے نیچے اتارا جاسکے۔(وَالْمِلْحَةِ) میم کے نیچے زیر لام ساکن اسکا مفرد مِلْح ہے یہ عَذْبُ کے مقابل ہے (کھاری اور نمکین پانی) بعض نسخوں میں ہے اَلْمَالِحِۃ اس کے معنی بھی کھارے اور نمکین ہے اور یہ ردی لغت ہے چنانچہ صحاح میں ہے۔ مَــــاءٌ مَالِحٌ صرف ردی لغت میں کہا جاتا ہے قرآن عزیز میں ہے۔ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ (۱۲/۳۵) یہ میٹھا ہے خوب میٹھا جس کا پینا خوشگوار ہے۔ اور یہ کھاری ہے تلخ، طلحہ بن مصرف نے پڑھا۔ مَلِحٌ میم پر زبر اور لام کے نیچے زیر۔ ابو حاتم بجستانی فرماتے ہیں۔ یہ قرأت منکر ہے۔ ابن جنی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ کی مراد "مَالِح" ہے اور الف حذف کر دیا گیا ہے۔ جیسے مَرِدًا اور بَرِدًا اصل میں مَارِدًا اور بَارِدًا ہے

مذکورہ پانیوں کے متلاطم ہونے کے دو مطلب ہو سکتے ہیں (۱) میٹھے پانی اپنی جگہ اور کھارے پانی اپنی جگہ متلاطم ہوتے ہیں۔ (۲) میٹھے پانی کھارے پانیوں کے ساتھ مل کر متلاطم ہوتے ہیں میٹھے پانی بارش۔ چشموں اور نہروں کے پانی ہیں جو سمندر کے کھارے پانی میں گرائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں مل کر متلاطم ہوتے ہیں بعض لوگوں نے کہا میٹھے پانی کھارے پانی میں مخلوط نہیں ہوتے۔ بلکہ الگ رہتے ہیں۔ ابن عطیہ نے کہا کہ یہ بات دلیل یا حدیث صحیح کی محتاج ہے۔ ورنہ مشاہدہ اس کی تائید نہیں کرتا۔ (فاسی)

عامرھا

عامر اسم فاعل بمعنی اسم مفعول جیسے دافق بمعنی مدفوق غامرھا، غامر بمعنی خراب ویران یعنی وہ زمین جو پانی میں غرق ہے اور ظاہر وہ زمین جو آباد ہے۔

علی سیدنا عدد السحاب الجاریہ

(سوال)۔ جب اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر

انسانوں کی کیا ضرورت ہے کہ وہ بھی درود شریف پڑھیں۔

جواب۔ حضور سرور عالم ﷺ پر درود بھیجنے کا یہ مقصد نہیں کہ اس کی آپ کو کوئی ضرورت ہے۔ بلکہ دورد بھیجنے والے انسانوں کا اپنا فائدہ ہے۔ اور اس طرح نبی پاک ﷺ کا اعزاز و اکرام بھی تاکہ پڑھنے والوں کو ایک طرف ثواب نصیب ہو تو دوسری طرف انہیں قرب ﷺ کی دولت بھی حاصل ہو۔ اس کی مثال ذکر الٰہی ہے۔ کہ ذکر سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں ذاکر کا فائدہ ہے کہ ایک طرف ثواب پائے گا۔ دوسری طرف اسے قرب الٰہی نصیب ہوگا۔ (صلوات ناصری حاشیہ دلائل الخیرات)

من الجن الخ

(۱)۔ حضرت ابوداؤد سے مرفوعاً مروی ہے کہ جن کی ایک قسم بچھو اور سانپ اور حشرات الارض ہے۔ (۲) ہواؤں میں اڑنے والے (۳) ان پر حساب کتاب ہوگا۔ پھر جن کی دو قسمیں ہیں (۱) روحانی یہ کھاتے پیتے نہیں۔ (۲) کھاتے پیتے ہیں پھر ان کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)ـــــ ان کے بازو ہیں ان سے وہ اڑتے ہیں۔

(۲)ـــــ سانپ اور کتے کی صورت میں ہے۔

(۳)ـــــ قلب مکانی کرتے رہتے ہیں۔

جنات کی تفصیل فقیر کی تصنیف جن ہی جن پڑھیے۔

فائدہ ـــــ جن مطلق ہو تو اسے جنی کہتے ہیں اور جو لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں انہیں عامر کہا جاتا ہے اس کی جمع عمار ہے۔ اگر خبیث ہو تو انہیں شیاطین کہتے ہیں اگر زیادتی کریں تو وہ عفریب ہیں۔ جن انسان سے زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ انسان اس کا دسواں حصہ ہیں۔

مسئلہ ــــــ جو سانپ گھروں کے سوا کہیں اور مل جائے قتل کر دیا جائے۔

مسئلہ ــــــ اور سانپ گھروں میں ہوں تو انہیں مارنا نہیں چاہئے جب تک تین دن نہ گزریں اور اسے گھر سے نکل جانے کیلئے روزانہ کہہ بھی دیا جائے کہ (اے سانپ جی! نکل جاؤ)

حدیث شریف ــــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں بعض ایسے جن بھی ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں انہیں دیکھو تو مارنے کی کوشش نہ کرو بلکہ ان کو تین روز کی مہلت دو۔

ف ــــــ ابن الملک شرالمشارق میں فرماتے ہیں کہ جن چونکہ لطیف جسم والے ہوتے ہیں اس لئے وہ سانپوں کی شکل میں بھی آ جایا کرتے ہیں اور جو جن سانپوں کی شکل میں آتے ہیں انہیں قتل کرنے سے روکا گیا ہے۔ اور جو جن سانپ بن کر آتا ہے وہ سفید، چھوٹا ہوتا ہے اور جب چلتا ہے تو پیچھے نہیں مڑتا ہے۔

مسئلہ ــــــ اور صحیح یہی ہے کہ سانپوں کو گھروں میں مارنے کی ممانعت صرف مدینہ شریف میں ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام بلاد میں ہے جس گھر میں ہوں یہی حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

واذصوفنا الیک نفر من الجن یستمعون القرآن

مسئلہ۔ جب کوئی گھر میں سانپ دیکھے تو اسے یہ سنوائے۔

انشد کم بالعھد الذی اخذہ علیکم نوح علیہ السلام انشدکم بالعھدی اخذہ علیکم سلیمن السلام ان لاتؤ ذونا

اس دعا کے بعد بھی اگر سانپ گھر کو نہ چھوڑیں تو مار دینا جائز ہے۔ سانپ اور بچھو سے بچنے کیلئے پڑھیے۔

سلام علیٰ نوح فی العلمین انا کذلک نجزی المحسنین

انشاء اللہ اس دعا کی برکت سے حفاظت ہوگی۔

مسئلہ ـــــ ہر جانور کی فطرت یہ ہے کہ وہ ایذا دے' پس موذی کو قبل از ایذا قتل کر دینا جائز ہے' جیسے سانپ' بچھو، چوہا اور چھپکلی وغیرہ (اس پر تمام امت کا اتفاق ہے)

مسئلہ ـــــ حواشی الجنات علی الہدایہ میں ہے کہ حیوان کو قتل کرنا دو طرح سے ہے۔

(۱) ـــــ ضرر دفع کرنے سے

(۲) ـــــ نفع حاصل کرنے سے (روح البیان)

صل علی محمد عدد خطاهم

حضور نبی پاک ﷺ اتنے سخی تھے کہ جو آپ کی سخاوت کا حال دیکھتا تو وہ بھی سخاوت کرنے کا عادی ہو جاتا۔ آپ ہر حال میں بہت سخی تھے لیکن رمضان میں تو تیز آندھی کی طرح سخاوت فرماتے آپ ہر حال میں اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیتے۔ (ناصر المحسنین)

شأباز کیا

شاب تیس برس کا جوان، مطرزی نے فرمایا کہ تیس و چالیس سال کے درمیان کی عمر چالیس سے ساٹھ تک کہل (بڑھاپا ہے)۔ الحباء کے نزدیک جب تک انسان ماں کے پیٹ میں ہے جنین ہے۔ پیدائش سے دودھ پینے تک طفل ہے اس کے بعد صبی ہے جب تک بالغ نہ ہو بلوغت کے بعد شباب ہے چالیس برس تک۔ چالیس کے بعد ساٹھ سال تک کہول ہے' اس کے بعد تا آخر شیخ ہے۔ (حاشیہ)

شَرِّف بُنیَانَه'

علماء نے فرمایا کہ نبیان سے آپ کی شریعت مراد ہے حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ میری سنت لوگوں میں پرانی ہو جائے گی اور بدعت (سیئہ) نئ اور جدید ہو گی اس زمانے میں میری سنت پر عمل کرنے والا لوگوں میں غریب (اجنبی) اور تنہا ہو گا اور جو بدعات (سیئہ) پر عمل کرے گا اس کے پچاس دوست ہونگے یا ان سے بھی زیادہ' صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہمارے بعد بھی کوئی افضل (اچھا) ہو گا آپ نے فرمایا ہاں۔ عرض کی کیا وہ آپ کی زیارت ظاہری سے مشرف ہو گا۔ فرمایا نہیں' عرض کی پھر وہ کیسے زندگی گزاریں گے' فرمایا جیسے نمک پانی میں یعنی ان کے دل پگھل جائیں گے جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ عرض کی پھر وہ کیسے زندگی بسر کرینگے فرمایا جیسے کپڑا سرکہ میں' عرض کی پھر وہ اپنے دین کی کیسے حفاظت کرینگے' فرمایا جیسے انگارہ ہاتھ میں کہ اگر اسے چھوڑتے ہیں تو انگارہ کی شوخی ختم ہو جائے گی اگر ہاتھ میں رکھتے ہیں تو ہاتھ جلتا ہے۔ (روح البیان)

یعنی اس زمانہ دین و اسلام کی باتوں کی حفاظت مشکل ہو گی۔ ہمارے دور کا کچھ یہی حال ہے جس طرح سب کو معلوم ہے۔

وَانفَعنَا بِمَحبَّتِہٖ

یعنی آپ کے اقوال وافعال اور جملہ احوال جو آپ اللہ سے لائے ہیں۔ بعض نے کہا جسے جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا بہت زیادہ ذکر کرتا ہے۔ بعض نے کہا کہ محبت یہ ہے کہ محبوب کو ماسواء ترجیح دے بعض نے کہا کہ محبت یہ ہے کہ اپنا دل محبوب میں لگائے۔ (نسیم الریاض)

فائدہ ـــــ نبی پاک ﷺ اعلان نبوت سے پہلے کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے یہی مختار ہے' اس کی صنغیہ نے یہ وجہ بتائی ہے کہ اگر کسی نبی کی شریعت پر عمل کرتے تو اس کے امتی سمجھے جاتے حالانکہ آپ قبل اعلان نبوت بھی نبی تھے اور آپ اس پر عمل فرماتے جو آپ کو کشوف صادقہ سے منجانب اللہ وحی خفی سے معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اکثر وہ کشوف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق ہوتے۔

انتباہ ـــــ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی نبوت چالیس سال کی محتاج نہ تھی جیسا کہ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے بلکہ آپ پہلے سے وصف نبوت سے موصوف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کنت نبیا و آدم بین الروح و الجد آپ عالم اور ارواح میں بھی نبی تھے۔ (شرح شفا ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری)

غفور رحیم

مروی ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے رسول خدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ بھیج کر اسے فرمایا کہ تیری عبادت قبول نہیں' بلا وجہ کیوں تکلیف اٹھا رہا ہے' بندے نے جواباً کہا کہ میرا کام ہے بندگی' آگے مالک کی مرضی' فرشتے نے اللہ سے اس کا جواب عرض کیا' اللہ نے فرمایا کہ باوجود نالائقی کے اگر وہ بندگی سے باز نہیں آتا تو میں اپنی کریمی سے کیسے باز آؤں۔ (سبع سنابل)

حکایت ـــــ ایک شخص کو پچاس سال کعبہ کے گرد لبیک کہتے گذری' ہر لبیک پر جواب لا لبیک ملتا۔ کسی بزرگ نے سن کر اسے کہا کہ جب ادھر لا لبیک جواب ملتا ہے تو اب طواف اور لبیک پکارنے کا کیا معنی اس نے جواب دیا کہ اور کوئی دروازہ ہو تو جاؤں میں تو لبیک اور طواف نہ چھوڑوں گا قبول ہو یا نہ ہو۔ اللہ سے ارشاد ہوا کہ اس کے پچھلے طواف بھی قبول ہوا اور اب یہ میرا بند خاص ہے۔

یارب العالمین

یہ جمعہ کے وظیفہ کا آخری جملہ ہے اس کے بعد ایک روایت مذکور ہے جو وظیفہ میں نہیں پڑھنی۔ ہاں روایت کے بعد کی عبارت پڑھنی ہوگی اور جمعہ کا ورد آگے جا کر ختم ہوگا جسے فقیر وہاں جا کر عرض کرے گا۔ (انشاءاللہ)

مَن اَعۡتَقَ رَقَبَةَ الخ

اس میں اولاد اسماعیل کی برگزیدگی وشرافت کی طرف اشارہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کو ایسا برگزیدہ اجر وثواب ملے گا۔

تبارک وتعالیٰ

تبارک فعل غیر متصرف اس کا مضارع حزب میں نہیں' اس لئے کہ یہ اللہ کے ساتھ خاص ہے اس کے غیر پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ (فاسی)

فَوَعِزَّتِیۡ وَجَلَالِیۡ

اللہ تعالیٰ کا صرف جملہ کہہ دینا بھی کافی ہے لیکن جب وہ قسم یاد فرمائے اور بار بار تکرار یاد فرمائے جیسے یہاں ہے تو پھر اس امر کی عزت وشان کا کیا کہنا۔ (فاسی)

انتباہ۔ جو لوگ نبی پاک ﷺ کو معمولی سمجھتے ہیں وہ ایسے مضامین سے عبرت حاصل کریں کہ وہ ذات کتنی عظیم الشان ہے کہ جس کے لئے اللہ اتنی قسمیں اور بار بار اور با تکرار یاد فرما رہا ہے لیکن ہادیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

قصراً فی الجنة قصر

وہ منزل جو کئی مکانات پر مشتمل ہو۔

فائدہ ــــــ درود شریف پڑھنے والے کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہوگی کہ

قیامت میں محل بلند بھی حاصل کرے اور قرب رسول اللہ ﷺ اور طرفہ یہ کہ اس کا ہاتھ حبیب خدا ﷺ کے ہاتھ میں اور حبیب کا ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں۔ (صلوات ناصری)

فی کل یوم جمعه

یعنی یہ مرتبہ اس خوش بخت کا ہے جو اس درود شریف کو جمعہ کے دن پڑھتا ہے اسی لئے فقیر اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ دلائل الخیرات کا ورد وظیفہ جاری رکھیئے تا کہ قیامت میں بہت بڑی دولت نصیب ہو اللہ تمام دوستوں کو دلائل الخیرات کی بالالتزم پڑھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

محمد عبدک ورسولک

حضور نبی پاک ﷺ کے اوصاف کریمہ میں سے سخاوت نمایاں صفت ہے، مروی ہے کہ غزوہ حسنین کی فراغت کے بعد ایک خاتون حاضر ہوئی اس نے ایک شعر پڑھا جو آپ کے ایام رضاعت کی یاد دلاتا تھا۔ آپ نے اس خاتون کے قبیلہ کا جتنا مال واپس کرنے کا حکم فرمایا وہ تمام مال واپس لوٹا دیا اور اس کے علاوہ انعامات سے نوازا کہ جب ان کی قیمت لگائی گئی تو پانچ لاکھ ہوئی ابن وجیہہ فرماتے ہیں کہ ایسے دردو دہش کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ (حاشیہ دلائل)

علی السموات فاستقلت

آسمانوں کو جمع اور زمین کو واحد لانے میں اشارہ ہے کہ آسمانوں کے حقائق مختلف ہیں اور زمین کی حقیقت واحدہ ہے۔ مزید تفصیل فیوض الرحمٰن میں پڑھیے۔

آدم نبیک

آدم علیہ السلام کا مقر فلک القمر ہے یعنی آسمان دنیا، اس کا نام رفیع ہے بوجہ

رفعت کے اور جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو خوف الٰہی سے تین سو برس روئے لمحہ بھر بھی آنسو نہ تھمے اور سو برس تک تو آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا۔ آپ کے آنسو سے اللہ نے عود وطب اور سنڈھ اور صندل اور قسم قسم کی خوشبوئیں پیدا کیں اور بی بی حواؑ کے آنسوؤں سے لونگ وغیرہ پیدا فرمائے۔ (زرقانی)

ان تصلی علی محمد الخ

ابن الجوزی رحمہ اللہ نے لکھا کہ جب اللہ نے مخلوق کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو نور سے فرمایا کہ اے نور محمد ہو جا تو وہ ایک ستون بن گیا اور نور اوپر کی طرف چل کر حجاب عظمت تک پہنچ کر سجدہ کیا اس میں کہا الحمد للہ اس پر اللہ نے فرمایا **لذلک خلقتک وسمیتک** میں نے تجھے اسی لئے پیدا کیا اور تیرا نام محمد (ﷺ) رکھا آپ سے مخلوق کی ابتدا کروں گا ورآپ پر نبوت ورسالت ختم کروں گا۔ (ناصر الحبیب)

وعلیٰ آل محمد

(۱)۔۔۔۔۔ اشعۃ اللمعات میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ میں اور تو اور علی وحسنین ایک مقام اور ایک مکان میں رہیں گے۔

(۲)۔۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ سے سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ مانگو عرض کی گئی آپ کے ساتھ کون رہے گا فرمایا علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ عنہم

(۳)۔۔۔۔۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے ایک دن جامع مسجد کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو جنت میں دو موتی ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔ سفید

(۲)_____ زرد

مقام محمود سفید موتی کا ہے اور زمین ستر ہزار کوٹھیاں ہیں اور ہر کوٹھی تین میل کی ہے۔

اسی کا نام وسیلہ ہے یہ حضور نبی پاک ﷺ اور آپ کے اہل بیت کے لئے اور زرد موتی وہ بھی سفید موتی کی طرح ہے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے۔ (حاشیہ)

احصاہ اللوح المحفوظ

لوح محفوظ اس لئے ہے کہ اس تک شیطان نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے علمک سے مراد معلومات ہیں یعنی وہ کل باتیں جو اللہ تعالیٰ نے آنے والے حالات سے تا قیامت اس میں لکھی ہیں۔ (فاسی)

صل علی محمد الخ

مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کا نور پیدا فرمایا پھر حکم فرمایا کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے انوار کی طرف نظر فرمائیں آپ کے نور نے ان تمام انوار کو ڈھانپ لیا۔ انبیاء علیہم السلام نے عرض کی یہ کس کا نور ہے اللہ نے فرمایا یہ میرے حبیب محمد ﷺ کا نور ہے ان پر تم ایمان لاؤ گے تو تم سب کو نبی مرسل بناؤں گا تمام نے عرض کی ہم ان پر ایمان لائے اللہ نے فرمایا میں تمہارے اس ایمان کا گواہ ہوں۔

حدیث شریف

اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ آپ خود اور آپ کی تمام امت رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائیں کیونکہ اگر حضرت محمد ﷺ نہ ہوتے تو ہم نہ آدم کو پیدا کرتے

اور نہ بہشت کو اور نہ دوزخ کو ہم نے عرش کو پیدا کیا تو وہ متحرک ہوا ہم نے اس پر لکھا لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو وہ ٹھہر گیا (رواہ حاکم) (حاشیہ)

ابلیس کے وہ القلیل کالمعدوم کے زمرہ میں ہے اس کا اعتبار نہیں۔ حضرت قاضی فیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زمین آسمان سے افضل ہے، قطع نظر دیگر دلائل کے ایک زبردست دلیل ہے کہ زمین میں ہی انبیاء اولیاء بالخصوص حضور سرور عالم ﷺ آرام فرما ہیں اور یہ مقام پاک نہ صرف آسمان سے افضل ہے بلکہ کعبہ، کوہ طور، بیت المقدس یہاں تک کہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے اس کی تحقیق وتفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''آرامگاہ رسول'' اور زمین وآسمان کا ایک منظوم مناظرہ۔

فائدہ

(نبوت عامہ کے دلائل)

امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ آیت حضور سرور عالم ﷺ کی تعظیم وتکریم اور توقیر پر دلالت کرتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ ﷺ ان انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں تشریف لاتے تو انہیں آپ پر ایمان لانا فرض تھا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر تا قیامت تمام مخلوق کے رسول ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی تمام امتیں آپ ﷺ کی امت ہیں۔ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بعثت الی الناس کافۃ یہ جملہ عام غیر مخصوص عنہ البعض ہے جن لوگوں نے تحقیق کی ہے ان کے پاس مخصوص کوئی نہیں بلکہ حضور ﷺ اس مذکورہ صریح عبارت کے علاوہ اور صراحۃ بھی ہے فرمایا کنت نبیا وآدم بین (مواہب لدنیہ قسطلانی شارح بخاری)

من سموتک الی ارضک

ہر جگہ آسمان کا ذکر زمین سے پہلے ہے یہاں تک کہ قرآن مجید میں بھی، اس سے بعض حضرات نے کہا ہے کہ آسمان زمین سے افضل ہے اس کے علاوہ ان کی اور دلیلیں بھی ہیں۔ مثلاً فرمایا کہ آسمان میں کسی نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی سوائے ابلیس کے۔

فی قرار الحفظ

بمعنی مستقر اور محل ثبوت مثلاً انسان کا مستقر مرد کی پشت پھر عورت کا شکم اور درختوں وغیرہ کے پھل کا مستقر شاخوں میں ہوتا ہے لیکن یہاں زمین مراد ہے یا بہشت یا لوح محفوظ۔

وعلیٰ آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار مراد ہیں یعنی بنو ہاشم و بنو عبد المطلب۔ بعض نے کہا وہ حضرات جن پر خمس تقسیم ہوتا ہے۔ یعنی آل علی آلِ عقیل، آلِ جعفر، آلِ عباس بعض نے کہا کہ **ومن یقترف حسنۃ** کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے محبت آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے قاضی بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی یعنی آل رسول و صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کی محبت مراد ہے ہاں اسے یاد رکھنا چاہئے کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ضروری ہے تو آپ کے یاروں سے بھی عقیدت و محبت لازم ہے۔

مشارق الارض الخ

مشرق کی جمع ہے یوں ہی مغارب مغرب کی جمع ہے اس سے سال کے دنوں

میں سردیوں اور گرمیوں کے ہر دن سورج کے طلوع وغروب ہونے کی جگہ' حاشیہ عبدالغفور میں ہے کہ برج سرطان کی ابتدا سے لے کر برج جدی تک ہر دن سورج کے طلوع ہونے کی الگ جگہ ہے کل ایک سو بیالیس مطالع ہیں۔اس طرح سورج کے غروب ہونے کی جگہ ہر دن نئی ہے۔

سوال۔فقیر سے دوران تقریر ایک عیسائی نے سوال کیا کہ قرآن مجید اللہ کا کلام نہیں ورنہ اس میں تضاد نہ ہوتا' مثلاً کہیں رب المشارق والمغارب ہے اور کہیں رب المشرقین والمغربین ہے اور کہیں رب المشرق والمغرب ہے۔

جواب۔فقیر نے برجستہ جواب دیا کہ رب المشرق والمغرب تو دونوں سمتوں کے اعتبار سے ہے اور رب المشارق والمغارب ہر دن کے مشرق ومغرب کی تفصیل کی طرف اشارہ ہے اور رب المشرقین والمغربین دونوں سمتوں کی انتہاؤں کی طرف اشارہ ہے جواب سن کر عیسائی ہکا بکا ہو گیا۔

فائدہ ـــــ سردیوں کا مشرق وہ نقطہ ہے جہاں سے سورج افق پر نصف دسمبر میں طلوع ہوتا ہے اور یہ سال کا سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے اور گرمیوں کا مشرق افق کا وہ نقطہ ہے جہاں سے سورج نصف جون کو طلوع ہوتا ہے اور یہ سال کا سب سے بڑا دن ہوتا ہے سردیوں اور گرمیوں کا مغرب وہ نقطہ ہے جہاں سورج ان دونوں میں غروب ہوتا ہے۔(مطالع المسرات)

من الجن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو جن صرف تین آسمانوں پر جانے سے روکے گئے اور جب حضور ﷺ کا ظہور ہوا تو جنات تمام آسمانوں پر جانے سے روکے گئے۔(زرقانی)

علی سیدنا محمد ﷺ

نبی پاک ﷺ کے کمالات بے شمار ہیں منجملہ ان کے یہ کہ آپ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔اس پچھلے معجزہ پر نیچریوں (منکرین معجزات) نے انکار کیا تو فقیر نے ان کے رد ایک میں ایک رسالہ لکھا (ناف بریدہ معجزہ کے اعتراض کا جواب)

فائدہ۔مختوں دیگر انبیاء علیہم السلام بھی پیدا ہوئے۔

(۱)____ آدم علیہ السلام

(۲)____ شیش علیہ السلام

(۳)____ ادریس علیہ السلام

(۴)____ نوح علیہ السلام

(۵)____ علیٰ نبینا وعلیہ سلام

(۶)____ لوط علیہ السلام

(۷)____ یوسف علیہ السلام

(۸)____ موسیٰ نبینا وعلیہ السلام

(۹)____ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام

(۱۰)____ شعیب علی نبینا وعلیہ السلام

(۱۱)____ یحییٰ علیہ السلام

(۱۲)____ ھود علی نبینا وعلیہ السلام

بلکہ ہم نے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں کے بارے میں سنا ہے کہ وہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

والھوامّ

تشدید المیم ھامہ کی جمع ہے۔ حشرات الارض جیسے جوں اور ہر چلنے والا جانور۔
مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے چار جانوروں کو دن میں قتل کرنے (مارنے) سے۔

(۱)____ چیونٹی

(۲)____ شہد کی مکھی

(۳)____ ہُد ہُد

(۴)____ سلیمانی چیونٹی جو چڑیوں کا شکار کرتی ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ ____ چھوٹی چیونٹی جو اذیت دے اور اسے مارے بغیر چارہ نہ ہو تو اسے مارنا جائز ہے۔ (حیوۃ الحیوان)

والآلام

ٹیلے وغیرہ عموماً جنگلوں اور ویرانوں میں ہوتے ہیں مسافر کو خصوصیت سے ان سے خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایک بزرگ ابو طاہر نے وظیفہ بتایا ہے کہ جو کوئی سفر کو جائے تو سورۃ لایلف بکثرت پڑھے تو کوئی اذیت نہ پہنچے گی انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے ہر سفر میں پڑھا امان میں رہا۔ (حیوۃ الحیوان)

صل علی سیدنا محمد ﷺ

اسم محمد کے بے شمار برکات وکرامات ہیں منجملہ ان کے ایک یہ کہ جو شخص شعر ذیل بصورت ذیل ایک کاغذ پر لکھ کر دردزہ کے وقت عورت کے گلے میں لٹکایا جائے تو بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔ اس شعر کی صورت یہ ہے۔

اس کے مزید فوائد فقیر کی شرح قصیدہ بردہ اور ''شہد سے میٹھا نام محمد'' پڑھیے
نیز اس اسم محمد کی برکات میں ایک یہ ہے کہ جب اس پر ایمان نہ لائے کوئی کافر
مسلمان نہیں ہوسکتا ہے اگرچہ ساری زندگی پڑھتا رہے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''
نہ پڑھے مسلمان نہیں۔ (حاشیہ)

اختیار الکل المختار الکل

مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
عرض کی کہ اللہ فرماتا ہے کہ آپ پر سلام ہو کیا آپ چاہتے ہیں کہ مکہ کے تمام پہاڑ
سونے کے بنادوں اور جہاں آپ چاہیں وہ آپ کے ساتھ رہیں آپ نے فرمایا اے
جبریل! اسے وہ جمع کرتا ہے جسے عقل نہ ہو

اللھم صل علے سیدنا محمد ﷺ

نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنا وجوب عین نہیں کفایہ ہے' امام صفی کا یہی قول ہے
لیکن یہ اس وقت ہے جب حضور ﷺ کا اسم مبارک پڑھا جائے تو قوم میں سے کوئی
ایک درود شریف پڑھ لے تو دوسروں سے وجوب قطہ ہو جائے اس کا یہ مطلب نہیں کہ
بس ایک نے جو پڑھ لیا تو ہم بری الذمہ ہو گئے' فقیر کی گزارش ہے کہ یہ کوئی نماز جنازہ
نہیں کہ کفایہ کا تصور جمالیں بلکہ درود حبیب کبریا ﷺ ہے اس سے محرومی بڑھ کر اور کیا
ہوگی کہ سستی کا شکار ہوں ہاں مجبور ہو تو۔

مسئلہ ـــــ قرآن مجید میں ''ما کان محمد ابا احد ''میں نہ پڑھنے والا
درود شریف پڑھے اور نہ سننے والا کیونکہ قرآن مجید کے نظم و ترتیب میں پڑھنے والا کوئی
شے نہ ملائے اور سننے والے پر تو سننا فرض ہے۔ وہ بھی سننے کے دوران اور کوئی شے نہ
پڑھے۔ ہاں بعد فراغت پڑھ لیں تو سبحان اللہ ورنہ کوئی گناہ نہیں۔ (قاضی خان)

لطیفہ ـــــــ ہمارے ہاں یہ آیت مروجہ ختم شریف میں پڑھی جاتی ہے تو جاہل حافظ وقاری اور نیم ملا قسم کے لوگ دوران درود شریف پڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ انہیں روکا جائے تو لڑنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

ماشاء اللہ الخ

حدیث شریف میں ہے کہ کوئی اچھی شے پائے یا مال حاصل کرے تو اسے چاہیے کہ **ماشاء الله الخ یا العلی العظیم** تو اس میں کسی قسم کی ناگواری نہیں پائے گا۔ (مطالع المسرات)

فقیر کا تجربہ ہے کہ اچھی شے پر نہ صرف غیروں کی نظر لگتی ہے بلکہ خود اپنی بھی نظر اثر انداز ہوتی ہے تو یہ کلمات پڑھ لینے چاہئے تو وہ شے نظر بد کے اثر سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

نوٹ

بعض کے نزدیک جمعہ کا حزب یہاں ختم ہو جاتا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آگے ہفتہ کے حزب میں رب العالمین تک ختم ہوتا ہے۔

☆ ـــــــ ☆
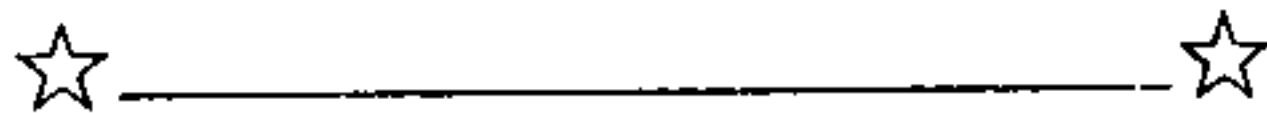
الحزب السادس مع شرح

(ہفتہ کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح حزب السادس

(ہفتہ کا وظیفہ)

اللهم صل علی سیدنا محمد الخ

اللہ کو اپنے حبیب اکرم ﷺ سے اتنا پیار ہے کہ سابق دور کے انبیاء علیہم السلام کو گاہے گاہے تاکید شدید سے اپنے حبیب پاک ﷺ سے محبت کا حکم فرماتا چنانچہ مروی ہے کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو کہہ دو کہ جو میرے سے ملے گا اور اسے احمد (ﷺ) کا انکار ہوگا تو میں اسے دوزخ میں داخل کروں گا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی احمد (ﷺ) کون ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ محبوب ہیں کہ میں نے اس سے بڑھ کر اور کسی کو پیدا نہیں فرمایا اور میں نے اس عرش پر اپنے نام کے ساتھ اس کا نام لکھا ہے اور میں نے بہشت پر حرام کیا ہے داخلہ جب تک احمد اور ان کی امت داخل نہ ہو (ﷺ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ وہ امت کیسی ہے اللہ نے فرمایا کہ وہ کسی شے پر چڑھیں گے تو حمد کریں گے نیچے اتریں گے تو حمد کریں گے بلکہ ہر حال میں حمد الٰہی کریں گے اور عبادت کے لئے ہر وقت مستعد رہیں گے اور اپنے ہاتھ پاؤں خوب دھوئیں گے اور روزہ رکھیں گے اور وہ رات کو بھی عبادت کریں گے۔ میں ان کا تھوڑا عمل قبول کروں گا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی سے میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یہ امت مجھے عطا کر دے اللہ نے فرمایا ان کا نبی انہی سے ہی ہوگا' عرض کی پھر مجھے اسی امت میں شامل فرما دے۔ اللہ نے

فرمایا تم پہلے پیدا ہو چکے ہو وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہاں قیامت میں میں تمہیں بہشت میں ان کے ساتھ اکٹھا کروں گا۔ (ناصر اللبیب)

حدیث میں ہے کہ قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی امت میں شامل ہو کر حضور علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں جائیں گے۔ (تفصیل دیکھئے فقیر کی شرح حدائق بخشش)

العرش العظیم

یعنی ملک عظیم یا وہ جسم اعظم جو جملہ عالمین کو محیط ہے اور اسی سے احکام و مقادیر کا نزول ہوتا ہے (انوار التنزیل) تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''عرشیہ''

لِو آئه

بالکسر والمد بمعنی نیزہ ونشان' اسے لواء الحمد بھی کہتے ہیں کہ یہ ایسی حمد سے لیا جائے گا جو مقام محمود میں حضور نبی پاک ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور یہ مقام بھی صرف آپ ﷺ ہی کیلئے مخصوص ہے۔ (زرقانی)

جمیع البلاء

بنت یمان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتیں حضور نبی پاک ﷺ کی عیادت (طبع پرسی) کے لئے آئیں ہم نے ایک مشک آپ کے اوپر لٹکی دیکھی جس سے آپ کے دہن اور اقدس میں پانی ٹپکتا ہے اس لئے کہ اس وقت آپ تپ کی گرمی سے جلن محسوس فرما رہے تھے ہم نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تا کہ آپ کو شفا ہو آپ نے فرمایا ہم انبیاء پر دوہری تکلیف ہوتی ہے۔ (زرقانی)

گویا یہ امراض وتکالیف مراتب پر مرتب ہوتی ہیں اسی لئے انبیاء علیہم السلام صبر

کا مظاہرہ کرتے ہیں تا کہ امت کیلئے تعلیم ہو اس سے انہیں مجبور و عاجز سمجھنا حماقت ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''البشرية تعليم الامة''

والحمد لله رب العالمين

یہ جمعہ کے وظیفہ کا اختتام اور اس دعاء کا آخری حصہ ہے جس میں جمعہ کے حزب میں فرمایا' وفی روایة اللهم انی اسئلک الخ

اللهم رب الارواح

یہ تیسرے ثلث کی ابتداء ہے اس دعاء کا ذکر کتاب ''اثمد العینین'' کے مصنف نے کیا ہے یعنی آنکھوں کا سرمہ۔

سند۔ یہ دعاء خود حضور نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام کو سکھائی اور فرمایا یہ دعاء اسے سکھا جو دین و دنیا کے معاملات کو سنوارنا چاہتا ہے۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ہاں ایک نابینے نے شب باشی کی آپ نے اس کے لئے یہی دعا کی تو وہ نابینا بینا ہو گیا۔ (مطالع المسرات وحاشیہ)

ذكرک بالحق

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ شیطان بنی آدم کے دلوں پر بیٹھا ہے جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اس دل کو لقمہ بنالیتا ہے یعنی قابض ہو کر اس پر خیالات بیہودہ اور ارزوہائے فاشدہ اور حرکات ناشائستہ اور اقوال وافعال اذیلہ بطور وسوسہ ڈالتا ہے ہاں اگر بنی آدم ذکر حق میں ہو تو شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے۔ (سبع سنابل)

لطیفہ ـــــ جو لوگ اولیاء کو کچھ نہیں سمجھتے وہ اس حدیث سے سمجھیں کہ اللہ کا

ہر ولی ہر وقت ذکر و فکر حق میں مشغول ہوتا ہے اور نہ سہی پاس انفاس تو ہر ولی اللہ کا لازمی ذکر ہے اسی لئے وہ شیطان شرارتوں سے محفوظ ہوتے ہیں اور منکرین اولیاء پر شیطان ہر وقت سوار ہے پھر ان سے اور غلطیاں تو ہوتی ہیں ان سے اولیاء و انبیاء کی گستاخی اور بے ادبی باتیں زیادہ کراتا ہے کہ شیطان کو یہی مشغلہ ہی مرغوب تر ہے

وعملا صالحاً

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیر اور جمعرات کے دن مومن مرد و عورت کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کے انبیاء علیہم السلام اور مرد و عورت کی ماں اور باپ کے تو وہ ان کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کے چہروں رنور اور رونق زیادہ ہوتی ہے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اذیت نہ دو۔ (رواہ الحکیم ترمذی)

فائدہ ـــــ اس سے تو ہر مومن مرد و عورت اور جملہ انبیاء علیہم السلام کو دنیا کے بعض امور سے آگاہی کا ثبوت ملتا ہے لیکن بد قسمت نے امام الانبیاء ﷺ کو اپنی امت سے یکسر بے خبر مانتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علیٰ ابراھیم

فرشتوں نے اللہ سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل بنایا حالانکہ وہ تو بڑے مالدار ہیں اور اس کی افزائش کی فکر میں رہتے ہیں (معاذ اللہ) اللہ نے فرمایا اس کے پاس مال ضرور ہے لیکن اسے مال کی محبت نہیں تجربہ کر لو بلکہ امتحان لے لو چنانچہ جبریل علیہ السلام آئے لیکن ابراہیم علیہ السلام سے اوجھل ہو کر کہا ''اللہ'' ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے کہنے والے تم نے میرے حبیب کا نام لیا خوب ہے دوبارہ نام لو جبریل علیہ

السلام نے کہا اس کے لئے ہدیہ دو۔ ابراہیم علیہ السلام، میرا سارا مال ہدیہ ہے ایک بار میرے حبیب کا نام۔ اس امتحان میں کامیاب دیکھ کر فرشتوں نے کہا کہ اس کے بیٹے ہیں اسی لئے اولاد کی نعمت کچھ نہیں اللہ نے خواب میں حکم فرمایا کہ اپنے بیٹے کو میرے لئے ذبح کرو ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کے حلق پر چھری پھیر دی لیکن چھری بے اثر رہی ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ چھری کام نہیں کرتی اللہ نے فرمایا کہ مجھے تیرے بیٹے کے ذبح سے کام نہیں۔ میں نے تیرا امتحان لے کر ملائکہ کو دکھانا تھا کہ واقعی آپ میرے خلیل ہیں اس کے باوجود فرشتوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات کو تیرے سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں اللہ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو جب نمرود نے انہیں آگ میں ڈالا تو جبریل علیہ السلام پہنچے تو کہا **ھل لک حاجۃ** 'ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' **انا الیک فلا** ' پھر جبریل علیہ السلام نے کہا **سل ربک** 'ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' **کفی حبیبی بسوالی علمہ کافی**' میرے حبیب کو سوال کرنے کی حاجت نہیں میرے حال پر اس کا علم کافی ہے۔

لطیفہ ـــــ جاہل پارٹی نے اس سے وسیلہ کی نفی کی ہے کہ جائز ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام جبریل علیہ السلام کو وسیلہ بناتے ان بیوقوفوں کو معلوم ہو کہ ابراہیم علیہ السلام اس وقت امتحان میں تھے' اسی لئے کامیاب ہوئے کہ وہ توکل کی آخری منزل میں تھے اسی لئے جبریل کی پرواہ نہ کی اگر یہ مضمون وسیلہ کی نفی کیلئے سمجھا جائے تو ابراہیم علیہ السلام نے تو اللہ تعالیٰ سے بھی سوال نہیں کیا تو پھر اللہ سے بھی مانگنا ناجائز ہے؟

العظام

اللہ کا ہر نام اسم اعظم ہے۔ اس کے بارے متعدد اقوال ہیں بعض ہم نے پہلے عرض کر دیئے اور رسالہ '' **الدر المعظم فی الاسلم الاعظم** '' میں مفصل لکھا ہے اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ آیۃ **لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من**

الظالمین بھی اسم اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ (حصن حصین)

ان تصلّی علی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ اسطرف اشارہ ہے کہ یا اللہ تو نے ہمیں حکم فرمایا ہے' صلوا علیہ وسلمو اتسلیما' اس کی بجا آوری سے ہم عاجز ہیں' لہٰذا جس طرح تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق ہے' اسی طرح تو خود ہی اس پر درود بھیج۔ (حرز لامان)

عبدک

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت عامہ کے باوجود سلطنت اختیار نہ فرمایا بلکہ عجز وانکسار اور عبدیت کو پسند فرمایا جیسا کہ احادیث میں ہے' صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ عبدیت تمام مقامات علیاء سے بلند تر اور اشرف ہے' اسی لئے اللہ نے مقام معراج میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد سے موصوف فرمایا اور معراج سے بڑھ کر اور کوئی مقام ارفع واعلیٰ نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عبد کا تمام ملک ومال یہاں تک کہ جسم وجان اپنا نہیں ہوتا بلکہ مالک کا ہوتا ہے یہ بات نہ باپ بیٹے میں ہے اور نہ آقا اور نوکر میں ہے' یہی وجہ ہے کہ عبد ہر وقت اپنے آقا کے خوف میں ہوتا ہے اس طرح سے وہ اپنے آقا کا مقرب بنتا ہے، عبد اپنے کسی معاملہ پر مغرور نہیں ہوتا اپنی باگ ڈور اپنے آقا کے ہاتھ میں سمجھتا ہے اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عبدیت پر ناز تھا۔ (حاشیہ)

عدد حلمک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بہادر اور دلیر اور راضی برضاء اللہ کسی کو نہیں دیکھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ زوروں پر ہوتی اور لڑتے لڑتے ہماری آنکھیں سرخ ہو جاتیں

اور فتح سے مایوسی چھا جاتی تو ہم رسول اللہ ﷺ سے پناہ لیتے پھر آپ آگے آگے اور ہم پیچھے ہوتے دشمنوں کے قریب تر آپ کے سوا اور کوئی نہ ہوتا ہم نے غزوۂ بدر میں دیکھا کہ ہم آپ ﷺ سے پناہ لئے ہوئے تھے اور آپ دشمنوں کے بالکل قریب تھے اس دن آپ لڑائی کیلئے سخت ترین محسوس ہوتے۔ (ناصر المحسنین)

وصلّ علٰی سیدنا محمد ﷺ

شرح کشاف میں ہے کہ اللہ کا درود بھیجنے کا یہ معنی ہے کہ اللہ حضور ﷺ کو دنیا میں معظم بنا کر دین کو بلند کرنے میں اور ان کی اظہار دعوت اسلام میں اور ان کا ذکر بلند فرما اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما اور دوگنا فرما ان کی بزرگی اولین و آخرین پر اور ان کی شفاعت سب سے پہلے قبول فرما اور مقام محمود میں ان کا مرتبہ (مقام) بلند فرما اور بہشت میں اپنی جوار سے انہیں نواز' برجندی میں ہے کہ صلوٰۃ کا اس طرح کا معنی اور کسی کے لئے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ براہ راست کسی پر درود نہیں ہوتا ہاں آپ کی اتباع میں آلہ واصحابہ وعلماء ملۃ واولیاء امتہ وغیرہ کہنا جائز ہے۔ جب ہم سلام پڑھتے وقت غوث اعظم امام اعظم یا دوسرے بزرگوں کا نام ملاتے ہیں جیسے اعلٰحضرت اور الحدیث اور شیخ پیر طریقت وغیرہ۔

ویشکرک

علماء فرماتے ہیں کہ شاکر وہ ہے جو موجود شے پر شکر کرے اور شکور وہ ہے جو غیر موجود شے پر شکر کرے بعض نے کہا کہ شاکر وہ ہے جو نفع پر شکر کرے اور شکور وہ ہے جو نہ ملنے پر بھی شکر کرے' بعض نے کہا کہ شاکر وہ ہے جو عطا پر شکر کرے اور شکور وہ ہے کہ جو عطا وغیر عطا پر شکر کرے' بعض نے کہا کہ شاکر وہ ہے جو موجود شے کو مقید کرے کہ اس پر لازید تکم کی نوید ہے اور شکور وہ ہے جو مفقود پر بھی شکر کرے۔ (رسالہ قشیریہ)

فائدہ ــــــ حضرت ابو عثمان نے فرمایا کہ عوام کا شکر خوراک ولباس پر ہوتا ہے اور خواص کا شکر اس معانی سے ہوتا ہے جو ان کے قلوب پر وارد ہوتے ہیں' حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ میرا تیری نعمتوں پر شکر کرنا یہ بھی تیری ایک نعمت ہے' اللہ نے وحی بھیجی' اے داؤد اب تو نے میرا شکر ادا کیا ہے۔

حکایت

ایک شخص حضرت عبداللہ بن سہل رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ چور میرے گھر کا صفایا کر گئے ہیں' آپ نے فرمایا شکر کر۔ اس لئے اگر شیطان چور تیرے دل میں گھس کر تیری توحید اڑا جاتا تو تو کیا کرتا۔ اب یہ تو مانتا ہے کہ دل میں توحید ہے۔

فائدہ ــــــ دونوں آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ وہ کسی کا عیب نہ دیکھیں اور کانوں کا شکر یہ ہے کہ وہ کسی کا عیب نہ سنیں اگر سنیں تو وہ اسے چھپا دیں۔ (رسالہ قشیریہ)

صلیت علیه و ملٰئکتک

اللہ اور اس کے فرشتے جن کا کوئی شمار نہیں ہر آن حضور علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں اس سے اندازہ کریں کہ ملاء الاعلیٰ میں نبی پاک ﷺ کی کتنی قدر و منزلت ہے۔ (قسطلانی شرح بخاری)

صلی علیه

ماضی ہے اس کا مفعول مطلق اور مصدر صلوۃ ہوگا حالانکہ قیاس کا تقاضا ہے کہ تصیلہ ہو لیکن قدرت نے اس طرح کی اجازت نہیں بخشی اور نہ ہی کسی فن کے عالم نے ایسا اطلاق کیا ہے اسی لئے کہ تصیلہ بمعنی آگ میں جلانا اور یہ رسول اللہ ﷺ کیلئے دور نہیں۔ (شامی)

تبصرہ اویسی غفرلہ

جس لفظ میں بے ادبی کا شائبہ ہو۔ ایسا لفظ حضور ﷺ کے لیے اللہ کو گوارہ نہیں ہے یہ ایسے ہے کہ راعنا کا اطلاق بھی اللہ نے گوارہ نہ کیا لیکن اس میں یہ بھی تو ہے کہ ایک قوم اس کا اطلاق کرتی ہے یعنی یہود اور یہاں تو اطلاق کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ جبکہ رسول ﷺ کیلئے اتنا نزاکت ہے کہ موہومی الفاظ کا اطلاق بھی گوارہ نہیں تو پھر جن لوگوں نے صراحتاً گستاخانہ کلمات ادا کئے۔ انکا کیا حال ہوگا۔ مثلاً حضور ﷺ کے علم کو پاگلوں، جانوروں کے علم سے مولوی اشرف علی تھانوی نے تشبیہ دی (حفظ الایمان) اور شیطان وملک الموت کے علم کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھا کر (براہین قاطعہ رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی) وغیرہ وغیرہ ان لوگوں کے گستاخانہ عبارات کی تفصیل فقیر کی تصنیف ''دیوبندی بریلوی میں فرق'' پڑھیے۔

خلقک

چھوٹی بڑی مخلوق عقلاء وغیر عقلاء زبان حال سے یا زبان قال سے

عدد الجبال

چھوٹے پہاڑ یا بڑے، کنکریاں میدان میں یا زمین کے اوپر اور نیچے دریاؤں میں وغیرہ وغیرہ۔

عدد الشجر

بوئے گئے ہوں وہ درخت یا خود بخود اُگے ہوں آبادی میں ہو یا ویرانے میں۔ (فاسی)

انتباہ ــــــــ صاحب دلائل الخیرات کا کمال ہے کہ دنیا وآخرت کی ہر شے

کے نام لے کر غیر منتہی طریق درود شریف پیش کیا ہے۔ یہ ان کی عظمت مصطفیٰ ﷺ سے پیار ہے لیکن نجدی نے اس مقدس کتاب کی اپنی مملکت میں پابندی لگا رکھی ہے جسے پڑھتا دیکھتے ہیں تو اسے گرفتار کر لیتے ہیں لیکن الحمدللہ دیوانے رسول ﷺ ان کی صعوبتوں کی پرواہ کیے بغیر حرمین طیبین میں مزے لے کر پڑھتے ہیں اور انہیں زبان حال سے بقول امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سنادیا کرتے ہیں۔

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی۔ یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

و صل علی محمد ﷺ

محمد ﷺ کا مشہور ترین نام ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار نام ہیں۔ بعض کے نزدیک ان سے بھی زیادہ۔ فقیر کی شرح اسماء المصطفیٰ پڑھئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ شب معراج میں جس آسمان سے گزرا اپنا نام ہر آسمان پر لکھا ہوا پایا اور عرش کے پایہ پر لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (حاشیہ)

لطیفہ ـــــ شیعہ نے اپنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی ولی اللہ الخ کا ثبوت اس جیسی روایات سے دیا ہے ہم کہتے ہیں کلمہ بنیادی عقیدہ ہے اس کیلئے صریح نص چاہئے علاوہ ازیں اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تائید کا ذکر ہے۔ اس طرح کے تائیدی بیانات دوسرے صحابہ کرام کیلئے بھی ہیں اور جس طرح یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے دوسری روایات میں دوسرے صحابہ کرام بالخصوص خلفاء ثلاثہ کا، تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''کلمۂ اسلام اور کلمۂ شیعہ''

انتباہ ـــــ اس روایت میں جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اس سے قبل اسی روایت میں ہے جس کے راوی حضرت عدی رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا میرے نام کے بعد میرے پیچھے ابوبکر ہیں (رضی اللہ عنہ (ناصر اللبیب) حاشیہ)

وصل علی سیدنا محمد الخ ﷺ

نبی پاک ﷺ کی سیرت کا کمال یہ ہے کہ آپ اپنی عادات عملی طور ظاہر فرماتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے بکری ذبح کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ صحابہ کرام نے اپنا اپنا کام اپنے ذمہ لگالیا۔ یعنی کسی نے کہا میں بکری ذبح کروں گا۔ کسی نے کہا کھال میں اتاروں گا۔ کسی نے کہا گوشت میں بناؤں گا کسی نے کہا گوشت میں پکاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جنگل سے لکڑیاں میں لاؤں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضور! یہ کام ہم کریں گے آپ نے فرمایا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو لیکن میں اسے اچھا نہیں سمجھتا کہ میں تمہارے درمیان ممتاز و نمایاں بیٹھوں۔ اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کوئی اپنے دوستوں کے درمیان ممتاز و نمایاں بیٹھا رہے اور کوئی کام نہ کرے اس کے بعد نبی پاک ﷺ اٹھ کر جنگل سے لکڑیاں لائے (حاشیہ)

انتباہ ـــــ آپ ﷺ کی سیرت میں اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جو تعلیم کیلئے آپ نے عملی طور پر کر دکھائے لیکن مجبوری سے نہیں بلکہ تعلیم کیلئے۔ لیکن منکرین کمالات مصطفی ﷺ نے اس سے ثابت کیا کہ نبی پاک ﷺ ہماری طرح مجبور محض ہیں اور ہمارے جیسے بشر ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ (البشریہ تعلیم الامتہ)

عدد الریاح

ہوائیں کئی قسم کی ہیں۔ (۱) مشرق سے مغرب چلتی ہے اس کا نام صبا ہے۔ (۲) مغرب سے مشرق کو چلتی ہے (سندھ پاکستان) میں ایک ہندو نے ایک سندھی مسلمان پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کی کعبہ سے آتی ہے تو ملک کو اجاڑ دیتی ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ منحوس اسی لئے ہے کہ یہ کعبہ سے آتی ہے۔ (معاذ اللہ) سندھی مسلمان نے برجستہ نے کہا کہ یہ اس لئے منحوس ہے کہ یہ کعبہ کو پیٹھ دے کر چلی ہے۔ اس

کا نام دبور ہے۔ (۳) الخیوب اسے ایمانیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جنوب سے شمال کو چلتی ہے۔ (۴) الشمالیہ یہ شمال سے جنوب کو چلتی ہے۔

فائدہ ـــــــ ہر وہ ہوا جو دو ہواؤں مذکورہ کے درمیان سے چلتی ہے اسے نکباء کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دو ہواؤں کے رخ سے ہٹ کر چلتی ہے۔ ان چار سے ملائی گئیں تو کل آٹھ ہوائیں ہوئیں۔ بعض نے نکباء وہ ہوا بتائی ہے کہ جو صبا۔ وشمال کے درمیان چلتی ہے۔ (صحیح پہلا قول ہے) مطالع المسرات

قبلتها

قبلہ کی سمت کا احترام ضروری ہے یہاں تک کہ ایک صحابی کی شکایت کی گئی کہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا۔ (مشکوٰۃ ملخصاً) غور فرمائیے کہ جو صرف قبلہ کی طرف تھوکے وہ بھی صحابی اور لاشعوری میں اور وہ بھی بہت دور سے اور جو عمداً اور بہت بڑی گستاخیاں کعبہ کے کعبہ بلکہ نبی الانبیاء ﷺ کے حق میں بکتے ہیں ان کے پیچھے نماز کیسے روا ہو سکتی ہے تفصیل دیکھیے فقیر کا رسالہ دیو بندی امام کے پیچھے نماز اور رسالہ امام حرم اور ہم۔

حکایت

بعض فقراء کسی شیخ کو ملنے گئے جب دیکھا کہ اس نے کعبہ کی طرف تھوکا ہے تو ملاقات کئے بغیر واپس لوٹ آئے (سبع سنابل)

نجدیوں کا برا حال

ہمارے دور میں نجدی حکومت کا یہ حال ہے کہ ان کے بڑے بڑے شیوخ قبلہ کو ٹانگیں پھیلا کر نہ صرف بیٹھے نظر آتے ہیں۔ بلکہ سوتے ہیں تو ٹانگیں قبلہ رخ کر کے۔

انہیں روکا جائے تو لڑنے مرنے پر آ جاتے ہیں۔

خصائص مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ کی شان سمجھی تو اب کعبہ کے کعبہ کے کمالات پڑھیئے

(۱)۔۔۔۔۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا نہ دھوپ میں نہ چاندنی رات میں۔ بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ثابت کرنے کیلئے ایڑھی چھوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ ان کے رد کیلئے فقیر کا رسالہ پڑھیے۔ سایہ نہ تھا۔

(۲)۔۔۔۔۔ آپ کے کپڑے پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

لطیفہ۔۔۔۔۔ کسی نے مکھی سے کہا کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں آتی حالانکہ ملائکہ آسمان سے زمین پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے اترتے ہیں اس نے جواب دیا گندی ہوں۔ گستاخ نہیں ہوں۔

فائدہ۔۔۔۔۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

(۳)۔۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوئیں نہیں تھیں اور نہ ہی آپ کو اذیت پہنچاتیں۔

سوال۔۔۔۔۔ جوئیں نہیں تھیں تو آپ اپنے سر سے جوئیں کیوں صاف کراتے؟

جواب۔۔۔۔۔ تعلیم امت کیلئے یہ بھی کمالات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غور و فکر کا ساماں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک ہیں اگر کوئی ایسا عمل کریں جو بظاہر خفیف ہو تو وہ تعلیم کے لئے۔

(۴)۔۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز کا اثر زمین پر محسوس نہیں ہوتا تھا بلکہ اس جگہ پر خوشبو مہکتی تھی پڑھیے فقیر کا رسالہ (خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم)۔

فائدہ۔۔۔۔۔ یہی حال تمام انبیاء علیہ السلام کا تھا۔

(۵)۔۔۔۔۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک نورانی اور مطلع انوار حقیت اور

بکلمتہ الحق کی طرح کشادہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ کے چہرہ مبارک پر بل شریف پڑتا تو معلوم ہوتا کہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ کی پیشانی کی طرح نہ کوئی دیکھی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے حسین تر کسی کو نہیں دیکھا آپ کی پیشانی میں معلوم ہوتا کہ گویا سورج گردش کررہا ہے۔ آپ کی پیشانی اقدس عنبر و مشک اور گلاب وعطر سے زیادہ معطر اور معنبر تھی۔ خواتین عرب عطر کی بجائے آپ کی پیشانی کا پسینہ لے جاتیں اور جسم ولباس کو معطر و معنبر کرتیں۔ ایک خاتون نے عرض کیا حضور میں نے اپنی بیٹی بیاہنی ہے میرے پاس تیل نہیں ہے۔ آپ نے پیشانی سے پسینہ کا قطرہ عطا فرمایا تو اس نے دلہن کے جسم پر مل دیا پھر نہ صرف اس بچی سے بلکہ پشتوں تک اسکی اولاد سے خوشبو مہکتی تھی (حاشیہ دلائل الخیراب) تفصیل فقیر کا رسالہ خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھیے۔

علی من کفر بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ایک طویل وحی بھیجی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) کی آپ چاہتے ہیں کہ جس قدر آپ کا کلام آپ کی زبان سے قریب ہے جس قدر دل کے خیالات آپ کے دل کے قریب ہیں۔ جس قدر آپ کی روح آپ کے بدن کے قریب ہے۔ اور جس قد بینائی کا نور آپ کی آنکھوں کے قریب ہے۔ میں اس سے زیادہ آپ کے قریب ہو جاؤں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہاں میں یہی چاہتا ہوں ارشاد ہوا۔ پھر (میرے حبیب) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجئے اور بنی اسرائیل کو یہ اطلاع پہنچا دیں کہ جو شخص اس حال میں میری بارگاہ میں حاضر ہوا کہ وہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے تو میں اس پر میدان محشر میں زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کو مسلط کردوں گا۔ اپنے اور اس کے درمیان ایک پردہ حائل کردوں گا۔ اور وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ وہ کسی

کتاب (نامہ اعمال) کونہیں دیکھے گا اسے کسی کی شفاعت میسر نہیں ہوگی۔ کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ فرشتے اسے گھسیٹ کر میری آگ میں داخل کر دیں گے (مطالع المسرات)

ایمان وکفر کا دارومدار

ایمان وکفر کا دارومدار حضور ﷺ کی ذات پر ہے جو حضور نبی پاک ﷺ کے لائے ہوئے احکام کی تصدیق واقرار کرتا ہے۔ وہ مومن ہے اور جو انکار کرتا ہے۔ وہ کافر ہے (الاشباہ والنظائر) یہی ایمان وکفر کی تعریف ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی امت پر سخت آرڈر

مطالع المسرات میں موسیٰ علیہ السلام کی ایک وحی کا بیان یوں ہے۔ جو مطالع المسرات میں ہے کہ۔

''اے موسیٰ (علیہ السلام)! بنی اسرائیل کو یہ اطلاع پہنچا دیں کہ جس نے میرے حبیب احمد مجتبیٰ (ﷺ) اور ان کی کتاب کی تصدیق کی تو میں اسکی طرف قیامت کے دن نظر رحمت فرماؤں گا۔ اے موسیٰ! جس شخص نے احمد مجتبیٰ (ﷺ) کی لائی ہوئی کسی چیز اگرچہ ایک حرف کا انکار کیا۔ میں حکم دوں گا اسے گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے۔

انبیاء کرام پر سخت آرڈر

اسی کلام میں ہے کہ اے موسیٰ، میری حمد کیجئے۔ کہ میں نے تمہیں اپنی ہم کلامی کے شرف کے ساتھ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ (ﷺ) پر ایمان لانے کی توفیق دے کر احسان کیا۔ اگر آپ احمد (مجتبیٰ ﷺ) پر ایمان نہ لاتے تو میرے دار (جنت) میں میرا قرب حاصل نہ کرتے۔ اور میری جنت میں نعمتوں سے مستفید نہ ہوتے۔ (یہاں تک فرمایا)

اے موسیٰ! تمام رسولوں میں سے جو احمد (مجتبیٰ ﷺ) پر ایمان نہ لائے۔ ان کی تصدیق نہ کرے اور ان کا شوق نہ رکھے۔ اس کی نیکیاں اس پر رد کردی جائیں گی۔ اسے میں حکمت و دانش کے یاد کرنے سے روک دوں گا۔ میں اس کے دل میں نور ہدایت داخل نہیں کروں گا۔ اور اس کا نام دفتر نبوت سے مٹا دوں گا۔ (یہاں تک فرمایا) اے موسیٰ (علیہ السلام) جو لوگ احمد (مجتبیٰ ﷺ) پر ایمان لائے وہی کامیاب ہیں۔ اور جنہوں نے میری مخلوق میں سے احمد مجتبیٰ (ﷺ) کا انکار کیا۔ اور ان کی تکذیب کی وہی گھاٹے والے ہیں۔ وہی ناکام ہونے والے ہیں وہی غافل ہیں لفظ نقمۃ اور عذاب کو علیٰ سے متعدی اس لئے کیا گیا ہے کہ انتقام اور عذاب کے کافروں پر واقع ہونے کا اعتبار کیا گیا ہے دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ عذاب کا اور نقم کو غضب اور سخط پر محمول کیا گیا۔

(عدد ما دامت الدنیا ولاخرۃ)

دنیا کے دن اور اس کی موت تو گنتی کے دن ہیں اور ختم ہونے والے ہیں۔ رہی آخرت تو اہل جنت دوزخ کے اپنی اپنی جگہوں پر ٹھہرنے سے پہلے کا عرصہ محدود اور متناہی ہوگا۔ اس کے بعد کا عرصہ نہ تو محدود ہوگا اور نہ ہی کسی گنتی شمار میں آئے گا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا علم اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رہتی دنیا آخرت تک اپنے حبیب (ﷺ) پر رحمت فرما جو نہ تو منقطع ہو اور نہ ہی ان کی انتہا ہو۔ اور یہ محاورہ قرآن مجید میں ہے اللہ نے فرمایا۔

فاما الذین شقوا ففی النار لهم فیها زفیر و شهیق' خلدین فیها مادامت السموت والارض الاماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید' واما الذین سعدوا ففی الجنة خلدین فیها مادامت السموات والارض الاماشآء ربک عطآء غیر مجذوذ

ترجمہ

سو جولوگ بد بخت ہیں وہ تو آگ میں ہیں ان کو وہاں چیخنا ہے اور دہاڑنا۔ ہمیشہ رہیں اس میں جب تک رہے آسمان اور زمین مگر جو چاہے تیرا رب بے شک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہے اور جو لوگ نیک بخت ہیں سو جنت میں ہمیشہ رہیں اس میں جب تک رہے آسمان اور زمین مگر جو چاہے تیرا رب بخشش ہے بے انتہا۔

فائدہ ــــــ ان آیات کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جس قدر مدت آسمان وزمین دنیا میں باقی رہے اتنی مدت تک اشقیاء دوزخ میں اور سعداء جنت میں رہیں گے مگر جو اور زیادہ چاہے تیرا رب' وہ اسی کو معلوم ہے کیونکہ ہم جب طویل سے طویل زمانہ کا تصور کرتے ہیں تو اپنے ماحول کے اعتبار سے بڑی مدت یہ ہی خیال آتی ہے۔ اسی لئے مــادامــت السمٰوات والارض وغیرہ الفاظ محاورات عرب میں دوام کے مفہوم کو ادا کرنے کیلئے بولے جاتے ہیں۔ باقی دوام وابدیت کا اصلی مدلول جسے لامحدود زمانہ کہنا چاہئے وہ حق تعالیٰ ہی کے علم غیر متناہی کے ساتھ مختص ہے جس کو ''ماشاء ربک'' سے ادا کیا۔ دوسرے معنی آیت کے یہ ہو سکتے ہیں کہ لفظ مـادامت السمٰوات و الارض کو کنایہ دوام سے مانا جائے یا آسمان وزمین سے آخرت کا زمین وآسمان مراد لیا جائے جیسے فرمایا یـوم تُبـدل الارض غیر الارض والسمٰوات (ابراہیم، رکوع۔۷) مطلب یہ ہوا کہ اشقیاء دوزخ اور سعداء جنت میں اس وقت تک رہیں گے جب تک آخرت کے زمین وآسمان باقی رہیں یعنی ہمیشہ مگر جو چاہے تیرا رب تو موقوف کردے وہاں ہمیشہ نہ رہنے دے کیونکہ جنتیوں اور دوزخیوں کا خلود بھی اسی کے مشیت واختیار سے ہے لیکن وہ چاہ چکا کہ کفار ومشرکین کا عذاب اور اہل جنت کا ثواب کبھی موقوف نہ ہوگا' چنانچہ فرمادیا'' ومـا هـم بـخارجین من النار (بقرہ' رکوع۔۲۰)'' اور یـریـدون ان یخرجوا من

النار وماهم بخارجين منها (مائدہ رکوع ٦) اور لایخفف عنهم العذاب ولا هم ینظرون (بقرہ رکوع ۔۱۹) اور ان الله لایغفر ان یشرک به ویغفر مادون ذلک لمن یشاء (نساء رکوع ۔۱۸) اسی پرتمام اہل اسلام کا اجماع رہا ہے۔

فی الجنة

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ بہشت میں تمام انبیاء علیہم السلام کا داخلہ ممنوع ہے جب تک حضور نبی پاک ﷺ بہشت میں نہ تشریف لے جائیں اور جملہ امتوں پر بہشت حرام ہے جب تک نبی پاک ﷺ جنت میں داخل نہ ہوں۔

الشهر الحرام

یہ الف لام جنس کا ہے اسی لئے چاروں مہینوں کو شامل ہے وہ چار ماہ یہ ہیں۔
(۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔

مشعر الحرام

یہ ایک پہاڑی کا نام ہے جو مزدلفہ سے عرفات ومنیٰ کے درمیان واقع ہے۔ مشعر بمعنی علامت اور وہ چونکہ علامات حج سے ہے کہ دسویں کے دن کی صبح کو وہاں قیام کیا جاتا ہے اسی لئے اس نام سے موسوم ہے۔ یاد رہے کہ سوائے وادی محر کے باقی اس کے اردگرد جہاں بھی کوئی ٹھہر گیا جائز ہے۔

شیت

حاشیہ دلائل الخیرات از مولانا عبدالحق مہاجر مدنی شیخ الدلائل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہاں لفظ شیت مثناہ فوقانیہ یعنی تاء سے پڑھنا چاہئے یہ نسخہ سہلیہ میں ہے شیث (علیہ السلام) کے نام کی متعدد لغات ہیں دو تو یہی جو اوپر مذکور ہیں۔

(۳) شات شین کے امالہ سے آخر میں تاء۔ (۴) شت شین پر زبر اور تاء مشدد۔ اکثر طور اسے منصرف پڑھا جاتا ہے اس کا معنی ہے اللہ کا ہبہ یا اللہ کا عطیہ حضرت آدم علیہ السلام کے خلیفہ اور وصی تھے اور ان کی اولاد کے سربراہ تھے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اجداد میں سے ہیں انہیں حضرت آدم علیہ السلام نے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ودیعت رکھے جانے کے بارے میں وصیتیں فرمائیں۔ فقیر کی تصنیف ''اصل الاصول فی ایمان اصول الرسول'' میں تفصیل پڑھیے۔

یامن الیٰ امہ

اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جسے قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے سورہ قصص میں ہے اللہ نے فرمایا

واوحینا الیٰ اُم موسیٰ اَنْ ارضعیه فاذا خفت علیه فالقیه فی الیم ولا تخافی و لاتحزنی انا رآدوه الیک وجا علوه من المرسلین

فائدہ ــــــــ مشہور واقعہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے فرعون کو بتایا گیا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کے زوال کا سبب ہوگا اس نے بنی اسرائیل کے بچے قتل کرانے شروع کر دیئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی (خواب یا الہام) ہوئی کہ بچے کو دودھ پلاتی رہو جب خطرہ ہو تو دریا میں ڈال دینا۔

آخر ماں نے بچے کو لکڑی کے صندوق میں ڈال کر پانی میں بہادیا جو بہتا ہوا ایسی جگہ جالگا جہاں سے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے ہاتھ لگ گیا ان کو اس پیارے بچہ کی پیاری صورت بھلی معلوم ہوئی۔ آثار نجابت و شرافت نظر آئے محبت سے اٹھالیا مگر اس اُٹھانے کا آخری نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ بچہ بڑا ہو کر فرعون اور فرعونیوں کا دشمن ثابت ہو اور ان کے حق میں سوہان روح بنے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے موقع دیا۔ فرعون

لعین کو کیا خبر تھی کہ جس دشمن کے ڈر سے ہزار ہا معصوم بچے تہ تیغ کرا چکا ہوں وہ یہ ہی ہے جسے بڑے چاؤ پیار سے آج ہمارے ہاتھوں میں پرورش سے فی الحقیقت فرعون اور اس کے وزیر و مشیر اپنے ناپاک مقصد کے اعتبار سے بہت چوکے کہ بیشمار اسرائیلی بچوں کو ایک سبہ پر قتل کرنے کے باوجود موسیٰ کو زندہ رہنے دیا لیکن نہ چوکتے تو کیا کرتے' کیا خدا کی تقدیر کو بدل سکتے تھے یا مشیت ایزدی کو روک سکتے تھے' ان کی بڑی چوک تو یہ تھی کہ قضاء وقدر کے فیصلوں کو سمجھے کہ انسانی تدبیروں سے روکا جا سکتا ہے۔

عجوبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سترہ صورتیں اپنی جیسی کہ وہ طور پر دیکھیں وہ سب کہہ رہے ہیں رب ارنی انظر الیک موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا یا اللہ یہ کون ہیں اللہ نے فرمایا یہ سب تو ہی تو ہے جب تو خود کو نہیں دیکھ سکتا تو پھر مجھے کس طرح دیکھ سکے گا۔ (سبع سنابل)

کمال مصطفےٰ ﷺ

جس دیدار خداوندی کے لیے موسیٰ ترستے رہے وہ ہمارے نبی پاک ﷺ ہے کہ نہ صرف دیدار بلکہ بے حجابانہ کلام بھی فرماتے تھے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ وحی کی ایک قسم بتاتے ہیں کہ وحی کا آٹھواں مرتبہ حق تعالیٰ کا حضور سے بے حجاب کلام فرمانا ہے آسمانوں کے اوپر کی وحی اسی قبیل سے ہے صاحب مواہب کہتے ہیں کہ یہ اس مذہب کی رو سے ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حق تعالیٰ کا شب معراج دیدار کیا یہ مسئلہ اختلافی ہے (واللہ اعلم)

کبھی حضور اکرم ﷺ اپنے رب کو خواب میں دیکھتے اور حق تعالیٰ آپ سے کلام فرماتا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا اور

رب نے اپنے دونوں دست قدرت کو میرے شانوں پر رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی مجھ سے رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملا اعلیٰ میں کس چیز پر جھگڑا (آخر حدیث تک)

عصائے موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک کے کمالات میں سے ایک یہ تھا کہ وہ سانپ بن جاتا اور دوسرے سانپوں کو کھا جاتا اور غضب ناک ایسا تھا کہ فرعون اونچے محل میں بیٹھا تھا کہ دیکھا تو تھرا گیا جیسے تفاسیر میں مفصل ہے اور ہمارے نبی پاک ﷺ کا عصا پاک اس کا کیا کہنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے

عصائے کلیم علیہ السلام اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

علاوہ ازیں رسول ﷺ نے سوکھی لکڑی میں جان ڈال دی اور آواز بھی جیسے آستن حنانہ عارف رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

استن حنانہ از ماہجر رسول
نالہ مسیزد چوا با سب عقول

یا زائد الخضر

خضر علیہ السلام پر صوفیہ کرام کا اجماع ہے کہ وہ زندہ موجود ہیں ہر زمانے کے اولیاء سے متواتر ان کی ملاقات ثابت ہے خود حضرت جزولی مصنف دلائل رحمہ اللہ کے مریدین خضر علیہ السلام کی اکثر ملاقات کیا کرتے اور ان سے استفادہ کرتے حدیث شریف میں ہے کہ ان کا نام اس لئے خضر رکھا گیا کہ وہ خشک گھاس پر بیٹھے تو وہ سبز ہوگئی۔

خضر علیہ السلام کی زیارت کا وظیفہ

حضرت جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مریدین کو یوں بکثرت زیارت خضر علیہ السلام ہوتی وہ یعنی سلسلہ جزولیہ میں شامل ہونے والے مریدوں کا مقصد وظیفہ روزانہ ۱۴ ہزار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دو بار دلائل الخیرات اور رات کو دلائل الخیرات ایک باراور ربع قرآن پڑھنا ہے

تعارف جزولی رحمہ اللہ

حضرت جزولی رحمہ اللہ کے علم کے حصول کے لیے الجزولی نے کئی ملکوں کا سفر کیا اور مختلف علماء سے فیض حاصل کیا آپ ایک خدا اور انسان تھے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا۔ علماء کے قدردان ہمیشہ سچائی کی تعلیم دیتے ان ہی صفات کی بدولت بہت مشہور ہوئے اور کئی لوگ آپ سے متاثر ہوکر مریدی میں داخل ہو گئے۔

الجزولی کا نام ابوعبداللہ بن سلیمان بن ابوبکر الجزولی اسملالی (استاذی) بھی کہلاتے ہیں۔ مراکش کے عوام کی نظروں میں آپ بہت بڑے پایہ کے بزرگ مانے جاتے ہیں مراکش کے عوام میں جذبہ اسلامی پیدا کرنے کا بہت بڑا کارنامہ ہے آپ نے دین اسلام کے فروغ کی تعلیم دی اور لوگوں کو نئے جذبے سے سرشار کیا تاریخ اسلام میں آپ بہت ہی اہمیت کے حامل سمجھے جاتے ہیں آپ مراکش کے علاقہ سوس اور جزولہ کے درمیانی علاقہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد فاس چلے گئے۔ فاس کے مدرسہ استغاریہ میں داخلہ لیا اور وہیں سکونت اختیار کی وہاں شیخ متقی نے آپ کو مجاز مطلق اور خلفیہ کل بنایا اور خدمت اسلام کے لیے ہندوستان جانے کی ہدایت کی۔ ہندوستان آنے سے پہلے آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اس کے بعد طنجہ چلے گئے۔ طنجہ سے مشرق کی طرف بحری سفر کیا،

پورے ۴۰ برس تک مشرق میں رہے۔ یہاں سے مکہ تشریف لے گئے مکہ سے مدینہ چلے اور مقدس مقامات کی زیارت کی مدینہ سے بیت المقدس کی زیارت کی غرض سے وہاں چلے بیت المقدس کی زیارت کرنے کے بعد فاس چلے آئے بعد ازاں سلسلہ شاذلیہ میں داخل ہوئے، خلوط گزیں ۱۴ برس تک عبادت میں گزارے اور اسفی میں بود و باش اختیار کی یہاں ان کے مریدوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی جس سے حاکم اسفی نے گھبرا کر انہیں نکل جانے کا حکم دیا آپ کو مجبوراً نکلنا پڑا، نکلتے وقت حاکم کے لیے بددعا کی اس کے بعد ۴۰ برس تک انہی پرتگالیوں کا قبضہ رہا یہ ایک ایسے بزرگ کی داستان ہے جنھوں نے اپنی تمام تر زندگی راہ حق میں گزار دی ہے بعض روایات کے مطابق زہر دیا گیا تھا جس سے موت واقع ہوئی۔

الجزولی کا تعلق صوفیوں کے مشہور سلسلہ شاذلیہ سے ہے یہ سلسلہ تصوف شیخ ابوالحسن شاذلی سے منسوب ہے یہ سلسلہ تیرھویں صدی کے نصف اول میں مصر کے اندر شروع ہوا اور اسی کے ذریعے کہا جاتا ہے کہ دراصل سب سے پہلے روایاتی تصوف شمالی افریقہ میں داخل ہوا کیونکہ ان سے پہلے مرابطین اور موجدین کے سلسلوں میں تصوف کا رنگ پھینکا گیا۔ اس سلسلے کے بانی شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ کا نام علی بن عبداللہ ہے شریف حسنی ہے اسکندریہ کے رہنے والے ہیں وہاں کے بہت سے لوگ آپ کی خدمت میں رہے ہیں آپ بڑے اولیاء اللہ اور بڑے مشائخ میں سے ہیں آپ بڑے صاحب کشف وکرامات تھے چنانچہ لکھا ہے کہ آپ ۶۵۴ھ میں ایسے وقت میں فوت ہوئے کہ مکہ مبارکہ کی طرف ایسے جنگل میں توجہ کر رہے تھے جس میں کھارے پانی تھا جب آپ نے الدقاجی المتوفی ۱۸۲۳ء بھی داخل ہیں جن کے مرید شمالی افریقہ کے وسط میں پھیلے ہوئے ہیں ان میں بڑی مذہبی غیرت پائی جاتی

ہیں۔ادھر یہ جذبہ جہاد سے سرشار ہیں چنانچہ فرانس کے اسقلیہ کے خلاف بغاوت میں انھوں نے بڑا فعالانہ اور رجابرانہ حصہ لیا اسی طرح سوڈان کا سلسلہ مجذوبیہ اسی کی ایک شاخ ہے۔الغرض منفرد قفال کو چھوڑ کر شاذی اور عرغانی طریقے دو متثنیات میں جنھوں نے جہاد اور نصاریٰ کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونے کی اس مثال کی پیروی نہیں کی جو افریقہ کے دیگر چھ بڑے سلاسل کی تاریخ میں ملتی ہے۔

فقیر نے عمداً مصنف دلائل الخیرات رحمہ اللہ کا تعارف یہاں لکھا ہے تا کہ دلائل الخیرات پڑھنے والوں کی حوصلہ افزائی اور نجدیوں کی حوصلہ شکنی نجدی دلائل الخیرات کے ایسے دشمن ہیں جیسے یہودی قرآن مجید کے۔

خضری علم غیب

ہمارے دور میں کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا شرک ہے ہماری طرف قرآن واحادیث کے بیشمار دلائل سے عاجز آ کر آخری حربہ استعمال کرتے ہیں کہ علم غیب کی غیر الہ کی طرف نسبت کرنا شرک ہے تو اس کے جوابات بھی اہلسنت نے لکھے ہیں ان میں ایک یہی ہے کہ خضر علیہ السلام کی طرف علم غیب نسبت موجود ہے ۔اللہ نے فرمایا **وعلمناہ من لدنا علماء** کے تحت تفسیر ابن جزیر نے کہا **کان رجلاً یعلم الغیب**' وہ ایک نیک مرد تھا جو غیب جانتا تھا' مطالع المسر ات میں اسی جگہ پر کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کس سبب سے علم غیب پر مطلع کیا گیا ہے فرمایا کہ اللہ کی رضا کیلئے نگاہوں کو چھوڑنے کے سبب سے، مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی بھی دبے لفظوں میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ وہ بندہ حضرت خضر علیہ السلام تھے جن کو حق تعالیٰ نے رحمت خصوصی سے نوازا اور اسرار کونیہ کے علم سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

خضر علیہ السلام نبی تھے یا ولی

اس میں اختلاف ہے ہمارے علماء کرام کا رجحان اس طرف ہے کہ وہ نبی تھے دیوبندی ڈانواں ڈول رہتے ہیں' ان کے اکابر کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ نبی تھے چنانچہ یہی شبیر احمد عثمانی حاشیہ ترجمہ محمود الحسن میں لکھتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ حضرت خضر کو رسول مانا جائے یا نبی یا محض ولی کے درجہ میں رکھا جائے ایسے مباحث کا فیصلہ یہاں نہیں ہوسکتا تاہم احقر کا رجحان اسی طرف ہے کہ ان کو نبی تسلیم کیا جائے اور جیسا کہ بعض محققین کا خیال ہے جو انبیاء جدید شریعت لے کر نہیں آتے ان کو بھی اتنا تصرف واختیار عطا ہوتا ہے کہ مصالح خصوصیہ کی بناء پر شریعت مستقلہ کے کسی عام کی تخصیص یا مطلق کی تقیید یا عام ضابطہ سے بعض جزئیات کا استثناء کرسکیں' اسی طرح کے جزئی تصرفات حضرت خضر کو بھی حاصل تھے' واللہ اعلم ۔ مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''خضر علیہ السلام میں'' پڑھیے۔

فائدہ ـــــــ آثار الصلوات شرح دلائل الخیرات میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی کنیت ابوالیاس اور آپ کا لقب خضر ہے جب وہ زمین خشک پر بیٹھتے تھے سرسبز ہو جاتی، آپ کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض نے کہا کہ بلیان بن ملکان' بعض نے کہا الیاس' بعض نے کہا کہ الیسع' بعض نے کہا عامر' بعض نے کہا خضرون بن ملکان' بعض نے کہا ارمیاء بن طبقا وغیرہ' وغیرہ۔

ان تصلی علیٰ سیدنا محمد ﷺ

حضور نبی پاک ﷺ یوں ہی جملہ انبیاء علیہ السلام کے اجساد مبارکہ مٹی میں جا کر مٹی نہیں ہو جاتے بلکہ محفوظ رہتے ہیں' اس کی وجہ امام زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ

میں لکھی کہ ان اجسام کو مٹی کھاتی ہے جن سے گناہوں کا صدور ہوتا کہ وہ پاک ہو جائیں اور انبیاء علیہم السلام کے اجساد مبارکہ معصوم از معاصی وخطایا ہیں اسی لئے ان کے پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

یونہی اولیاء کرام کے اجسام مبارکہ قبور میں محفوظ ہوتے ہیں بلکہ بہت سے عوام نیک انسان کے اجسام بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ''اخبار القبور''

اعجوبہ

سیدنا عبداللہ، حضور سرور عالم ﷺ کا جسم مبارک صدیاں گزرنے کے باوجود محفوظ ویا مامون تھا۔

کراچی ۲۲ جنوری ۱۹۷۸ء (نمائندہ جنگ) یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت ﷺ کے والد عبداللہ ابن عبدالمطلب کا جسم مبارک جس کو تقریباً چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے بالکل صحیح اور سالم حالت میں برآمد ہوا' علاوہ ازیں صحابی رسول مقبول ﷺ علاوہ دیگر چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے جسم مبارک بھی اپنی اصلی حالت میں پائے گئے اور صحابی رسول مقبول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسم مبارک بھی اپنی اصلی حالت میں پایا گیا۔ جنہیں جنت البقیع میں نہایت عزت اور احترام کے ساتھ دفنا دیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ اجسام کے چہرے نہایت ہی تروتازہ اور اپنی اصلی حالت میں تھے' وغیرہ وغیرہ۔

تسترلی عیوبی

قاعدہ یادرہے کہ جتنا کسی کی معرفت الٰہی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اُسے اپنے عیوب ونقائص پر نظر زیادہ ہوتی ہے۔ مومن گناہ کو پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری سمجھتا ہے اور منافق گناہوں کو مکھی کے پر کے برابر بھی نہیں سمجھتا (سبع سنابل)۔ گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ ان سے انسان کو رسوائی ہوگی اگرچہ دنیا میں کسی پر ظاہر نہ ہوں لیکن آخرت میں تو چھپے نہیں رہیں گے پھر آخرت کی رسوائی دنیا کی رسوائی سے کہیں بہت زیادہ اور سخت تر ہے اسی لئے انسان دنیا میں ہی اللہ کی جناب میں خالص توبہ کا اظہار کرے اور ہمیشہ گناہوں کے ارتکاب سے ڈرتا رہے۔

حکایت

حضرت معاذ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مسکین انسان اگر دوزخ سے ایسے ڈرتا جیسے وہ بھوک وافلاس سے ڈرتا ہے تو اسے بہشت نصیب ہوتی ان سے پوچھا گیا کہ قیامت میں سب سے زیادہ بے خوف کون ہوگا' آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوگا۔ (سبع سنابل)

فی جنتک

یہ یقین ہے کہ جنت میں سب سے پہلے حضور سرور عالم ﷺ داخل ہونگے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ ادریس علیہ السلام بہشت میں داخل ہو چکے حدیث شریف میں ہے کہ ستر ہزار خوش قسمت بلا حساب بہشت میں داخل ہونگے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ نے خواب میں بہشت میں دیکھا نیز حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور یہی پہلا ہوگا یہ وہ ہے جس نے اللہ اور

سائل کا حق پورا کیا ہوگا۔ (بیہقی)

جواب

علی الاطلاق بہشت کا پہلا داخلہ حضور نبی پاک ﷺ کے ساتھ خاص ہے اس کے بعد بھی حضور نبی پاک ﷺ کے ساتھ خاص ہے اس کے بعد بھی حضور علیہ السلام اندر و باہر آئینگے جائینگے اسی درمیانی اوقات میں دوسروں کا دخول اولی جتایا گیا ہے اور یہ اولیت اضافی ہوگی اور حقیقی اولیت حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے ادریس علیہ السلام بھی موقف میں حاضری دینگے' پھر بہشت میں جائینگے تو ان کے لئے بھی اولیت حقیقی نہ ہوئی۔ (زرقانی)

اللھم افردنی الخ

مطالع المسرات میں ہے کہ خضر علیہ السلام کو ایک شخص نے ایک جنازہ کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا اور یہی دعاء پڑھتے سنا اس سے پہلے آپ فرمار ہے تھے کہ ان مردوں جیسا کسی کو ہلاکت میں نہیں دیکھا اور جو جنازہ لئے جا رہے تھے فرمایا میں نے ان جیسا کوئی غافل نہیں دیکھا اس کے بعد یہی دعا پڑھی گویا یہ دعاء خضر علیہ السلام کی ہے۔

اللھم انی اسئلک الخ

یہ حدیث امام ترمذی نے روایت کی اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام نسائی و ابن ماجہ و طبرانی نے روایت کیا اور نابینا کا واقعہ بھی بیان کیا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کی اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے امام بیہقی نے حضرت عثمان بن حنیف کی روایت سے صحیح کہا۔ نابینا کا واقعہ مشہور ہے۔ ہم نے ندائے یا رسول اللہ تصنیف میں مفصل نقل کیا ہے حاشیہ دلائل الخیرات میں

ہے کہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی جب تک حضور علیہ السلام کی بارگاہ حق میں وسیلہ پیش نہ کیا جائے۔

عرصات القیمۃ

عرصات عرصہ کی جمع ہے بفتح العین المھملہ وسکون رائے مہملہ وبفتح رائے مہملہ بھی جائز ہے وہ میدان وسیع جس میں کوئی مکان وغیرہ نہ ہو اور قیامت کے میدان متعدد مواطنہو نگے' اسی لئے جمع کا صیغہ لایا گیا ہے بعض نے کہا کہ قیامت میں پچاس مواطن ہونگے ہر موطن کی موطن ایک ہزار سال ہوگی۔ (فاسی)

ولو الدنیا

ماں باپ کے بہت بڑے حقوق ہیں ان کی رضا رضائے حق ہے اور ان کا غصہ غضب الٰہی ہے خود زمخشری اپنا حال بیان کرتا ہے جب اس سے پوچھا گیا کہ جناب لنگڑے کیوں ہیں کہا کہ ماں کی بد دعاء سے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ بچپن میں میں نے چڑیا پکڑ کر اس کے پاؤں میں دھاگہ باندھ دیا وہ چڑیا اڑ کر ایک سوراخ میں گھس گئی میں نے دھاگا کھینچا تو چڑیا کی ٹانگ کٹ گئی میری ماں یہ حال دیکھ رہی تھی اس کے دل پر چوٹ آئی' بے ساختہ کہا جس طرح تونے چڑیا کی ٹانگ کاٹی اللہ تیری ٹانگ کاٹے جب میں سن شعور کو پہنچا تو بخارا (افغانستان) پڑھنے کے لئے گیا راستہ میں سواری سے گر پڑا' ٹانگ پر چوٹ آئی' زخم نے طوالت پکڑی مجبوراً ٹانگ کٹوانا پڑی۔ (تاریخ ابن خلکان)

لا الہ الا انت

یہ آیت کریمہ کے نام سے مشہور ہے' جو بھی کسی مصیبت وغیرہ میں پڑھے گا اس کی برکت سے نجات پائے گا مشائخ نے فرمایا غم وافروہ کے ازالہ کے لئے یہ آیت

تریاق مجرب ہے اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔(۱) سوا لاکھ بہعت اجتماعی ایک یا تین مجلس میں پڑھی جائے۔(۲) تنہا پڑھے تو تین سو بار روزانہ اندھیرے میں بیٹھ کر پڑھے بشرط طہارت ورخ قبلہ کو پانی کا پیالہ اپنے پاس رکھے وقفہ وقفہ سے پانی میں ہاتھ ڈال کر پانی منہ اور بدن پر چھڑکے تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی طرح پڑھے۔(فتح العزیز)

اس کے مزید فوائد فقیر کی تصنیف ''غم ٹال وظیفے'' پڑھیئے۔

کرسیک الخ

بضم الکاف اور کسرہ بھی جائز ہے مشہور بالظم ہے لغت میں بمعنی تخت اور بعض کے نزدیک ساتوں آسمانوں کے اوپر آسمان کا نام کرسی ہے اس معنی پر عرش یا نواں آسمان ہے۔اس معنی پر حضرت شیخ عطاء قدس سرہ نے فرمایا ہے

انکه آمدنه فلک معراج او. انبیاء و اولیاء محتاج او

سلطان بمعنی بادشاہ اور بمعنی قدرت یہاں یہی معنی مراد ہے

وعلى السمٰوات الخ

قرآن مجید وغیرہ میں سمٰوات اور زمین کے لئے الارض واحد کی ایک وجہ یہ ہے کہ آسمان کی علیحد علیحدہ جنسیں ہیں بعض چاندی کے بعض سونے کے اور زمین ایک جنس ہے اسی لئے آسمان کی مختلف جنسوں کی وجہ سے جمع اور زمین جنس واحد کی وجہ واحد لائی گئی ہے۔(حاشیہ دلائل)

فی جبهته جبریل علیه السلام

جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ پر چوبیس ہزار بار اور آدم علیہ السلام پر

بارہ بار اور ادریس علیہ السلام کے پاس چار بار اور نوح علیہ السلام پر پچاس بار اور ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس بار اور موسیٰ علیہ السلام پر چار سو بار اور عیسیٰ علیہ السلام یعقوب علیہ السلام پر دس دس بار اور ایوب علیہ السلام پر تین بار نازل ہوئے۔ (زرقانی واتقان)

فائدہ ــــــ اکثر انبیا کرام پر وحی خواب میں آتی تھی۔ اور الوالعزم پیغمبروں پر جیسی نوح' ابراہیم' موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پر بیداری میں بھی آتی تھی۔ اور خواب میں بھی بعض نے کہا کہ فرشتے دو صورتوں میں اترتے ہیں (۱) صورۃ حقیقیہ (۲) مثالیہ حقیقہ صرف ہمارے نبی پاک ﷺ کیلئے ہے دوسرے انبیا علیہم السلام مثالیہ میں اترتے اور اس کیفیت میں بعض صحابہ کرام کو بھی ملائکہ نظر آئے۔ (اتقان)

فائدہ ــــــ ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو اترے اور تورات رمضان کی چھٹی شب کو اُتری ور انجیل تیرہویں شب رمضان میں اور زبور اٹھارہویں شب رمضان کو اور قرآن چوبیں شب رمضان کو اترا لیکن قرآن مجید کے نزول کے متعدد طریقے ہیں۔ اس کی تفصیل و تحقیق اور سوال و جواب فقیر کی تصنیف ''احسن البیان جلد اول میں پڑھیے)

نوح علیہ السلام

کسی نے نوح علیہ السلام کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ نے دنیا میں کتنا عرصہ گزارا، فرمایا' دنیا ایک کوٹھی کی مانند ہے جس کے دو دروازے ہوں مجھے ایک دروازے میں داخل کر کے دوسرے سے باہر کر دیا گیا۔ اس میں بیٹھنے کا وقت بھی نہ ملا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ (**الدنیا ساعته فاجلعها طاعته**) (دنیا ایک لمحہ ہے اسے طاعت وعبادت میں صرف کرو (سبع سنابل)

موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ سے وحی آئی کہ اگر بہشت میں پاؤں رکھے ہوئے ہو تب بھی میری تدبیر خفیہ سے بے خوف نہ رہنا (سبع سنابل)

ازالہ وہم ـــــــ ایسے پیغامات امت کی تنبیہات سے ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اگرچہ شان بلند و بالا ہے لیکن اللہ اپنے محبوبوں سے ایسے محبوب پیغامات بھیجتا رہتا ہے۔

معجزۂ محمد اور معجزۂ موسوی علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام کا موازنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا کا پھٹنا عظیم معجزہ ہے۔ لیکن حضور نبی علیہ السلام کا ہر معجزہ عظیم تر ہے۔ منقول ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان ایک دریا ہے جسے مکفوف کہا جاتا ہے۔ وہ اتنا عظیم اور وسیع و عریض ہے کہ زمین کے تمام دریا اس کے بالمقابل ایسے ہیں جیسے بوند سمندر کے سامنے اور اگرچہ موسیٰ علیہ السلام نے دریا کو چیرا لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کمال کہ چاند کو توڑ دیا پھر اسے جوڑا بھی۔ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ زمین سے متعلق ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ آسمان سے متعلق ہے۔ (مواہب لدنیہ)

عصائے موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب عصا زمین پر پھینکا تو بڑا سانپ بن گیا جس کے لمبے لمبے بال تھے اور بکھرے ہوئے۔ اس کے منہ کا جبڑا ساٹھ ہاتھ کا تھا۔ اور کھڑا ہوا تو زمین سے آسمان کی طرف ایک میل کی مسافت کا تھا۔ اس جبڑا کا ایک حصہ زمین پر تو دوسرا فرعون کے محل کی دیوار پر تھا۔ دیوار کو پھاند کر فرعون کی طرف بڑھنے لگا فرعون ڈر کے مارے ڈینگنی مارتا ہوا بھاگا اور خوف سے اسے اسہال

آنے لگے۔ یہاں تک کہ چار سو دست آئے۔ اژدھا کے خوف سے لوگ بھاگے اس بھگڈر میں پچیس ہزار آدمی مر گئے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے پناہ چاہی۔ اور کہا کہ سانپ کو واپس بلالو میں آپ پر ایمان لاؤں گا۔ اور آپ کی قوم آپ کو واپس کردوں گا۔ (زرقانی) اسی کی ترجمانی اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صرف ایک مصرعہ میں بیان کردیا۔

عصائے موسیٰ اژدہائے غضب تھا

اپنے نبی پاک ﷺ عصا مبارک کیلئے فرمایا۔

گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

فائدہ ـــــ موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام فصاحت و بلاغت میں اعلیٰ درجہ رکھتے تھے (مواہب)

سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کو والدہ نے فرمایا کہ بیٹا رات کو بہت کم سویا کرو کیونکہ جو لوگ دنیا میں رات کو زیادہ سوتے ہیں وہ آخرت میں فقیر و مساکین ہوں گے۔ (ارشاد الساری شرح البخاری)

قوت و طاقت محمد و سلیمان کا موازنہ علی صاحبہما السلام

سلیمان کی قوت و طاقت دنیا کے ایک سو یا ایک ہزار مردوں کے برابر تھی اور ہمارے نبی پاک ﷺ کو بہشت کے چالیس مردوں کی طاقت دی گئی تھی اور ایک بہشتی کی طاقت دنیا کے ایک سو مرد کی قوت کے برابر ہے۔ اس معنی پر نبی پاک ﷺ کی ظاہری قوت و طاقت چار ہزار مردوں کے برابر تھی (زرقانی)

زکریا علیہ السلام

جب زکریا علیہ السلام کے سر پر آرہ پھر رہا تھا تو لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کی آرزو کیا ہے فرمایا چاہتا ہوں کہ میرے سر کے دو ٹکڑے ہو جائیں ایک ٹکڑا مشرق میں لٹکایا جائے۔ دوسرا مغرب میں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ راہ عشق کتنا پر کٹھن ہے (سبع سنابل) اسی کو حضرت خواجہ فرید رحمتہ اللہ نے اپنے دیوان میں بیان فرمایا کہ

اس راہوں مول نہ مڑساں

توڑیں تھیوے سر سو ٹکرے

یعنی۔ میں اس راہ عشق سے ہرگز نہیں پھرونگا اگرچہ سر کے سو ٹکرے ہو جائیں۔

دوسری جگہ پر فرمایا۔

قسم خدا دی قسم نبی دی۔ عشق ہے چیز لذیذ

یعنی خدا اور نبی پاک ﷺ کی قسم عشق بڑی لذیذ شے ہے۔

الخضر علیہ السلام

آپ کے زمانے میں حضرت ذوالقرنین سکندر رحمہ اللہ تھے۔ ان کے بارے میں اختلافات ہے۔ بعض کہتے ہیں وہ نبی تھے بعض نے کہا کہ وہ ولی اللہ تھے بعض نے کہا کہ بادشاہ تھے مشہور یہی ہے لیکن وہ مرد صالح ضرور تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سکندر اور ہے اور وہ ذوالقرنین جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہمعصر تھے۔ (فاسی) ابراہیم علیہ السلام کے ادب سے انہیں بہت بڑی شاہی نصیب ہوئی۔ (تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ باادب بادشاہ)

عیسیٰ علیہ السلام

آپ کے زمانے میں طب کا زور تھا آپ مادرزاد اندھوں کو بینا بنادیتے تھے۔ اور کوڑھیوں اور برص والوں ودیگر عسیر العلاج بیماروں کو دعا کر کے شفا بخشتے تھے۔ ایک دن بشرط ایمان پچاس ہزار آدمیوں کوتندرست فرمایا۔ ابن عساکر نے فرمایا ان کی وہ دعا یہ ہے۔

اللھم انت الله من فی اسماء والله من فی الارض لااله فیھما غیرک وانت جیارمن فی و جبار من فی الارض لاجبار فیھما غیرک وانت ملک من فی اسماء و ملک من فی الارض لاملک فیھما غیرک و قدرتک فی الارض کقدرتک فی السماء وسلطانک فی الارض کسلطا نک فی السماء اسئلک باسمک الکریکم و جھک المنیر وملک القدیم انک علی کل شی قدیر.

جنون کا علاج

حضرت وہب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دعاء خوف وجنوں کے دفیعہ کیلئے لکھ کر پانی میں گھول کر مریض کو پلائی جائے تو شفا ہوگی۔ (زرقانی)

قول وفعل

مجوسیو کا عقیدہ ہے کہ نیکی کا خالق یزداں اور برائیوں کا خالق اہرمن یعنی شیطان ہے۔ یہ عقیدہ غلط ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر قول وفعل کا خالق اللہ ہے۔ ہاں شیطان انسان کو برائی پر اکساتا ہے۔ اور بس انسان کی ہر بری بھلی تقدیر کو اللہ جانتا ہے۔ اور وہ لوح محفوظ میں ہے۔ تمام امور اللہ کی مشیت پر ہیں (حاشیہ دلائل الخیرات)

اَلْھَمتنی

الہام بمعنی شے کا دل میں القاء کرنا اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے انسان کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ایسا القاء اللہ کے خاص بندوں کو نصیب ہوتا ہے۔ (زرقانی)

النبی الکریم الخ

حضور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مخلوق کا حساب کون لے گا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ۔ یہ سنکر اعرابی مسکرایا۔ آپ نے فرمایا مسکراتے کیوں ہو۔ اعرابی نے کہا اللہ کی کریمی پر کیونکہ جو کریم ہوتا ہے جب ہو قادر بھی ہے تو پھر ہمیں فرما دے گا۔ اور کریم کا کام ہے کہ وہ حساب لیتا ہے تو مروت کرتا ہے۔ (سبع سنابل)

الاحباء

حبیب کی جمع ہے بعض نسخوں میں احباب ہے لیکن سجع کے لحاظ سے یہی موزوں ہے۔ (فاسی)

تنعمنی بالنظر الخ

قیامت کے دن تمام نعمتوں سے بڑھ کر دیدار الٰہی ہے۔ بہشت میں اہل ایمان کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔ یہی اہلسنت کا مذہب ہے۔ اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ فقیر کا رسالہ **بشارۃ المومن بزیارۃ الله المهیمن** بلکہ دوسرے لوگ تو بہشت کی نعمتوں میں مست ہونگے لیکن مقربان حق دیدار الٰہی میں مستغرق ہونگے۔ (مزرع الحسنات)

فائدہ ـــــ اللہ کا دیدار قیامت میں جمعہ کے دن ہوگا۔ اس کے علاوہ اور دنوں میں بھی ہوگا۔

سوال۔ وہاں تو دن رات نہ ہوگا یعنی نور ہی نور ہوگا تاریکی نہ ہوگی کہ رات کا تصور کیا جاسکے پھر جمعہ کے دن کا علم کیسے ہوگا۔

جواب۔ اہل ایمان کو اندازہ و تخمینہ سے محسوس ہوجایا کرے گا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ (فاسی)

یارؤف الخ

سخاوت کی بہت بڑی شان ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک مجوسی نے ایک کو دینار راہ خدا میں لٹایا۔ اسے حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا اے مجوسی تمہیں یہ خیرات کیا فائدہ دے گی۔ مجوسی سن کر رونے لگا۔ اس پر آسمان سے ایک رقعہ بخط سبز لکھا ہوا گرا۔ اسپر یہ اشعار تھے۔

مکافتہ الساحتہ دار خلد
وامن من لخافتہ یوم بوس
ومافار بمحرقة جوادا
ولو کان الجواد من المجوس

ترجمہ۔ سخاوت کا بدلہ بہشت ہے اور سخاوت پناہ خوف اور سخت دن سے یعنی قیامت میں سخی کو نار جہنم نہیں جلائے گی۔ اگرچہ وہ سخی مجوسی ہو (روح البیان)

حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چند لوگ ملنے آئے آپ نے ایک طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ آج شام کو یہ شخص مر جائے گا۔ اس وقت وہ لوگ چلے گئے شام کو پھر حاضر ہوئے سب کے پاس لکڑیوں کا گٹھڑا تھا۔ فرمایا اپنے گٹھڑا یہاں ڈال دو اور جس کیلئے فرمایا تھا کہ یہ شام کو مر جائے گا۔ اس کا گٹھڑا کھولا تو اس میں خونخوار سانپ چھپا بیٹھا

تھا۔ اسی سے اس کی موت مقدر تھی۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے آج کونسا نیک عمل کیا ہے عرض کی کوئی بھی ایسا بڑا نیک عمل نہیں کیا۔ ہاں روٹی کا ایک سوکھا ٹکڑا میں نے ایک سائل کو دیا آپ نے فرمایا بس تو اسی ایک سوکھے ٹکڑے کو خیرات کرنے سے بچ گیا۔ (حیوۃ الحیوان)

ان تصلی صلی محمد ﷺ

حضور نبی علیہ السلام کی صفات بے شمار ہیں منجملہ ان کے وہ ہے جو تورات میں۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تورات میں حضور علیہ السلام کی کیا صفات مکتوب ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام مکہ شریف میں پیدا ہوں گے۔ اور مدینہ منورہ کو ہجرت کریں گے۔ اور آپ کا ملک شام ہے وہ نہ فحش کلام کریں گے اور نہ بازاروں میں شور وفغاں کریں گے۔ اور برائی کا بدلہ برائی نہ دیں گے۔ بلکہ اسے معاف فرمادیں گے۔ ان کی امت بہت بڑی حمد کرنے والی ہوں گی۔ رنج وخوشی میں وضو کریں گے اور شلوار پنڈلی پر باندھیں گے۔ نماز میں ایسے صفیں باندھیں گے جیسے جنگوں میں۔ اور ان کی مسجدوں سے ایسے آواز سنی جائے گی جیسی کی مکھی کی آواز ہے۔ آسمان کے کناروں میں (حیواۃ الحیوان)

آیات القرآن

قرآن مجید کی کل چھ ہزار چھ سو تریسٹھ آیات ہیں انہیں ایک ہزار امر کی اور ایک ہزار نہی کی ایک ہزار قصوں کی اور ایک ہزار خبر کی، پانچ سو حلال وحرام کی اور ایک سو دعا کی اور تریسٹھ ناسخ ومنسوخ کی (طحاوی)

فائدہ ـــــ قرآن مجید کے حروف تین لاکھ اکیس ہزار اور ایک سو اسی ہیں اور سورتیں ایک سو چودہ ہیں اور کلمات چھہتر ہزار چار سو تیں ہیں (مطلع العلوم)

ان تصلی علیہ

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ کے لیے درود میں صلوٰۃ کا نہ ہونا مکروہ ہے تو سلام کا نہ ہونا بھی مکروہ ہے یعنی صلوٰۃ وسلام ہر دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے نہ صرف صلی اللہ علیہ کہتے ہیں اور نہ ہی صرف علیہ السلام (طحطاوی، روح البیان)

یہ حکم آیت کے ظاہرہ صلوا علیہ وسلموا کے مطابق ہے کیونکہ اللہ دونوں یعنی صلوٰۃ وسلام کا حکم فرماتا ہے جذب القلوب میں ہے کہ ایک شخص صلی اللہ علیہ لکھتا تھا وسلم چھوڑ دیتا حضور نبی پاک ﷺ نے اسے جھڑکا اور فرمایا خود کو چالیس نیکی سے کیوں محروم کرتا ہے۔

حکایت

احیاء العلوم میں ہے کہ ایک شخص درور شریف میں صرف صلوٰۃ لکھتا تھا اور سلام چھوڑ دیتا تھا اس نے حضور نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں درود شریف میں صلوٰۃ وسلام دونوں لکھتا تھا۔ (مسئلہ) متاخرین نے لکھا ہے کہ صلوۃ بلا سلام اور سلام بلا صلوٰۃ لکھنا جائز ہے (صلوٰت ناصری) لیکن بہتر ہے کہ یہ دونوں لکھنے پڑھنے چاہئے (اویسی غفرلہ)

سبع سموٰات

آسمان سات ہیں اور زمینیں بھی سات ہیں اللہ نے فرمایا و من الارض مثلھن

سوال۔ قرآن مجید میں کہیں آسمان کو جمع سے ذکر کیا گیا اور کہیں مفرد سے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب۔ جہاں جمع کا صیغہ ہے وہاں عدد مراد ہوتے ہیں بوجہ عظمت ووسعت
کے مثلاً سبح الله ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض یعنی اللہ کی تسبیح کثرت سے
تسبیح کرتی ہے اور جہاں جہت مطلوب ہوتی ہے وہاں مفرد کا صیغہ ہے۔ مثلاً فرمایا
وفی السماء رزقکم (اتقان)

وعلٰی آله

مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آل رسول (ﷺ)
کی معرفت دوزخ سے نجات اور عذاب سے امان ہے۔
عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دو خصلتیں جس میں ہوں وہ عذاب
الٰہی سے نجات پائے گا۔
(۱) سچ بولنا (۲) آل رسول ﷺ سے محبت۔ (حاشیہ)

والدهور

دہر کی جمع ہے بمعنی طویل زمانہ اور ایک ہزار سال کو بھی دہر کہتے ہیں۔ مشارق
الانور میں ہے دہر مدت دنیا کا نام ہے۔

الباقی

جملہ جہاں فانی ہیں ان کی فناء کے بعد وہ ذات باقی ہے۔

الغنی

کسی شے میں کسی کا محتاج نہیں اور ہر چیز میں سب کے سب اسی کے محتاج ہیں
اور وہ غنی مطلق ہے چنانچہ خود فرمایا و الله هو الغنی و انتم الفقراء

اسئلک باسمائک

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص (تاجر) مدینہ پاک سے شام کے ملک کو اشیاء لے جاتا اور وہاں سے مدینہ پاک لے آتا اور اکیلا سفر کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک چور نے گھر لیا اور مال لوٹ کر اسے قتل کرنے کی ٹھانی' اسی نے چور کو بڑی منت سماجت کی کہ مال تو چھین لیا ہے لیکن مجھے امان دیدے چور نہ مانا وہ اسے قتل کرنے پر آمادہ ہو گیا' اس نے کہا کہ مجھے صرف چار رکعت پڑھنے کی مہلت دیدے۔ اس نے چار رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا کی **یاودود یا ودود یا ذالعرش المجید یا مبدی' یامعید یا فعال لما یرید اسئلک بنور وجھک الذی ملاء ارکان عرشک واسئلک بقدرتک التی قدرت بھاعلے خلقک وبرحمتک التی وسعت کل شی لااله الا انت یا مغیث اغثنی**' تین بار یہی دعا پڑھی اس کے بعد ایک سبز پوش گھوڑے پر سوار ہو کر آ پہنچا' اس نے ایک نور کا حربہ ہاتھ میں لیا ہوا تھا' آتے ہی چور پر تیر پھینکا تو چور گھوڑے سے نیچے گر پڑا' تاجر سے کہا کہ چور کو قتل کر دے' اس نے معذرت کی تو خود ہی سبز پوش نے چور کو قتل کر دیا ہے اور فرمایا کہ میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں' جب تو نے مذکورہ دعا پہلی بار پڑھی' تو میں نے اس کی کڑک پہلے آسمان میں سنی' میں سمجھا کہ کوئی امر حادث ہونے والا ہے جب تو نے دوبارہ دعا پڑھی' تو آسمان کے دروازے کھل گئے اور ان سے آگ کے شعلے اٹھتے تھے جب تیسری بار پڑھی تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہے کوئی دکھ بھرے کی مدد کرنے والا۔ میں نے یہ کام اپنے ذمہ لگایا اور تیرا کام کر دیا جو شخص بھی کرب وشدت میں یہ دعا پڑھے گا اللہ اس کی اسی طرح غائبانہ مدد کرے گا' اس شخص تاجر نے مدینہ شریف واپس ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماجرا سنایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ نے تجھے اسم اعظم کا علم عطا فرمایا یعنی اسی دعاء میں اسم اعظم ہے تو جو شخص بھی اس دعا کو مشکل کے وقت پڑھے گا اس کا کام ہو جائے گا اور اس دعاء کو پڑھ کر اللہ سے جو سوال کرے گا پورا ہوگا۔ (رسالہ قشیریہ)

دعیت به

اجابت کو اقرب الدعوات وہ دعاء ہے جو نماز فرض کے بعد عرض کی جائے اس طرح چند مقامات ہیں دعاء کی اجابت کے' مثلاً روزہ کے افطار کے وقت، عرفات میں دعائے مظلوم کیونکہ اس کی دعاء اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور بیمار کی دعا اور مبتلائے مصیبت کی دعاء اور غائبانہ اپنے دوستوں کیلئے دعاء باپ کی دعا بیٹے کے لئے دعائے شب قدر' جمعہ کی ساعت مخصوصہ۔

اور دعاء مکہ معظمہ میں اور خشوع و خضوع کے وقت ان کے علاوہ اور بھی ہیں' فقیر نے رسالہ" **اجابۃ الدعوات فی المقامات والاوقات**" میں عرض کی ہے۔

فائدہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے نماز پڑھی اس نے تشہد میں یہ دعاء پڑھی' **اسئلک بان لک الحمد لااله الاانت الحنان المنان بديع السموات والارض يا ذالجلال والاكرام**' نبی پاک ﷺ نے فرمایا جانتے ہو کہ اس نے کونسی دعا پڑھی ہے ہم نے عرض کی' اللہ ورسولہ اعلم آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اسم اعظم سے دعاء مانگی ہے جو بھی اس طرح دعاء کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی اور جو سوال کرے گا اس کا سوال پورا ہوگا۔ (مطالع المسرات)

الھوام

ہامہ کی جمع ہے موذی کیڑے مکوڑے وغیرہ جیسے بچھو وغیرہ۔

حکایت

افریقہ کے حاکم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے شکایت لکھی کہ یہاں بچھو وغیرہ بکثرت ہیں' آپ نے جواب بھجوایا کہ شام وسحر یہ پڑھ لیا کرو مالنا ان لانتوں کل علے اللہ وقد ھدانا سبلنا الخ (حیوۃ الحیوان)۔

یا اللہ یارب

شیخ نے فرمایا کہ یہاں اسم اعظم ہے جو دعاء کرنا چاہے تو یا اللہ یا رب کے درمیان دعا مانگے' دعاء قبول ہوگی۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

فائدہ۔ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ اے فرشتوں تمہارے لئے طاعت ہے اے رسولو تمہارے لئے رسالت ہے' اے زاہدو تمہارے لئے زہد ہے اور اے عاصیو تمہارے لئے رب ہے۔ (مجمع السلوک)

الملک والملکوت

اہل آسمان دنیا قیامت تک سجدہ میں رہے گے اور ان کی تسبیح یہ ہے' سبحان ذی الملک والملکوت اور دوسرے آسمان میں قیامت تک رکوع میں رہیں گے اور ان کی تسبیح یہ ہے' سبحان ذی العزۃ والجبرات اور تیسرے آسمان والے قیامت میں قیامت تک قیام میں رہیں گے اور ان کی تسبیح ہے' سبحان الحی الذی لایموت۔ (فاسی)

فائدہ ــــــ الملک ظاہری ملک اور الملکوت عالم غیب جیسے ملائکہ اور ادورع۔ (مزرع الحسنات)

یا جبار

جبار بمعنی قہار یعنی جس کا حکم رد نہ ہو اور تمام احکام اسی کے جاری ہوں از روئے قہر اور بمعنی عظیم الشان اور بمعنی متکبر نیز جبار وہ ہے جو ٹوٹے ہوئے کو جوڑے اور امور کی اصلاح کرے اپنے احسان وکرم سے۔ (فاسی)

یاقادر

وہ ذات جو ہران چیزوں پر قدرت رکھتا ہو جو اس کے ارادہ ومشیت میں ہے اسی لئے وہ اپنی ذات وصفات جیسی اور ذات وصفات کی تخلیق پر قادر نہیں کیونکہ یہ اس کی مشیت وارادہ میں نہیں' اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی نظیر کی تخلیق ممتنع ہے' تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف' الاکبیر فی امتناع النظیر' میں۔

یا علیم

برزون فعیل یعنی ہر کلی جزوی اور موجود ومعدوم اور ممکن ومحال کا جاننے والا اور اس کا جو ابھی تک موجود نہیں ہوا' اسے بھی جانتا ہے کہ وہ کس طرح موجود ہو۔ (حرز الامان)

العظیم

امام غزالی قدس سرہ نے فرمایا عظیم راجع ہے' ساتھ کمال ذات کے اور کبیر راجع ہے ساتھ کمال صفات۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

عنید

حق کے خلاف کرنے والا یہ خبیث ترین شیاطین سے ہے کہا گیا ہے کہ شر شیطانوں کے برابر کا ہے' اس سے مراد نفس ہے' بزرگوں نے فرمایا کہ اگر انسان کا نفس

نہ ہوتا تو شیطان کبھی انسان کو گمراہ نہ کرسکتا۔ اسی کی طرف اعلحضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اشارہ فرمایا۔

رضا نفس دشمن ہے' دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

اس کی مزید تفصیل فقیر کی شرح حدائق پڑھیئے۔

فائدہ ——— مزرع الحسنات میں لکھا ہے کہ عنید بمعنی جاہد یعنی منکر حق اور بڑا غصہ کرنے والا۔

ولا عتیداً

تاء کے ساتھ بمعنی آمادہ ہونے والا کہ موقع ملے تو وہ اپنا کام تمام کرے۔ مزرع الحسنات بعض نسخوں میں نون کے ساتھ ہے' وہ ناموزوں ہے اس لئے کہ تکرار لازم آتا ہے۔

اللھم انی اسئلک

(سند) یہ دعاء سنن اربعہ نے نقل کی ہے یہ دعاء کفوا احد تک ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو یہ دعاء پڑھتے سنا تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' اس نے اللہ سے سوال کیا اسم اعظم کے ساتھ جو بھی اس طرح دعاء کرے تو قبول ہوگی اور جو سوال کرے پورا ہوگا۔ (فاسی)

واحد

دائماً یکتا اس کے ساتھ نہ کوئی تھا اور نہ ہے وہ واحد بالاعتبار صفات اور احد باعتبار ذات کے ہے۔

صمد

سید کہ اس پر سیادت کا منتہی ہے یا بمعنی ہمیشہ باقی رہنے والا یا اس معنی پر کہ لوگ اس کی طرف حاجات لے جائیں وہ غنی و مغنی ہے کہ کسی کا محتاج نہیں باقی تمام اس کے محتاج ہیں۔ (حرز الامان)

ازلی

اس کا وجود قائم ہے یا بمعنی اول کہ جس کا ابتداء نہ ہو یا بمعنی قدیم۔ اس کا اطلاق قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ (شرح دلائل الخیرات)

ابدی

جس کے بقا کی نہایت نہ ہو۔

دھری

بفتح دال بمعنی باقی یا بمعنی قدیم ازلی کہ جس کی ابتداء نہ ہو حدیث شریف میں ہے' لاتسبوا الدهر فان الله هو الدهر 'دہر کو گالی نہ دو' اس لئے کہ دہر اللہ ہی ہے' یعنی تمام چیزوں کا فاعل ہے۔ (فاسی)

دیمومی

اس کی ہستی ہمیشہ ہے۔ (مزرع الحسنات)

رحمٰن

قیاس کا تقاضا ہے کہ رحیم پہلے ہو کیونکہ ادنی سے اعلیٰ کی طرف ترقی ہوتی ہے' رحیم دنیا میں رحم کرنے والا اور دنیا آخرت سے مقدم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رحمٰن

بمنزلہ علم کے ہے اللہ کے سواء کسی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ وہی منعم حقیقی ہے اور غایت درجہ کی رحمت اسی پر منتہی ہوتی ہے۔

سوال۔ مسلمیة الکذاب کو لوگ رحمن ایمامه کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ خود بھی گمراہ تھا' اس کے معتقدین ہی کہتے تھے جو کہ وہ بھی گمراہی میں گرفتار تھے۔

الرحمٰن

رحمت لغت میں رقت یعنی نرمی قلب اور انعطاف یعنی کسی پر مہربانی کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے بچہ دانی کو رحم کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے مافیہا پر مہربان ہوتی ہے۔ یہاں فضل واحسان مراد ہے یا بہ نسبت ہمارے سبب بول کر مسبب قریب یا بعید مراد لیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء باعتبار نتائج لئے جاتے ہیں اور وہ غیات ونتائج افعال ہیں' باعتبار مبادی کے اور وہ مبادی انفعلات ہیں اور ذات باری تعالیٰ انفعال سے مبرا ہے۔ پس معنی یہ ہوا کہ وہ اپنی مخلوق پر مہربانی فرمانے والا ہے۔ ان کو رزق دینے سے یا ان سے بلیات کو دفع کرنے سے' نہ تو متقی کا رزق بوجہ تقویٰ بڑھاتا ہے اور نہ مجرم کے جرم کو دیکھ کر اس کے رزق میں کمی کرتا ہے بلکہ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق رزق دیتا ہے۔

الرحیم

وہ رحم کرنے والا ہے جس سے سوال کیا جائے تو عنایت کر دے اور جس سے طلب نہ کیا جائے تو غصہ کرے بخلاف بنی آدم کے کہ وہ سوال کئے جانے پر غضب ناک ہوتے ہیں۔

فائدہ ـــــــ فعلان فعیل سے ابلغ ہے اسی لئے رحمٰن رحیم سے ابلغ ہے، بعض نے کہا کہ رحیم رحمٰن سے ابلغ ہے۔ (اتقان)

الدیان

قہار وحاکم اور جزا دینے والا کہ کسی کا عمل ضائع نہ کرے چنانچہ فرمایا ان اللہ لایضیع اجزاء المحسنین.

الحنان

بہت مہربان اپنے فرمانبردار بندوں پر۔ (مزرع الحسنات)

المنان

بمعنی نعمت دینے والا اپنی مخلوق کا۔

اذاشئت

اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کسی کو عذر کی مجال نہیں اور نہ ہی کوئی انکار کرسکتا ہے اور نہ کسی کو اس کے رد کرنے کی ہمت ہے وہ قادر ہے کسی کام میں عاجز نہیں۔ (حاشیہ، دلائل الخیرات)

من خشیتک

خوف وخشیت الٰہی علم سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلما

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خوف نہ ہو ابن عطاء نے فرمایا کہ بہترین علم وہ ہے کہ جس میں خوف الٰہی ہو ایسا علم

نافع ہے اگر ایسا نہیں تو وہ علم ضرر رساں ہے۔ (مطالع المسرات)

فائدہ ـــــ علماء کی معرفت اس کی زبان پر ہے اور وہ ہے علم اس سے ثابت ہوا کہ علم سراسر معرفت ہے یوں سمجھئے کہ معرفت علم ہے اور علم معرفت ہے اسی لئے ہر عالم عارف باللہ ہے اور ہر عارف باللہ عالم ہے یہ بھی صوفیہ کرام فرماتے ہیں جس نے پہنچانا اللہ تعالیٰ کو اس کی زندگی آرام سے گزرے گی پھر اُنس سے ہر شے ڈرتی ہے اور اسے کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ اسے صرف اللہ سے ہی اُنس ہوتا ہے (رسالہ قشیریہ) اللہ نے فرمایا الاان اولیاء اللہ لاخوف علیھم و لا ھم یحزنون اور ایک شعر اس بارہ میں مشہور ہے۔

زندگی با بندگی خورسندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

فائدہ۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے عافیت مانگو اور اللہ کو یہ چیزیں محبوب ہیں کہ اس سے مانگی جائیں عفو و عافیت دنیا و آخرت میں۔ (فاسی)

شکر الصابرین

شکر یہ ہے کہ جو نعمتیں بندے کو اللہ تعالیٰ سے عطا ہوئی ہیں ظاہری یا باطنی ان کا اعتراف کرے پھر اس پر اللہ کی طرف نعمتوں کا اضافہ ہوتا ہے اس کے بعد ہر نعمت کے بعد اور نعمت نصیب ہوتی ہے پھر نعمت پر شکر کرنے سے اللہ کے ساتھ محبت کا اضافہ ہوتا ہے یہاں تک کہ بندہ اللہ فناء فی اللہ کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

توبۃ الصدیقین

نبی پاک ﷺ نے فرمایا توبہ کرنے والا ایسے ہیں کہ گویا اس کے گناہ ہیں ہی نہیں۔

(۲) نبی پاک علیہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ توبہ کیا ہے آپ نے فرمایا ندامت۔ (۳) نبی پاک علیہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک محبوب تر اور کوئی شے نہیں سوائے نوجوان کی توبہ۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

درپیری عرش ولہن میشود پرہیز گار

فائدہ۔توبہ سالکین کی پہلی منزل اور طالبین کا مقام اول ہے۔(رسالہ قشیریہ)

فائدہ۔بعض لوگ اصل پیدائش میں بعض انبیاء علیہم السلام سے ہوتے ہیں جیسے شاگرد ذہین اپنے استاد محقق کا مشابہ ہوتا ہے اگر کسی کے قوائع عقلیہ قوی ہوں تو وہ صدیق ہے اگر قوی علمیہ ہوں تو وہ شہید یا حواری ہے اور نفس صدیق کا نبی کے قریب الماخذ ہوتا ہے' اس کی مثال گندھک کی ہے جو اسے آگ سے نسبت ہے اسی لئے وارد ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہم جبریل علیہ السلام کی بھنبھناہٹ کی آواز سن لیتے تھے جب وہ وحی لے کر آتے۔(حجۃ اللہ البالغہ)

اللهم اغفر لمولفه تایا ارحم الراحمین

وظیفہ میں داخل نہیں' یونہی **هذه الصلوات الاربع تاوبالله التوفیق** ' ہاں اشعارٗ **اللهم صل علے بدر التمام تافی جمیع لانام** '۴ ابار گنگنا کر پڑھیں یا آہستہ۔

اسی طرح **ویقر أتا وهی هذه** بھی وظیفہ میں نہیں۔ ہاں اشعار **یار حمته الله انی خائف وجل تادون القدیر** پڑھنے چاہئیں۔

هذالدعاء

یہ دعا مؤلف شیخ احمد نخلی کی ہے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شیخ الشیخ ہیں۔

انتباہ۔ اہلسنت بریلوی کی سندات وظائف اور احادیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے منسلک ہیں وہابیوں' دیوبندیوں نے شرارت کر کے انہیں وہابی

دیوبندی ثابت کرنے کی سعی خام کی ہے' بعض اہلسنت بھی ان سے متاثر ہو کر انہیں وہابی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نہ صرف شاہ ولی اللہ بلکہ ان کے آباؤ اجداد اور آلِ واولاد مثلاً شاہ عبدالعزیز شاہ عبدالقادر شاہ رفیع الدین شاہ عبدالغنی سب سنی مسلک تھے' سوائے ننگ زمانہ شاہ اسماعیل دہلوی کے۔ یہاں تک کہ اس کا بیٹا شاہ محمد عمر (رحمتہ اللہ علیہم اجمعین) بھی ایسا غیور سنی تھا کہ اسماعیل دہلوی کی جماعت کو ڈنڈے مار مار کر بھگاتا۔ ملاحظہ ہو' مقالات عزیزی۔ تحقیق کیلئے دیکھئے فقیر کی تصنیف' التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی۔ کیا شاہ ولی اللہ وہابی تھے، شاہ ولی اللہ علماء اہلسنت کی نظر میں۔

لسان

اسے روکنے کے بیشمار فضائل ہیں فقیر کا رسالہ زبان کی حقیقت پڑھیے' چند احادیث یہاں صرف اس فضائل میں درج کرتا ہوں جو اسے روکنے کے بارے میں ہیں۔

(۱)۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ان دونوں جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان اور جو دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی فرج کا ضامن ہو جائے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری)

فائدہ ـــــ اس سے حضور نبی پاک ﷺ کا اختیار منجانب اللہ کا ثبوت ملا کیونکہ کسی شے کی ضمانت دینا' اس کے قبضہ واختیار کی دلیل ہے۔ مزید دیکھئے فقیر کی تصنیف ''اختیار الکل المختار الکل''۔

(۲)۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو جھوٹ چھوڑ دے جو کہ وہ ایک باطل امر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے کناروں پر گھر تیار کرتا ہے اور جو لڑائی اور دنگا فساد چھوڑ دے جو کہ ایک حق امر ہے اللہ اس کے لئے جنت کے وسط میں گھر بناتا ہے اور جو حسن خلق پر عمل پیرا ہو اللہ اس کے لئے جنت میں اعلیٰ مقام پر گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

(۳)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جانتے ہو کون سی شے اکثر لوگوں کو جنت میں لے جائے گی خود فرمایا خوف خدا اور خلق حسن پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو کہ کیا شے بہت سے لوگوں کو دوزخ میں لے جائے گی، خود فرمایا زبان اور فرج۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)۔

(۴)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (احمد و ترمذی)

وحشرنا

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم قیامت میں ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور غیر ختنہ شدہ اٹھو گے پھر آپ نے آیت پڑھی کما بدانا اول خلق نعیدہ۔

وثقل نها الخ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے دوزخ کو یاد کیا تو آپ کے آنسو بہ نکلے نبی ﷺ نے فرمایا کیوں روتی ہو عرض کی دوزخ کا خیال آ رہا ہے، آپ سے عرض ہے کہ قیامت میں آپ اپنے اہل و عیال کا خیال رکھنا، آپ نے فرمایا تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہ رکھ سکے گا، (۱) میزان پر یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ ثقیل ہے یا خفیف، (۲) عمل نامہ ملنے کے وقت جبکہ ارشاد ہوگا ھاؤم اقرأوا کتابیہ، آؤ اپنے عمل نامے لو یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ عمل نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے اور پل صراط پر، جسے جہنم پر رکھا جائے گا۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

ازالۂ وہم ــــــ اس حدیث شریف میں صرف ان تین مقامات پر عمومی طور پر عذاب کی وعید سنائی گئی ہے ورنہ حدیث شفاعت میں صاف ہے کہ آپ ﷺ ان تینوں مقامات پر شفاعت کیلئے کمربستہ ہونگے، تفصیل دیکھئے فقیر کی مترجم "البدور السافرہ" للسیوطی" اور "شفاعت کا منظر"

انا آمنابه

نبی پاک ﷺ نے ان ایمانداروں کی بہت بڑی تعریف فرمائی ہے جنہوں نے آپ کی زیارت نہ کی لیکن ایمان لے آئے چند روایات اسی کتاب کے ابتداء میں یعنی شرح دلائل میں عرض کی گئی ہیں۔ چند بیان ملاحظہ ہوں۔

یوم لاجد ولانبین

اس سے قیامت کا دن مراد ہے کہ اس دن کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا اللہ نے فرمایا اس دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد مگر جو اللہ کے ہاں قلب سلیم لائے گا اور فرمایا اس دن نہ بھائی' بھائی سے اور بیٹا ماں باپ سے اور مرد اپنی جورو اور اولاد سے بھاگے گا اس دن وہ کام ہوگا جو دوسرے کاموں سے بے پرواہ کردے گا۔ حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں' ننگے بدن اٹھیں گے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما نے عرض کی یارسول اللہ کیا ایک دوسرے ستر دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دن ایسا سخت ہے کہ کوئی کسی طرف نہ دیکھے گا۔ (متفق علیہ)

حوضہ

(۱)۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کا ہے اس کے چاروں کونے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہے' اس کے پیالے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے پئے گا پھر پیاسہ نہ ہوگا۔

(۲)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے تمہارے لئے حوض پر جاؤں گا جو وہاں سے گزرے گا وہاں سے پئے گا جو پئے گا وہ پیاسہ نہ ہوگا (حاشیہ دلائل الخیرات)

مزید تفصیل دیکھئے فقیر کا ترجمہ البدور السافرہ حدیث شفاعت۔

فاعف عنّا

عفو ومغفرت مانگنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔

(۱)۔ نبی پاک علیہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس سے بہت خوش ہوتا ہے جیسے کسی کی سواری ایک چٹیل میدان میں گم ہو گئی ہو اور اس پر اس کا کھانا پانی ہو اور وہ اس کے ملنے سے ناامید ہو گیا ہو اور وہ اس حال میں ہو کہ تھک کر درخت کے سایہ میں سو گیا ہو' بیدار ہو تو دیکھے کہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور وہ سخت خوش ہو کر کہنے لگے اے خدا تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب۔ شدت خوشی سے غلط لفظ نکلا۔ اللہ اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ بندہ گنہگار سے اور اس کے گناہ وخطا معاف فرماتا ہے۔ جب وہ توبہ کرے۔

(۲)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی گناہ کر کے کہتا ہے اے خدا میں نے گناہ کیا تو اسے بخش دے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی مالک نہیں جو اس کے گناہ بخشے' لہٰذا میں نے اسے بخش دیا پھر جب تک للہ چاہتا ہے بندہ گناہ سے رکا رہتا ہے' پھر وہ بندہ گناہ کر کے وہی کہتا ہے جو اوپر مذکور ہوا اللہ اسی طرح کرتا ہے جیسے اوپر مذکورہ ہے۔

(۳)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے اے ابن آدم جب تک تو مجھ سے دعاء کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تجھے بخشتا رہوں گا اگرچہ تیرے گناہ بادلوں سے بھی زائد ہوں اور مجھے پرواہ نہیں' اس شرط پر کہ تو مجھ سے مغفرت کی طلب کرے تو میں بخش دوں گا' اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم اگر تو مجھ سے ملے اور تیرے گناہ زمین کی مقدار میں ہوں۔ لیکن شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اسی مقدار پر مغفرت سے ملوں گا۔

☆————————☆

الحزب السابع معہ شرح

(اتوار کا وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح الحزب السابع

(اتوار کا وظیفہ)

☆

تاریخ میں ہے کہ دنیا کا پہلا دن اتوار ہے یعنی اسی دن دنیا کی اشیاء کی تخلیق کا آغاز ہوا اور زمین و آسمان کی تخلیق چھ دنوں میں مکمل ہوئی تو وہ دن جمعہ مبارک تھا۔ اتوار کے بارے میں چند امور عرض ہیں۔

(۱)۔ اتوار کے دن کام شروع کرنا نیک فعال ہے بالخصوص عمارت و زراعت و تجارت۔

(۲)۔ اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے تونگری چلی جاتی ہے اور فقر و فاقہ مہمان ہوتا ہے۔

(۳) اتوار کو غسل کرنے سے کسی بیمار کے لاحق ہونے کا خطرہ (عقول عشرہ حاشیہ) لیکن یہ احتیاطی تدابیر ہیں شرعی حکم نہیں۔

مَن سَبَّحَک

عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جو روزانہ جبل احد کے برابر نیکی کرے عرض کی کہ ایسا کون ہوسکتا ہے، آپ نے فرمایا تم سب سکتے ہو، عرض کی گئی وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ کہنا احد سے عظیم تر ہے یعنی الحمد للہ یونہی اللہ اکبر۔ (زرقانی)

سَجَدَ لکَ

سجدہ سب سے بڑی عاجزی اور یہ صرف اللہ کے لئے لائق ہے' اسی لئے ہماری شریعت میں غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے اگرچہ سجدہ تعظیمی سہی' اگرچہ سابقہ امم میں سجدہ تعظیمی جائز تھا لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ نے اپنی امت کے لئے حرام قرار دیا۔ اس موضوع پر امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تصنیف "الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیۃ" ہے آپ کے فیض سے فقیر کا رسالہ بھی ہے "سجدہ تعظیم"۔ افسوس ہے کہ بعض لوگوں نے سجدہ تعظیم کے جواز میں رسالے لکھے اور بدنام کیا مشائخ چشتیہ کو حالانکہ مشائخ چشتیہ اس کے لئے حرمت کا حکم فرماتے ہیں' تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "سجدہ تعظیمی"۔

عدد کل سنته الخ

اس جگہ مضاف محذوف ہے' اصل عبارت یوں ہے' عَدَدَ اَیَّام کُلِّ سَنَة ہر سال کے دنوں کی تعداد میں' اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ دنیا کے تمام سال سات ہزار ہیں' اگر چاہو تو (قمری) سال کے دنوں کو (جن کی تعداد ۳۵۴ ہے) ہو ہزار قرار دے دیں' (فی کل یوم الف مرة) کے پیش نظر' مجموعی تعداد تین لاکھ چون ہزار (۳۵۴۰۰۰) کو دنیا کے تمام سالوں' یعنی سات ہزار سے ضرب دیں تو آپ کو اس عدد کا پتا چل جائے گا جو اس درود شریف میں ہے' یعنی ثمانية وسبعون الف الف سات کروڑ اسی لاکھ وار بعمائة الف الف اور چالیس کروڑ الف الف الف اور ایک ارب (یعنی کل عدد ایک ارب سینتالیس کروڑ اسی لاکھ ہوا لیکن راقم نے جو حساب کیا ہے اس کے مطابق ایک ارب کے بجائے دو ارب ہے' قمری سال کے ۳۵۴ دنوں کو ایک ہزار سے ضرب دی' حاصل ضرب کو کل سالہائے دنیا سات ہزار سے ضرب دی جائے ۳۵۴x۱۰۰۰=۳۵۴۰۰۰ (تین لاکھ چون ہزار) اسے

سات ہزار سالہائے دنیا سے ضرب دی جائے تو حاصل' دو ارب سینتالیس کروڑ اسی لاکھ بنتا ہے' راقم کے خیال میں آخری کلمات اس طرح ہونے چاہیں' الفا الف الف مطالع المسرات میں کتابت کی غلطی سے الف الف الف لکھا ہوا ہے' آئندہ عبارت میں سن شمسی کے اعتبار سے تعداد بیان کرتے ہوئے صحیح لکھا ہے والفی الف الف' واللہ تعالیٰ اعلم' یہ سن قمری کے حساب سے ہے اور اگر شمسی سال کے اعتبار سے حساب کرنا چاہیں تو اس میں سات کروڑ ستر لاکھ جمع کر دیں کیونکہ قمری سال کی نسبت شمسی سال میں گیارہ دن زیادہ ہوتے ہیں (۱۱X۱۰۰۰=۱۱۰۰۰X۷۰۰۰=۷۷۰۰۰۰۰۰) اب مجموعی تعداد (۱) پچاس لاکھ (۲) پانچ کروڑ (۳) پچاس کروڑ (۴) دو ارب (یعنی دو ارب پچپن کروڑ پچاس لاکھ ہوئے (۲۵۵۵۰۰۰۰۰۰) تو جس شخص نے دلائل الخیرات میں لکھے ہوئے اس درود کو پڑھا اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی ہے کہ اتنی تعداد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے۔ (ترجمہ مطالع المسرات مع اضافہ علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری)۔

عدد ماخلقت

اس جگہ موصول کی طرف راجع ہونے والی ضمیر محذوف ہے (علی قرار ارضک) جتنی مخلوقات تو نے پیدا کی ہیں' زمین پر ٹھہرنے کی جگہ میں یعنی حیوانات' نباتات' پانی' پتھر وغیر ذالک کی مختلف انواع' اشخاص' ان کے افراد کی تعداد اور ان کے اصول وفروع۔

عدد السحاب الجاریه

آثار میں ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے اسے دریائے برکات کہتے ہیں' اس کے کنارے پر ایک درخت ہے' اسے شجر تحیات کہا جاتا ہے' اس درخت پر ایک مرغ

ہے' اس کا نام صلواب ہے' اس کے بہت پر ہیں' جب کوئی بندہ خدا شعبان میں درود پڑھتا ہے تو وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے' باہر نکل کر درخت پر بیٹھ کر پر ہلاتا ہے' اس کے ہر پر سے پانی ٹپکتا ہے' پانی کے ہر قطرہ سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے' وہ تمام فرشتے حمد الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں' ان کا ثواب اس بندہ کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے' جس نے درود شریف پڑھا۔ (حاشیہ)

حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الدلائل فرماتے ہیں' درود شریف کثرت سے پڑھا جائے بالخصوص بارہ ربیع الاول اور ماہ ربیع الاول اور محفل میلاد میں' اس لئے کہ اس ماہ اور تاریخ کو حضور سرور عالم ﷺ سے خصوصی تعلق ہے۔

مسئلہ ـــــ محفل ذکر رسول اللہ ﷺ مثلاً محفل نعت وغیرہ اور ایسی چیز کہ اسے حضور نبی پاک ﷺ سے تعلق ہے کثرت سے درود پڑھنا' مستحب ہے اور طریقہ صالحین اور علماء عاشقین ہے۔ (صلوات ناصری حاشیہ دلائل الخیرات)

وان تصلی علیہ وعلی آلہ

مروی ہے کہ آدم علیہ السلام بہشت میں تنہائی کی وجہ سے مغموم رہتے تھے' چاہتے تھے کہ ان کا کوئی مونس و غمخوار ہو' ایک دفعہ وہ نیند میں تھے تو اللہ نے ملائکہ کو فرمایا کہ ان کی بائیں پسلی سے خوبصورت عورت تیار کرلیں۔ اسی وقت ملائکہ نے بی بی حواء کا جسم تیار کر لیا اور لمحہ بھر میں وہ اپنے قد و قامت کے ساتھ آدم علیہ السلام کے سامنے بٹھا دی گئیں' آدم علیہ السلام جاگے تو پوچھا یا اللہ یہ کون ہے' اللہ نے فرمایا کہ میری بندی ہے' تیری انسیت کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے' آدم علیہ السلام نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانے کا ارادہ فرمایا' اللہ نے فرمایا پہلے اس کا مہر ادا کروں' عرض کی مہر کتنا اور کیا ہے' اللہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ اور آپ کی آل پر سو بار درود شریف بھیجئے' عرض کی محمد ﷺ کون ہیں'

اللہ نے فرمایا یہ تیری اولاد سے ہیں' وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا' اس وقت آدم علیہ السلام نے دس بار درود بھیجا' ملائکہ گواہ ہوتے اس وقت سے آدم علیہ السلام کا بھی بی بی حواء رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح منعقد ہوا۔ (تفسیر' عزیزی و مدارج النبوۃ)

و کل حجر

نبی پاک ﷺ جس پتھر پر چلتے تھے تو آپ کے دونوں قدم پتھر میں دھنس جاتے تو آپ کے قدموں پاک کا نقش پتھر پر ظاہر ہو جاتا (مواہب لدنیہ) اسی طرح آپ ریت پر چلتے تو ریت پتھر کی طرح ہو جاتی تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہو' اس کے علاوہ متعدد معجزات اور تحقیق دیکھئے فقیر کا رسالہ ''اعجاز خیر البشر فی النقش فی الحجر'' میں۔

الی یوم القیمة

مروی ہے کہ قیامت میں دوزخ سے پہاڑ کی مقدار آگ نکلے گی اور وہ امت مصطفےٰ ﷺ کا رخ کرے گی' اسے دفع کرنے کی کسی کو تاب نہ ہو گی' نبی پاک ﷺ جبریل علیہ السلام کو بلائیں گے کہ آگ میری امت کو جلانے کا ارادہ رکھتی ہے' اسے روکیے' حضرت جبریل علیہ السلام پانی کا پیالہ لائیں گے اور اس آگ پر چھڑکیں گے تو آگ بجھ جائے گی' نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جبریل علیہ السلام کو فرمائیں یہ کیسا پانی ہے' عرض کریں گے یہ آپ کی امت کے ان لوگوں کے آنسو ہیں جو خلوتوں میں اللہ کے خوف سے بہتے تھے' اللہ نے مجھے ان کی حفاظت رکھنے کا حکم فرمایا تھا تاکہ اس سے محبوب اکرم ﷺ کی امت سے حملہ آور آگ بجھائیں گے۔ (کنز العرفان (حاشیہ)

و ثمر

مطالع المسرات میں ہے کہ ثمر کا اطلاق انواع اموال اور سونے اور چاندی پر

بھی ہوتا ہے۔

من الانس

انس اُنس سے ہے کہ انس انسان کی فطرت سے ہے' مروی ہے کہ اللہ نے ایک سو رحمت پیدا فرمائی ان میں سے صرف ایک تمام مخلوق انسان' جن' حیوان' پرندے درندے وغیرہ' وغیرہ پر تقسیم کی' یہی وجہ ہے کہ موذی جانور بھی اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں اور باقی ننانوے رحمتیں اللہ نے روک رکھی ہیں کہ اُنہی سے قیامت میں اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (حیوۃ الحیوان)

والجن

جنوں کو جنت میں ہم (انسان) دیکھیں گے لیکن وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے' بعض جنوں کو بھی ان کے اعمال کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ (زرقانی)

والشیاطین

شیاطین آسمان پر جا کر وہاں کی خبریں لاتے اور کاہنوں بتاتے' عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر تین آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے' جب حضور علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو آسمانوں پر جانے سے روکے گئے اگر اوپر جانا چاہتے تو شعلہ آتش سے انہیں مارا جاتا ہے۔ (مواہب لدنیہ)

خلقت الدنیا

صوفیہ کرام نے فرمایا کہ سفر دو قسم ہے۔

(ا)۔ دنیا کا سفر یہ ہے کہ اپنے گھر سے باہر کہیں جانا' اس سفر میں مسافت کے مطابق زادراہ ساتھ لیا جاتا ہے۔

(۲)۔ سفر آخرت اس کا زادراہ اعمال صالحہ ہیں۔ جو آج دنیا میں کما کر اس سفر کے لئے پہلے بھیجا جاتا ہے۔ (حاشیہ)

وان تصلی علیه

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے وحی بھیجی کہ اگر دنیا میں میرے حمد کرنے والے نہ ہوں تو آسمان سے ایک قطرہ بھی پانی نہ آئے اور نہ دانے اور گھاس اُگے اور نہ دنیا کا کارخانہ چلے اے موسیٰ (علیہ السلام) تمہاری آرزو ہے کہ تم میرے ایسے قریب ہو جاؤ جیسے کلام زبان سے اور نور آنکھ میں اور جان جسم میں، عرض کی ہاں اللہ نے فرمایا تو میرے حبیب ﷺ پر کثرت سے درود بھیج اور جو بھی میرا قرب چاہتا ہے، وہ میرے حبیب ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔ (حاشیہ)

عدد کل بهيمة

اس میں اختلاف ہے کہ تعداد کے مطابق درود کا ثواب ہے یا صرف ایک بار بعض نے کہا کہ اس سے کثرت مراد ہے مولانا عبدالحق شیخ الدلائلؒ نے فرمایا کہ جس شے کی تعداد کا نام لیا گیا مثلاً **عدد کل بهیمه** تو ان کی گنتی پر ثواب ہے کیونکہ رحمت الٰہی بے پایاں ہے اس میں کون سی کمی ہے کہ ثواب میں کمی کرے۔ (شرح دلائل الخیرات (حاشیہ)

مما علم

علم کے بہت بڑے فضائل ہیں، حضرت ابوامامہ باہلی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں عالم و عابد کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے، جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر، عالم کیلئے اللہ کے تمام فرشتے اور آسمان

والے بھی اور زمین والے بھی یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں استغفار کرتی ہیں۔ (حیوۃ الحیوان) مزید فقیر کا رسالہ فضائل علم وعلماء پڑھیے۔

وعلی آله

آل کے اطلاق میں اختلاف ہے' بعض نے کہا کہ وہ جن پر صدقہ حرام ہے (۲) بعض نے کہا کہ ازواج وذریات (۳) تمام امت (۴) امت کے اتقیاء اس بارہ میں حدیث شریف بھی ہے' حضور ﷺ سے سوال ہوا کہ آل محمد (ﷺ) کون ہیں' آپ نے فرمایا کل تقی من امة محمد (ﷺ)

حیتان

حوت کی جمع بمعنی مچھلی (حکایت) ابن اسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک جوان ملا جس کا کاندھے تک ہاتھ کٹا ہوا تھا میں نے وجہ پوچھی اس نے کہا جو مجھے دیکھے گا وہ کبھی ظلم نہ کرے گا اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں دریا کے کنارے ایک شخص کو ملا جس نے چھ سات چھوٹی مچھلیاں شکار کی ہوئی تھیں' میں نے اس سے ایک مچھلی چھین لی اس مچھلی نے میرا انگوٹھا کاٹا' اس وقت تو محسوس نہ ہوا ہم نے مچھلی پکا کر کھائی لیکن بعد کو انگوٹھے سے درد محسوس ہوا' وہ درد شدید تھا اسے کٹوانا پڑا' اس کے بعد درد آگے بڑھا' میں نے اس جگہ کو کٹوایا' یہاں تک کہ کاندھے تک کاٹنا پڑا۔ (حیٰوۃ الحیوان)

نمل

حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی سے پوچھا کہ تیرا کتنا لشکر ہے' عرض کی کہ میرے چالیس ہزار کوتوال ہیں ہر کوتوال کے تابع چالیس' چالیس ہزار نقیب ہیں' ہر نقیب کے تابع چالیس' چالیس ہزار چیونٹیاں ہیں' سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو اپنا لشکر زمین

پر کیوں نہیں لاتی' عرض کی اللہ نے مجھے زمین پر رہنے کی اجازت بخشی تھی لیکن میں نے زمین کے اندر رہنا پسند کیا تا کہ ہمیں صوائے اللہ کے کوئی نہ جانے۔ (کشف الاسرار)

چیونٹی کے عجوبے

تفسیر عثمانی میں ہے کہ علمائے حیوانات نے سالہا سال جو تجربے کئے ہیں' ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حقیر ترین جانور اپنی حیات اجتماعی اور نظام سیاسی میں بہت ہی عجیب اور شئون بشریہ سے بہت قریب واقع ہوا ہے۔ آدمیوں کی طرح چیونٹیوں کے خاندان اور قبائل ہیں۔ ان میں تعاون باہمی کا جذبہ' تقسیم عمل کا اصول اور نظام حکومت کے اطوارات نوع انسانی کے مشابہ پائے جاتے ہیں' محققین یورپ نے مدتوں ان اطراف میں قیام کر کے جہاں چیونٹیوں کی بستیاں بکثرت ہیں' بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ افسوس ہے ان مختصر فوائد میں ان کی گنجائش نہیں' محض مقام کی مناسبت سے ''دائرہ المعارف المصریہ'' کے آخر سے نقل کرتا ہوں، خطرہ کی آہٹ پا کر اول ایک چیونٹی باہر نکلتی اور واپس جا کر اپنی قوم کو اپنی معلومات سے آگاہ کرتی ہے۔ حضرت علامہ نعیم الدین صدر الافاضل تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں کہ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس وقت نوجوان تھے' آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی' آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا' آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا قالت نملۃ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں قال نملۃ وارد ہوتا (سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے) مزید چیونٹی کی معلومات فقیر کی

تصنیف ''حیوانوں کی دنیا'' پڑھیے۔

فائدہ

جو شخص آیت انی توکلت علی اللہ ربی وربکم مامن دربة الادھو اخذ بنا صیتھا ان ربی علیٰ صراط مستقیم پڑھے گا وہ موذی حشرات جیسے سانپ' بچھو وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ (فردوس الحکمۃ)

الحوض المورد

اس سے حوض کوثر مراد ہے دار قطنی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے فرماتی ہیں جو چاہے کہ وہ حوض کوثر کی آواز سنے تو وہ کانوں کو بند کرے جو آواز سنائی دیتی ہے یہی حوض کوثر کے پانی کے گرنے کی آواز ہے بعض نے کہا کہ اس سے حوض کوثر کی آواز کی مثل کوئی آواز ہے۔ (زرقانی)

ان ترفع مکانه

اس سے نبی پاک ﷺ کا مرتبہ مراد ہے یا مکان سے مکان حسی مراد ہے جو آپ کو جنت میں عطا ہوگا۔ (فاسی۔حاشیہ)'

لبسنته

(۱)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو فساد امت کے وقت میری سنت پر عمل کرے' اس کے لئے سو شہید کا اجرو ثواب ہے۔

(۲)۔ نبی پاک ﷺ کی قوم نے بدعت (سیہ) کا اجراء کیا تو اللہ تعالیٰ ان سے سنت اٹھالیتا ہے ہر سنت چھوٹی ہو یا بڑی بدعت سیہ کے اجراء سے بہتر ہے۔ (رواہ احمد)

فائدہ ــــــ ہم نے بدعت کے ساتھ سیۂ کے قید اس لئے لگائی ہے کہ بدعت حسنہ جائز ہے اور اس پر اجر و ثواب ملتا ہے بدعت حسنہ کا ثبوت فقیر کا رسالہ پڑھیئے۔

(۳)۔ ابن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ چھپا رکھی ہے جب تک وہ بدعت (سیۂ) نہ چھوڑے۔ (رواہ الطبرانی)

البلاء

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کوئی بلا نازل ہو تو ملامت نہ کرے مگر اپنے نفس کو (سبع سنابل) کیونکہ

شامت اعمال ما صورت مادر گرفت

الفتن

فتنہ کی جمع ہے۔ اس کے کئی معانی ہیں (۱) حیرت (۲) ضلال (۳) اضلال (۴) گناہ (۵) کفر (۶) رسوائی (۷) عذاب (۸) قتل (۹) ضد (۱۰) مرض (۱۱) عبرت (۱۲) قضاء احراق (۱۳) جنون۔

والحمد للّٰہ

خوبی اختیاری کی خوبی بیان کرنا وہ نعمت پر ہو یا نہ، مدح خوبی پر مطلقاً خوبی بیان کرنا مدح احمد مترادف ہیں شکر نعمت کے وقت ہوتا ہے قولا فولا عملا یہ ان دونوں سے اعم ہے من وجہ اور ذم حمد کی نقیض ہے اور شکر کی نقیض کفران ہے ۔اس کی تفصیل فقیر کی شرح مختصر معانی ملاخطہ ہو۔

سجعت الحمائم

قمری اور فاختہ طوقدار جانور ہیں کبوتروں میں داخل ہیں کبوتر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اہلی (۲) جنگلی، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس گھر میں سرخ رنگ کے کبوتر ہوں اس میں وحشت اور ذلت وخواری نہیں ہوتی اور ضرر آسیب بھی وہ کبوتر جو حرم میں ہیں یہ اس کبوتر کی نسل ہیں جس نے غار ثور میں انڈے دیئے نبی پاک ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہ تا قیامت ان کی نسل باقی رہے اور کبوتری چودہ روز میں دو انڈے دیتی ہے پہلے سے نر دوسرے سے مادہ ہوتی ہے۔ (حاشیہ۔ دلائل الخیرات)

فائدہ ـــــ کبوتر بازی کا شغل نحوست اور سخت گناہ ہے۔

حَمَائِم

حمام کی جمع ہے۔ بفتح الحاء قاموس میں ہے وہ ایک پرندہ ہے جو گھروں سے انس نہیں رکھتا یا طوقدار ہوتا ہے (مطالع) جیسے اوپر مذکورہ ہوا۔ مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''جانوروں کی دنیا'' پڑھیے۔

نَوَائِم

نامیہ کی جمع ہے۔ بڑھنے والی اشیاء جیسے گھاس اور بوٹیاں وغیرہ قیاس کا تقاضا ہے کہ نامیہ کی جمع نوامی ہو لیکن قلب مکانی کی گئی ہے۔

صل علی محمد (ﷺ)

درود شریف افضل السادات ہے کہ اللہ نے بھی صلوٰۃ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اس کے سوا اور کوئی عبادت نہیں جو اللہ نے اپنی طرف منسوب فرمائی درود بندوں کے لئے افضل السادات ہوا اور اللہ کا فضل وکرم جو صرف اور صرف اپنے حبیب اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ (صلوات ناصری)

اللھم صل علی سیدنا محمد ﷺ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ درود شریف پڑھنا گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

علی ابراھیم الخ

درود شریف میں ابراہیم علیہ السلام کی تخصیص اس لئے ہے آپ نے شب معراج امت کو سلام کہہ کر بھیجا اس لئے کہ آپ نے دعاء کی تھی ربنا وابعث فیھم رسولا منھم الخ اس کے صلہ میں ان پر درود بھیجا جاتا ہے۔ (بحرالرائق)

انک حمید مجید

درود میں اضافہ ہے حالانکہ احادیث شریف میں یہ اضافہ وارد نہیں ہوا اور اسلامی قاعدہ ہے کہ ایسے الفاظ کا اضافہ دعا و درود شریف میں جائز ہے جس کے معنی میں تغیر نہ آئے اور نہ ہی شرعی قباحت لازم آتی ہو یہ قاعدہ اسلام کا قدیم سے چلا آ رہا ہے لیکن وہابیہ اور دیوبند بعض مسائل میں انکار کرتے ہیں یہ ان کے اسلام کے ضوابط سے انحراف کی دلیل ہے۔ یہ قاعدہ فنیۃ المستملی فی شرح منیۃ المصلی میں ہے۔

رعد

حدیث شریف میں ہے کہ رعد ایک فرشتہ ہے جو بارش برسانے پر مامور ہے اس کے ہاتھ میں کوڑا ہے آگ اسے، برق کہا جاتا ہے۔ وہ اس کوڑے سے بادلوں کو ہانکتا ہے اور بجلی چمکتی ہے تو اس کے کوڑے کی آگ ہے۔

وجاھداھل الکفر

نبی پاک ﷺ کے دور میں فرض عین تھا ستائیں غزوات میں آپ بنفس نفیس تشریف لے گئے غزوہ احد میں میدان میں بھی اترے اسی غزوہ میں آپ کو زخم پہنچا اور غزوہ بدر میں کنکریاں بھی جس میں آپ خود تشریف لے گئے۔ شرعاً اس کا نام غزوہ ہے اور جس میں خود تشریف نہ لے جائیں صرف صحابہ کرام کو بھیجیں اسے سریہ کہتے ہیں اور یہ کل سینتالیس ہیں۔ (سیرۃ محمدیہ)

توحیدک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سابق زمانہ میں ایک شخص تھا کہ اس نے سوائے توحید (یعنی اللہ کو ایک ماننا) کے سوا کوئی نیک عمل نہ کیا ایک دن گھر والوں کو کہا کہ میں مرجاؤں تو مجھے جلا کر راکھ کو باریک پیس کر آدھا حصہ دریا میں ڈال دینا اور آدھا حصہ ہوا میں اڑا دینا۔ اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پوری کی گئی اللہ نے دریا کو حکم فرمایا کہ جو راکھ تیرے میں ہے وہ میری بارگاہ میں پیش کردے اور یونہی ہوا کو حکم ہوا۔ چنانچہ وہ راکھ جمع ہوگئی تو اللہ کے حکم سے وہ شخص اپنی اصلی صورت میں اللہ کے ہاں پیش ہوا۔ اللہ نے فرمایا تو نے ایسے کیوں کیا عرض کی یاالٰہی تیرے خوف سے میں نے ایسے کیا۔ تو اللہ نے اسے بخش دیا۔ (مشکوۃ)

فائدہ ــــــ یوسف بن حسین نے فرمایا کہ توحید یہ ہے کہ میں انسان تہہ دل سے یہ سمجھے کہ میں اللہ کے سامنے ہوں اور صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ توحید یہ کہ میں مٹ جائے یوں کہیے قولی (میری بات) کہی۔ میرے ساتھ ہے منی جھ سے ہے الیّ میری طرف ہے۔ (رسالہ قشیریہ)

بمحبته

نبی پاک ﷺ کی محبت کی یہ علامت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کا پیار ایسا راسخ ہو جائے کہ لمحہ بھر اس کے دل سے ہٹنے نہ پائے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عشق رسول ﷺ مشہور و معروف ہے' ان کے متعلق مروی ہے کہ جب ان کے وصال کا وقت قریب ہوا تو بیوی غم سے کہتی تھی۔

''واحزناہ'' ہائے غم حضرت بلال نے اسی جانکنی کے عالم میں فرمایا واطربا ہ غدا القی الاحبة محمّد او صحبه (فی الشفا بدل صحبه و حزبه) واہ خوشی کل محبوبوں سے ملوں گا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کا صحابہ کا دیدار کروں گا۔ (شفا شریف ج ۲ ص ۱۹، زرقانی علی المواہب ج ۶ ص ۳۱۸)

فائدہ ــــــ بعض نے کہا کہ محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ ہر وقت محبوب کا ذکر زبان پر ہو جیسا کہ حدیث شریف میں من احب شیئاً اکثر

ذکره

بعض نے کہا کہ ایک علامت یہ ہے کہ ہر معاملہ میں اور ہر ایک پر محبوب کو ترجیح دے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ''لایومن احد کم حتی اکون اجب الیه من ولده ووالده والناس اجمعین (متفق علیه) بعض نے کہا کہ محبوب کے احوال واقوال وافعال کی اتباع۔ (نسیم الریاض وغیرہ) فقیر کا رسالہ 'عشق رسول کیا ہے'' کا مطالعہ کیجئے۔

محبت کا فائدہ ــــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا قیامت کب ہوگی' آپ نے فرمایا اس کے لئے زاد راہ کیا ہے عرض کی حب اللہ ورسولہ (جل جلالہ ﷺ) آپ نے فرمایا قیامت میں تو اس کے ساتھ

ہوگا، جس سے تیری محبت ہے۔ (مشارق الانوار)

فائدہ ــــــ اہلسنت کو مبارک ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ وانبیاء اہلبیت وصحابہ اور تمام اولیاء سے محبت کرتے ہیں۔

السابقین

ان سے وہ صحابہ کرام مراد ہیں جو نبی پاک ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

اهل طاعتک

تمام آسمانوں وزمین والے انسان وجن اس امت کے اور اُمم سابقہ کے۔ (حاشیہ وفاسی)

المرحومین

ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو دنیا میں رہے تو وہ راہ راست اور استقامت علی الاسلام پر اور آخرت میں پہنچے تو عذاب سے نجات پائی۔

تهامة

مشارق میں ہے بکسر التاء بلاد حجاز میں سے مکہ مکرمہ اور اس کے قرب وجوار کا علاقہ، حسن ہمدانی نے فرمایا کہ تہامہ جزیرۂ عرب اور السراۃ کا طویل علاقہ جس میں اطمینان وحرارت ہے۔ (فاسی)

الاستقامة

صوفیہ کرام نے فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ انسان خود کو غیر اللہ سے محفوظ رکھے اور غیر حق کو عدم مطلق خیال کرے۔ (مزرع الحسنات)

والشفیع

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ **شفاعتی لاھل الکبائر** اس بارے میں بیشمار احادیث ہیں یہ شفاعت ان مومنوں کیلئے ہوگی جو دوزخ کے مستحق تھے لیکن حضور ﷺ کی شفاعت سے دوزخ سے بچ جانے اور ان مؤمنوں کے لئے بھی جو دوزخ میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں کے اس دن اللہ سخت غضب میں ہوگا' تمام لوگ اللہ کے خوف سے لرزہ براندام ہونگے' کسی کو نجات کی امید نہ ہوگی۔ نبی پاک ﷺ باب شفاعت کھلوائیں گے اس وقت صرف آپ ہی کی شفاعت قبول ہوگی یہ شفاعت کبری کہلائے گی۔ اس دن نجات صرف آپ ہی کی وجہ سے ہوگی۔ (مطالع المسرات) تفسیر دیکھئے فقیر کی کتاب منظر شفاعت۔

فی الموقف العظیم

وہ ایسا دن ہوگا کہ اس کے بعد کوئی دن نہیں اس دن تمام لوگوں کے پردے کھل جائیں گے۔ تمام اعمال کا حساب ہوگا ہر عمل ہر ایک کے سامنے ہوگا۔ اعمال نامے بکھرے پڑے ہونگے ہر ایک سے حساب ہوگا' جنت ودوزخ قریب کردی جائیں گی' اللہ متجلی ہوگا' ہر ایک پر وحشت طاری ہوگی' ہر ایک اپنی غفلت اور نشہ سے ہوش میں آئے گا' اس وقت کوئی اور کارآمد نہ ہوگی۔ (مطالع المسرات) تفصیل دیکھئے فقیر کا ترجمہ ''البدور السافرہ''۔

اللھم علیہ

داؤد علیہ السلام کو اللہ نے وحی بھیجی کہ جب تو نے مجھے اللھم سے یاد کیا تو گویا تو نے مجھے **بجمع الاسماء** یاد کیا۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

بارق

بجلی یا بجلی والی۔ (فاسی)

غاسق

یعنی جب اندھیری رات آئے اور اس کی تاریکی تمام چیزوں کو ڈھانپ لے یا جب سورج غروب کرے تو تاریخی چھا جائے یا چاند بادل میں چھپ جائے تو اندھیرا ہو جائے یا کسوف وخسوف ہو اس لئے کہ یہ امراض کا محل ہے۔ (مواہب لدنیہ)

مِلئَ اللوح

اکثر نسخوں میں بفتح اللام بمعنی لوح محفوظ لکھا ہوتا ہے' یہ سراسر غلط ہے بلکہ یہ **بضم اللام بمعنی بین السماء والارض** کی فضا کی پُری کے برابر۔ (مآثر الصلوات شرح دلائل الخیرات وحاشیہ دلائل الخیرات)

وازواجه

نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ ازواج میں سیدہ خدیجہ وعائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں ان دونوں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں کون افضل (واللہ اعلم) اس میں توقف بہتر ہے۔

حمید

فعیل بمعنی مفعول یعنی محمود اپنی ذات وصفات میں اپنی مخلوق کی زبانوں سے اور بمعنی حامد کہ وہ اپنی ذات اور اپنے پیاروں کی تعریف کرتا ہے اس معنیٰ پر وہ محمود بھی اور حامد بھی وہی مجید ہے وہی کریم بھی۔ (مرقات)

الفزع الاکبر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت میں لوگ تین طرح موقف میں حاضر ہونگے۔

(۱)۔شکم سیر اور لباس پہنچ کر سوار ہو کر

(۲)۔دوڑتے ہوئے پیدل آئیں گے۔

(۳)۔ملائکہ انہیں کھینچ کر لائینگے اور وہ منہ کے بل کھنچے آئیں گے۔(معاذ اللہ)

سوال۔منہ کے بل کیسے چلے آئیں گے؟

جواب۔جو ذات پاؤں پر چلنے کی قدرت دیتی ہے وہی قادر انہیں منہ کے بل چلائے گا۔(زرقانی)

آله و اصحابه

اہلبیت وصحابہ رضی اللہ عنہم دونوں کی محبت امت پر واجب اور ضروری ہے جو صرف اہلبیت سے محبت کرتا ہے وہ رافضی وشیعہ ہے اور صرف صحابہ سے محبت کرتا ہے اور اہلبیت سے بغض کرتا ہے۔وہ خارجی ہے اہلسنت کی خوش قسمتی ہے کہ یہ دونوں سے محبت کرتے ہیں۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کل قیامت کو میں حوض کوثر پر ساقی ہوں گا جسے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت نہ ہوگی۔اسے کوثر سے ایک قطرہ بھی نہ دوں گا۔(ناصر الابرار فی مناب اہل بیت الاطہار)

الرؤف الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے یہ دو اسماء صرف اپنے حبیب پاک ﷺ کے عطا فرمائے ہیں آپ کے سوا یہ دو اسماء کسی میں جمع نہیں ہوئے۔(مدارک تنزیل)

سبعا من المثانی

سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں اور مثانی اس لئے کہ یہ وہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے یا اس لئے کہ یہ کئی بار نازل ہوئی ہے' مثلاً مکہ معظمہ نماز کی فرضیت کے وقت اور مدینہ پاک میں تحویل قبلہ کے وقت۔ (بیضاوی)

اول من نشق عنه الارض

خود حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے قبر انور سے نکلوں گا' اس میں فخر نہیں پھر ابو بکر پھر عمر پھر اہل بقیع پھر ہم انتظار کریں گے اہل مکہ کا اور آپ ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ازالہ وہم) واؤ عاطفہ مطلق جمع کے لئے ہے' ترتیب' معیت' مہلت اور تعقیب کسی کا بھی فائدہ نہیں دیتی' لہٰذا واؤ اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ جونہی قبر اقدس کھلے گی' نبی اکرم ﷺ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ خارجی دلائل وقرائن سے ثابت ہے کہ وہاں مہلت اور تراخی (فاصلہ) ہوگی' اسی طرح ہے' جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان' انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین' بے شک ہم انہیں (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ ان کے بچپن کی بات ہے) تمہارے طرف لوٹانے والے ہیں اور انہیں رسول بنانے والے ہیں (ان کے لوٹائے جانے اور منصب رسالت پر فائز فرمانے کے درمیان طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ اس کے باوجود یہاں بھی واؤ عاطفہ مطلق جمع کے لئے ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کا سب سے پہلے کھلنا احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے' حدیث شریف میں آپ کا فرمان ہے' بے شک لوگ قیامت کے دن ہوش میں آئیں گے' تو سب سے پہلے ہماری قبر کھلے گی' ناگاہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے

ہوئے ہوں گے ہم (از خود) نہیں جانتے کہ انہیں ہم سے پہلے افاقہ ہوا ہے (الحدیث) اگر آپ کا یہ قول اول من تنشق عنہ الارض محفوظ ہو (اور زیادہ ثقہ راوی کے مخالف نہ ہو) اور اسے ظاہر پر محمول کیا جائے اور اس وصف میں نبی اکرم ﷺ کا منفرد اور مخصوص ہونا مراد ہو اور اس صعقہ (یصعقون یوم القیامۃ) سے مراد صعقۃ البعث قبروں سے اٹھایا جانا ہی مراد ہو تو اظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا کہ ابھی آپ کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ سب سے پہلے آپ قبر اقدس سے باہر تشریف لائیں گے کیونکہ دوسری احادیث میں آپ نے وثوق سے یہ فرمایا ہے کہ مطلقاً آپ کی قبر انور سب سے پہلے کھلے گی' واللہ تعالیٰ اعلم۔

ویدخل الجنۃ

حضور نبی اکرم ﷺ کا سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) قیامت کے دن ہمارے متبعین تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے' ابن نجار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ روایت کئے انا اول من یدق باب الجنۃ صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے' خازن جنت کہے گا آپ کون ہیں؟ ہم کہیں گے محمد (ﷺ) تو وہ کہے گا مجھے آپ ہی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔

فائدہ ـــــ اس میں نبی پاک ﷺ کی عزت واحترام کتنا رفیع الشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خازن سے فرمایا ہوگا کہ جب تک میرے حبیب ﷺ تشریف نہ لائیں کسی کیلئے جنت کا دروازہ نہیں کھولنا

بجبریل و میکائیل علیہما السلام

امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور حکیم ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ہمیں چار وزیروں سے تقویت و تاکید فرمائی دو آسمان والوں میں سے جبریل و میکائیل علیہ السلام اور دو زمین والوں میں سے ابوبکر و عمر۔

فائدہ ـــــ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ شہ کونین ہیں کیونکہ وزیر سلطان (بادشہ) ہیں۔

المبشر به فی التورٰہ

تورات انجیل کی عبارات فقیر نے اسی شرح دلائل الخیرات میں متعدد مقامات پر لکھی ہیں یہاں تورات کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے۔

> ''خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان سے آشکارا ہو وہ کوہ پاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے'' (استثنا ۳۳۔۱۔۲)

دراصل فاران عربی کا لفظ ہے چونکہ عربی حروف میں پ کی آواز میں ظاہر کرنے کیلئے کوئی حرف موجود نہیں لہذا عرب لوگ اس کی بجائے ب یا ف کا استعمال کرتے ہیں۔ فاران کے معنی دو پناہ گزینوں کے ہیں۔ حکم خداوندی کے تحت حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو ایک بے آب و گیاہ مقام پر تنہا چھوڑ دیا گیا لہذا

اس نسبت سے اسے وادی فاران کہا جانے لگا' جلد ہی یہ مقام آباد ہو گیا اور مکہ کے نام سے مشہور ہوا۔ بعد میں اسے بیت الحرام یعنی امن وسلامتی کی جگہ کہا جانے لگا۔

لہٰذا بائیبل میں یشوع کے زیر عنوان باب ۳۔ا کے ستائیسویں جملے میں بیت ہارم کا جو ذکر ہے۔ وہ اسی مکہ یعنی بیت الحرام کا ہے۔ مزید عبارات وحوالہ جات فقیر کی تصنیف ''ذکرہ فی التوارۃ والانجیل'' میں پڑھیئے۔

ملائکتک

حضرت سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اور وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ وہ نکاح کرتے ہیں نہ ان سے اولاد ہوتی ہے' تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''فرشتے ہی فرشتے''۔

حدیث میں ہے کہ آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ بالشت برابر بھی خالی نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو۔ (زرقانی)

علی وحیک

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو رسول اللہ ﷺ پر نبوت (کے ظہور) کا آغاز ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ پر شرافت وکرامت اور آپ کی امت پر رحمت کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے آپ کو رؤیا صالحہ سے نوازا گیا جو کچھ واردات ہوتے بذریعہ رؤیا ہوتے' پو پھٹنے کی طرح یعنی اس کی روشنی اور چمک کی مانند یعنی اس رؤیا کی حقیقت میں ایسے شک نہیں ہو سکتا جیسے صبح صادق کی روشنی میں شک نہیں ہو سکتا۔

نکتہ ـــــ ابتداء رؤیا صالحہ سے اس لئے ہوئی کہ اچانک فرشتہ (جبرئیل علیہ

السلام) کے وحی لانے پر شاید قوت بشریہ اس کی متحمل نہ ہوسکے اگرچہ اصلی صورۃ میں بھی نہ آتے' ایسے ہی اس کی آواز اور نہ اس خبر کا متحمل ہو سکے جو غیب سے سنی جائے' اس سے معلوم ہوا کہ رؤیا صالحہ مانوس کرنے کیلئے تھا۔ اس رؤیا صالحہ کی مدت چھ ماہ تھی۔ یہی حمل (پیٹ میں بچہ رہنے) کی ادنیٰ مدت ہے۔ اس کے بعد فرشتہ کی (وحی لانے کیلئے) حاضری کا دور شروع ہوا۔ اسی رؤیا صالحہ سے عبور کر کے عالم مثال تک پہنچنا ہوتا ہے۔

ف۔ صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رؤیا صالحہ کی تعبیر کی ضرورت نفس امارہ اور نفس لوّامہ کو ہوتی ہے جب سالک نفس ملہمہ تک پہنچتا ہے تو اسے تعبیر کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فالھمھا فجورھا وتقواھا

تو الہام کیا اسے اس کا فجور و تقویٰ

اس لئے کہ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملہم (الہام کیا ہوا) ہوتا ہے۔ ولی اللہ کا مرتبہ الہام ایسے ہے جیسے نبی علیہ السلام کے لئے وحی کا مرتبہ کہ ان کے ہاں فرشتہ آتا ہے ایسے ہی ولی اللہ کے لئے بھی۔

نکتہ ـــــــ چونکہ رؤیا کی مدت حمل کی مدت کے مطابق تھی اس لئے وحی کا آغاز بھی آپ کی ولادت (ظاہری) کے مطابق ربیع الاول شریف میں ہوا اس کے بعد پھر بیداری میں رمضان المبارک میں وحی نازل ہوئی۔

ندائے یا محمد ﷺ

اس مدت میں خلوت میں رسول اکرم ﷺ سنتے تھے کوئی پکارنے والا پکارتا' یا محمد' یا محمد (ﷺ) اندریں اثناء بیداری میں آپ نور دیکھتے تھے' اس سے آپ کا خیال ہوتا

تھا کہ شاید یہ آواز دینے والا کوئی جن ہو یا کوئی جن کا تابع۔ جیسے کاہنوں کو ندا دی جاتی تھی، آپ اس وقت جبل حراء پر ہوتے تھے۔

حراء کا ادب

حراء (مکہ معظمہ میں) وہ پہاڑ ہے جو حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کرتا تھا، الی یارسول اللہ (اے اللہ کے رسول ﷺ میری طرف آیئے) یہ اس نے اس وقت عرض کی جب آپ نے پہلے کوہ ثبیر پر جا کر عبادت کا پروگرام بنایا اور آپ اس کے اوپر تشریف لے جا چکے تھے، اس نے عرض کی۔

اے اللہ کے رسول (ﷺ) مجھ سے اتر جایئے مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کو میری پیٹھ پر شہید نہ کر دیا جائے۔

غذائے محمدی ﷺ

حضور نبی پاک ﷺ تین یا سات راتیں یا مہینہ وہاں گزارتے تھے یا زیادہ۔ اس عرصے کے آپ اپنی غذا کیلئے ستو اور زیتون ساتھ لے جاتے تھے۔

غارِ حرا میں سب سے پہلا عابد

قریش میں سے غار حراء میں سب سے پہلے عبادت آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے کی۔ اس کے بعد آپ کی اتباع میں دیگر حضرات بھی عبادت کرتے تھے ان میں ابوامیہ بن مغیرہ اور ورقہ بن نوفل وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ورقہ بن نوفل کا تعارف

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی بن قصیٰ بن عم خدیجہ آپ کا کتابوں کا کافی مطالعہ تھا اور عبرانی میں کتاب لکھی تھی۔ آپ بہت بوڑھے ہو چکے تھے، آخری عمر میں

وہ نابینا ہو گئے تھے۔

رمضان المبارک کی وحی کا منظر

جب حضور نبی پاک ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی سترہ رمضان کی شب کو غار حراء میں آپ کے پاس ایک فرشتہ حاضر ہوا جیسا کہ امام صرصری نے فرمایا

وانت علیه اربعون فاشرقت' شمس النبوة منه فی رمضان

ترجمہ: آپ چالیس سال کے ہوئے تو نبوت کا سورج چمکا غار حراء سے رمضان المبارک میں سید عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ بروز سوموار سحر کے وقت فرشتہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی' اقراء (پڑھو)۔ آپ نے فرمایا ما انا بقاریٔ (میں پڑھنے والا نہیں) آپ فرماتے ہیں کہ مجھے فرشتے نے بھینچا پھر چھوڑ دیا۔ اس طرح تین بار ہوا' اس کے بعد کہا **اقرأ ما لم یعلم**

غار حراء سے باہر کی آواز یا محمد ﷺ

حضور نبی پاک ﷺ غار سے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ کو غار کی ایک جانب سے آواز آئی۔

یا محمد انت رسول الله وانا جبریل

اے محمد (ﷺ) آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔

آپ غار حرا سے گھر تشریف لائے تو آپ کا کاندھا مبارک کانپ رہا تھا۔ آپ نے بی بی خدیجہ کو مکمل حال سنایا۔ بی بی نے عرض کی' اے میرے چچا کے صاحبزادے آپ کو مبارک ہو' اس پر آپ ثابت قدم رہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے' مجھے امید ہے کہ آپ اس امت کے نبی ہیں۔ اس کے بعد بی بی آپ کو

حضرت ورقہ کے ہاں لے گئیں اور مذکورہ بالا حال سنایا' ورقہ نے کہا

(۱)۔فان یک حقایا خدیجه فاعلمی

حدیثک ایانا فاحمد مرسنل

(۲)۔وجبریل یأ تیه و میکال معهما

من الله و حی یشرح اهدر منز ل

(۳)۔ یفوز به من فازعز الدینه

ویشقی به الغاوی الشقی مضلل

(۴)۔ فریقان منهم فرقة فی جنانه

و اخری باغلال الجحیم تغلل

ترجمہ

(۱)۔اگر یہی بات حق ہے تو اے خدیجہ! جان لے کہ احمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

(۲)۔ان کے ہاں جبریل مع میکائیل آتا ہے اللہ تعالیٰ سے وحی لے کر' شرح الصدر آپ کی منزل ہے۔

(۳)۔وہ کامیاب ہے جسے دین کی دولت ملی' وہ بدبخت ہے جو گمراہ ہوا۔

(۴)۔ان کے دو گروہ ہوں گے ایک جنت میں داخل ہوگا اور دوسرا دوزخ کی زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔

فترۃ الوحی

ایک عرصہ تک حضور نبی اکرم ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو نہ دیکھا' دیر اس لئے ہوئی کہ پہلی بار جو بشریت پر ملکیت کا اثر ہوا وہ زائل ہو جائے اور پھر اس کے لوٹنے کے

شوق میں اضافہ ہوااور فترۃ الوحی اقراء اوریا یہا المدثر کی درمیانی مدت کو کہا جاتا ہے۔

ورقہ مومن اوران کا مزار

حضرت ورقہ رضی اللہ عنہ اسی فترۃ الوحی کی مدت میں فوت ہوئے اورالحجون (جگہ کا نام ہے) میں مدفون ہوئے۔آپ حضور نبی پاک ﷺ پر ایمان لائے اور دعوت اسلام سے پہلے آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی (اسی لئے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے) دعوت سے مرادرسالت کا اظہار اسی لئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا

لقدر أية فى الجنة وعليه ثياب الحرير

میں نے انہیں بہشت میں دیکھا کہ آپ ریشمی لباس میں ملبوس ہیں۔

اس کے بعد سورۃ یاایہا المدثر فانذر نال نازل ہوئی۔

نوٹ۔ یہ تمام بیان حضرت امام علامہ محمد اسماعیل حقی صاحب روح البیان کا ہے۔

واطلعتهم على مكنون غيبك

یعنی مکنون غیب اپنے بندوں میں سے جسے جتنا چاہا اسرار غیبیہ سے آگاہ فرمایا' ازخود کوئی غیب پرآگاہ نہیں ہوا چنانچہ فرمایا ولا يحطيون بشئ من علم الابما شاء۔(مطالع المسرات)

خزنة لجنتك

خزنۃ خازن کی جمع ہے' نگہبانی کرنے والے جنت کے اور یہ بے شمار ہیں' ان کے چیف رئیس حضرت رضوان ہیں۔(مطالع المسرات)

من اكثر جنودك

جنود یعنی اللہ کا لشکر جیسے فرشتے' انسان' جن' شیاطین' حیوانات' بحری وصحرائی بہت

ہے لیکن اللہ تعالیٰ جانے کہ وہ کتنا ہے' خود اللہ نے فرمایا' وما یعلم جنود ربک الاھو ان سب سے زیادہ فرشتے ہیں۔ (فاسی)

فائدہ ـــــ ماکان ومایکون کے قاعدہ پر ان کا علم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہے' ملائکہ کے لئے تو حدیث شریف میں ہے کہ آپ کے وصال کے بعد روزانہ ستر ہزار ملائکہ صبح اور ستر ہزار شام حاضری دیتے ہیں اور جو ایک دفعہ حاضر نہ ہو سکے گا اور آخری گروہ وہی ہے جو حضور سرور عالم ﷺ قیامت میں حاضری کیلئے مزار سے اٹھیں گے تو یہی ملائکہ صلوٰۃ وسلام کرتے ہوئے دولہا کو براُت سمیت میدان حشر میں پہنچیں گے۔

عن المعاصی

ملائکہ تمام مخلوق سے نو حصے زائد ہیں اگرچہ ڈیوٹی کے طور پر زمین پر بھی ہیں لیکن ان کا اصلی مرکز آسمان ہے اور وہ برائی کا ارتکاب نہیں کرتے' اس لئے کہ وہ معصوم ہیں اس لئے شرعی اصول ہے کہ جس میں برائیوں کی عادت نہ ہو اور نیکیوں کا خوگر ہو تو وہ بھی ملکوتی ہے۔ (حاشیہ دلائل)

فصل علیھم

حدیث شریف میں ہے کہ درود بھیجو انبیاء ورسول علیہم السلام پر اس لئے کہ اللہ نے انہیں بھی مبعوث فرمایا ہے' دوسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح مجھ پر درود بھیجتے ہو اور رسول کرام علیہم السلام پر بھی درود بھیجو۔ (جذب القلوب)

جمیع انبیائک الخ

ہمارے لئے بلا تعیین تمام انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانا واجب ہے اگرچہ

بعض روایات میں ایک لاکھ یا دو لاکھ چوبیس ہزار وارد ہے انہیں سے تین سو تیرہ رسل اکرام علیہم السلام ہیں۔ (ضور المعانی حاشیہ)

فائدہ ــــــ بعض رسول وہ جو تبلیغ کے علاوہ جہاد کے بھی مامور ہوئے وہ پانچ ہیں۔

(۱) نوح (۲) ابراہیم (۳) موسیٰ (۴) عیسیٰ (۵) حضور امام الانبیاء ﷺ۔ (مزرع الحسنات)

والحج

حج ہجرت کے بعد فرض ہوا ہجرت سے پہلے آپ نفلی حج پڑھتے تھے بعد ہجرت آپ نے ایک حج کیا وہی جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اور آپ نے چار عمرے کئے' تین حج فرض سے پہلے اور ایک حجۃ الوداع کے بعد۔ (مآثر الخیرات)

تلاوۃ القرآن

یہ دل کے جلاء کا بہترین علاج ہے اور دل کی جلاء کا علاج پانچ چیزیں ہیں۔

(۱) قرآن پاک تدبر و تفکر سے پڑھنا۔

(۲) خالی پیٹ رہنا شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا۔

اندرون از طعام خالی دار

تادرو نور معرفت بینی

(۳)۔ شب بیداری بنوافل۔

(۴)۔ گریہ وزاری بہ سحر گاہی۔

(۵)۔ صحبت صالحین۔ (حاشیہ' دلائل الخیرات)

فائدہ ــــــ قرآن مجید وہ معجزہ ہے جو تا قیامت ہر قسم تحریف سے محفوظ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے ورنہ دوسری کتب سماویہ کی خوب تحریف ہوئی۔

حکایت ــــــ ایک یہودی مامون خلیفہ عباسی کے پاس آیا' یہودی کو مامون

نے اسلام کی دعوت دی تو اس نے انکار کیا اور چلا گیا۔ سال کے بعد مسلمان ہو کر پھر حاضر ہوا' مامون نے اس سے فقہ کی خوب باتیں کیں' مامون نے پوچھا تیرے اسلام کا سبب کیا ہوا۔ اس نے کہا میں نے آپ سے جدا ہو کر تمام ادیان کی چھان بین شروع کر دی تورات کے تین نسخے دیکھے' ان میں کافی ردو بدل پائی' پھر میں نے انجیل کے تین نسخے دیکھے ان میں بھی تبدیلیاں تھیں پھر میں نے تین نسخے قرآن کے دیکھے جو مختلف لوگوں کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ تھی اس سے میں سمجھ گیا کہ یہی دین اسلام حق ہے اس پر میں خود بخود مسلمان ہو گیا۔ (زرقانی)

صیام رمضان

حضور سرور عالم ﷺ کی ہجرت میں دو سال کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے اور صدقہ فطر بھی واجب ہوا۔

فقد عصی اللّٰہ

شیخ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہاں وقف کیا جائے تاکہ فساد معنی کا وہم نہ ہو۔ (حاشیہ)

العربی

حضرت اسماعیل کی اولاد عرب ہے ان سے قریش ان سے نصر بن کنانہ افضل اولاد اسماعیل ہیں (علیہ السلام) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عرب سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا اور فرمایا کہ میں عرب سے تین وجوہ سے محبت کرتا ہوں۔

(۱)۔ میں عربی ہوں۔

(۲)۔ قرآن عربی ہے۔

(۳)۔اہل جنت کا کلام عربی ہے۔(فاسی)

السلسبیل جنت میں ایک چشمہ ہے(القاموس)قرآن مجید میں ہے عینا فیھا تسمّی سلسبیلا۔

مبید الکافرین

کافروں کوتلوار اور لشکر اور دعاء سے تباہ کرنے والے۔

صاحب جبریل علیہ السلام

جبریل علیہ السلام بعض انبیاء علیہم السلام کے ہاں چند بار لیکن نبی کریم ﷺ کے پاس چار لاکھ بیس بار حاضر ہوئے۔(فاسی)

غایة الغمام

غایت ہر شے غایت یہ ہے جو اس سے مقصود ہو الغمام بادل' حضور سرور عالم ﷺ بامعنی غایۃ الغمام ہیں کہ جس طرح بارش سے ویرانے آباد اور باغات وجنگلات سرسبز ہو جاتے ہیں' آپ کی برکت سے ابرار وصالحین کے قلوب زندہ ہوئے اور ان میں گلزار اسرار لہلائے۔(مزرع الحسنات)

وعلی آله

آل بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ہر نسبت نسبی کی تعظیم ضروری ہے' حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جب کوئی قریشی آتا تو تعظیماً آپ اسے آگے بٹھاتے اور چلتے وقت قریشی کو آگے چلنے کا فرماتے۔حضرت امام شافعی نے اہلبیت کے بارے میں اشعار کہے۔

یــا اهــل بیت رسـول اللــه حبـكـم

فـرض من اللـه لمـاء القرآن انـزل

كـفـاكـم مـن عـظـم القـدر انـكـم

مـن لـم يـصـل عـليـكـم لاصـلاة لـه

(ترجمہ)۔ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت فرض ہے جسے اللہ نے قرآن مجید میں نازل فرمایا تمہاری بزرگی یہ کچھ کم نہیں کہ جس نے تم پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہیں۔

حضور بابا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کو کوئی دعوت کرتا تو آپ شرط لگاتے کہ سید آگے بٹھاؤ گے بلکہ بلند واعلیٰ مقام ان کے لئے ہوگا اور انہیں نذرانہ خوب پیش کرو۔ (ناصرالابرار)

ارجح العرب

یہ ترجیح عقول سے مراد ہوتو واقعی قریش ارجح العرب ہیں یا ترجیح حسنات وایمان مراد ہے تو قریش میں صحابہ کرام مراد ہیں یہی وجہ ہے کہ اس بارہ میں تمام امت میں سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنہم ارجح ہیں اور قریش افصح العرب ہیں اور ترجیح ایمان بھی صحیح ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے بعد خلفاء اربعہ ارجح ہیں پھر باقی عشرہ مبشرہ اور آپ کے اخلاء وعظماء جیسے حضرت حمزہ وحضرت جعفر بن ابی طالب اور مصعب بن عمیر اور عثمان مظعون اور ابوسلمہ اور خالد بن ولید اور خدیجہ وعائشہ رضی اللہ عنہا۔ یہ حضرات جاہلیت واسلام میں خیرالناس ہیں۔ (فاسی)

رغاماً

بفتح راء مهمله وتحفيف غين معجمه بمعنی مٹی اس میں حضور سرور

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خمیر بشریت کی طرف اشارہ ہے اوراس کی تفصیل گذر چکی ہے۔مزید تحقیق فقیر کی تصنیف " البشرية تعليم الامة" میں پڑھیئے۔

عم بالانعام

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عام انعام سب کوشامل ہے جبکہ آپ کی صفت رحمت میں تفصیل گذری ہے۔

فی کل محفل

جب محفل ومجلس سے اٹھنے لگیں تو یہ درود شریف پڑھیں۔

' لااله الا الله وصلى الله وملائكة على سيد نا محمد وعلى انبياء

یہ درود مجلس کے لغویات کا کفارہ بن جائے گا اور قیامت میں اس مجلس کی خرابی سے محفوظ ہو۔(صلوات ناصری)

حدیث شریف میں ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجلس سے اٹھوتو کہو سبحانک اللھم وبحمدک شهدان لااله الا انت استغفرک واتوب اليک' تواسی مجلس میں بخش دیئے جاؤں گے' پھراس کے ساتھ درود پڑھا جائے تو فضل عظیم نصیب ہواور جواس مجلس میں غلطیاں سرزد ہوئیں وہ معاف کردی جائیں گی۔(صلوات ناصری)

ورداً

بکسر الواو مصدر بمعنی مفعول ہے یعنی مورود یعنی پائیں گے ثواب وفضل اور پیاسے کی طرح منتفع ہوں گے جب وہ پانی کے قریب پہنچ کر نفع پاتا ہے۔(فاسی)

روح

الفتح بمعنی راحت ورحمت اور وسعت وخوشی وصلی اللّٰه علی افضل من طاب ،یعنی ان پر درود ہو جو نبی پاک ﷺ کے آباؤ اجداد اور امہات ہیں۔

فائدہ۔اس سے ثابت ہوا کہ اسلاف کا یہی عقیدہ ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کے آباؤ اجداد اور امہات اہل ایمان تھے۔تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''اصل الاصول فی ایمان اصول الرسول'' میں۔

وبمعجزات آیاته

حضرت قاضی عیاض نے فرمایا کہ قرآن مجید میں باعتبار بلاغت سات ہزار معجزے ہیں۔استدلال یوں فرمایا کہ مثلاً انا اعطیناک الکوثر کے دس کلمے ہیں اور یہ ہر ایک کلمہ مستقل معجزہ ہے اس طرح سے قرآن مجید میں سات ہزار اور کچھ اوپر کلمات ہیں۔دس پر ضرب دینے سے ستر ہزار سے کچھ اوپر معجزے ثابت ہوئے' الکلام المبین از مولانا عنایت احمد کاکوروی مرحوم۔قرآن مجید کے علاوہ بیشمار معجزات ہیں۔

فنعم المهاجرون

نبی پاک ﷺ نے نبوت کے تیرہویں سال مکہ معظّمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی آپ کے ساتھ جن صحابہ نے ہجرت کی وہ مہاجرین کہلائے اور جن مسلمانوں نے مدینہ طیبہ میں ان کی مدد کی وہ انصار کہلائے اور قصہ ہجرت مشہور ہے۔

سیدنا محمد وآله الطیبین

نبی پاک ﷺ کی ہر شان ارفع واعلیٰ ہے' بی بی ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی پاک ﷺ آرام فرما تھے میں نے آپ کا پسینہ مبارک آپ کی پیشانی سے لے کر شیشی

میں رکھ دیا ہمارے کسی عزیز کی بچی کا بیاہ ہوتا تھا میں نے وہ پسینہ مبارک دلہن کے جسم پر مل دیا تادم حیات اس بچی کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی وہ اس جگہ کو جتنا زیادہ دھوتی اس سے اور زیادہ خوشبو مہکتی پھر اس بچی کی نسل میں ہر بچے بچی سے خوشبو مہکتی تھی' اس لئے وہ گھر بیت العطار مشہور ہو گیا' انوار ناصری۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

واللیالی

لیل کی جمع برخلاف قیاس، اس سے رہتی دنیا مراد ہے۔

☆——————☆
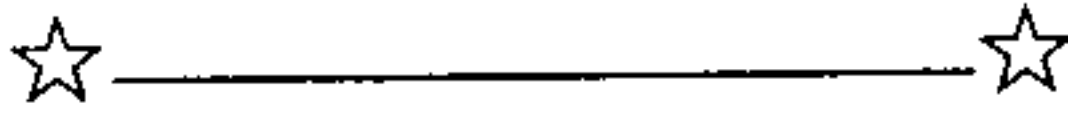
الحزب الثامن مع شرح

(پیر کا آٹھواں وظیفہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح الحزب الثامن

(پیر کا آٹھواں وظیفہ)

☆

شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ قاری سوموار کے دن یہاں سے شروع کرے اور حزب اول سے ملا کر سوموار کا وظیفہ مکمل کرے یا اتوار کے دن آخر تک پڑھے تو پیر کے دن حزب اول سے پڑھے۔

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد النبی الزاھد

بعض علماء کرام نے لفظ زاہد کا اطلاق رسول اکرم ﷺ پر روا نہیں رکھا' اس لئے کہ زہد دنیا کی ضرورت کے باوجود اس سے احتراز کرنا اور رسول اکرم ﷺ کو تو دنیا کی کسی شے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر شے کو حضور علیہ السلام کی ضرورت ہے اور حضور سرور عالم ﷺ کو کسی شے کا ضرورتمند سمجھنا سوءادب ہے' علماء کرام کو رسول اللہ تعالیٰ ﷺ کی معمولی بے ادبی بھی روا نہیں اسی لئے فقہاء اندلس نے حاتم خلطیلی کے قتل کردینے کا فتویٰ دیا جب اس نے مناظرہ کے دوران کہہ دیا کہ آپ تو یتیم تھے۔ اگرچہ آپ پر یتیمی دور گزرا لیکن چونکہ یہ لفظ یتیم استخفاف وتحقیر پر دلالت کرتا ہے اسی لئے اس کا اطلاق کفر ہوا۔ (انتباہ) غور فرمایئے کہ نبی پاک ﷺ کیلئے کسی ایسے لفظ کا اطلاق عظیم جرم ہے جس میں استخفاف واستحقار ہو۔ اگر وہ امر آپ میں پایا بھی جاتا ہو۔ اس سے وہ قوم عبرت حاصل کرے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کھلم کھلا گستاخانہ کلمات استعمال کرتے ہیں' مثلاً لفظ بشر حضور علیہ السلام پر اطلاق اہلسنت اس لئے ناروا سمجھتے

ہیں کہ یہ عامی لفظ ہے جو ہر ایک کیلئے بولا جاتا ہے اسی لئے اگرچہ حضور نبی پاک ﷺ بشر ہونے کے باوجود اس کا اطلاق حرام ہے ہاں زاہد بایں معنی کہ آپ کا زہد اختیاری ہے جیسے فقر و فاقہ اختیاری تھا تو اسی بنا پر جواز نکلتا ہے اسی بنا پر صاحب دلائل الخیرات نے اس کا آپ پر اطلاق فرمایا ہے (مواہب لدنیہ وشفاء شریف وحاشیہ دلائل الخیرات مع اضافہ اویسی غفرلہ)

وبئس المهاد

حدیث شریف میں ہے کہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زائد ہے مروی ہے کہ جب قیامت کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے تخت کے بائیں جانب دوزخ کو لائیں گے حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازے کھول دو۔ جونہی دوزخ کے دروازے کھلیں گے تو وہ تمام اہل محشر کو گھیر لیگی اور ستر سال کی مدت تک دوزخ کی آگ کا اثر پہنچے گا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) حاشیہ دلائل الخیرات)

الْاُمِیّ

اگر یہ ان کی طرف منسوب ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کا باپ بچپن میں فوت ہو جائے تو وہ تعلیم و تربیت اور پرورش ماں کے ذریعہ حاصل کرتا ہے حضور سرور عالم ﷺ کے ظاہر کے مطابق آپ کو اُمی کہا گیا۔ اُمی وہ بھی ہے جو کسی تعلیم و تربیت ظاہری طور حاصل نہ کرے اگرچہ اس کا باپ زندہ رہے اور وہ خود بوڑھا ہو جائے لیکن حضور سرور عالم ﷺ بظاہر کسی سے نہ پڑھے لیکن اللہ نے براہ راست بلاواسطہ اتنا علوم عطا فرمائے کہ جملہ پڑھے لکھے انگشت بدندان رہے کہ جو کچھ بولتے وہ وحی خدا ہوتا۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

واسرى به الملك

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آپ کو معراج روح مع الجسد ہوئی اور آپ مسجد میں

یا اُم ہانی کے گھر میں آرام فرماتے ان دونوں قولوں کے تطبیق یوں ہے کہ آپ اُم ہانی کے گھر آرام فرماتے وہاں فرشتے مسجد الحرام میں لے آئے پھر باب المسجد سے براق پر سوار ہوئے۔ اسی معنی پر آپ کے معراج کا آغاز مسجد الحرام سے ہوا (جمل علے الجلالین) اکثر علماء کرام کا قول یہ ہے کہ ستائیسویں شب رجب جو وہی پیر کی رات تھی اور اُم ہانی کا گھر بھی مسجد کے قریب حرم میں ہی تھا وہاں سے ان کے گھر کی چھت چیر کر جبریل و میکائیل واسرافیل اترے اور ان ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے۔ (روح البیان)

فائدہ ـــــ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں بہشت میں گیا تو میرے ہاتھ سے ایک سیب گر پڑا پھر وہ ایک حسین وجمیل حور بن گیا۔ میں نے پوچھا تو کس کیلئے ہے عرض کی اس کے لئے جو آپ کے بعد خلیفہ ہوگا۔ (حیوۃ الحیوان)

فائدہ ـــــ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام سے جدا ہوئے تو سات مقامات سے گذرے ایک مقام کی مسافت عرش سے تحت اثری تک تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام ان میں سے پہلے مقام سے ہی بے خبر تھے پھر باقی مقامات کا کیا کہنا۔

الاقطار

قطر بضم القاف بمعنی زمین یا آسمان کا کنارہ یا قطرہ کی جمع ہے بمعنی بوند۔

الانہار

نہر کی جمع وہ جگہ فراغ جہاں پانی جاری ہو لیکن دریا سے چھوٹی۔ اس کی جمع نہر بضمتین بھی آتی ہے۔ (فاسی)

صحاری

راہ کی فتح وکسر صحراء بمعنی میدان کی جمع

وصل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد

حضور نبی پاک ﷺ کی ہر شان اونچی سے اونچی ہے۔ مروی ہے کہ جب غزوۂ احد میں حضور نبی پاک ﷺ کے دندان اقدس ولب اطہر زخمی ہوئے ان سے جو خون مبارک نکلا اسے حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنے پروں پر سجالیا اور عرض کی خدا کی قسم اگر آپ کے خون اقدس کا ایک قطرہ زمین پر گرتا تو قیامت تک زمین کھیتی اور گھاس نہ اگاتی' اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ کا خون اقدس جنت میں لے جاؤں تا کہ یہ حوران بہشت اپنے چہروں کو مزین کریں' مروی ہے کہ دندان مبارک کا وہ تھوڑا سا حصہ جو شکستہ ہوا وہ جبریل علیہ السلام نے نبی پاک ﷺ سے مانگا اور کہا کہ اس کی برکت سے غضب الٰہی سے امان پاؤں گا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں اسے اپنی امت کی بخشش کیلئے اپنے پاس رکھوں گا تا کہ قیامت میں اگر اللہ فرمائے کہ آپ کی امت نے میری نافرمانیاں کیں۔ میں عرض کروں گا یا اللہ آپ کے بندوں نے میرے دانت شہید کئے ہیں میں انہیں معاف کرتا ہوں تو تو میری امت کو بخش دے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

عدد اهل الجنة

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہشتیں آٹھ ہیں۔(۱) فردوس (۲) عدن (۳) نعیم (۴) دارالخلد (۵) الماوی (۶) دارالسلام (۷) رضوان (۸) علیون۔(زرقانی)

فائدہ ــــــ اہل جنت اور اہل نار سے مراد ہے جن وانس ہیں یا جسے اللہ چاہے ان دو گروہوں کے علاوہ مثلاً خزنۂ جنت ونار اور حور وغلمان' ایسے مطلق اس سے وہ مراد ہیں جو جنت سے نفع اور دوزخ سے ضرر پائیں۔ (مطالع المسرات)

فائدہ ــــــ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں دوزخ لائے

جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کہ وہ دوزخ کو کھینچیں گے۔ (مسلم شریف)

يختلف به الليل الخ

اختلاف دن ورات سے مراد روشنی وتاریخی اور سردی وگرمی اور بہار وخزاں اور فصل وموسم کا تغیر وتبدل ہے۔ (حاشیہ دلائل) اس کی تبدیلی کی مثال صحت ومرض اور تونگری وفقیری اور عزت وذلت اور طاعت ومعصیت اور ایمان وکفر اور مختلفات احوال زمان اور مکان اور حیوان وانسان۔ (فاسی)

صحابة الاكرمين

(۱)۔ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب میرے صحابہ کرام کا ذکر ہو تو تم ان کے طعن سے زبان روک لو۔ (شفاء قاضی عیاض)

(۲)۔ ابوایوب سختیانی (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے دین قائم رکھا اور جس نے دوست رکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس نے طریق مستقیم پر چلنے والے کے ساتھ اعانت طلب کی اور جس نے دوست رکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس نے نور الٰہی کے ساتھ اعانت طلب کی اور جس نے دوست رکھا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس نے دوزخ سے مضبوط دوری پائی۔ جس نے صحابہ کرام کے اچھے اوصاف بیان کئے وہ نفاق سے بچ گیا اور جس نے کسی صحابی سے بغض رکھا تو وہ بدعتی ہے اور سنت اور اسلاف کے طریقہ کا مخالف ہے اور آسمان کی طرف یقیناً اس کے اعمال نہ چڑھیں گے یہاں تک کہ تمام سے محبت کرے اور اس کا دل ان کے بغض سے طور پاک اور صاف ہو۔ (شفا)

(۳)۔حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی نہ دو اگر کوئی تمہارا احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابی کے مُد یا نصف مُد کے برابر ثواب نہ ہوگا۔(مسلم شریف)

(۴)۔حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اور وہ صحابہ کرام **علیھم الرضوان** کہ جن کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ تمام اولیائے کرام مل جائیں تو بھی کسی ایک صحابی کے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتے۔

انتباہ ـــــ یہ درود بڑی فضیلت والا ہے کہ مصنف دلائل الخیرات نے اپنی کتاب کو اس پر ختم فرمایا۔(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

زین المرسلین

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل ہر صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور معصوم ہیں بعض خطائیں جو ان کی طرف منسوب ہیں وہ مؤول ہیں' مثلاً **عصی آدم ربہ فغوی الله** نے آدم علیہ السلام کا عذر خود بتایا ہے **ولقد عھد ناالی آدم من قبل فنسی ولم نجدلہ عزماً** اس کے تحقیقی جوابات تفاسیر میں پڑھیے۔

(تدوین ختم شد۔جمادی الاول ۱۴۲۵ھ)

احقر ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

دانشجو،خانہ فرہنگ ایران در کراچی

(۲۔بی۔۵/۳۱۷۔ایل،نارتھ کراچی،کراچی ۷۵۸۵۰)

☆ــــــــــ☆

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۷۱)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

انوارِ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

جس میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے ہر پہلو پر نامور علمائے محققین کے بلند پایہ علمی و تحقیقی مقالات کو جمع کیا گیا ہے۔ جس میں علم و فضل کے علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں۔

مرتبہ

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی صاحب مدظلہ العالی

سعادتِ اہتمام

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر

مکتبہ امام غزالی کراچی

فون نمبر موبائل: 0300 - 2218289

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی آخرت کے احوال ومناظر پر بے مثال تصنیف

اَلبُدور السَّافرہ
فی احوال الآخِرہ

(المعروف احوالِ آخرت)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری صاحب مدظلہ العالی

ناشر

عطاری پبلشرز (مدینۃ المرشد) کراچی

ملنے کا پتہ

قطب مدینہ پبلشرز، بزنس آرکیڈ، نزد رحمانیہ مسجد (پرانی سبزی منڈی) کراچی

عطاری پبلشرز، قطب مدینہ پبلشرز اور مکتبہ امام غزالی پبلشرز کی تمام مطبوعات کتب مندرجہ ذیل مکتبوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

☆......مکتبہ غوثیہ (ہول سیل) پرانی سبزی منڈی محلہ فرقان آباد۔ کراچی

(4910584-4926110)

☆......مکتبہ الخلیل گلستان جوہر بلاک نمبر 16 کراچی

(0300-2631060)

☆......مکتبہ چشتیہ دارالعلوم چشتیہ کورنگی نمبر 4 کراچی

(0300-3488360)

☆......مکتبہ صابریہ چشتیہ، جامع مسجد صابری چشتی کورنگی نمبر 2 کراچی

(0300-8985400)

☆......مکتبہ حشمتیہ سیکٹر نمبر 5-B3 متصل جیلانی مسجد نارتھ کراچی

☆......ادارہ تعلیمات امام ربانی مجدد الف ثانی، مرکزی دفتر دارالعلوم طاہر آباد چوبارہ لیہ

☆☆☆

قال رسول اللّٰہ ﷺ من یرد اللّٰہ بہ خیر ایفقھہ فی الدین و انما انا قاسم و اللّٰہ یعطی

(بخاری، مُسلم، مشکوٰۃ)

رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

اَلفیُضُ الجَاری

فی شرح

صحیح البُخاری

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی، مدظلہ العالی

باھتمام

حضرت علامہ سیّد حمزہ علی قادری مدظلہ العالی

ناشر

عطاری پبلشرز، (مدینۃ المرشد) کراچی

دفتر:......المصطفیٰ ٹریس سولجر بازار کراچی۔فون: 7235350-7235351

عطاری پبلشرز کی نئی مطبوعات

کتاب کا نام

﴿غیر مسلم نعت خوان﴾

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتاب کا نام

﴿بدنگاہی کی تباہی﴾

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ناشر﴾

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)